

۱۹

المانه لیه که ان ایام مندر خنده و فریادیم بست تمامین آینه، تمویذ عزیزانه به ابدان غیره هم عجب  
بازر... صلیبی در آن ایام نیلانی بیاید این طایفه ملازم فوق متابر و مباحث این جلد اول

مجموعہ برائی میگزین

مقامات و ارباب نفیست و نور و بر سر شان و این چنین و ...  
مقامات و ارباب نفیست و نور و بر سر شان و این چنین و ...

مجلس شورای اسلامی

اطلاع۔ اس مطبع میں بہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست موصول ہر ایک شائق کو عیاں خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معاینہ و ملاطفت سے شائقان اعلیٰ مالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ازان ہو اس کتاب کے پیش پرچ کے تین صفحے جو ساوہ بین انہیں بعض کتب علم فقہ و غیرہ اُردو و فارسی مذہب امامیہ کی درج کرتے ہیں کہ جس فن کی یہ کتاب ہو اس فن کی اور یہی کتب موجود خانہ سے قدر و انون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

کتب علم فقہ مذہب امامیہ

نہر المصائب - پرہ جلد گنجائی - یک کتاب -  
 خمس آل جلال علیہ الرحمۃ و العالیین نہایت عمدہ لکھی  
 بہ مصنفہ اخوند مرزا قاسم علی صاحب کاغذ سفید -  
 شریعتہ المصائب - تلامذہ در المصائب و  
 ہذا المصائب غیرہ مجالس مصائب لائق اسکے کچھ اکثر  
 منبروں پر پیش کیا گیا اور دن کو شایع مصنفہ اخوند  
 مرزا قاسم علی صاحب لکھنوی -

زمین المتیقن مولفہ مولوی سید محمد تقی صاحب  
 غزوات حیدری - ترجمہ اُردو و نشر حملہ حیدری  
 انارہ البصائر - و کشف السرائر - مصنف اسکے  
 عالم المعنی فاضل مولوی جناب شفا اللہ و لہ کا  
 حکیم سید فضل علی خان بہادر مدبر جنگ بین کیا  
 چار جلدیں بہ تصحیح مصنف علام صاحب تفسیر ذیل

ایضاً - جلد اول بیان توحید میں -  
 ایضاً - جلد دوم بیان نبوت میں -  
 ایضاً - جلد سوم بیان امامت میں -  
 ایضاً - جلد چہارم بیان ثبوت امامت میں -  
 چہارم مجلس - سبھی بہ تاریخ الاسماء -  
 منبع النجاة - مع دعا سے عاشورا از سید

تلامذہ حیدر خان

اعمال الصالحین - پنجاب مذہب اشاعتیہ -  
 زبدۃ المصائب جلد اول - از محمد عمر گامی  
 طرہ صریح - بطرز جدید کاغذ سفید - اور  
 یکمشت ایک سو جلد کے لیے رعایت ہوگی  
 تحفۃ العوام - وضع قلم مصنفہ حاجی حسن علی کاغذ  
 ایضاً - حسب مراتب بالاسکاغذ خانی -

دیوان لوحہ جہات حیدر - مصنفہ آقا حیدر علی صاحب  
 براہین غم - جلد اول مصنفہ سید مرزا صاحب تفسیر  
 کلیات مرآئی - در باہیات و سلام - از  
 مرزا سلامت علی تخلص بہ دیہ کمال و علی دین  
 جلد اول - جلی قلم و مصرعہ کاغذ سفید -  
 جلد دوم - متوسط قلم بہ مصرعہ -

کلیات مرآئی - در باہیات و سلام از میر  
 بر علی تخلص بہ رئیس کامل چار جلد میں -  
 جلد اول - کاغذ سفید و خانی -  
 جلد دوم - کاغذ سفید و خانی -  
 جلد سوم - کاغذ سفید و خانی -  
 جلد چہارم - کاغذ سفید -

مجموعہ شیعہ نیمہ جلد اول از شہر تفسیر تخلص نیمہ



# فہرست مراثی سیر مونس جلد اول

۱	داندہ علوم نشی و سببی نئی	۲	یارب یارب چمن کی خزان کو بہار
۲	انسان کے لیے موت کا غم بولنی کا	۳	قبضہ ہے فصاحت پر مری تنہا
۳	یارب لطافت چمن طبع کم نہو	۴	اسے چشم تر برس کے نخل کر حجاب
۴	آراستہ ہوا جو علم فوج شاہ کا	۵	شہید کی رخصت کا تلام جو زمین
۵	یاں او دہان مہل گہ آبدار نظم	۶	جو ہر کشائے تیغ دو پیکر حسین
۶	اسے حجلہ نشین پردہ دل ہو کل اتو	۷	یارب مجھے مانند سحر صدق و صفاء
۷	ارے شیر نج آ ہو کر غمناک	۸	جب شان پر شہید کو اعجاز ہو
۸	جب قتل کیا یوسف کنعان کا	۹	جب ہند نے شیر کے اسیر تو ہیں
۹	جب کر خدا میں جینی علم گند	۱۰	جب عرش و الجلال کو اختر ہو گیا
۱۰	یاں او زبان مر قہ زم غزاؤ		

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



<p>مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں</p>	<p>مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں</p>	<p>مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں</p>
<p>دست خدا میں عرش برین زیر دست کرتی ہی نہیں انکے پادہ عالی سے پرست</p>	<p>اللہ کے ولی ہیں وہی سہیلے ہیں عارف خدا ہر ایک یہ عارف خدا کو</p>	<p>اوڑتے ہیں دگر بوش ہونا جس کی ہم کیا کہ قدسیوں کی زبانیں بھی لالہ ہیں</p>
<p>سب علی خلیفہ بوجہ نجات ایمان محبت شد قدسی صفات یون کا حق ہی جی موم و صلوات خداوندین بہ دین ان کی ذات</p>	<p>مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں</p>	<p>مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں</p>
<p>ایسا کوئی جہانین خدا کا ولی نہیں صانع ہر سب عمل جو دلا ز علی نہیں</p>	<p>دفع ہر ایک انقض تو لاہشت ہے جو آئینہ صفا سے ہے خالی وہت ہے</p>	<p>لکھے جو بیج شافع یوم الحساب کی یا حق تو کہ دستیاں ہو دولت کی</p>
<p>مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں</p>	<p>مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں</p>	<p>مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں مذہب ہرگز نہیں</p>
<p>بظہر قندہ ہا بقیہ رسالت پناہ پر ہاں راہ پیروی ہی جو ان کی راہ پر</p>	<p>اللہ جانشا ہے شرف بو ترانہ کے پوچھو کوئی رسول سورج و جناب کے</p>	<p>عادت ہو پیشوا ہو مدارا المام ہو گر ہو مہی کے بعد تو ایسا المام ہو</p>





<p>۴۴</p> <p>اے گلے عالمی ولی ترستو          اے بین جلیلا اسطی علم          رتبعین پیش سے دریا کج          نو از بند کار موقوف نیاید</p>	<p>۴۵</p> <p>بوسے نیلین کن تریک          بلبل سحر نیاید          آرمه چرخ بوزینه اصف          آرمه چرخ بوزینه اصف</p>	<p>۴۶</p> <p>فرقت نبی کی تھی غم و ہم کا ہوم تھا          قرآن تھان کھر اور وہ باب علوم تھا</p>
<p>۴۷</p> <p>عید پر بجا ہو کو ان کی          ابرق کیے انور سول فلک          رکھا ادب ہو سکون الا بین          ست علی و کائنات شاہ شمس</p>	<p>۴۸</p> <p>تو سحر بجا ہو کو ان کی          ابرق کیے انور سول فلک          رکھا ادب ہو سکون الا بین          ست علی و کائنات شاہ شمس</p>	<p>۴۹</p> <p>ساکن بام سرکش سطلے کے لے گھر          پانی کا قطرہ قطرہ لاکے لے گھر</p>
<p>۵۰</p> <p>اک دن سے بزم کا صحیفہ          کما زوش عقبت و قد یوفی          تعلیم پائے از در ومان کا راس          سہل و سہل احسن و لکبری</p>	<p>۵۱</p> <p>تو سحر بجا ہو کو ان کی          ابرق کیے انور سول فلک          رکھا ادب ہو سکون الا بین          ست علی و کائنات شاہ شمس</p>	<p>۵۲</p> <p>یہ فوت علی کن کے بیان          ہر خدا و منت نبی تھی زبان پر</p>
<p>۵۳</p> <p>جہنم میں فتنہ نبی          دیکھا توشت بین کہ خیر          کی مرض مرضی آرزو جیت کا ہوم          نیاز کسطن گلاب</p>	<p>۵۴</p> <p>تو سحر بجا ہو کو ان کی          ابرق کیے انور سول فلک          رکھا ادب ہو سکون الا بین          ست علی و کائنات شاہ شمس</p>	<p>۵۵</p> <p>اُنکے سوا کیوں نہ یاق تار تھا          اے یونہی و انس بڑا اختیار تھا</p>
<p>۵۶</p> <p>خالی ہے آفا بے مین پانی ذریعہ          یہ ہے جب طشت مین مطلق تری مین</p>	<p>۵۷</p> <p>مقصود نہیں غلط ہے یا اختلاط          معلوم ہو گیا کہ بس اتنی بسا ہے</p>	

۴۴  
 غلام نور محمد  
 اس کو  
 کہتے ہیں  
 اور ہوا  
 دوقہار  
 حور بزم







<p>۱۴۴ کھانقہ عکرمین شریف نور کو چھوکتی تھی اس کے آدھ سے آدھ تو اس پر دو طعنت لکے باقیات</p>	<p>۱۴۵ سوت کی شش زینت کے دیکھو یہ سب کدے کی آرزو لو سے ہوا سے تبت شیشا پتھر میں طرے جو کایا عجب</p>	<p>۱۴۶ مجاہد کی اربعہ فدا کی گئی میں سامان پناہ میں ہو جانے سب بزرگ میں ہونے کا پناہ حق میں جا میری تم جا میں سرکار</p>
<p>چشمہ قریب کے تکرار میں تری نہیں یوں کا ذکر کیا کوئی گوئل ہری نہیں</p>	<p>زور اس ہوا کا جو لیا حکم جناب سے آواز تعد کی ہوئی پیدا سحاب سے</p>	<p>مالک ہون میں دانش کا حکم ہو گا ہون یہ سب بزرگیان ہیں کہ بندہ خدا کا ہون</p>
<p>۱۴۷ نہایتی زور کے سبب پوچھو چھوچھو چھوچھو پاؤں کے چھوچھو چھوچھو پاؤں کے چھوچھو چھوچھو</p>	<p>۱۴۸ پسینہ بلند ہوا اس میں درجہ کے تھی جانب دیو جیو نہ کوہ شمشاد وادہ تھو نہ تھے نخل کاہے بر خطیم</p>	<p>۱۴۹ میں نے گنیمت میں جان رہا ہے گنیمت میں جان رہا ہے گنیمت میں جان رہا ہے گنیمت میں جان</p>
<p>گو یا یہ تو بڑا بڑا سبب ہاں اپنی سرگزشت حسین سے پائے</p>	<p>دیا سب رقعہ تھے تہاں نہ تھو باریک صبر ہون خط جدول کرتا تھو</p>	<p>عالم میں فیض بخش پاک عام ہے یہ دھوکا اس گنیمت یہ تھا را بھی نام ہے</p>
<p>۱۵۰ سلمان ترسے نہ تھی دراصل اس میں تھی سبب بیک اپنی تھی سبب فیضانِ حیات نہ تھی</p>	<p>۱۵۱ ہو چکا وہ ایک کون چوٹی کا جس پہاڑ میں تھو دیکھا کہ ایک کون سب دیکھو کہ جو از شہر</p>	<p>۱۵۲ نوائے میں حضرت سلمان سوت حاضرت میں تھو نوائے میں حضرت سلمان سوت حاضرت میں تھو</p>
<p>اس میں نہال ہو گیا جان آئی جانیں طوبیٰ سہم نہیں ترا سایہ جان میں</p>	<p>پڑمردگی تھی صاف عیان او کا شاہین تھیں سب جہکی ہوئی بارگاہ</p>	<p>ہم لوگ کھجکے تھے یہ کچھ جانتے نہ تھے گو یا کہ اس جناب کو بھی جانتے نہ تھے</p>

۱۴۵  
۱۴۶  
۱۴۷  
۱۴۸  
۱۴۹  
۱۵۰  
۱۵۱  
۱۵۲



<p>۴۷ پھر تر و بھر کا نظارنا محال تھا سارا سواد جبرہ لیلے کا خال تھا</p>	<p>۴۸ بے حکم دخل کیا جو شب تیرہ دل بڑھو کھینچ آئے آفتاب ہو دن ایک تل بڑھو</p>	<p>۴۹ رشتہ سبب اور سبب، دشمن پر ہنس حالہ میں ہر پہلو میں دشمن پر ہنس</p>
<p>۵۰ تھوڑا تھا فرق سرین اور اسکے زمیز اک ہاتھ سر بہین تھا تو اک ہاتھ سریز</p>	<p>۵۱ خوشنود خالق ظلمات و شفق ہوا مولانا نے جو کھا دی منظور حق ہوا</p>	<p>۵۲ بہر صفات ممکن و دو آئین کیا کہین ہم ہیں ہاں کہین تو نصیبی خدا کہین</p>
<p>۵۳ بوجہ حسن و بوجہ زباج فراہم کیا دل و آویس مقام</p>	<p>۵۴ ہنس کہانی نہ ختم کی طرح جانی ہے جو پتہ میں سرسبز حال</p>	<p>۵۵ جب تمام سے چلے تلیہ کیا کشت کا اس گرد کی کیا دیکھ دیا</p>
<p>۵۶ مشکل ہو کچھ تو ہے اعانت ملک حکم خدا سے شکوہ دن اور دن کو شب</p>	<p>۵۷ اک باک قدم پر حقن کرد احتیاط کو تم کیا ہو پہلے دیکھ لو اپنی بساط کو</p>	<p>۵۸ لاکھوں سے کچھ سوا تو کچھ اُن سے خلیل تھے قدیم میں گز سے زیادہ طویل تھے</p>

۱۰  
دشمن پر ہنس  
۱۱  
دشمن پر ہنس  
۱۲  
دشمن پر ہنس  
۱۳  
دشمن پر ہنس  
۱۴  
دشمن پر ہنس  
۱۵  
دشمن پر ہنس  
۱۶  
دشمن پر ہنس  
۱۷  
دشمن پر ہنس  
۱۸  
دشمن پر ہنس  
۱۹  
دشمن پر ہنس  
۲۰  
دشمن پر ہنس

<p>وہ ہے جانتی تو نہ خلیجے دور سے نکوسید کیا خط کا نام وہ راہی ہوا ادھر ملان فارسی کا ہاتھ جو کر ایک کان کی ایک کی کھانسی کا پیر</p>	<p>۱۲ وانک ملک شکر کشتی نہیں ہم خوش مزاج و سینہ نہ آپا پین سلام علی کے تیرے ہنگے رخا و غن غنی ہاتھ ہاتھ</p>	<p>۱۳ دو چہانیاں تیرے دین و دنیا انسان کی کھنکھاتی ہوئی کوئی نہ دیکھتا تو کاش دو چہانیاں تیرے دین و دنیا</p>
<p>۱۴ ہستہ ہن ظہر آپ پر اس راہ صاف بستی ہن طرے ہن کا کو کو قوہ کو</p>	<p>۱۵ بہر علی جو زمین تر ہے میان تو کہ تو کہ دیگر نہ اسے میں بیان کروں</p>	<p>۱۶ کو تھے بہتہ ہن ہر پاک و صاف تھا اک گوش کا فرش تھا اور اک لہجہ تھا</p>
<p>۱۷ فرما کیل جو کوہ پر وان ہی فرشتہ ایک ہوئی نہ پیر کلی خلیجی کے لگا لگا کی آوے آج کسی نہایت کی</p>	<p>۱۸ عرض و کئی وقت نہیں زبان کو کبھی طلب سیریاں لو ہن علی کے ایں رخشان نہیں چاہتا اذن ملاقات دریاں</p>	<p>۱۹ کی سر سبز ملک مستور نہیں سوال کا اور کئی دیو باب جہنم نہ رہا نہ بن دیکھ لیا بہر ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن</p>
<p>۲۰ جو خود ہن نیک و کو تواریک انہن سے اک ملک کو بہت کا ایک</p>	<p>۲۱ ہان فرقت حبیب ہر اک دل چاق بھائی کے دیکھنے کا تجھے اشتیاق</p>	<p>۲۲ طاری امیر اذت جو یہ ہم دلم ہن غنا ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن</p>
<p>۲۳ کی عرض تیرے لگوں کی جانی نہیں کہ کہیں ہے آپ کا زیلا حشرن بخلاؤ نہ سے خدا ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن</p>	<p>۲۴ سبک آٹھ تے ہن ہن تجہ بھی رات دن ہی تیار ہن دن کو نہ چین آہو دم ہن وقت ہن ہن ہن ہن ہن ہن</p>	<p>۲۵ کچھ دے کوہ قاف ہن ہن لکھا ہن ہن ہن ہن ہن ہن دو ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن</p>
<p>۲۶ میری ہی ڈاکٹر ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن</p>	<p>۲۷ طرخانہ ہن ہن ہن ہن دن کو نہ ہن ہن ہن ہن</p>	<p>۲۸ ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن</p>

۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸

[illegible]

<p>۱۰۰ دیکھا چکر ایک زینتِ جان نزدیک جسے شک نہ ہو جان اوس تختِ عشقِ قدس پر جا کر جان چلتی بہانے کو کت چہرہ جان</p>	<p>۱۰۱ اوس حق کے سچ میں کھنکھار اعجازِ عجب کی ترسے دم کی آغوش بلورینِ سچ کا علم ترا حکم کر دگار حق کی کس درستی سے پتا نہ پانچا</p>	<p>۱۰۲ جگمگاتی شمعِ حیاتِ کونین جن طرح طالعِ فوجان خوش طبع بل سے تھے نہ دیو پر حکم کے بغیر خافیز و ابساط متنبیا براہ</p>
<p>جلوہ عیان ہے رحمت ربِ غفور کا کپڑے بھی نور کے ہیں اور چہرہ بھی نور کا</p>	<p>فردوس کی دلمز میں خوشبو سما گئی تو نے اوہ کرم جو کیا جان آگئی</p>	<p>تیری دلا فقط سبب انبساط ہے تو کے ضعیف میں قہاری کیا بساط ہے</p>
<p>۱۰۳ پونچا پشیر گونج اب شکر کر دیا سچ علیٰ خباب سلیمانِ نوبتار ہر گشتی آواز کو اچھی سے لیکن بہادری اور کواہر سے بلا وہ ناکار</p>	<p>۱۰۴ قیا نہیں شادتِ یلانی غلہ اس کے بوا کسی کی پشیمانی بہی رسولِ حضرتِ ہستی پر نہیں البتہ آئینِ خافیز و نسیب</p>	<p>۱۰۵ انصاف ساؤ نہ زینتِ فاکہ نہ دیو برایانِ مطمح کی ملک جتنے پتلا کو شک رفعِ قطر کا روزِ نکلا وہ فرخِ ضعیف کے اٹھا ہوا نکلا</p>
<p>۱۰۶ تیسے سخن وہی بشیر و نذیر ہے اُدھے جنابِ علمِ خدا سے قدر ہے</p>	<p>۱۰۷ تو نہ ہاں نہ بد خالقِ مہاولی گراہ ہے شکا کہ تو وہی رسالتِ پناہ ہے</p>	<p>۱۰۸ وہ با و پریشان تھا وہاں کس حساب میں دیکھا تھا ایسا فرشِ مجمل نے خواب میں</p>
<p>۱۰۹ وہ تھے جن کے غلے کی خوشبو اُدھے بیٹھے سکرے سلیمانِ نیر فرمانِ اسلامِ فاکہ م اسان ترا یزق پہ ہرچیز</p>	<p>۱۱۰ اک نبی کی آن کر فاضل بہشتین ہو انوارِ کبریا جس نے تیرا واسطہ دیکھا شما نہ تیرے شرفِ قدس کا</p>	<p>۱۱۱ تختِ عجبِ نصب جو ہر راز دیکھا کسی پہنکے سے کاشی وہ آج حسین کو ہر کیا ہار ہر گشتی وہ حسینِ قہر نام ہار</p>
<p>۱۱۲ رشا جبکہ ہو وہ مدرسہ ہر الجہر تو چاہے کہ تو مردہ صد سالہ جی اٹھے</p>	<p>۱۱۳ تو تیرا یہ نہ لعلِ صفتِ الہیہ نہ کہتہ ساری جہان کی بھر کبھی شاہی اندکیتہ</p>	<p>۱۱۴ تو بے ہوش رہا تو کیا ناسا ہے کا یا مرضی فیض تھا سب تیری ذات کا</p>

۱۰۰  
۱۰۱  
۱۰۲



<p>۱۱۱ بکشت بر آفت و بکشت بکشت خاک و آلودہ و بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت</p>	<p>۱۱۲ کیمیا نام سرد و سرد و سرد وہ بکشت بکشت بکشت بکشت وہ بکشت بکشت بکشت بکشت وہ بکشت بکشت بکشت بکشت</p>	<p>۱۱۳ وہ بکشت بکشت بکشت بکشت اس بکشت بکشت بکشت بکشت اس بکشت بکشت بکشت بکشت اس بکشت بکشت بکشت بکشت</p>
<p>۱۱۴ اصح کی ایمین سی تھے نے بکشت تاثر تھی یہ بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت</p>	<p>۱۱۵ صدر بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت</p>	<p>۱۱۶ کیا ابرو ہے فیض جناب امیر منہ اپنا وہ بھی بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت</p>
<p>۱۱۷ بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت</p>	<p>۱۱۸ بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت</p>	<p>۱۱۹ بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت</p>
<p>۱۲۰ بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت</p>	<p>۱۲۱ بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت</p>	<p>۱۲۲ بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت</p>
<p>۱۲۳ بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت</p>	<p>۱۲۴ بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت</p>	<p>۱۲۵ بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت</p>
<p>۱۲۶ بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت</p>	<p>۱۲۷ بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت</p>	<p>۱۲۸ بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت بکشت</p>

۱۱۷  
بکشت بکشت بکشت بکشت  
بکشت بکشت بکشت بکشت  
بکشت بکشت بکشت بکشت  
بکشت بکشت بکشت بکشت

<p>۱۵۱ خندہ بھوکا تھا صفائیں ہر ایک دیکھے جہاں کا حسن تو جہاں پہنچا قارہ شمع نور تھا اور برگ گلچیں کیون زبرجدی ہوا پانی کا مسکون</p>	<p>۱۵۲ جنگجو ہوا سے سرد اور دھندل وہ غرض جس نے فیض سے گشتیں کر دیں جنت میں سلسیل کوئی جس کی پیچھے سیرت سے اچھڑا دیو تو اس میں کر دیں</p>	<p>۱۵۳ شکر صد شباب کی دھڑا دھڑا بعد از سلام کہنا اور خفا کر اس جان شاد یہ کہ ہم ایڑھی پر سے ہے بہر نور و عجب و شام</p>
<p>تا بندہ انتر دے جا بونین شان ہے یہ وجہ ہے کہ اُسکی زمین آسمان ہے</p>	<p>لہر لیا دل اُدسپہر اک خوش صفا سکھے یہ سب کہ کربلی چشمہ حیات کا</p>	<p>حق بین وہی ہے جسکو تراشتیاق ہے تیرا فراق جان کے مانے کی شاق ہے</p>
<p>۱۵۴ ذلت بھی قطر قطر دین آ رہی تھی بانی بھی اُسکے عطر کے سدھ گاہ تھی نغمہ میسر مگر کس سے استادہ تھی سیر کیا بڑھے ہو کر ہے جاب تھی</p>	<p>۱۵۵ وہ بوشان کہ لائق گلشن تیرا جست میں لال لیل شہر ازل کی زبان دیکھا یہ اجرا کہ جد جاہ و دولت استادہ ہے بیان وہ قریب جو</p>	<p>۱۵۶ لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے نبت اسد کے لال پوئی پوئی بوسے حسن اسی پیرا سماں تھو سیر کیا سب کھفت صائم تھو</p>
<p>پانی کو چاہ ہے کہ ملک آبرو دکرین زمزم نون جو قلم عالم وضو کرین</p>	<p>صورت حزن بھری ہوئی سوز و گداز کو مصرف ہی نماز میں ہو یہ نیاز سے</p>	<p>فرمایا پوچھو تم سب ان کے ملال کا صلح جواب دینگے تمہاری سوال کا</p>
<p>۱۵۷ کیا جان بہان دراکت اور کھو چشم کھون کر حسن و ضیا کھو کوڑی مچھلیاں پانی اویں کیا کھو شیر دریاں شیراب تبا کھو</p>	<p>۱۵۸ پوچھنا جس نے تب تو تیرا نہ تھا بجائی ہیں میر خست صالح و فساد یہ انکی ہانسی قریب ہے وہ باجی دراز خوت غلامی ہے کاپ کو کو بیان</p>	<p>۱۵۹ صالح نے خود کیا کہ سچ اسرار غلام علی کسی پند نیکت پیار عصہ تو اس علی شاہ سوز پڑھتے تھے حور آ کے بیان چنار</p>
<p>پیکار ہا ہون خون جگر ایک بحر میں مصرع ہیں سب لطیف مگر ایک بحر میں</p>	<p>جان باپ خوش ہیں صلح اگر نور میں لب دے دے منفرت والدین کے</p>	<p>طاعت خدا کی قرب شہ کائنات کا توشہ تھا منفرت کا ذخیرہ نجات کا</p>

۱۵۱  
۱۵۲  
۱۵۳  
۱۵۴  
۱۵۵  
۱۵۶  
۱۵۷  
۱۵۸  
۱۵۹



<p>۱۲۱ بے خبری سے غلامی میں راقت ہو نہ حرف اگر نیکے کبر اک کٹ آدیت واپان مہوش شہنشاہ نامی نہ واقف ہو تو</p>	<p>۱۲۲ بے خبری سے غلامی میں ایک ایک سلطع ہر یک کو فدا دل پاک غور کی تو خیر تالی سکھو غل گر فقیر غری سے کر سوال</p>	<p>۱۲۳ بے خبری سے غلامی میں وین کن بدج جو نیکہ نادر دل ہو گیا فوریت سے جاو وقت ہو جاو آب کے دال کی جاو رزا ہون بن کدوت ہو جو غور</p>
<p>۱۲۴ کم ہو نہ جس خوف دل شبہ ناک لاخسرو لکھا ہوا سب ان پاک</p>	<p>۱۲۵ مشکل میں جب سوال کیا زرب کیا لیکھے علی کا نام خدا سے طلب کیا</p>	<p>۱۲۶ رو میں دن تو پنے میں کتنی ہر تب کیجئے شفا رش آب کہ بھولن نہ اسے</p>
<p>۱۲۷ بے خبری سے غلامی میں بیکر کچھ نہ بول بن بے خبری نہ پنے میں بیکر کچھ نہ بول دولت کے دل میں بیکر کچھ نہ بول</p>	<p>۱۲۸ واقف نہ تھی گناہ اس ملک میں طاقت تھا مگر تو عبادت میں ملکے زبان کیا کسی لائے حسن مستور چھوٹ کر نوہ وصلو تو</p>	<p>۱۲۹ بے خبری سے غلامی میں کوت جان جسے کہ بیکر کچھ نہ بول پائے میں بیکر کچھ نہ بول نورانی بیکر کچھ نہ بول</p>
<p>۱۳۰ سب علی کے نام کے بیکر کچھ نہ بول عادل کا دورنگ تر از دوری ہو</p>	<p>۱۳۱ پیر و مہی حضرت خیر الانام کے ہر وقت اکا ستر خاقم پر امام کے</p>	<p>۱۳۲ جلو سے آسمان نہیں غالی زمین نہیں ہر جام انتقام ہے اور ہر کین نہیں</p>
<p>۱۳۳ فانک سب دشتی وزرا کو بیکر عادل ہو سکی دیکر ساغر کو بیکر بیکر کے بیکر کچھ نہ بول جاو نہ طرک پکار ہی در صلی</p>	<p>۱۳۴ دور و دشت میں بیکر کچھ نہ بول اسب خوش بہا کو کاو کاو بیکر کچھ بول میں فرق نہ بیکر جاو نہ بیکر کچھ نہ بول</p>	<p>۱۳۵ بے خبری سے غلامی میں بیکر کچھ نہ بول میں بیکر کچھ نہ بول بیکر کچھ نہ بول میں بیکر کچھ نہ بول بیکر کچھ نہ بول میں بیکر کچھ نہ بول</p>
<p>۱۳۶ سب غلامی کے بیکر کچھ نہ بول کو عالم علی کو ولایت کو بیکر</p>	<p>۱۳۷ تو لا خیال کر کے فنا کے مال پر بیکر کچھ نہ بول کے احمد کے آل</p>	<p>۱۳۸ سنگین مکان میں نصرت نایت رفیع ہو بازار پاک صاف ہیں تر دہ ہیں</p>

۱۲۱  
۱۲۲  
۱۲۳  
۱۲۴  
۱۲۵  
۱۲۶  
۱۲۷  
۱۲۸  
۱۲۹  
۱۳۰  
۱۳۱  
۱۳۲  
۱۳۳  
۱۳۴  
۱۳۵  
۱۳۶  
۱۳۷  
۱۳۸

<p>۱۱۱۱ کی طرف سے تھیں جو کہ کی طرف سے تھیں جو کہ کی طرف سے تھیں جو کہ کی طرف سے تھیں جو کہ</p>	<p>۱۱۱۱ میں جو کہ تھیں جو کہ میں جو کہ تھیں جو کہ میں جو کہ تھیں جو کہ میں جو کہ تھیں جو کہ</p>	<p>۱۱۱۱ وہ اہم تھیں جو کہ وہ اہم تھیں جو کہ وہ اہم تھیں جو کہ وہ اہم تھیں جو کہ</p>
<p>۱۱۱۱ نہیں جانتا ہے کہ نہیں جانتا ہے کہ نہیں جانتا ہے کہ نہیں جانتا ہے کہ</p>	<p>۱۱۱۱ مہرین ہیں بادشاہ مہرین ہیں بادشاہ مہرین ہیں بادشاہ مہرین ہیں بادشاہ</p>	<p>۱۱۱۱ گاہر تھیں زمین گاہر تھیں زمین گاہر تھیں زمین گاہر تھیں زمین</p>
<p>۱۱۱۱ کیا جانتا ہے کہ کیا جانتا ہے کہ کیا جانتا ہے کہ کیا جانتا ہے کہ</p>	<p>۱۱۱۱ تباہ تھیں اس تباہ تھیں اس تباہ تھیں اس تباہ تھیں اس</p>	<p>۱۱۱۱ کھا جاتا ہے وہ کھا جاتا ہے وہ کھا جاتا ہے وہ کھا جاتا ہے وہ</p>
<p>۱۱۱۱ لاریب جاتین رسالت لاریب جاتین رسالت لاریب جاتین رسالت لاریب جاتین رسالت</p>	<p>۱۱۱۱ اسرار جتنے تھے اسرار جتنے تھے اسرار جتنے تھے اسرار جتنے تھے</p>	<p>۱۱۱۱ پانی چب لکھا تو اسے پانی چب لکھا تو اسے پانی چب لکھا تو اسے پانی چب لکھا تو اسے</p>
<p>۱۱۱۱ جانتے تھے وہ جانتے تھے وہ جانتے تھے وہ جانتے تھے وہ</p>	<p>۱۱۱۱ کیا جانتا ہے کہ کیا جانتا ہے کہ کیا جانتا ہے کہ کیا جانتا ہے کہ</p>	<p>۱۱۱۱ اشق کی تھی وہ اشق کی تھی وہ اشق کی تھی وہ اشق کی تھی وہ</p>
<p>۱۱۱۱ تھیں وہ کہیں تھیں وہ کہیں تھیں وہ کہیں تھیں وہ کہیں</p>	<p>۱۱۱۱ دیکھے وہ کہیں دیکھے وہ کہیں دیکھے وہ کہیں دیکھے وہ کہیں</p>	<p>۱۱۱۱ منکر ہیں دین منکر ہیں دین منکر ہیں دین منکر ہیں دین</p>

<p>۱۳۳۱ ایمان بھی ملک نہیں لایا تو جس سے بیکو بھی قوم اس میں لایا تو جس سے لائی تو جس سے لائی تو جس سے</p>	<p>۱۳۳۲ آئے تھے غور و فکر سے تو زور و تیر لڑتے تھے غور و فکر سے تو زور و تیر لائی تو جس سے لائی تو جس سے</p>	<p>۱۳۳۳ ایمان بھی ملک نہیں لایا تو جس سے بیکو بھی قوم اس میں لایا تو جس سے لائی تو جس سے لائی تو جس سے</p>
<p>جنگ اسی چاہیے علیٰ حق پردہ ہے اب برق ذوالفقار ہے اور یہ گردہ ہے</p>	<p>انبار دست و پا کے سہرا ہو گئی بختے طویل قدھی وہ کوتاہ ہو گئی</p>	<p>یہ کشتی ہیں شرک ہر انکی رشت میں باقی نہ چھوڑا ایک کو اس قوم رشت میں</p>
<p>۱۳۳۴ کلمے کر رہے ہیں جنت خالق ہوتی نکلیں گے اس کو وہ جانب ہوتا</p>	<p>۱۳۳۵ نخل عظیم خاک پر کرتے تھے بار بار آواز دے رہی تھی غریب مگر</p>	<p>۱۳۳۶ پھر ان کے لئے تھے تھوڑے تھوڑے پھر ان کے لئے تھے تھوڑے تھوڑے</p>
<p>گدرا ملال طبع شہ نامدار کو اگر غضب میں کھینچ لیا ذوالفقار کو</p>	<p>تھی ضرب تیغ قمر کی آفت کا زور تھا لا سیف و لاف کا فرشتہ نہیں شور تھا</p>	<p>اتنا تو دیکھو تھے کہ تلوار چلتی تھی ہر بار برق شہ کے دہن سے نکلتی تھی</p>
<p>۱۳۳۷ پیارے چادر بوسے وہ اپنے چادر جیکر کا فزون کو کیا قتل شد</p>	<p>۱۳۳۸ خفت تو جنگ کرو تو اور جو خفت تو جنگ کرو تو اور جو</p>	<p>۱۳۳۹ تجلی سے تھی اب جو خاک تجلی سے تھی اب جو خاک</p>
<p>اوس آفتاب دین کو غضب کا جلال تھا دامن میں شرق کا سنبھل لال تھا</p>	<p>مولانے سر کو ٹکاتا کچھ پیش و پس کیا اگر ہمارے سینے پر ہاتھ اپنا مس کیا</p>	<p>پہلے اُدھر سے شیر کے مانند جھوم کے کی ذوالفقار میان میں قبضہ کو چوم کے</p>

<p>۱۵۱          ہرے تریب چو صف و پختا          کی غنم سچ کرے آجانب          چال دینے کی نہیں کسب          یوں پوچھا کہ تریب</p>	<p>۱۵۲          مگر غلے مالک روٹاں ہیں          تیری زبان کی زبان نہیں          تیرا چہرہ مٹا نہ آسمان نہیں          سہل نہ کیا مالک کوں نہ کان</p>	<p>۱۵۳          بت رسول تمہاری ہر بات          کیا داندہ دہی ہوئی ہر بات          تکلیف نہ ہو اور کھان ہر بات          وہ در رسول کی جانی ہر بات</p>
<p>۱۵۴          تھر اسے ہن قلب توجہ ضرور ہے          گھر تو ہزاروں کوں غلاموں کی دوسرے</p>	<p>۱۵۵          زخمی ہوں اور چھپا ہوں سینہ میں          بلبل میں ہوں کہ چھین لیا میرے ہنک</p>	<p>۱۵۶          راتوں کو بار بار ترخ انہ کھلا رہا          ڈھانپے رداسی پانوں اُسر کھلا رہا</p>
<p>۱۵۷          اس ابو حباب کرم کی طلب          لکڑیوں سوار ہوا سوار          دو تین غنمیں لیان کی طلب          چھوڑ کر کے گھر میں ہوا چار</p>	<p>۱۵۸          کو باج کیے تخت کو دہ جلا پور          پتیل ہوں اور نہ کوں کو دل سوار          زخم زبان اٹھا ہوں درد و فقاہوں          کچھ چھوڑا اختیار یہ بے اختیار ہوں</p>	<p>۱۵۹          صد غلام تیری مصیبت کے اعلیٰ          ادا نشین چاہ رات کو اعلیٰ          قربان خون بھری ہوئی مصیبت کے اعلیٰ          ایام میں تیری شہادت کے اعلیٰ</p>
<p>۱۶۰          ماں ہوئے زمین پر سوئی آسمان پر          اُتری دھن سوار سوچے جان کر</p>	<p>۱۶۱          میری طرف سے کون اسیر جلا بندھا          وہ مالک الرقاب ہوں جلا گلا بندھا</p>	<p>۱۶۲          یہ ظلم بے ہمت یہ ستم بیسیب ہوا          ملو اتر سے ستر پہ لگی کیا غنم بندھا</p>
<p>۱۶۳          بیچے اتر کے جب تو ہوئی غلام          اور بعد پر کیا نہ ہوئے غلام          پھر آئے اتنی دین پر کرمان          دیت ہوئی دین تو بولہ شہزادان</p>	<p>۱۶۴          غلام کو دے دے دے دے دے دے          ہمارے دے دے دے دے دے دے          غلام کو دے دے دے دے دے دے          کس پر ہوں اور وہی رات</p>	<p>۱۶۵          اوجان رازن کے گل جانو جو کجا          اور غلام کی آگ میں جانو جو کجا          اور غلام کی آگ میں جانو جو کجا          اور غلام کی آگ میں جانو جو کجا</p>
<p>۱۶۶          چاہوں تو نہ فلک کو دکھاؤں اسطرح          جانوں ہزار بار پھر آؤں اسطرح</p>	<p>۱۶۷          آفت میں مبتلا ہوں شہ اسوجن کجا          ناں ہوں بھی ملتی کہ دو تین دن کجا</p>	<p>۱۶۸          فرصت علی کے غم سو نہیں کمر ہوئی          خالی ہونو گور دے کر سینے بھری ہوئی</p>

<p>۱۶۱          زخمی ہوں دھڑلہ اختہ ہوں لنگاہ ہوں          خالق گواہ سے کہ علی پر تبار ہوں</p>	<p>۱۶۲          عالم سے بغیر کے خضوع و خشوع میں          تلوار جب لگی تو جھکے تم رکوع میں</p>	<p>۱۶۳          عالم میں خاک ہو جو خدا کا ولی نہیں          بکھرے تو دم کے گھر سے خدا کی قدر کے</p>
<p>۱۶۴          اور دل میں تیری طرح داغ و زخاں          اور دل میں تیری طرح داغ و زخاں</p>	<p>۱۶۵          کہ قتل ہو اور روزِ قضا          کہ قتل ہو اور روزِ قضا</p>	<p>۱۶۶          اُس دھو میں لہجے کے مرض کو دوا ہو          باندھو اُس کے ہاتھ کہ مشکلاں ہوں از</p>
<p>۱۶۷          اور دل میں تیری طرح داغ و زخاں          اور دل میں تیری طرح داغ و زخاں</p>	<p>۱۶۸          کہ قتل ہو اور روزِ قضا          کہ قتل ہو اور روزِ قضا</p>	<p>۱۶۹          اُس دھو میں لہجے کے مرض کو دوا ہو          باندھو اُس کے ہاتھ کہ مشکلاں ہوں از</p>

<p>۱۷۱۱          اے کہانِ غم کو تیرے جیسے          بازو تھا جبکہ سخت زنجیر کی آویں          بکری کی طرحے حاضر بخیر نشستن          تیرے وقت وہ پادہ را در میان</p>	<p>۱۷۱۲          اے دشمنِ عالمی کو تو کہ بچو گے          اپنے سے اسلحہ کی کون سی چیز          رکھ دینے پاؤں جو چھوڑنا ہو          چاہو تھے امامِ دو عالم جھکاؤ نہ</p>	<p>۱۷۱۳          اے خیر کرارِ اوداع          چلتا ہے خیر کرارِ اوداع          اور تیرا تیرا اچھا شمارِ اوداع          تیرا حسنِ ہول کے دلدارِ اوداع          اے حسینِ حسینیں دہریاؤں</p>
<p>تینینِ غم کے ہوئے بیدر ساتھ          دوہرے لگیں طوق تھے رہیں ہاتھ</p>	<p>آواز سنکے روتے تھے زمین کے سین کی          ہر بار تھی حسنِ سفارشِ حسین کی</p>	<p>بندوں کو صبر چاہیے خالق کی لہیز          سونا تھیں خداؤں کی کے پناہ میں</p>
<p>۱۷۱۴          اے دربارِ عام میں کتنے جاویدین          بیٹھا تو تھا تختِ مرتضیٰ پور          تعینِ انِ مصطفیٰ کی چھائی میں          خوش تھانہ پیر کی کمال میں</p>	<p>۱۷۱۵          اے جب بیچو گے دنیا کی ہر شے          اللہ میں ہے جو ہے ہر شے          روزِ نماز کی لذت کی بجائے          ناقہ بین دہی کی لذت کی بجائے</p>	<p>۱۷۱۶          اے نصفِ نبیؐ کی ہر شے          جو ہے خدا کی ہر شے          عجب کا جو ہے نبیؐ کی ہر شے          پھر ہی جو ہے نبیؐ کی ہر شے</p>
<p>مولاکھڑی تھے پاس بندے رہمان          ہاتھ اُڑنے کھول دو یہ نہ کھلا زبان</p>	<p>اچھا ہوں اتو میں یہ بخت بقیہ زمین          کھانا انہیں کھلاؤ کہ سب روزہ دارین</p>	<p>وا حسرتا شکارِ اجل شیر ہو گیا          پھیلے کو شمع بجھ گئی اندھیر ہو گیا</p>
<p>۱۷۱۷          اے جو کہ تیرے خوش غم کو          کہے تھے آہِ آوازِ درواز          جہرِ امین تو تھا بھونچا          تیرے کی بیٹیاں اور کی بیٹیاں</p>	<p>۱۷۱۸          اے جو کہ تیرے خوش غم کو          کہے تھے آہِ آوازِ درواز          جہرِ امین تو تھا بھونچا          تیرے کی بیٹیاں اور کی بیٹیاں</p>	<p>۱۷۱۹          اے جو کہ تیرے خوش غم کو          کہے تھے آہِ آوازِ درواز          جہرِ امین تو تھا بھونچا          تیرے کی بیٹیاں اور کی بیٹیاں</p>
<p>دیکھا جو سرکارِ خرم جو تھر تھر اگیں          عباسِ نامدار کی مان کو غش لگی</p>	<p>دعوتِ علیؑ کی آج ہر گھر میں اذکر          روزہ ٹھیکہ ساتھ رسالت پناہ کے</p>	<p>کسکو پکارے ہو یہ اللہ مر گئے          میں راند ہو گئی اس اللہ مر گئے</p>



<p>۱۰۱ ایں بیان کو گلے سے لگا کر بیٹی شام سے چھوڑ دینا عالم نیرنگ سے چھوڑ دینا زور قہار سے چھوڑ دینا</p>	<p>۱۰۲ ایں بیان کو گلے سے لگا کر بیٹی شام سے چھوڑ دینا عالم نیرنگ سے چھوڑ دینا زور قہار سے چھوڑ دینا</p>	<p>۱۰۳ ایں بیان کو گلے سے لگا کر بیٹی شام سے چھوڑ دینا عالم نیرنگ سے چھوڑ دینا زور قہار سے چھوڑ دینا</p>
<p>کلمہ مین حواس نہ فتنہ مین ہوتا تھا لاشے کے گرد گریہ و ماتم کا جوش تھا</p>	<p>ہتیار سچ کے جنگ پہ طیار ہوئی دلدل پہ صدقہ ہو گئی اسوار ہوئی</p>	<p>سے ہر زمین پہ شوہر نہر کی لاش ہے کیون پیو پی ہرے آقا کی لاش ہے</p>
<p>۱۰۴ ایں بیان کو گلے سے لگا کر بیٹی شام سے چھوڑ دینا عالم نیرنگ سے چھوڑ دینا زور قہار سے چھوڑ دینا</p>	<p>۱۰۵ ایں بیان کو گلے سے لگا کر بیٹی شام سے چھوڑ دینا عالم نیرنگ سے چھوڑ دینا زور قہار سے چھوڑ دینا</p>	<p>۱۰۶ ایں بیان کو گلے سے لگا کر بیٹی شام سے چھوڑ دینا عالم نیرنگ سے چھوڑ دینا زور قہار سے چھوڑ دینا</p>
<p>لطف علی سے طے ہوا رستم لاکا بس رشید ہی تھے تیری بساط کا</p>	<p>یہ بے پردہ حضور کے رونے کو آئی حضرت نے آج کو نسی بستی بسائی</p>	<p>کس کے سپرد اسے شہ دالاکیا ہین بیٹی شام دلغ یہ کیسا دیا ہین</p>
<p>۱۰۷ ایں بیان کو گلے سے لگا کر بیٹی شام سے چھوڑ دینا عالم نیرنگ سے چھوڑ دینا زور قہار سے چھوڑ دینا</p>	<p>۱۰۸ ایں بیان کو گلے سے لگا کر بیٹی شام سے چھوڑ دینا عالم نیرنگ سے چھوڑ دینا زور قہار سے چھوڑ دینا</p>	<p>۱۰۹ ایں بیان کو گلے سے لگا کر بیٹی شام سے چھوڑ دینا عالم نیرنگ سے چھوڑ دینا زور قہار سے چھوڑ دینا</p>

<p>۴۱ انسان کی جیسے نجات غریبی کا جگہ جو اندوہ عالم ہو جی کا صد نہیں کہ پھر کس کم ہو جی کا نفس کی قیامت پر ہم ہو جی کا</p>	<p>۴۲ ہمیں چاہیے نہ یاد دہش چو نہ یاد کوئی آوارہ وطن ہو لو آواز سے کہو نہ ساز کا بونو نہ جیت میں کوئی اس کے نہ خراج</p>	<p>۴۳ جھوٹا نہ خدا کو کہ انھیں چھوڑ گیا زیادہ دینی کے لیے دین کر دیا ہو کی ہر سہلے این زیادہ سہلے نہ تر آواز صد در دینے کا کو گیا</p>
<p>غرت میں ہمیں ہے خس و خاشاک کی تر گر تفت سلیمان ہو تو خفاک سے بدتر</p>	<p>۴۴ لاٹو کا الم سید سجاد سے پوچھو ایذا سے سفر مسلم ناشاد سے پوچھو</p>	<p>تھارم و فاجن پر وہ ایک ایک جدا تھا یاسلم مظلوم تھے یا سر پر خدا تھا</p>
<p>۴۵ جہاں جو تلخ کی رست ہو پیر درگی دل نہیں جانی کسی تلخ چراغ غریب میں نیم غریبان چراغ غریب میں نیم غریبان</p>	<p>۴۶ اوق صدیر کی اس صیبت کی مظلوم نہ اسے غرت میں کون کیا بنا ہوئی کو زمین جانت میں کو گیا نہ پیر غلام دینی عبت میں کو گیا</p>	<p>۴۷ کھٹے غمی غیب و الم میں جو شام جز رنج نہ کھانیا نہ پیئے کا شام لے بیٹھے کا جین سو گیا شام ارکان کی عمر کا دکھ کوں کا شام</p>
<p>ہر گام پہ چھوٹوں سے چمک پڑوین شہنم کی طرح رہیہ ٹپک پڑتے میں لہو</p>	<p>۴۸ پہلے خوشی طاعت شاہ بدنی کی آخر کو مسلمانوں نے پیمان شکنی کی</p>	<p>تو شمس میں بخت تھانہ چاند ساقی تھا کیون طلب شاہ کو لکھا یہ تعلق تھا</p>
<p>۴۹ جہاں ساری کچھ چھوڑ گیا جہاں ساری کچھ چھوڑ گیا جہاں ساری کچھ چھوڑ گیا جہاں ساری کچھ چھوڑ گیا</p>	<p>۵۰ نستے بن جو زور کو زور ہو نستے بن جو زور کو زور ہو نستے بن جو زور کو زور ہو نستے بن جو زور کو زور ہو</p>	<p>۵۱ ایک دست تھانان سے جو تھوڑا ایک دست تھانان سے جو تھوڑا ایک دست تھانان سے جو تھوڑا ایک دست تھانان سے جو تھوڑا</p>
<p>۵۲ جگ ہے کہ غم ہو مٹی سخت الم ہے پھر آنے کی امید نہ ہو جب ستم ہو</p>	<p>۵۳ افسوس ہیں پر چہ بیان ایک بانگی تھا تلوارین پڑ ہیں سانپ ہمان کی خاطر</p>	<p>۵۴ تھا وقت شب اور ترازو مصیبت یہ بڑی تھی ایک ایک گھڑی بحر قیامت کی گھڑی تھی</p>



نورانی

نورانی

<p>۱۰۱ کون سے کہا قصد کردہ کو چھوڑا زارم کرد اپنے نظر کے غلام مستغنی پر آشوب و فتنہ میں نورانی کو لکھا بیان دور جو بوجہ</p>	<p>۱۰۲ جانب سے اس سیمہ کر کے تھوڑا منہم و مزین شہر و اسیر کردہ و دیو جاگہ نظر آئی بخین کینان نورانی غم دل و موند و دست و پا</p>	<p>۱۰۳ نورانی کا تعلق کبھی مانی گشت و جان تو کو خدا پس پاپا کتنے غم و غم و غم و غم نورانی نے بوجہ و بوجہ و بوجہ</p>
<p>۱۰۴ طبقة الکت جائے تو کچھ دور نہیں سید یہ بھی یان زخم کا دستور نہیں</p>	<p>۱۰۵ البتہ اچھا رکے کھانگی بڑی بھی تبع لے ہاتھ میں ڈیوڑھی پہ کھڑی</p>	<p>۱۰۶ موت آئی ہر کسوت کہ ہمارا نہیں کوئی لاشہ بھی ادا ٹھانے کو ہمارا نہیں کوئی</p>
<p>۱۰۷ کون سے کہا کوئی مانی نہیں کون سے کہا کوئی مانی نہیں کون سے کہا کوئی مانی نہیں کون سے کہا کوئی مانی نہیں</p>	<p>۱۰۸ پس نے شلم نے کہا اس کا پس نے شلم نے کہا اس کا پس نے شلم نے کہا اس کا پس نے شلم نے کہا اس کا</p>	<p>۱۰۹ نورانی نے کہا تو کچھ کچھ نورانی نے کہا تو کچھ کچھ نورانی نے کہا تو کچھ کچھ نورانی نے کہا تو کچھ کچھ</p>
<p>۱۱۰ آرام بھلا منزل سہی میں کمان ہے بے یونی اپنا وطن قبر مکان</p>	<p>۱۱۱ گھر غلامین رہنے کو رسول دو جہاں خالق تھے خورشید قیامت ان دور</p>	<p>۱۱۲ یان لوگ سمجھتے ہیں نبی کو نہ خدا کو اب کون کہن دے گا غریب الغرا کو</p>
<p>۱۱۳ خدا کی عرش پر چھوڑا خدا کی عرش پر چھوڑا خدا کی عرش پر چھوڑا خدا کی عرش پر چھوڑا</p>	<p>۱۱۴ کون سے شلم ہو کر چھوڑا کون سے شلم ہو کر چھوڑا کون سے شلم ہو کر چھوڑا کون سے شلم ہو کر چھوڑا</p>	<p>۱۱۵ کون سے شلم ہو کر چھوڑا کون سے شلم ہو کر چھوڑا کون سے شلم ہو کر چھوڑا کون سے شلم ہو کر چھوڑا</p>
<p>۱۱۶ فرق اس میں نہ ہو گا جو کمانہ سے کرنا مہمان میں اس رات کر کل ہم نہ رہنا</p>	<p>۱۱۷ سوچے اسی کیا زلیت میں جس کے خل آفر و کچھ اتوی افلاک اور آسمان آئے</p>	<p>۱۱۸ ہر روز ہر بکس دے پاس نہ ہو گا یائین بھی پڑھنے کو کوئی پاس نہ ہو گا</p>

<p>۱۰۰ کی عرض خضیفہ زردہ دعا بزرگوار نہاں چلے جہنم کی شکل میں ایک چھوٹی سی کھجور کا پتہ</p>	<p>۱۰۱ راستی ہون لہجہ جگہ تانین شاہ آیت نک کر دین کو خجور کا پتہ رکھ دین گلاب کی سحر جگہ</p>	<p>۱۰۲ بزرگ تاجب تو خضیفہ پیکاری تم حضرت مسلم بن عقیل تھاری برائے من کو فوین کو ازید باری غارت کروان کو فوین کو ازید باری</p>
<p>۱۰۳ ایک چھوٹی سی کھجور کا پتہ منظوم ہون تانین ہون زندہ ہون خدا کا</p>	<p>۱۰۴ پونچے نہ کوئی تریخ امام ازلی کو قائم رکھے اسر حسین ابن علی کو</p>	<p>۱۰۵ تو آقا اور مرے مان باب کا آقا لوٹدی ہوئیں یہ مگر تو ہے مگر آقا</p>
<p>۱۰۶ نہاں چلے اس سے جو بزرگوار نہاں چلے اس سے جو بزرگوار نہاں چلے اس سے جو بزرگوار</p>	<p>۱۰۷ نہاں چلے اس سے جو بزرگوار نہاں چلے اس سے جو بزرگوار نہاں چلے اس سے جو بزرگوار</p>	<p>۱۰۸ نہاں چلے اس سے جو بزرگوار نہاں چلے اس سے جو بزرگوار نہاں چلے اس سے جو بزرگوار</p>
<p>۱۰۹ مین پٹی بادشاہ کون و مکان ہون مین ہون بادشاہ کون و مکان ہون</p>	<p>۱۱۰ بود نیلے سم سبط رسول عربی پر رب دوجہان رح کرے آل نبی پر</p>	<p>۱۱۱ کستی تھی کہ نور سحر اس رات مین پایا پایا تمھیں کیا خضر کو ظلمات مین پایا</p>
<p>۱۱۲ کی سخت نکا کو فوین کو ازید باری بہرے جہنم کی شکل میں ایک چھوٹی سی کھجور کا پتہ</p>	<p>۱۱۳ نہاں چلے اس سے جو بزرگوار نہاں چلے اس سے جو بزرگوار نہاں چلے اس سے جو بزرگوار</p>	<p>۱۱۴ نہاں چلے اس سے جو بزرگوار نہاں چلے اس سے جو بزرگوار نہاں چلے اس سے جو بزرگوار</p>
<p>۱۱۵ نہاں چلے اس سے جو بزرگوار نہاں چلے اس سے جو بزرگوار نہاں چلے اس سے جو بزرگوار</p>	<p>۱۱۶ رستے مین کین غنچہ خاطر نہ کھلو گا مر جائیں گے پانی جو کسی جانہ لگے</p>	<p>۱۱۷ مرد و دند او سگ دنیا وہ مین تھا تھا نام بھال او سکا مگر دشمن دین تھا</p>

<p>۲۳ دیکھا جیوئے کہ نہ درون کا باطن جس میں جی جاتی ہو گئی وہاں پوچھا سب اس کا تو خفیہ تھی منظر کے چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ</p>	<p>۲۴ جاگتے تیرا دی ہو سادی تھی قمار مجمع تھایہ مسجد میں کہ شکل تھا گداز مستہ کیا ابن زیاد اور پیکار میں کو فوج بھاگا ہے</p>	<p>۲۵ پیش ہو گیا نیلے بن شمشیر کا دی جاگتے تھے عالم کی سرکوب شمال کے ساتھ آدھے تھے کوئی سوا دور سے طر فائدہ دے دے تھکا</p>
<p>۲۶ کیا اہل دق تھی کہ نہ تبتاتی تھی طومر منہ زرد تھا اور سیدی تھی تھی طومر</p>	<p>۲۷ دالہ بڑی عمت د تو قیر لبلی ہوا سکو پر دے اُسے جاگیر لبلی</p>	<p>۲۸ چمکتے ہوئے خیر دشمن و سان بس گھیر لیا جاگے خفیہ کے مکان</p>
<p>۲۹ بے جا اصرار لگا کر تھا بہنہ بھگتے جاگتے تھے نہ نہیں بان بولی کہ میں وہ سیدو کھاؤ گا اشرس کی سہی پھر کر اسنو</p>	<p>۳۰ پوشیدہ چوبیس کر گھر شمشیر جا خیر چوبیس نہ بھادو پر وہ کر در زمین اس کو دار پر چھوٹا تھا نہیں وہ علم ہو گان جاگتے</p>	<p>۳۱ شکل نے تھی عکس دی تھی تیرا سان جیسے گھر میں جاگتے تھے تیرا سان آٹھ کر کا طومر سے کراہت تیرا سان سہی پھر کر اسنو</p>
<p>۳۲ پھر جوڑ کر ہاتھوں کو یہ بولی وہ شقی سو شرمندہ نہ کیونکے نہ ہا دی سے</p>	<p>۳۳ پہلوں کے رسی کہ پھندہ نہیں کھینکے مگر کہ بھی نہ زرد اہل مصیبت سے چھینکے</p>	<p>۳۴ قد مون کے چوبی تو کہا اب نہ بھل کر تکلیف جو کچھ دی تھے میں نے وہ بھل کر</p>
<p>۳۵ جس پر گہا اس کو کہ نہ تبتاتی تھی چمکتے تھے جی عالم میں تھی میں نے خیر ہوئی عالم میں تھی میں نے خیر ہوئی عالم میں تھی</p>	<p>۳۶ میں نے خیر ہوئی عالم میں تھی میں نے خیر ہوئی عالم میں تھی میں نے خیر ہوئی عالم میں تھی میں نے خیر ہوئی عالم میں تھی</p>	<p>۳۷ میں نے خیر ہوئی عالم میں تھی میں نے خیر ہوئی عالم میں تھی میں نے خیر ہوئی عالم میں تھی میں نے خیر ہوئی عالم میں تھی</p>
<p>۳۸ حاضر جو ہو گا تو سزا دون کا بھلا کر بھنے رو سائیاں کہ ہیں سب جی ہو گئے</p>	<p>۳۹ جاگتے کمان مضطرب و غم دیدہ ہے مسلم کل رات گھر میں کر پویشیدہ ہے مسلم</p>	<p>۴۰ پھایا ہوا تھا عرب حق ایک ایک لکھن عالم روم شمشیر کا تھا چین حسین بے</p>

<p>۳۱۴ خبر بدنا خندان شش و شش بزمین چمن زمین زینت دک بک شاک و جاکستہ اسیر برایہ سب کہ ہو غم و غم و غم</p>	<p>۳۱۵ صبر بود تو غم کنی غم کنی بجنگی یک شک و غم کنی گوشت خوردن و غم کنی موت کی بات و غم کنی</p>	<p>۳۱۶ سینہ کو جو بختیوئے سیر کشتن کی پیدائش جانے خاک و قوت کا فنا کا دی کے لئے طوبہ ناش</p>
<p>۳۱۷ کتر سے وہ خوف سے کم ہوش و خرد بتلی نہیں بلکہ کونستان میں اسد ہے</p>	<p>۳۱۸ انگشت بدندان ہن محمداً اسی غم سے زخمی کیا اعدائے انھیں سنگ ستم سے</p>	<p>۳۱۹ اس سینہ روشن پر زہر رشک فلک بھی حلقوں سے عیان صاف ستارہ کی جگہ بھی</p>
<p>۳۲۰ بہ نور دم صبح زینت نور اور غم غم غم غم غم غم مسیب و غم غم غم غم غم بیاں و غم غم غم غم غم</p>	<p>۳۲۱ آئینہ کے انزوں کو جب تک ایسا نور اس کو جب تک بہ فلک غم غم غم غم غم بار و غم غم غم غم غم</p>	<p>۳۲۲ قوت کی کو کر و قوت کی پاؤں کے سر سے گلے پہ نابت قدری قدر غم غم غم سکون غم غم غم غم غم</p>
<p>۳۲۳ بیجان، اگر نسل بیجان انھیں کہئے درد دل سوزان غم غم انھیں کہئے</p>	<p>۳۲۴ مرو پیکے علی ارد بیتی ہاتھ ملی فرمایا کہ اب تیغ ستم اس پر چلے گی</p>	<p>۳۲۵ گلیوں میں پھری لاش کا سر جو بدن سے جلا دئے باندھا انھیں قدموں کو رس سے</p>
<p>۳۲۶ عاجز و زان و صفت و صفت نمی نہ بودی نہ بھی نہ بین رنگ گل شرم سے اور چاہی پونہ کی ملک آئی و غم غم</p>	<p>۳۲۷ خازنہ کہ کچھ جو کچھ غم غم طعنے سے کچھ کچھ غم غم کار و قدر سے باز و غم غم حالت کی یہ کچھ غم غم</p>	<p>۳۲۸ غازی کو کھار بن شکت چاہا سکون مستعد جنگ ہو سکون دربار میں کچھ کچھ غم غم دور و غم غم غم غم</p>
<p>۳۲۹ الہری نزاکت کہ پریشان ہوئے غم دیکھا جو دین سر گریبان ہوئے غم</p>	<p>۳۳۰ موم بند ہو رستم کا جو گردن کو کپڑے مر جائے اگر دست تھمتن کو کپڑے</p>	<p>۳۳۱ پتلا و گے دیکھو کھٹ افسوس لوگے سر جا بگا بھر کھٹ کو اگر یوں نہ ملے</p>

<p>۴۶۲ میں نے کھانا کھا کر میں نے کھانا کھا کر میں نے کھانا کھا کر</p>	<p>۴۶۳ میں نے کھانا کھا کر میں نے کھانا کھا کر میں نے کھانا کھا کر</p>	<p>۴۶۴ میں نے کھانا کھا کر میں نے کھانا کھا کر میں نے کھانا کھا کر</p>
<p>اس برق کر حلقے میں مہین کیا اپنی خواہر ترکش یہ جلا با تھا کہ لہجہ جان ہوا ہے</p>	<p>جل جل گن جو گن لوگ نا ملیت میں ہری تھی توار نہ تھی برق جلال اسدی تھی</p>	<p>طاہر ہے وہ غربت میں جو کچھ جوڑھا کی میں بھی تو سزا دوں تھیں اس مکر و غاکی</p>
<p>۴۶۵ میں نے کھانا کھا کر میں نے کھانا کھا کر میں نے کھانا کھا کر</p>	<p>۴۶۶ میں نے کھانا کھا کر میں نے کھانا کھا کر میں نے کھانا کھا کر</p>	<p>۴۶۷ میں نے کھانا کھا کر میں نے کھانا کھا کر میں نے کھانا کھا کر</p>
<p>پرنہ ہوا منہ بھی سیہ رو کی پیر بھی نیزہ بھی قلم ہو سکے گرا خاک پر سر بھی</p>	<p>رشتہ تھا سراپا میں یہ بیدار گروں کے باتھون کھٹے جاتے تھے دستے تہروں کے</p>	<p>ہے آخری اس فدوی اول کی لڑائی دیکھو شہدالا کے ہراول کی لڑائی</p>
<p>۴۶۸ میں نے کھانا کھا کر میں نے کھانا کھا کر میں نے کھانا کھا کر</p>	<p>۴۶۹ میں نے کھانا کھا کر میں نے کھانا کھا کر میں نے کھانا کھا کر</p>	<p>۴۷۰ میں نے کھانا کھا کر میں نے کھانا کھا کر میں نے کھانا کھا کر</p>
<p>جلال اہل کیا وہ ہم لاؤں زبان پر منہ آگ کا برسا دیا اوس سوختہ جان پر</p>	<p>لیجاتی تھی رنگ سونجہم عدد کا دھبہ بھی نہ منہ پر نظر آتا تھا لہو کا</p>	<p>مر جائینگے دعویٰ جو خن جنک جلا اس منج کا پھل واللہ رکھا ہوا جل کا</p>





<p>۴۴۴          راضی می فرماتے ہو کہ میں نے          دنیا کا طلب کیا ہے اور دنیا          میں رہنا چاہتا ہوں</p>	<p>۴۴۵          بولا میرے دل سے کہ میں نے          دنیا کا طلب کیا ہے اور دنیا          میں رہنا چاہتا ہوں</p>	<p>۴۴۶          میں نے دنیا کا طلب کیا ہے اور          دنیا میں رہنا چاہتا ہوں</p>
<p>۴۴۷          وائسرائے نے بھی تمہاری ان کے سفر کا          خط لکھا تو میں نے بھی تو کیا قصداں لکھا</p>	<p>۴۴۸          مسلمانوں سے کہا کہ میں جو حضرت کا          سنا ہوں کہ جو کچھ کہ وصیت ہو وہ کہیں</p>	<p>۴۴۹          آزار اُسے وہی صورت نہیں تھی          دشمن کے بھی مردے کو اذیت نہیں</p>
<p>۴۵۰          کوفتے میں غلوں کی اور کاغذ کا          سوجان سے میں قربان کیا ہے</p>	<p>۴۵۱          مسلمانوں سے کہا کہ میں جو حضرت کا          سنا ہوں کہ جو کچھ کہ وصیت ہو وہ کہیں</p>	<p>۴۵۲          میں نے دنیا کا طلب کیا ہے اور          دنیا میں رہنا چاہتا ہوں</p>
<p>۴۵۳          تنہائی کا صدر منہ نہایت ہی بڑی          تجویز کروں بہر وصیت میں کسی کو</p>	<p>۴۵۴          پرچم نہیں پر سر نہ کرتے پر پہا          یہ بوجھ و گرنہ تری گردن پر رہے گا</p>	<p>۴۵۵          کیا دیکھ نہ سنتے کون سا          پر حیف کہ حضرت کو پھر اکیلا نہ لکھا</p>
<p>۴۵۶          عالم نے کہا کہ میں نے دنیا کا          دیکھا ہے کہ میں نے دنیا کا</p>	<p>۴۵۷          اور درختوں کا جگہ جگہ          جھینٹے تھے کہ میں نے دنیا کا</p>	<p>۴۵۸          میں نے دنیا کا طلب کیا ہے اور          دنیا میں رہنا چاہتا ہوں</p>
<p>۴۵۹          ظالم کو عداوت جو تھی سرور کی طرف          منہ پھر رہا مسلم بے رکیطہ سے</p>	<p>۴۶۰          ایک روز زمانہ سے گزرا ہے تجھ کو          کہ مجھ کو نہ تصور اس میں کہ مرنا ہے تجھ کو</p>	<p>۴۶۱          لیکن بڑا مرگ کا غم کہ نہیں نکلا          غار آپ کی ہے اپنا الم کچھ نہیں نکلا</p>





<p>۱۰۰ جو کہ تو کھانا اچھا جابجا پیارے ہو تو اپنی بھی دو کھانے پیغام جو دنیا ہو کسی کو تو جانا نیکی اور طاعات کسی کو تو جانا</p>	<p>۱۰۱ بہر ہوا نہ کہیں حکم تو جانا خانی قاضی کو سخت دل و دماغ ملکوں کے بیچ اسے دیکھ کر کسی بہا بھی پتا نہ ہو تو جانا</p>	<p>۱۰۲ نہایت میں تو زمین و آسمان نہایت میں جابجا شکر و جبار خانہ کا میں پتہ کیا جو ملک سارا مہوار میں شکر ہو باقی خدا</p>
<p>۱۰۳ آپھو کی اہل وقت ہو دنیا سو فرکا مشتاق ہو دان اس زیاد آپ کے سرکا</p>	<p>۱۰۴ حیدر کو رولار روح محمد پرستم کر تو جا کے سر شام بیکس کو تلم کر</p>	<p>۱۰۵ دل لگایا اور سینہ سے منہ کو ہلکایا مہر انا ہوا کوٹھے سے شہرے اور آگایا</p>
<p>۱۰۶ درد کے یہ نواز کا اچھا نشانہ دل بھر دینے میں ہو کھانا پانی زعفران میں مہر کی پیماہ پیغام کو دونوں ہی ہر دو زمین</p>	<p>۱۰۷ کافرا کا وہ ایسا اگر کوئی صکار بیخود و خطر خانہ کیسے ہو گراوس العام جو ہمارے تو قرآن مجید دنیا کے دین کی بنیاد بنائے</p>	<p>۱۰۸ بگاہ میں گشت کیا در سار جبار اور اسے بھی جابجا کہنے خجہ جبار پہلو سے صدمہ آئی کہ فریاد ہو زیاد سید کے گھر کیسے تہہ تہہ</p>
<p>۱۰۹ مارا کچھ دوری نے امام اذلی کی حسرت سے ملاقات حسین ابن علی کی</p>	<p>۱۱۰ تھا بخش ملی او کو ہر اک حق کے کوئی ڈرتا تھا خدا سے نہ بنی سوز علی سے</p>	<p>۱۱۱ ختم رسل گشت بدندان نظر آئے محبوب خدا جاگ کر میان نظر آئے</p>
<p>۱۱۲ وہاں کے گردن طعن تہہ جھکی شیشہ خفا کا نہ پیکار سے کوئی آواز نہ تھا وہ کوئی نہ کوئی مرا جو اول مرے پہ پہاڑ</p>	<p>۱۱۳ کھا بکھڑا آدہ غلام تو ہم دیکھ نزدیک گیا شکر مظلوم کوئی سے کہا اب نہیں پتہ کر گیا جنہا سرور دین تھا ہو جو کچھ اور</p>	<p>۱۱۴ ہم کیسے کھانا کھا کر تھوڑے میں اور تھیک صورت تھوڑے گشت میں کسی کہ نہ سنبھلا رہی حالت میں اب اور کراہی ہے جبر</p>
<p>۱۱۵ اس ظلم سے باز آجو خدا کا تھوڑے ظالم سر شام پر مہر کا تھوڑے</p>	<p>۱۱۶ اوقت غنیمت ہے جو تھوڑے کوئی ہے دست ملک الموت مری تیغ کا پھیلے</p>	<p>۱۱۷ ایا غضب ایزد غفار میں ناری عصائی ہو اعضا تو گر انار میں ناری</p>

<p>۹۴ خون سر پہ لے چوڑ دیا دھون کرانڈہ عباس دلادر کی بہن کو</p>	<p>۹۳ مستلم تر شاہ اسحاق کی مستلم تر شاہ کربان ہوئی</p>	<p>۹۲ ایک روز دل پہنچا شاہ آپ توئی غم میں ہر شے خوش</p>
<p>۹۵ نکاح کو پیش ہوئے جو کچھ خون سر پہ لے چوڑ دیا دھون</p>	<p>۹۴ مستلم تر شاہ اسحاق کی مستلم تر شاہ کربان ہوئی</p>	<p>۹۳ ایک روز دل پہنچا شاہ آپ توئی غم میں ہر شے خوش</p>
<p>۹۶ نکاح کو پیش ہوئے جو کچھ خون سر پہ لے چوڑ دیا دھون</p>	<p>۹۵ مستلم تر شاہ اسحاق کی مستلم تر شاہ کربان ہوئی</p>	<p>۹۴ ایک روز دل پہنچا شاہ آپ توئی غم میں ہر شے خوش</p>
<p>۹۷ نکاح کو پیش ہوئے جو کچھ خون سر پہ لے چوڑ دیا دھون</p>	<p>۹۶ مستلم تر شاہ اسحاق کی مستلم تر شاہ کربان ہوئی</p>	<p>۹۵ ایک روز دل پہنچا شاہ آپ توئی غم میں ہر شے خوش</p>
<p>۹۸ نکاح کو پیش ہوئے جو کچھ خون سر پہ لے چوڑ دیا دھون</p>	<p>۹۷ مستلم تر شاہ اسحاق کی مستلم تر شاہ کربان ہوئی</p>	<p>۹۶ ایک روز دل پہنچا شاہ آپ توئی غم میں ہر شے خوش</p>
<p>۹۹ نکاح کو پیش ہوئے جو کچھ خون سر پہ لے چوڑ دیا دھون</p>	<p>۹۸ مستلم تر شاہ اسحاق کی مستلم تر شاہ کربان ہوئی</p>	<p>۹۷ ایک روز دل پہنچا شاہ آپ توئی غم میں ہر شے خوش</p>
<p>۱۰۰ نکاح کو پیش ہوئے جو کچھ خون سر پہ لے چوڑ دیا دھون</p>	<p>۹۹ مستلم تر شاہ اسحاق کی مستلم تر شاہ کربان ہوئی</p>	<p>۹۸ ایک روز دل پہنچا شاہ آپ توئی غم میں ہر شے خوش</p>
<p>۱۰۱ نکاح کو پیش ہوئے جو کچھ خون سر پہ لے چوڑ دیا دھون</p>	<p>۱۰۰ مستلم تر شاہ اسحاق کی مستلم تر شاہ کربان ہوئی</p>	<p>۹۹ ایک روز دل پہنچا شاہ آپ توئی غم میں ہر شے خوش</p>

عجب کی جو دنیا بھونچ نہ ہو  
 آدھ سے بھی بے اعتنائی ہوئی  
 کبھی شاکھ رو سے انور کی وج  
 سیاہی میں بھی روشنائی ہوئی  
 کب کبش دعوت میں پیش کو  
 لے بیٹھ کر کیا جو فانی ہوئی  
 قطعہ  
 زبک اوج آجبال خیر ہی  
 زبک بیٹھ پر سالی ہوئی  
 کہ دربار پر بارگاہ  
 ہو اور گردن سے بارگاہ  
 جاتیں گئی سورت آئی ہوئی  
 جاتیں گئی سورت آئی ہوئی  
 بندے ہا کہ جہاں کی ہوئی  
 اس وقت شکلا کشتائی ہوئی  
 عجب آئینہ سہا پوٹن گادل  
 غبار اٹھ گیا اور صفائی ہوئی

عجب کی جو دنیا بھونچ نہ ہو  
 آدھ سے بھی بے اعتنائی ہوئی  
 کبھی شاکھ رو سے انور کی وج  
 سیاہی میں بھی روشنائی ہوئی  
 کب کبش دعوت میں پیش کو  
 لے بیٹھ کر کیا جو فانی ہوئی  
 قطعہ  
 زبک اوج آجبال خیر ہی  
 زبک بیٹھ پر سالی ہوئی  
 کہ دربار پر بارگاہ  
 ہو اور گردن سے بارگاہ  
 جاتیں گئی سورت آئی ہوئی  
 جاتیں گئی سورت آئی ہوئی  
 بندے ہا کہ جہاں کی ہوئی  
 اس وقت شکلا کشتائی ہوئی  
 عجب آئینہ سہا پوٹن گادل  
 غبار اٹھ گیا اور صفائی ہوئی

عجب کی جو دنیا بھونچ نہ ہو  
 آدھ سے بھی بے اعتنائی ہوئی  
 کبھی شاکھ رو سے انور کی وج  
 سیاہی میں بھی روشنائی ہوئی  
 کب کبش دعوت میں پیش کو  
 لے بیٹھ کر کیا جو فانی ہوئی  
 قطعہ  
 زبک اوج آجبال خیر ہی  
 زبک بیٹھ پر سالی ہوئی  
 کہ دربار پر بارگاہ  
 ہو اور گردن سے بارگاہ  
 جاتیں گئی سورت آئی ہوئی  
 جاتیں گئی سورت آئی ہوئی  
 بندے ہا کہ جہاں کی ہوئی  
 اس وقت شکلا کشتائی ہوئی  
 عجب آئینہ سہا پوٹن گادل  
 غبار اٹھ گیا اور صفائی ہوئی

<p>۴۱          طاعت میں کچھ نہ ہو          نقش خانہ بانی نہ ہو          بیگ شہد کوئی دم نہ ہو          موقوف نہ ہو برائے نام نہ ہو</p>	<p>۴۲          حسیہ کچھ نہ ہو          اسے سوا ایک کپڑا نہ ہو          تھپتھپانہ نہ ہو          سب سے بڑی پوری غلامی نہ ہو</p>	<p>۴۳          حاکم کی شہی نہ ہو          محکمہ نہ ہو          کیا خوب ملک نہ ہو          دنیا کا دان نہ ہو</p>
<p>۴۴          ساقی بھادے پیاس شراب نفیم کو          عزتوں میں عزت کی گین نارجم سے</p>	<p>۴۵          پیچھے ہٹا کے پاؤں کہ تینیں ام تو          ہاتھ آستین میں کر کہیں ہو پچھلے</p>	<p>۴۶          کیا ہو گا حکم ابن زیاد ذلیل سے          رستے میں روکتا ہے مجھے کس دل سے</p>
<p>۴۷          جبکہ عین راہ میں رکھا نام نہ ہو          گزر احوال طبع نہ ہو          فرمایا چکر فزین خوش خرام نہ ہو          نہیں جو ہر جا چلا چکا نہ ہو</p>	<p>۴۸          مجرم سے کیا کیا گناہ نہ ہو          سوچو گناہی نہیں کہ ہو در نہ ہو          سسکے کو نہ ہو بد نہ ہو          جان بچا دین نہ ہو</p>	<p>۴۹          مجھ کو کوئی نہ ہو          بانیے طوطا نہ ہو          مضمون تھا یہ تیار نہ ہو          ہر جگہ بے نام نہ ہو</p>
<p>۵۰          سالک دیار مرگ کے لیتے ہیں کم نہ ہو          کتے بھی مین ساڑ ملک عدم نہ ہو</p>	<p>۵۱          شاہی کی اور نہ ملک کی کچھ احتیاج نہ ہو          بس بکو خاک قبرنی تخت و تاج نہ ہو</p>	<p>۵۲          جلوہ ہو اس ہوا میں بھی حق کے نہ ہو          تیکھے جو سر فراز تو احسان حضور کا نہ ہو</p>
<p>۵۳          نیکو کیان نہ ہو          حاکم کوئی نہ ہو          دھواں نہ ہو          نہ ہو نہ ہو</p>	<p>۵۴          نہ ہو نہ ہو          بولا کہ مجھ کو حکم نہ ہو          نہ ہو نہ ہو</p>	<p>۵۵          نہ ہو نہ ہو          نہ ہو نہ ہو</p>
<p>۵۶          لکھا جلال قبر ہے رہو نہ ہو          یہ پاؤں اب رکنی نہ بے سر نہ ہو</p>	<p>۵۷          پاس اس لعین کے نام نہ ہو          سر جانیگا بہ بطنہ بے نہ ہو</p>	<p>۵۸          ہے مستعد زید شکر فساد پر          باز بھی کر حسین نے بھی اب جہاد پر</p>

<p>۱۰۰ کلیں کلام شہنشاہ مجبور کلیں کلام شہنشاہ مجبور کلیں کلام شہنشاہ مجبور کلیں کلام شہنشاہ مجبور کلیں کلام شہنشاہ مجبور کلیں کلام شہنشاہ مجبور کلیں کلام شہنشاہ مجبور کلیں کلام شہنشاہ مجبور کلیں کلام شہنشاہ مجبور کلیں کلام شہنشاہ مجبور</p>	<p>۱۰۱ گستاخان بی بی بی بی بی گستاخان بی بی بی بی بی گستاخان بی بی بی بی بی گستاخان بی بی بی بی بی گستاخان بی بی بی بی بی گستاخان بی بی بی بی بی گستاخان بی بی بی بی بی گستاخان بی بی بی بی بی گستاخان بی بی بی بی بی گستاخان بی بی بی بی بی</p>	<p>۱۰۲ دولت بی بی بی بی بی دولت بی بی بی بی بی دولت بی بی بی بی بی دولت بی بی بی بی بی دولت بی بی بی بی بی دولت بی بی بی بی بی دولت بی بی بی بی بی دولت بی بی بی بی بی دولت بی بی بی بی بی دولت بی بی بی بی بی</p>
<p>اگاہ ہیں نام تو ان کے مالوں سے واقع ہوں قاصد وہ خط لکھنے والے</p>	<p>لین میان جو فتح تو چہرے بگاڑ دین جا کر در زید پر چھون کو گاڑ دین</p>	<p>ہو جائے ہر جنگ اگر حکم آپ کا لے لین ہیں ہم اُسے عوض لے لے لے</p>
<p>۱۰۳ داخل ہو گئے کیا جو اس کے ہونے داخل ہو گئے کیا جو اس کے ہونے داخل ہو گئے کیا جو اس کے ہونے داخل ہو گئے کیا جو اس کے ہونے داخل ہو گئے کیا جو اس کے ہونے داخل ہو گئے کیا جو اس کے ہونے داخل ہو گئے کیا جو اس کے ہونے داخل ہو گئے کیا جو اس کے ہونے داخل ہو گئے کیا جو اس کے ہونے داخل ہو گئے کیا جو اس کے ہونے</p>	<p>۱۰۴ کلیں کلام شہنشاہ مجبور کلیں کلام شہنشاہ مجبور کلیں کلام شہنشاہ مجبور کلیں کلام شہنشاہ مجبور کلیں کلام شہنشاہ مجبور کلیں کلام شہنشاہ مجبور کلیں کلام شہنشاہ مجبور کلیں کلام شہنشاہ مجبور کلیں کلام شہنشاہ مجبور کلیں کلام شہنشاہ مجبور</p>	<p>۱۰۵ بجھ کر جو فتح لے لے لے بجھ کر جو فتح لے لے لے بجھ کر جو فتح لے لے لے بجھ کر جو فتح لے لے لے بجھ کر جو فتح لے لے لے بجھ کر جو فتح لے لے لے بجھ کر جو فتح لے لے لے بجھ کر جو فتح لے لے لے بجھ کر جو فتح لے لے لے بجھ کر جو فتح لے لے لے</p>
<p>مطلب جنگ سے ہی مجھے فساد پھر جا بگاڑو گئے کے ابن زیاد سے</p>	<p>لشکر شکن علی کردیرون کر ہاتھ میں اک طفل اد کو کافی جو تیری تھ میں</p>	<p>روتی ہیں بنت فاطمہ اندوہ و بے ہٹ جا ہمارا مونے گھوڑی کے پاس</p>
<p>۱۰۶ کلیں کلام شہنشاہ مجبور کلیں کلام شہنشاہ مجبور کلیں کلام شہنشاہ مجبور کلیں کلام شہنشاہ مجبور کلیں کلام شہنشاہ مجبور کلیں کلام شہنشاہ مجبور کلیں کلام شہنشاہ مجبور کلیں کلام شہنشاہ مجبور کلیں کلام شہنشاہ مجبور کلیں کلام شہنشاہ مجبور</p>	<p>۱۰۷ کلیں کلام شہنشاہ مجبور کلیں کلام شہنشاہ مجبور کلیں کلام شہنشاہ مجبور کلیں کلام شہنشاہ مجبور کلیں کلام شہنشاہ مجبور کلیں کلام شہنشاہ مجبور کلیں کلام شہنشاہ مجبور کلیں کلام شہنشاہ مجبور کلیں کلام شہنشاہ مجبور کلیں کلام شہنشاہ مجبور</p>	<p>۱۰۸ کلیں کلام شہنشاہ مجبور کلیں کلام شہنشاہ مجبور کلیں کلام شہنشاہ مجبور کلیں کلام شہنشاہ مجبور کلیں کلام شہنشاہ مجبور کلیں کلام شہنشاہ مجبور کلیں کلام شہنشاہ مجبور کلیں کلام شہنشاہ مجبور کلیں کلام شہنشاہ مجبور کلیں کلام شہنشاہ مجبور</p>
<p>ہم سب ہیں شیرازی سے شیر کے یہ بھی کسی کام نہ ہے کہ لیجا کر گھر کے</p>	<p>سب ہا ہیں شہید پرواز ہیں نکار ہی شہتی ہے دغا باز ہے لین</p>	<p>پڑے ابھی دڑا دین جو حکم حضور ہو کدو لے لے رہا سے اس کے دور ہو</p>

<p>۱۹ موتے کہا کہ نجات کیا نصیب خون فساد پر انھیں سجھا کر اکثر میں جبر ساتھ وہاں غیب ہر رنگ و بزم ان مسلح تو رہے</p>	<p>۲۰ یہاں کی کشتی نے باجیاں چھوڑا سینہ میں دیکھا دل کی غم کی پکار جانیہاں درخت کی پتوں کی پکار سہرا کی پتوں کی پتوں کی پکار</p>	<p>۲۱ جن میں ہوا سے یہ دم لقریٰ لپٹے سنتے نہیں فتنے کی جہم بگڑتی ساہان ہر قتل تشدد باہم پناہ کا مانتا بندہ ہر شام سے یا تاک سا کا</p>
<p>۲۲ کچھ تو بول مہکت خیر خواہ کو بہتر ہے کہ چھوٹے کو فکری راہ کو کچھ تو بول مہکت خیر خواہ کو بہتر ہے کہ چھوٹے کو فکری راہ کو</p>	<p>۲۳ سرس گردہ کی جگہ نہ غم کی جگہ تس گردہ کی جگہ نہ غم کی جگہ سرس گردہ کی جگہ نہ غم کی جگہ تس گردہ کی جگہ نہ غم کی جگہ</p>	<p>۲۴ معلوم کیا ہے کہ کون سا معلوم کیا ہے کہ کون سا معلوم کیا ہے کہ کون سا معلوم کیا ہے کہ کون سا</p>
<p>۲۵ بہراہ خر بلی اپنے رسالے سمیت تھا ناقونہ پہنچے قافلہ راہ بیت تھا بہراہ خر بلی اپنے رسالے سمیت تھا ناقونہ پہنچے قافلہ راہ بیت تھا</p>	<p>۲۶ مین پرورد خاں خدا سے مجید ہوں اک عید ہو جو راہ خدا میں شہید ہوں مین پرورد خاں خدا سے مجید ہوں اک عید ہو جو راہ خدا میں شہید ہوں</p>	<p>۲۷ ناری کو دھنیں جل گئے برق حسام اتنگ جنوں کی جان نکاتے ہی نام ناری کو دھنیں جل گئے برق حسام اتنگ جنوں کی جان نکاتے ہی نام</p>
<p>۲۸ عمر دن چھکے نہ منظر مملوک عمر دن چھکے نہ منظر مملوک عمر دن چھکے نہ منظر مملوک عمر دن چھکے نہ منظر مملوک</p>	<p>۲۹ سرس گردہ کی جگہ نہ غم کی جگہ سرس گردہ کی جگہ نہ غم کی جگہ سرس گردہ کی جگہ نہ غم کی جگہ سرس گردہ کی جگہ نہ غم کی جگہ</p>	<p>۳۰ زخون کا کچھ کتب نہ تن ناتوان ہو جب ذبح ہو تو نام اسی کا زبان ہو زخون کا کچھ کتب نہ تن ناتوان ہو جب ذبح ہو تو نام اسی کا زبان ہو</p>



<p>۱۲۰ اوسان زونہ کی خوشنکاحی قصہ مقابل اُسے تے مودام آرزو بان الماس و عاکر شام کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۱۲۱ اسلم مختار شوقین کی خوشنکاحی بام خاک و چرخ سے لڑا جو عیان پڑ کر ناز و چرخ سے لڑا جو عیان</p>	<p>۱۲۲ راحت نہ پانی قاطع کے نور عین پچھلے پیر کو کوئی کیا پھر حسین نے</p>
<p>۱۲۳ اُتریں میں حضور کہ صرا بھی خوب ہے عباس بول دلو کہ پیرا بھی خوب ہے</p>	<p>۱۲۴ رہے پیر کو کوئی کیا ارض پاک نے گھوڑے کے پاؤں تھام لیے داک نے</p>	<p>۱۲۵ پہلی توئی تھی شہر کی ساری ڈرڈر سے ہے روئے غور و نظر</p>
<p>۱۲۶ فرمان شاہ کہ حسین اُترے خون میں نہ گیا پیرا بھی خوب ہے</p>	<p>۱۲۷ چھو چھو چھو چھو چھو چھو کئی عرض ایک روئے غور و نظر</p>	<p>۱۲۸ آزاد رہے کاشمیر کی ساری ڈرڈر سے ہے روئے غور و نظر</p>
<p>۱۲۹ پیرے ہوا کہ جو کون کر دہو کر گیسوی بادشاہ ام زرد ہو گئے</p>	<p>۱۳۰ صحن اسکو کچھ گلشن عین شہر کا ڈانڈا اٹھا ہوا ہے عین سے شہر کا</p>	<p>۱۳۱ آزاد رہے کاشمیر کی ساری ڈرڈر سے ہے روئے غور و نظر</p>
<p>۱۳۲ اکبر زونہ کی خوشنکاحی عباس بول دلو کہ پیرا بھی خوب ہے</p>	<p>۱۳۳ بان سالکان راہ غدار کی خوشنکاحی عباس بول دلو کہ پیرا بھی خوب ہے</p>	<p>۱۳۴ آزاد رہے کاشمیر کی ساری ڈرڈر سے ہے روئے غور و نظر</p>
<p>۱۳۵ دیکھی جو کل قاطع زہر کے جاڑ کی آئی صد امارتوں سے ہارے ہارے کی</p>	<p>۱۳۶ چوڑا وطن کو اب میں لبتی بساں گوسوں کو اب میں لبتی بساں</p>	<p>۱۳۷ خبر سے یان ہم کو لیکھا گلو تر آباد دشت جہ سے گامو ترا</p>

<p>۳۱ میں نے دیکھ کر گئے تھے جیسے دل سوز میں یوں پڑے جیسی ہر زمین اگر بیان کرتے ہیں کہ یوں بارشاہ دنیا اگر بیان کرتے ہیں کہ یوں بارشاہ دنیا</p>	<p>۳۲ وہ اوج اوردہ کر کے کیوں نہ کر خوشید میں تھا اس میں کیا فرقت نہ کہے زرق برق میں کیوں نہ کر کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں</p>	<p>۳۳ اقتدار کے لئے کوئی نہ تھا اقتدار کے لئے کوئی نہ تھا اقتدار کے لئے کوئی نہ تھا اقتدار کے لئے کوئی نہ تھا</p>
<p>۳۴ لوگو خدا کے واسطے کدوا نام سے دو چار کوس بڑھ کے رہیں اس مقام پر</p>	<p>۳۵ حیرت زدہ ہو چشم نہ کیوں زمین کی چشمی میں آسمان کو ملتا ہیں زمین کی</p>	<p>۳۶ کچھ منہ سے غیر شکر خدا کہہ نہ سکتے تھے پہا سے منیر انگوٹھ کے آگے نہ سکتے تھے</p>
<p>۳۷ بہترین میں زمین سے نہیں ہو سکتا بہترین میں زمین سے نہیں ہو سکتا</p>	<p>۳۸ پہلے تو نبی فاطمہؑ میں نہ تھا اور ان کے بعد جو ہم سمجھا</p>	<p>۳۹ آخرا وہ دن بھی کہ آئی نہ ہوئی وہ رات صبح شمس کو نہ کیا تھا</p>
<p>۴۰ مرد و زنم کہ پاک مہر زمین ہے ہم جسکو ڈھونڈتے تھے وہی مہر زمین</p>	<p>۴۱ آباد گھر گاہ میں دیرانہ ہو گیا خیمہ سی ٹھری سے عراخانہ ہو گیا</p>	<p>۴۲ اشکوں سے چادر دنگو بگوتے تھے لہر لہر منہ اپنا ڈھانپنے باب کر دے تھے لہر لہر</p>
<p>۴۳ بان تھانہ ذکر اور عبادت اور دعا نہج پر کر کے ہر تے حضرت</p>	<p>۴۴ تھا وہ سب کو یاد دلائی حال بن تھانہ سے آج بھی بن تھانہ</p>	<p>۴۵ زینب اور شاکر بھائی تھے جیسا سیدہ بی بیوں پر ختم تھا</p>
<p>۴۶ انصار بھی عزیز بھی برہم ہوا کیے آخر کو جلتی ترقی پر خیمے پائے کیے</p>	<p>۴۷ باغی ہوئے تھے درپے آوار فاطمہؑ دودن میں خشک ہو گیا گلزار فاطمہؑ</p>	<p>۴۸ سارا جہان سیاہ ہے چشم پر آب میں سرنگین نے دیکھا ہوا مان کو خواب میں</p>

<p>۴۵ وہاں کے پیکٹینے کو جو پہنچ گئے بول کر گئے وہاں کے ایک اور مہربان پہنچے جہاں سے باپ پہنچے جہاں پہنچے جہاں سے باپ پہنچے جہاں</p>	<p>۴۶ وہاں کے پیکٹینے کو جو پہنچ گئے بول کر گئے وہاں کے ایک اور مہربان پہنچے جہاں سے باپ پہنچے جہاں پہنچے جہاں سے باپ پہنچے جہاں</p>	<p>۴۷ وہاں کے پیکٹینے کو جو پہنچ گئے بول کر گئے وہاں کے ایک اور مہربان پہنچے جہاں سے باپ پہنچے جہاں پہنچے جہاں سے باپ پہنچے جہاں</p>
<p>۴۸ فرماتے تھے نہ پیاس میں تم آشکار ہو ان ہو کے سو کے ہو ٹھونہ بانا شمار ہو</p>	<p>۴۹ خوبت میں جب سفر را دنیا سے ہوگا روزنا تو اُس کا ہے کون کون روگا</p>	<p>۵۰ فرمایا کیوں فلک یہ اتر کے غم میں نزدہ اچھی ہوں اور مرا تم مرم میں</p>
<p>۵۱ بولی زبان سوئی دکھا کر وہاں باپ جا رہا ہے پوٹھو نہ وہاں</p>	<p>۵۲ کین تھی تھی گزیر گیا موت کا پیار تیس دن پہنچے خوش پیار</p>	<p>۵۳ چلتی ہو چلتی ہو گزیر گیا موت کا پیار تیس دن پہنچے خوش پیار</p>
<p>۵۴ رکھو خیال خاطر کے نور میں کا تم پانی پینا قاتل دے کر حسین کا</p>	<p>۵۵ بن باپ کی ہونین سر کام آئینے میں امان کی پانسی مجھے وفات کے حسین</p>	<p>۵۶ مانگو پدر کو بھائی تو ہاتھوں سے کھوپن تم تو کوئی بزرگو کو اس گھر میں روکھن</p>
<p>۵۷ وہاں کے پیکٹینے کو جو پہنچ گئے بول کر گئے وہاں کے ایک اور مہربان پہنچے جہاں سے باپ پہنچے جہاں پہنچے جہاں سے باپ پہنچے جہاں</p>	<p>۵۸ وہاں کے پیکٹینے کو جو پہنچ گئے بول کر گئے وہاں کے ایک اور مہربان پہنچے جہاں سے باپ پہنچے جہاں پہنچے جہاں سے باپ پہنچے جہاں</p>	<p>۵۹ وہاں کے پیکٹینے کو جو پہنچ گئے بول کر گئے وہاں کے ایک اور مہربان پہنچے جہاں سے باپ پہنچے جہاں پہنچے جہاں سے باپ پہنچے جہاں</p>
<p>۶۰ نکلے تو چن پر خورشید گل گیا ذروں کا سر فلک ستاروں گل گیا</p>	<p>۶۱ لاشے اٹھا اٹھا کو عزیزوں کے لائیکے خیمے میں ہم اچھی تو کوئی بار آئینے</p>	<p>۶۲ ذی تیر ہو قبول کی نازوں کی پانی تم ایسے بلیوں کی ٹھن روئے والی</p>

<p>۱۵۴ نشاہ کو کون تھا چاہے تمام چو کر سمنڈ خاص نبی پچھا نام راہی کو جو یوں جوان نشہ کام تھے بڑے علم تھے عباسی نام</p>	<p>۱۵۵ بول لکمان کنوین کنوین کنوین برساوشہ پیرستہ دیر کیا جواب کسی بلیس کو غور نہ ہو پیرستہ جلد پائو پیٹ کسی زانو کو نہ کر</p>	<p>۱۵۶ اس بی بی جو بیک ساری ساری اسیو غنیاں جو بی سب ساری فاق دریا کے مجھے اس کی سیرا نازہ جھین پتھج آزادی</p>
<p>تو لے تھے تیغ قاسم بے پر سند پر نیزہ ہلاتے جاتے تھے اکبر سمنڈ پر</p>	<p>ظلم ایسیر درخ رسالت پناہ پر کرتا ہے خون سبط نبی کس گناہ</p>	<p>خلد سکی دوستی میں ہر دو فرخ ہر لاک میں کیا اور یوں گرڈیوں دانستہ آگ میں</p>
<p>۱۵۷ بکھجی جو بادشاہ خلعت بند میں سپاہیوں صنفین محل کو نکے بڑے سوار نظارین چین ہم کے کھونٹے لاوا دی نام</p>	<p>۱۵۸ تیر دن رخ جد پر نبی کا تیغ تیر دن کیا ہی تیر کا جو کلبہ جسکو تیر کی تیر تیر تیر بجلی تیر تیر تیر تیر تیر</p>	<p>۱۵۹ حق در کلام کو تیر تیر تیر ظالم پر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر سیرا سیرا تیر تیر تیر تیر</p>
<p>یہ گرداڑی کہ چھپ گیا گردون نگاہ کو سون صدے گوس گئی رزم گاہ</p>	<p>آگے مرے یہ ظلم ہو اس نشہ کام پر دیکھو یہ تیر تیر تیر تیر تیر</p>	<p>میرالما کا کچھ نہ ادب میرا نہ دیگی جواب تیغ زبان اس کام کا</p>
<p>۱۶۰ راستہ نہ کہ بہرین دردی و شری تیر تیر تیر تیر تیر تیر ناوک کچھ کو تیر تیر تیر تیر سیرا سیرا تیر تیر تیر تیر</p>	<p>۱۶۱ بول لایہ ابن سیر تیر</p>	<p>۱۶۲ کرتا ہے وہ بات کو تیر</p>
<p>دانستہ ایسے گور جھاکار ہو گئے سید کا خون بہانے کو طیار ہو گئے</p>	<p>احسان میں مجھ پر بادشہ مشرق کے میں اپنی جان دوں گا قدم پر حسین کے</p>	<p>اس طرح اور کوئی نہ بگڑا سپاہ میں بیشک یہ مل گیا ہے شہ دین کے رات</p>

<p>۱۳۱ حاکم کوئی تو نہیں چاہتا جتنی کر سکا کات دے دھڑکنے سے راہ کو کوئی ایک سو شام اس زمین پر نہ پائے پائے</p>	<p>۱۳۲ نبوہ تراد خاوی فاسیہ نام کیا اوسکی پیری جو عدد اک نام پیدین کی بے یقین کی طاعت کر نام کس مر حسین علیہ السلام</p>	<p>۱۳۳ ہوتا تھا بنوادیہ بچہ بچہ بر دست مہربان تو سپاہ عدو کیا دریاد کوں آگے تیری آبرو کیا دشمن نہ تیرے ہر جا ملک پایت کیا</p>
<p>۱۳۴ توریز دودلا سے شہ مشرقین کی سرکات کو جو فوجیں جانے شیر کی</p>	<p>۱۳۵ خواہاں ہوں مغرت کا خدا سے مجید تجسس نہ اب فرض ہے نہ مطلق نیک</p>	<p>۱۳۶ میں رتبہ دان ہوں فاطمہ کو زید کا بسر نام لے لے اونی حسین کا</p>
<p>۱۳۷ خیر جی بیا ہوا سے شگین خیر جی خاں مرغ جو ہوں عدو دین اوسکا مال و تر حاکم ہے یقین تو بھی بے لعل اور تر علی کا یقین</p>	<p>۱۳۸ دشمنین ان تمام کو کیا کر دشمنین ان تمام کو کیا کر دشمنین ان تمام کو کیا کر دشمنین ان تمام کو کیا کر</p>	<p>۱۳۹ دشمنین ان تمام کو کیا کر دشمنین ان تمام کو کیا کر دشمنین ان تمام کو کیا کر دشمنین ان تمام کو کیا کر</p>
<p>۱۴۰ مخلو جواب دہ یہ حقیقت کمان تری یولا تو چھید لوں گستان سے زبان تری</p>	<p>۱۴۱ مشہور ہوں گا خلق میں خادم امام کا حورین مجھے کہنے ملازم امام کو</p>	<p>۱۴۲ رخ ڈر سے چار آئینہ والوں کا ڈگیا گھوڑا خجری کا بری بنکے اور ڈگیا</p>
<p>۱۴۳ بطل در اکلام ہے حق پر اکلام بیجا تر اکلام ہے میرا بیجا کلام تجالات دفع کیا ہیں میرے کلام یوں سخن نیریز سحر کلام</p>	<p>۱۴۴ کیوں جاؤں میں کو تو تیرے جان جو کا دین غلام میری آواز ہے جان باک میں رکھ کی زمین تیرے زبان سحر کلام</p>	<p>۱۴۵ حکمران میری حق ہے میری جان پیل بھی بیجان دور میری جان پیل بھی بیجان دور میری جان پیل بھی بیجان دور میری جان</p>
<p>۱۴۶ دل سے تار نام اندام نام ہوں مولو جو حق کا جواب اوس کا غلام ہوں</p>	<p>۱۴۷ بھولا ہوا ہر حشر میں تو پراج میں لعلت ہر اُسپہ جو ہے اب تیری فوج میں</p>	<p>۱۴۸ ہنستا ہوا وہ مندر ذیشان کل گیا خارون کے ج سے گل خندان کل گیا</p>



<p>۴۷۷ غل غل غل اسکو تیرا کیلے یا جی اور یہ شان بد وقت تیری کہ بکھر نو فلک پوداں خوشی تیرا پسند بچاؤ کے نہ بکھری</p>	<p>۴۷۸ بیکھی آؤ دھان بکھڑا جاہ عباس کی کہنے لگے شاہین شاہ کسی نے کی ہم پہنچے خواہ بھیا کسی آتا ہے کبیں کا خواہ</p>	<p>۴۷۹ ایسا ظفران بیٹھو میر کرد اسی بادان دلبر جگر درد کرد تھپا میں تم پر میر دلا درد کرد تھپا میں علی اکبر درد کرد</p>
<p>۴۸۰ تم جاسے سیل شاعہ شہری ہوا کے جگر رسا خضر راہ ہو جکا وہ کیر کے</p>	<p>۴۸۱ نہ ہر اچھی درخت کے بھی بہادر کسانیا پیدل محمد عربے حرکت کے ساتھ ہیں</p>	<p>۴۸۲ پیادہ ہو تم امام فلک بارگاہ کے یہ جا کے جگوڑا درد تو نہ شاہ کے</p>
<p>۴۸۳ پوچھا پوچھا سپاہ فاکت کی آئی صلائے بہشت کی زیر سے آفتاب ہو تو نہ شریف خاشاں ہو گیا وہ غلام شریف</p>	<p>۴۸۴ کبھی تیری بڑا گن جی چنگ کبھی تیری دوست گن جی بون مگر وہ غلام باب ہو تو نہ شریف خاشاں ہو گیا وہ غلام شریف</p>	<p>۴۸۵ جسدم یہ استغناء حسی صلا خود نکلا بیٹیاں کو دھل کا پیو پیدا کرد دونوں ہاتھ تو نہ شریف خاشاں ہو گیا وہ غلام شریف</p>
<p>۴۸۶ ناگہ نشان بھی جسے لہر پڑا کاٹھی میں تیغ رکھ کے فرس و اوڑھ پڑا</p>	<p>۴۸۷ لکھی ہوئی تھی یہ ارم سر توشتین اب یہ ہماری ساتھ رہے گا ہشتین</p>	<p>۴۸۸ ہالی رہ صواب بس اب رستگار ہے لگ لگا گلے سے جلد کہ دل بھرا ہے</p>
<p>۴۸۹ رو غلام یہ کہا باضطر میں ہوں بیکار جگر بند بیکار ہاتھ کو میرا بندہ درد مال شتاب سندھو میری ہاتھ کھل یا خلد بیکار</p>	<p>۴۹۰ یہ زکر تھا ابی کہ صد آئی کیا آپا ہر سنت کی لیے گناہ کیا تقصیر وار سبط رسول فلک دار عند زین علی موجب دوسرا</p>	<p>۴۹۱ گھر گھر اپا امام کے قندونہ درد کرد سکھو جگا کو یادوں کو چوچہ درد کرد کی عرض غلام ہوں بیکار بیکار تیرا یہ گناہ یا چاقی کی سکا</p>
<p>۴۹۲ اگر رسول حق اُد سے ہمراہ ہے چلو بازو پکڑ کے خر کو یہاں سرے چلو</p>	<p>۴۹۳ یار دگر لڑتا ہی مجھ دل طول کا بخشاؤ میرے جرم کو صدہ رسول کا</p>	<p>۴۹۴ مولا کہ ہم پر دل خرشاں دہو گیا کھو دجو ہاتھ بندہ آزاد ہو گیا</p>



<p>۴۱          گنہگار نہ بنیں عیب          کس پایہ پر نہ بیٹھیں          بوسے ہنس کے قاسم و اگر بے وقار          شے کی شکوہ کیست ہم پر کیا</p>	<p>۴۲          رو کر کیا حسین زار چرخ چل          سیکے تیرے چرخ چل جانی ہمارا دل          پیر خیز باغ غلبرب اب بے نقص          پلے پلے احمد شیر خدا میں</p>	<p>۴۳          حیات بابر در پھلا در کیا سلام          سوار سوار ہوا پھر اجستہ نام          زانو میں داب کہ خود اچھڑی گام          زانو میں داب کہ خود اچھڑی گام</p>
<p>۴۴          دلمیں اگر ہو تیرے کدورت تو صابر          جو سخت دست پہن کر کہا ہو صابر          دلمیں اگر ہو تیرے کدورت تو صابر          جو سخت دست پہن کر کہا ہو صابر</p>	<p>۴۵          سر دی فکر تک یوہن ہر ایک جا گیا          منزل پہ بعد عصر یہ یکس بھی آ گیا          سر دی فکر تک یوہن ہر ایک جا گیا          منزل پہ بعد عصر یہ یکس بھی آ گیا</p>	<p>۴۶          تھرائے دل خواہ سواروں کو اڑ گئی          پیتے تو کیا تھو ہوش چکاروں کو اڑ گئی          تھرائے دل خواہ سواروں کو اڑ گئی          پیتے تو کیا تھو ہوش چکاروں کو اڑ گئی</p>
<p>۴۷          بولا یہ تیرے بے نصیب          بیکر حق میں غلط نصیب          کاٹین جہنم بندہ مرغام نام          والے بے نصیب ہیں بیکر نصیب</p>	<p>۴۸          دیکھا تو کہ دوست ہمارا جو بایں سنگ          حورین ہاں تیرے لیے انگھین کھائی          دیکھا تو کہ دوست ہمارا جو بایں سنگ          حورین ہاں تیرے لیے انگھین کھائی</p>	<p>۴۹          جلوہ تھا دین حق کا عیان او کی شاکر          نعل تھا او تر تڑا ہے ملک آسمان پر          جلوہ تھا دین حق کا عیان او کی شاکر          نعل تھا او تر تڑا ہے ملک آسمان پر</p>
<p>۵۰          کہنے کو شبیر رسول فانی          تھے بھی اذیت میں جو تیری          کی عرض نہ تھی کہ غنی کی غنی          غنیمت وہ دین کہ غنی کی غنی</p>	<p>۵۱          بولے کہ تیرے بولے کہ تیرے          بولے کہ تیرے بولے کہ تیرے          بولے کہ تیرے بولے کہ تیرے          بولے کہ تیرے بولے کہ تیرے</p>	<p>۵۲          ہو جا تو بے فوج ستم و شکوہ          نوہ کیا کہ او سپر بیکار          ہو جا تو بے فوج ستم و شکوہ          نوہ کیا کہ او سپر بیکار</p>
<p>۵۳          ارمان بڑا کر دل مرا پونچے مراد کو          ملجا ز اذن جنگ بھی اب خانہ زاد کو          ارمان بڑا کر دل مرا پونچے مراد کو          ملجا ز اذن جنگ بھی اب خانہ زاد کو</p>	<p>۵۴          مٹھ اٹھا دیکھا علی اکبر نے روڈ          گردن جھکا کر سبط چمپے نے روڈ          مٹھ اٹھا دیکھا علی اکبر نے روڈ          گردن جھکا کر سبط چمپے نے روڈ</p>	<p>۵۵          ظالم ہی ہے گویا دشت بزدلی          عورت نہ بن پر لیس نکل آجو مردہ          ظالم ہی ہے گویا دشت بزدلی          عورت نہ بن پر لیس نکل آجو مردہ</p>

<p>۹۱ تو کیا کیا پاد تو غیب سے تو کیا کیا پاد تو غیب سے تو کیا کیا پاد تو غیب سے تو کیا کیا پاد تو غیب سے</p>	<p>۹۲ تو کیا کیا پاد تو غیب سے تو کیا کیا پاد تو غیب سے تو کیا کیا پاد تو غیب سے تو کیا کیا پاد تو غیب سے</p>	<p>۹۳ تو کیا کیا پاد تو غیب سے تو کیا کیا پاد تو غیب سے تو کیا کیا پاد تو غیب سے تو کیا کیا پاد تو غیب سے</p>
<p>میدان بکرا جو شیر ہے جنگ و جلال چھپ چھپ کے بولنا یہ عین ہر شغال کا</p>	<p>سینے تک آنی تیغ چلا جیسے سر کا دو ہو کے گرڑا جسے مارا کر کا</p>	<p>غل تھا یہ اسپ مرکب باد صبا پہ دیکھو سمدان رہا ہے ہوا پر سے</p>
<p>۹۴ خشب میں آئی ہے سر تین سر تلوار بیکر جس دم جو آدھ</p>	<p>۹۵ خشب میں آئی ہے سر تین سر تلوار بیکر جس دم جو آدھ</p>	<p>۹۶ خشب میں آئی ہے سر تین سر تلوار بیکر جس دم جو آدھ</p>
<p>دار اسکے رکھو تھیا ڈیڈا سر ساتھ تھے دیکھا اڈہ تو صفت کہ نہ سر تھے نہ ہاتھ تھے</p>	<p>جوش میں بھی ٹھان گیا اوس حسام سے یون بکلی جیسے مای لے آب ام سے</p>	<p>کتے تھو اب پاؤں نہ قابو میں ہاتھ جائیں کہہ رہے غم اجل ساتھ ہے ساتھ</p>
<p>۹۷ کس کو زور فوج پہ تیغ جیڑی کس کو سبقتی ہوئی تو باری علی</p>	<p>۹۸ کس کو زور فوج پہ تیغ جیڑی کس کو سبقتی ہوئی تو باری علی</p>	<p>۹۹ کس کو زور فوج پہ تیغ جیڑی کس کو سبقتی ہوئی تو باری علی</p>
<p>خا ہر تھی بانگین کے بھی رنگ لال تھا تلوار تھی کہ خون کہ شوق میں ہلا تھا</p>	<p>آفت تھی کہ بلا نہ ملے کہ دیں میں گو یا پھلا د اچھڑتا تھا گھوڑی کے بھین میں</p>	<p>تا نہ تھی جوفان بدر حوسن کی لشکر میں شور تھا کہ دہائی حشید کی</p>

<p>۱۰۱ کچھ بھی نہیں تیرے تیرے بار بار خود بھی حکما کار و دنیا مگر وہ دنیا دین کو کیا دیکھتا موتا برا غلام کو کیا حکم دیا</p>	<p>۱۰۲ مگر یہی تیرے تیرے بار بار مگر یہی تیرے تیرے بار بار مگر یہی تیرے تیرے بار بار مگر یہی تیرے تیرے بار بار</p>	<p>۱۰۳ مگر یہی تیرے تیرے بار بار مگر یہی تیرے تیرے بار بار مگر یہی تیرے تیرے بار بار مگر یہی تیرے تیرے بار بار</p>
<p>۱۰۴ برہم ہو میں مہین سپہ پروردگی دیتے ہیں اب یہ لوگ دہائی حضور کی</p>	<p>۱۰۵ مارا گلے پیر کہ دم حر کا ترک گیا ٹنڈے سے لہو اگلنے کو ہر نے چھک گیا</p>	<p>۱۰۶ صدر ہے جان نئی کا دل دردناک بھکی لگی ہے باؤں رگڑا ہر خاک</p>
<p>۱۰۷ سبب نبی زرب کے ادھر بھی بس بے خبر غیب اور انور بھی جگدین تیرا چکا تھا فانی چارہ دیکھتے ہیں تیری کیوں</p>	<p>۱۰۸ جھلکتے ہیں کس پر چکا تیرا گھڑیے گھڑیے گھڑیے گھڑیے آواز دی کہ غلط تیرے گھڑیے ملداریے کہ تیرے گھڑیے</p>	<p>۱۰۹ مگر یہی تیرے تیرے بار بار مگر یہی تیرے تیرے بار بار مگر یہی تیرے تیرے بار بار مگر یہی تیرے تیرے بار بار</p>
<p>۱۱۰ ساٹی کر بیاسمین سے کوثر کا جام بھائی ہمارے سر کی قسم ہاتھ تھام</p>	<p>۱۱۱ حسرت یہ ہر فردن شد والا کے سائے دم نکلے اس غلام کا آقا کے سامنے</p>	<p>۱۱۲ کھول آنکھ گرے ہر خوشی زبان پر اس وقت کیا نبی ہوئی ہے تری چار</p>
<p>۱۱۳ تہا تھا میرا شہر دین کی فانی جو چہرے کو ٹوٹا دین کی فانی نیر سے جو چلوں دین کی فانی اور اس سے کر پے تیرے بار بار</p>	<p>۱۱۴ چلایا شمع زون کو یہ ایک ہاں جلد کاٹ لاؤ شمع نادر خجیب حسن زون کو یہ ایک مگر یہی تیرے تیرے بار بار</p>	<p>۱۱۵ مگر یہی تیرے تیرے بار بار مگر یہی تیرے تیرے بار بار مگر یہی تیرے تیرے بار بار مگر یہی تیرے تیرے بار بار</p>
<p>۱۱۶ شان و نیر و از ظلم کی تیغوں کے چل گئے سینے کو پار بر جیوں کے چل گئے</p>	<p>۱۱۷ نورہ کیا کہ غم ہے مجھے اس جوان کا کاسے گلانہ کوئی مرے سیمان کا</p>	<p>۱۱۸ انکھائی ہر اور جہوراضی رضا ہے ہین سر عرش پر قدم تہ خاک شفا ہے ہین</p>



<p>۱۲۱ اور وہ غنیمت ہے کہ جو کچھ نامور ہیں یہی عالم ہے کہ وہ الہ سے متبرکات و خیرات و فلاح و شرف کے لئے ہیں</p>	<p>۱۲۲ تو وہ سنا جو کہنے لگا جان نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں باخاک چہرہ اشکال وہ ہیں باخاک چہرہ اشکال</p>	<p>۱۲۳ بکس کے یہاں ہیں یہاں اہل و عیال ہیں یہاں یہاں کے غم جو بالہ فغان یہاں کے غم جو بالہ فغان</p>
<p>۱۲۴ بہر حسین تو نے جو صد اٹھائے ہیں خود دے دے ترے لئے کوئی باز</p>	<p>۱۲۵ آنکھوں کی راہ روج پر سے کل گئی گل کی شیم تھی کہ جن سے کل گئی</p>	<p>۱۲۶ سردیہ غم میں میرے ہمارے پانی ہیں جسک فاطمہ اے بیٹے کوئی ہیز</p>
<p>۱۲۷ بجورج باغیچہ کے بلبلانہ وار تاہا اپنے سے طبعی بے نیاز اداکار باغیچہ کے درگاہ ہمار سور کر کیا حسین فر</p>	<p>۱۲۸ نہم بھاری مر گیا ہو جوان سہا پٹ پٹ کر درختوں عیاں اہل و عیال کی کیا بیان عیاں اہل و عیال کی کیا بیان</p>	<p>۱۲۹ زار و بزمی پیر سولہ کی صفت بچہ پیر سولہ کی لڑی پٹنے لگدین باہم کی لڑی پٹنے لگدین باہم کی</p>
<p>۱۳۰ اہل خانہ ہیں دوست شہ شرفین کے جہان کو روک سکتا ہو کوئی حسین</p>	<p>۱۳۱ ماتر کی صفت بچہ کی بہادر کے واسطے پیشگی اہلیت بنی ح کے واسطے</p>	<p>۱۳۲ برپا تھا شہر خزانے تن چاک چاک پر بچے ذرا ذرا سے ترپے تھو خاک پر</p>
<p>۱۳۳ رضوان نے دی صدف و یاقوت جو ہے بے پری ہیں جو اپنے ہمار طوبی کا ہر گز نہ بھولے ہمار طوبی کا ہر گز نہ بھولے ہمار</p>	<p>۱۳۴ لاشا تھا کہ بچہ کی بہادر تو ساتھ ساتھ بچہ کی بہادر نیت لگا کر ہے کہ بچہ کی بہادر نیت لگا کر ہے کہ بچہ کی بہادر</p>	<p>۱۳۵ بانی تو ہو مند و متوجہ جلالی کہ تو ہیں تیری لاس ہمار یونہی کہ تو ہیں تیری لاس ہمار یونہی کہ تو ہیں تیری لاس ہمار</p>
<p>۱۳۶ خوشبو گلخانہ میں وہ کہ معطر دماغ ہو بخشنیں وہ گل کہ غنچہ دل باغ بلغ ہو</p>	<p>۱۳۷ یاد رہے اب لیگاتہ ترسا حسین دو آ کے بہمان کا پر سا حسین</p>	<p>۱۳۸ فریاد تھی کہ شاہ کا شہید اندر گیا شہید کہتے تھے کہ مرا بھائی مر گیا</p>

کیونکہ نبیؐ کی دنیا بھیج دی گئی  
یوں کہ وہ لوگ اس سے دور رہیں  
جہاں جس کو پسند ہے وہ رہے  
وہاں ہمیں جو جنتیں پسند ہیں

یار و شریک غم نہیں ہونا ضرور ہے  
آقا کے یہاں کو رہنا ضرور ہے

موتوں کے بعد پکارتیں نہ کریں  
حق کو دعا یہ کہیں کہ اے میرے رب  
برخیزات خودی جی جنت نہ  
اصل ہو مجھ کو رب عز و جل

ہوں تو بہر گاہ اسی ارض پاک میں  
بھلاؤ خاک معن مقدس کی خاک میں

سلام  
موتی تھے ہیں انور غلطان ہو کر  
آبرو دانی ہے کیا چشم نے گریان ہو کر  
غیر کی جگہ میں نہ رہنا خواں ہو کر  
موتی اپنا چشم میں سلیمان ہو کر

ابن عباسؓ نے جو دنیا کریم دست میں  
پائے اقدس پر لگاوتے دامان ہو کر  
ٹھیکے لعل شاہ کا جب جہاں آیا  
اشک خون کرنے لگوں بد نشان ہو کر  
کس سے دریافت کریں حال عدم کا لگا  
سے دریافت کریں نہاں ہو کر

کوئی پیدا ہوا خاک میں نہاں ہو کر  
کہیں تھانہ نہ ہو رہا نہ ہو کر  
سب تھنہ دیکھا ہو یا نہ ہو کر  
جہنم میں تو آدم سے بد نشان ہو کر

کوئی گھس ہے جو دنیا میں خندان ہو کر  
کتنی تھی دیکھ کے تیرا کر قضا  
یہ حق صبح نہ بھرتے پریشان ہو کر  
قدردان داد بھی دینے نہیں جان ہو کر

کیا ملے پاس میں دنیا میں خندان ہو کر  
کیا ملے پاس میں دنیا میں خندان ہو کر

وہی یہاں نے صلہ علیٰ علیؑ کا فہم  
لوگدا جاتا ہے محبت سے سلیمان ہو کر  
شاہ فرات سے کیا قہر ہے از غفرت  
اس سے باورین باتے تریمان ہو کر  
ظاہر آل محمد ہوئے اندر  
پا کیا میر سلیمان سے سلیمان ہو کر  
دوبہار میں شہ کا جو درخشاں چکا  
رہ گیا میر چرخان تو دامان ہو کر  
دست خوار کیا بختا کا شاہ  
جانب شہر علیؑ بد نشان ہو کر  
کہا ہے میرے ہے چشم غصہ دیکھا  
کہا ہے میرے ہے چشم غصہ دیکھا  
دلین اور وہ گویا بیکان ہو کر  
ملدہ جی تو لیا چور جی کی کوٹھی  
چنگی ٹوٹ میں شہر کا چور ہو کر



۱۱۱ جابے ناک میں تیرے بے باق  
 ۱۱۲ سارے گھر ڈھونڈتے سارا کھانہ  
 ۱۱۳ کیا شہادت کی تھی تھی سپر ایجوکیشن  
 ۱۱۴ شکوہ خالق کیا ہر زخم نے خندان ہو کر  
 ۱۱۵ ہو گیا کعبہ بیجا دھندہ بباد  
 ۱۱۶ تہیان لوٹ لے گئے زکات ہو کر  
 ۱۱۷ دیکھ کے بعد بھی شکر کی سنو گئی کھینچ  
 ۱۱۸ عبد قربان ہوئی عشق پر قربان ہو کر  
 ۱۱۹ شاہ جیب کی تو تلواد تو تفصیری  
 ۱۲۰ سر کھکا بیٹے کو بیدار رہی پیمان ہو کر  
 ۱۲۱ قضا افاضے کے لئے تیرے نسب دیناری  
 ۱۲۲ قتل کرتے ہو مسلمان کو مسلمان ہو کر  
 ۱۲۳ عیسیٰ آل محمد کی رحمت کے شمار  
 ۱۲۴ دین اٹھو کو جلا دے گئے بچان ہو کر

۱۲۵ پس قرآن نکلیا قائل قرآن ہو کر  
 ۱۲۶ لاشیں پیچھے چھوڑ کر قتل کے بعد  
 ۱۲۷ جہنم کے قتلہ خون جگر میں بیکان ہو کر  
 ۱۲۸ کتنی بھی بانو کیس کی تباہی ہو کر  
 ۱۲۹ کھنڈ پر کھنڈ کبریاں کر دیں ہو کر  
 ۱۳۰ است احمد اس کے گندہ دھانچے پر  
 ۱۳۱ دھچک لاشیں پیچھے نے عریان ہو کر  
 ۱۳۲ دھچک باب کی جا کو بھولی کبھی  
 ۱۳۳ جو پانچوٹ بھی پانی پھاؤ گیان ہو کر  
 ۱۳۴ جہنم کے لہان کشتاق تیرے  
 ۱۳۵ واہ قتلہ گئی آئے بھی توجیبان ہو کر  
 ۱۳۶ باکوئی بھی برتن بھی تو اضر نہ ہو کر  
 ۱۳۷ ہو سہ بچان بھی پیچھے کر دی جان ہو کر

۱۳۸ قاتلہ دودھ پوچھی دھندلکی تھی دھندلی  
 ۱۳۹ قید سے آئی وہاں بے سرو سامان ہو کر  
 ۱۴۰ رعبت اکبر کو جو دیکھا نہ ہو گئی  
 ۱۴۱ موسے کو کھول دینے حکم نے  
 ۱۴۲ کتب پر کتب کی جو چھڑی حکم نے  
 ۱۴۳ لوگ روئے گئے آفت زبڈان ہو کر  
 ۱۴۴ کھلا پوس کھڑے تین اندھیر کہ خواہاں ہم  
 ۱۴۵ کو کھلائے گئے راستہ زندان ہو کر  
 ۱۴۶ کو کھلائے گئے کشتی کے گریبان ہو کر  
 ۱۴۷ کشتے تھے تھے تیرے چاک گریبان ہو کر  
 ۱۴۸ ابھی درگاہ تیری چاک گریبان ہو کر  
 ۱۴۹ ابھی درگاہ تیری چاک گریبان ہو کر  
 ۱۵۰ ابھی درگاہ تیری چاک گریبان ہو کر  
 ۱۵۱ ابھی درگاہ تیری چاک گریبان ہو کر  
 ۱۵۲ ابھی درگاہ تیری چاک گریبان ہو کر  
 ۱۵۳ ابھی درگاہ تیری چاک گریبان ہو کر  
 ۱۵۴ ابھی درگاہ تیری چاک گریبان ہو کر  
 ۱۵۵ ابھی درگاہ تیری چاک گریبان ہو کر  
 ۱۵۶ ابھی درگاہ تیری چاک گریبان ہو کر  
 ۱۵۷ ابھی درگاہ تیری چاک گریبان ہو کر  
 ۱۵۸ ابھی درگاہ تیری چاک گریبان ہو کر  
 ۱۵۹ ابھی درگاہ تیری چاک گریبان ہو کر  
 ۱۶۰ ابھی درگاہ تیری چاک گریبان ہو کر

<p>آرامتہ ہوا جو علم و فضل کا پہنچا ہے آسمان چینی کی طرح اسکے نور و فضل سے نورانی ان نور کے ان کے نور سے نور</p>	<p>آفاق میں فوج و جہاز کا سایہ کیا ہے جسے رسالت میں جو پاک ہوں دوش و جگر میں نفس نہ پھر آہوں اور اب</p>	<p>جہاں میں گئے رہیں میں چاہے کہ پہنچا تھا اوتھا کہ بلاتین جلانی پھر نہ کہ نہ پھر شاہین اشیر ذرا جلال ششادہ چینی</p>
<p>تباہ نہ دیکھ علم و تہ ارب کو یاد آگیا علی کا جلال آفتاب کو</p>	<p>تنبہ میں اسکی فہم و نظر میرا تہہ مدت سے ذوالفقار کا اور میرا ساکھ</p>	<p>آفت میں شاد و ششہ دہان کی مدد صدقہ علم کا اپنے پسر کی مدد کو</p>
<p>لاٹھ اور علم کا اور نظر وقت طلوع تیریں تھا جب زمان نور و جلال و بان نور نشان نصفین بن یہ سر کا نشان</p>	<p>داسن اس علم کو خدایں کی نہ اس کے جسے لگوں گے نہ اس کے جسے لگوں گے نہ اس کے جسے لگوں گے</p>	<p>ایشادہ اور علم کا اور نظر نہ اس کے جسے لگوں گے نہ اس کے جسے لگوں گے نہ اس کے جسے لگوں گے</p>
<p>دامن سے جھٹون کی ہوائی جلی تھیر پرمان بلائیں لیتی تھیں اور مسکرتی تھیں</p>	<p>اعداسے دینے لینگے آگ اسکی شاگو لو بیو و دراع کرو اس نشان کو</p>	<p>آٹھ کر لحد سے آگے مشکافانی کو پھر جاؤں خیر کو میں ملنے لیکے بھائی کو</p>
<p>کتنا تھا مہرے اور شاہ جہاں خیمہ جاہری شہر میں نشان چہرے پانچہ کر دراز دیکھو اور جہاں میں رہنے کی جگہ</p>	<p>جہاں میں رہنے کی جگہ نہ اس کے جسے لگوں گے نہ اس کے جسے لگوں گے نہ اس کے جسے لگوں گے</p>	<p>نہ اس کے جسے لگوں گے نہ اس کے جسے لگوں گے نہ اس کے جسے لگوں گے نہ اس کے جسے لگوں گے</p>
<p>ذات پدروں نشان رسالت نبی چمکوں کا حشر میں بھی میں وہ آفتاب ہوا</p>	<p>اعداد الخلف دشت شہاد میں دیکھنا جلوہا مہاس علم کا قیامت میں دیکھنا</p>	<p>تجھوتیں ہاتھ میں تو تفریح شام پر ایسا ایک جان دیتا ہو مولا کے نام پر</p>

لاٹھ اور علم کا اور نظر  
وقت طلوع تیریں تھا جب زمان  
نور و جلال و بان نور نشان  
نصفین بن یہ سر کا نشان

<p>۱۶ تو سب کو سزا دے کہ تیرے دل میں وہ دیکھو جس کا وہ اس کی شان تسو کو دل دے دے بن عجب کی شان تسو کو دل دے دے بن عجب کی شان</p>	<p>۱۷ صفت کو دان میں جان بدی وہاں ہونے پر علم باندھ کر لکھ کر دے اس علم باندھ کر لکھ کر دے اس علم</p>	<p>۱۸ کتنے ہیں تیرے دل میں کب دیکھے جاوے اس آفاق سینوں پہ چھوٹا دیکھو اس آفاق خود دیکھو اس آفاق</p>
<p>۱۹ نیر علم میں یہ دعا بار بار پھر سے کس سب دلوں کی ہوس آشکار</p>	<p>۲۰ ہاں غازیو نشان سہ رسالت سایہ ہو کس پر دیکھے اس آفتاب کا</p>	<p>۲۱ میتھی کو صفتوں کو ملا دیکھو خاک تینوں کو ہم گلوں کو ملا دیکھو خاک</p>
<p>۲۲ کوتہ دار بن عجب کی شان خون و غبار شہید بن عجب کی شان خون و غبار شہید بن عجب کی شان خون و غبار شہید بن عجب کی شان</p>	<p>۲۳ نہش ب دیکھو اس سر کی شان کٹ سے بدل بدل کی شان کٹ سے بدل بدل کی شان کٹ سے بدل بدل کی شان</p>	<p>۲۴ ان میں سے شام کی شان جرات کا اپنی خود بین کی شان جرات کا اپنی خود بین کی شان جرات کا اپنی خود بین کی شان</p>
<p>۲۵ جب گلا زہن کی کاسر کھ رہے ان کی طرف خدا وہ خدا کی طرف رہے</p>	<p>۲۶ نہ تخت میں نظیر تھا اون کا نہ فوق میں بتاب تھو علم کے زیارت کی شوق میں</p>	<p>۲۷ شہر کا رخسار کس اب تابہ شرق ہوں وہ ان پر کہ گلوں کے سم خون میں ہوں</p>
<p>۲۸ تو سب کو سزا دے کہ تیرے دل میں وہ دیکھو جس کا وہ اس کی شان تسو کو دل دے دے بن عجب کی شان تسو کو دل دے دے بن عجب کی شان</p>	<p>۲۹ عبارت سے دعا و عذر ان کی شان فرماندہ حجب و کیاں ان کی شان فرماندہ حجب و کیاں ان کی شان فرماندہ حجب و کیاں ان کی شان</p>	<p>۳۰ کتنے ہیں تیرے دل میں کب دیکھے جاوے اس آفاق سینوں پہ چھوٹا دیکھو اس آفاق خود دیکھو اس آفاق</p>
<p>۳۱ یاد خود درد و غم میں ہر لمحے لڑائی میں ساری جوانی کٹ گئی تیغ آزمائی میں</p>	<p>۳۲ چون یہ عیان تھا کہ آفت میں قمر ہیں جو ہر کلو ہو کر تھے کہ کیا ہے دہر ہیں</p>	<p>۳۳ شما بہت قدم ہو فرق نہیں ہر نوشتہ میں یہ بچو گے تم زوال ہی پہلے ہر نوشتہ میں</p>

کوتہ دار بن عجب کی شان

<p>۱۹۱ نیکو تو منتک پر منتک سینے میں چکرتا تو جی ابر منتک ریش خیر بھی کر نہ سکتی منتک زادہ کے ساتھ زخموں کی منتک</p>	<p>۱۹۲ ایک شام کو غمزدگان کا ہجوم لڑاں تھا جسے عجب شور و غم کتنے غمزدہ بھی تھے غمزدہ ہجوم میدان کرلا میں ہی تھی جگہ ہجوم</p>	<p>۱۹۳ کیا علم عقل کی کمینہ میں سیناں عجب کر تھو باج و عجب رس پاں میں تھو باج و عجب رشتہ غم کے غمزدگان عجب</p>
<p>حاصل دم زوال حرارت شباب کی سب شان سر تاہ قدم آفتاب کی</p>	<p>لاکھوں میں پر جری نظر آتا نہیں کوئی اپنی تو آنکھ میں بھی سماتا نہیں کوئی</p>	<p>گرتے ہیں دل پر جب سپہ باج کے میدان بھین سلیتے ہیں تلوار کے</p>
<p>۱۹۴ گو گیا تھا بار خضیفے و قدیم پر وقت زخم تھو جلائی کوئی غم عشرہ حادث دبا میں پرتو غم اس لیے تھا غم کے بارہ غم</p>	<p>۱۹۵ کچھ شوق کی ہوا کچھ شوق کی ہوا وہ دلوں کو لے کر جولان میں لے کر نہاں ہو کر</p>	<p>۱۹۶ سب کا تھی شان علی اکبر حسین برادر علی علی شہان شاد دین وہ عالم شاد و خسار انہیں بلا دوش چارہ گیارہ عین</p>
<p>تھپتے بغیر ہو یہ ہوس تھی دلیر کو دنیا کے دیکھنے سے کراہت تھی غم کو</p>	<p>جمشید و کیتھاد و سکندر سے تاج لین سلطان مشرق سے ہمیشہ خراج لین</p>	<p>زیب کے ہاتھ کر تھے بل انہیں دیر ہو دو ہاندہ زمین حارشین تھے لیے ہو</p>
<p>۱۹۷ بہتا تھا سو اس سے پہلے تھا رہنے کی جا نہیں چنناں زور تھکنا دیکھ کر تھو جلائی کوئی غم جواہر راہ غمزدہ ہونے کا غم</p>	<p>۱۹۸ حقیقت شہید شہید کی گیت شکر شکر دیر واد الغمزدہ کتنے تھو جلائی کوئی غم تیرا جبین آدم تھو جلائی کوئی غم</p>	<p>۱۹۹ تین تین تین تین تین تین تین سیرا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا لکھی ہوئی وہ داب میں تین تین سیرا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا</p>
<p>سہ کو قدم کر ہوئے تھے راہ صبر میں سیر ہی کر یہ ہوگی جو لنگے قبر میں</p>	<p>تین تین تین تین تین تین تین پاگین اوٹھا کر شام کے شکم پر جا پین</p>	<p>خو کلام اپنے شفیقوں کو غول میں گو یا بی مگر تھے رفیقوں کے غول میں</p>

لڑتے تھے شہید شہید شہید شہید

لڑتے تھے شہید شہید شہید شہید



<p>۴۴ حاضرین سب عزیز ہیں ایسا بھی کسی نے نہیں دیکھا ظاہرین گرم ہو جا رہی ہیں ظاہرین میں ہزار ہا کے پڑھیں</p>	<p>۴۵ بہرہ بار شمعیں کیوں آگ لگا رہی ہزار ہوں میں جو لباب عالم کا نام ہتھکھوٹے روئے کو لب و لہجہ کا نام پوسیدہ ملائین لیکے یہ خواب کا نام</p>	<p>۴۶ کے جان بیوڑہ نقیب یوں کہ جس سے دل و دھڑ بھیب مرنے کا حکم سے حق بھی کرب فدا کیا جان ہوا چھوٹے جانی کرب</p>
<p>۴۷ آقا سے گریہ منصب والا نہ پائینگے ہم دانے سرکشوں سے علم بھین گئے</p>	<p>۴۸ لازم نہیں وہ بات جو غصے میں آگے روئے ہو کیوں ان نکھوں کے قربان</p>	<p>۴۹ میں جانتی تھی سو مری یاد ہو گئی ماں صدقہ اس ارادہ سے مرثیہ ہو گئی</p>
<p>۴۹ خوہن کی جی و خفگی عہدہ جو جسے تو دلا ہوا تھا ان کے کہا جے نہیں چھوڑا نشتار میں نام ملے خواہ و خواہ</p>	<p>۵۰ کتنی ہے علم شہر زوہیل عہدہ بزم اور بھی تم دونوں کی سیہ بونج تمام ہوئے دم بھال اسکا سبجانا میں ہو جا بجا حال</p>	<p>۵۱ یاد رکھا کہ اے ادھر اکبر کی عرض شاہین چکر اور قدیران اب جلد بون محل کی کہ شہر کب ہی دعا طلبے آدمی گران</p>
<p>۵۲ یہ جا کسی کے کہتے کو کب مانتی ہو باتیں یہ پہننے کی ہیں سب جانتی ہو</p>	<p>۵۳ تم کام وہ کرد کہ معرفت جہان سے کیسا نشان سے بھی تو نام و نشان سے</p>	<p>۵۴ یاں بھی کسی جری کو نہیں تاب دیر کی تلوار اگلی بڑتی ہے اک اک دلیر کی</p>
<p>۵۴ مکھو تو انہی جانی کی غم نام نہاد یہی ہو شرف کیا ہو</p>	<p>۵۵ کے کیا ہو اسمین شہر کا نام عہدہ دینے کی سی ہے پانچ نام</p>	<p>۵۶ جہاں بزم بول میں اکبر کا نور لاکھوں کے لئے نشانوں کو دور</p>
<p>۵۷ اللہ تبارک و تعالیٰ کے تھے طو ہو گئے تم تو علم نکلتے ہی کچھ اور ہو گئے</p>	<p>۵۸ پھر ذکر کیا ضرور شہر شہر قین سے کتنی ہوں صامین نہ کوئی حسین سے</p>	<p>۵۹ شہر نہ کہ بلاؤ میرے بھائی جان کو غصے پڑ گیا کہ لاؤ غلے کو نشان کو</p>

مرثیہ نمبر ۱۰  
مرثیہ نمبر ۱۰  
مرثیہ نمبر ۱۰



<p>۴۴۰ غائب کما کہ برادر قریب تو سبب نبی کے ہوم واد قریب تو ایادگار حیدر فقیر تو حاضر ہے علم سے حقیقت تو</p>	<p>۴۴۱ سازت نواز اولوالعزم تو ذی قدر ویکوہ سخن واد بار شکر کی زب صاحب دست واد شاعر حیدر باقرار نمودار ناماد</p>	<p>۴۴۲ حاضر ہوا حضورین اطلب ہوا دوبابو صلاح کو دریا میں دوجہ ابذر کو شال میر عرب شاعر چو حسین صاحب جو جو حقیقت تو</p>
<p>کوئین میں بلند ہوا اقبال آپ کا کا ندر بھی یہ جھکے لو کہ یہ ورثہ آپ کا</p>	<p>دنیا کا سب جہاد وستم انکے واسطہ جعفر کے بعد ہے تو علم انکے واسطہ</p>	<p>نظرون کشان رفعت خورشید گر گئی تصور شرع مری آنکھوں میں پھر گئی</p>
<p>۴۴۳ غائبین ستارہ بھی آفتاب پایا علم تو سچا ہو تو چل و غار جھک قدم میں ہے کما کما کیا سنا نواز ہو یا آدم یا خاک</p>	<p>۴۴۴ لکھا بر ایسا بجائی کے یا شہزادان پروانہ چرخ نبوت جری حوان بیکل ایسے گل کی شبت جلا کمان چو نبی حضور کے صدف ہوئی جا</p>	<p>۴۴۵ غائب کما کہ برادر قریب تو سبب نبی کے ہوم واد قریب تو ایادگار حیدر فقیر تو حاضر ہے علم سے حقیقت تو</p>
<p>اسرار فیض خسر و گردن جناب کا ذرے کو آج ادج ملا آفتاب کا</p>	<p>عجز ارہین شفیق میں یاد رہا ہین تب تو یہ لکھوئے اکبر سے پیار ہیز</p>	<p>ایسا کوئی نہیں ہے خدا کوئی کے گر ہے تو بس یہ ایک جوان اعلیٰ کے</p>
<p>۴۴۶ شکار اس عطا کا ہو یہ حال بیان بے بیان ہوا ساروت نشان آقا سا کما کما کما نشان بیان خادم کما کما کما کما نشان</p>	<p>۴۴۷ لکھنے لگو یہ کہ شہنشاہ کما بان کما کما کما کما کما افسون کا حق نوا کما کما کما لافا ہون اب بپری کی صوبت کما</p>	<p>۴۴۸ لکھنے لگو یہ کہ شہنشاہ کما بان کما کما کما کما کما افسون کا حق نوا کما کما کما لافا ہون اب بپری کی صوبت کما</p>
<p>بہر مل گیا جو عرش سے اس شت کا صدقہ ہر سب یہ آپ کی غلین پاک کا</p>	<p>دوویگی خلق اس مہ نور کے واسطہ رکھ لیں علم بھی دوشپہ دم بھر کے واسطہ</p>	<p>شہرت جہان میں کیوں نہوا اس دشواری بتیس سال کی ہر غلامی حضور کی</p>

بانی پور  
علم کا  
بانی پور

<p>۵۵۵ آنکہ سر در جہان سے شاہد ہوئی کوہِ مہر میں قیامت ہوئی غصہ نے پڑھنے سے دریا ہو گیا تساویہ کو ادب بواشا دے جا گیا</p>	<p>۵۵۶ وہ رنگ کی گنت جو تیرا لڑا وہ دل وہ حوصلے وہ خودہ صغری رندین جلال اپنا رکھا بیچ دے جوی میں دنیہ کا پختہ تھی نور شادوی</p>	<p>۵۵۷ وہ فون و نشان ہا بونکی افغان بہشت کی جسکے جانی تھی نور شادوی سب ہا ہی جانوں کا باجوہ و جہا مستدرک بدتر تیرا دالہ ہم کج</p>
<p>پہلے کی روشنی رخ اقدس نور کی آمد ہے اب حضور کرامت ظہور کی</p>	<p>دکھلا میں پتی بیخ کی گراب و تاب کی مرغِ مخمور پہلے میر آفتاب کو</p>	<p>اُن تازیونہ فوج حسینے روانہ تھی موج نسیم صبحِ صحن تازانہ تھی</p>
<p>۵۵۸ گاہ پرہ در عصمتِ اٹھارہ نور مژدی ہوا دیواری کی جلورہ نکلے ایلم لیے ہو تو خفا میں تو تو مجھے غریب کشور ایمان کی برونہ</p>	<p>۵۵۹ حلف ابد در دولت جو کھڑی ہوئی جس کو سہو باب ہے بوسہ بختا زین پر سوار دشمن محمد ہو گیا زین چاہا اپنی کی صورت وہ ہو گیا</p>	<p>۵۶۰ خفا میں تھے اے صبیحہ کجاہ تھانے ہو علم کو رسالتِ نبیہ کو مالک شکوہ دولتِ اقبال کجاہ اندر از سب نور شہید کجاہ</p>
<p>شہزادی اُس پاس جو محو اُس جناہ ثابت یہ تھا کہ چاند زین گرد آفتاب کے</p>	<p>قربان اُس تکار و مشکین پر نہ کر سرعت نے پر گنا دیے گویا سمندر کے</p>	<p>جب گو بخنے لگا تو جگر پست کی خون جس صفت یہ کی نگاہ علم نہ رنگوں کو</p>
<p>۵۶۱ زین میں کس کے لیے پتہ کی گونہ قربان شاہ ہونے کی اسد کی گونہ دنیائی زین زینت میں باغداد وہاں محو کس کے قید ہو گیا</p>	<p>۵۶۲ کوہِ نشانِ جہد کر کے علم داسن اور انوہیل کی گونہ ایک کوہی سہا جہد کی گونہ پیشہ صید کی گونہ</p>	<p>۵۶۳ بالا و زق خود سر شاہ ذوالفقار کلنے وہ جسکے اچھا ہے بال ہا شمار نیز وہ جسکی دل ہو جا آئینہ کی گونہ وہاں جگے خون کو وہ شہید کی گونہ</p>
<p>خاک اُنکی سجدہ کہ ہونہ کیوں خاص عالم کرتے تھے مثلِ سنجہ اطاعتِ امام کی</p>	<p>باگین لے ہوئے نہ اڑی گرد راہ کی تھر و سواری آتی ہے عالم شاہ کی</p>	<p>قبضے کر سکے وصل کف فیض بخش کی گھوڑا وہ رونڈا اور جوتہ کے تھر کو</p>

۱  
۲  
۳  
۴  
۵  
۶  
۷  
۸  
۹  
۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

<p>خدا کے نام سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پس ہے کوئی نہ کہے کہ میں نے بولے یا کہ میں نے نہیں بولے نصرت کو اس کی جگہ پر</p>	<p>سیدان کی جگہ پر سیدان کی جگہ پر سیدان کی جگہ پر سیدان کی جگہ پر سیدان کی جگہ پر</p>	<p>خدا کے نام سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پس ہے کوئی نہ کہے کہ میں نے بولے یا کہ میں نے نہیں بولے نصرت کو اس کی جگہ پر</p>
<p>گھرٹ رہا ہے بھڑ رسالت پناہ اب کوئی دم میں خاتمہ ہے فوج شاہ</p>	<p>آئی تھو دانتے قاطعہ آنسو بہاؤ کو مولادہ سے جاتی تھے لاشہ اٹھاؤ کو</p>	<p>شع کو اور ہر کے جو رنگین نازن کے غصے کو نہ ہو گئے ہر کو جانوں کے</p>
<p>خدا کے نام سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پس ہے کوئی نہ کہے کہ میں نے بولے یا کہ میں نے نہیں بولے نصرت کو اس کی جگہ پر</p>	<p>سیدان کی جگہ پر سیدان کی جگہ پر سیدان کی جگہ پر سیدان کی جگہ پر سیدان کی جگہ پر</p>	<p>خدا کے نام سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پس ہے کوئی نہ کہے کہ میں نے بولے یا کہ میں نے نہیں بولے نصرت کو اس کی جگہ پر</p>
<p>مارے گئے ۶۰۰ بھروسے گھر اچھڑ گئے پس ہم مذاہر کیلئے کہ ساتھی بچھڑ گئے</p>	<p>نزع ہوا اڑانی میں اپرچھ لاکھ کا اک ایکے اٹ دیا لشکر بھ لاکھ کا</p>	<p>بانہ سے تھے مہج سے جو کڑاں عام پر قرخدا کی طرح کڑے فوج شام پر</p>
<p>خدا کے نام سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پس ہے کوئی نہ کہے کہ میں نے بولے یا کہ میں نے نہیں بولے نصرت کو اس کی جگہ پر</p>	<p>سیدان کی جگہ پر سیدان کی جگہ پر سیدان کی جگہ پر سیدان کی جگہ پر سیدان کی جگہ پر</p>	<p>خدا کے نام سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پس ہے کوئی نہ کہے کہ میں نے بولے یا کہ میں نے نہیں بولے نصرت کو اس کی جگہ پر</p>
<p>آج اشتیاق مرے ہمارے تھے پانوں کو یہ لگاؤں سے یہ دم جانے والوں کو</p>	<p>سر کے نہ پاؤں کھیت کو گونہن بھر گئے شیریں کیلئے فوج کی لڑائی بھر گئے</p>	<p>گھوڑ وینہ گھوڑ لاشیں میدان میں تھیں ملاہوں کے ملا کی زمین پاش پاش تھی</p>

<p>۹۷</p> <p>بہارِ کربلا کی جو نہایت عجیب تو اس میں اس کی ہر طرف سے حضرت کی کئی کئی کاغذات کو جو کھنڈاؤں اور نہ کر کے پائے گئے</p>	<p>۹۸</p> <p>میں نے اپنے دل کو دیکھ کر بہارِ کربلا کی جو نہایت عجیب انہی نہ توں دل میں جو نہایت چنانچہ پیر کو توں میں نے</p>	<p>۹۹</p> <p>میں نے اذکار میں حضور کو نام کی صفت پر تو غور کر کے پیر کے کہ پیر کو توں میں نے اب تک پیر کے کہ پیر کو توں میں نے</p>
<p>زندہ ہیں یہ مرتبہ جو راہ صواب میں اب اس عذر کے نہ کر کے اپنے</p>	<p>دونوں نے جو کما ہی مانا حسین نے بیٹوں کو ان کو کم نہیں جانا حسین نے</p>	<p>کرتی ہوں عرض میں کہ ہر تلخ حیا قرآن جاؤں تو بھی اذن وفا نہیں</p>
<p>۱۰۰</p> <p>میں نے اپنے دل کو دیکھ کر بہارِ کربلا کی جو نہایت عجیب انہی نہ توں دل میں جو نہایت چنانچہ پیر کو توں میں نے</p>	<p>۱۰۱</p> <p>میں نے اپنے دل کو دیکھ کر بہارِ کربلا کی جو نہایت عجیب انہی نہ توں دل میں جو نہایت چنانچہ پیر کو توں میں نے</p>	<p>۱۰۲</p> <p>میں نے اپنے دل کو دیکھ کر بہارِ کربلا کی جو نہایت عجیب انہی نہ توں دل میں جو نہایت چنانچہ پیر کو توں میں نے</p>
<p>ایک حضور کو کہ جب مطاعت ہوئی پیر رہ گئے یہ توں کے چہ بخت ہوئی</p>	<p>آفت ہوا کا جو آ نکھو کی نور ہوں کس نہر سے ہیں کہ کہ یہ توں کے چہ بخت ہوئی</p>	<p>بیکس ہوں گھر نہ زرد مال رکھتی ہوں صدقہ کی واسطے ہی رد مال رکھتی ہوں</p>
<p>۱۰۳</p> <p>میں نے اپنے دل کو دیکھ کر بہارِ کربلا کی جو نہایت عجیب انہی نہ توں دل میں جو نہایت چنانچہ پیر کو توں میں نے</p>	<p>۱۰۴</p> <p>میں نے اپنے دل کو دیکھ کر بہارِ کربلا کی جو نہایت عجیب انہی نہ توں دل میں جو نہایت چنانچہ پیر کو توں میں نے</p>	<p>۱۰۵</p> <p>میں نے اپنے دل کو دیکھ کر بہارِ کربلا کی جو نہایت عجیب انہی نہ توں دل میں جو نہایت چنانچہ پیر کو توں میں نے</p>
<p>بیکس ہوں گھر نہ زرد مال رکھتی ہوں صدقہ کی واسطے ہی رد مال رکھتی ہوں</p>	<p>بیکس ہوں گھر نہ زرد مال رکھتی ہوں صدقہ کی واسطے ہی رد مال رکھتی ہوں</p>	<p>بیکس ہوں گھر نہ زرد مال رکھتی ہوں صدقہ کی واسطے ہی رد مال رکھتی ہوں</p>

<p>۴۷          حکم بزرگوار سے کہیں تم          نہ ہو مجھے اب بے پروا          ملک و ملک و ملک و ملک          نہ تھا ہے کسی کے سوچا گیا</p>	<p>۴۸          عزت کی وہ جلی تھی          اس کے عین کے غلام کو          نہ ہو کہ وہ سب ہی          نہ ہو کہ وہ سب ہی</p>	<p>۴۹          تاج تاجدار سے تیرے          منصب کی پہن سے          محبوب ہی کے حکم سے          جہاں کا خلیفہ کا جا</p>
<p>۵۰          مسرت ہو بھانجوں کے          غم پر گاہ کی          غمور اگر سرگزار سے          غم پر اک کی</p>	<p>۵۱          شاہنشاہ خوب صبر کیا          غمور اگر سرگزار سے          غم پر اک کی</p>	<p>۵۲          نہ تھی وہ جس ہم میں          حلق نے بخشی تھی          علم دیا</p>
<p>۵۳          بے پروا کے بھانجوں          اور غم کے بھانجوں          بوسے گلے گلے          اور نہ واسے جا</p>	<p>۵۴          پرہیز میں تھی          رخصت جو بڑی          زبان بچنے کے          بے پروا کے</p>	<p>۵۵          دولت کے بھانجوں          بوسے گلے گلے          اور نہ واسے جا</p>
<p>۵۶          دولت لگاؤ دست          محو خرابی کے          محبت سے راہ</p>	<p>۵۷          تیور جو غم سے          وہ ڈہرائی          آنسو گھر گئے</p>	<p>۵۸          وہ باب کی جگہ          دان تہیت          دیکے جاؤ</p>
<p>۵۹          کبیر نے مسکایا          کبیر نے مسکایا          کبیر نے مسکایا</p>	<p>۶۰          بجا بات پر          بجا بات پر          بجا بات پر</p>	<p>۶۱          واپس آئے          واپس آئے          واپس آئے</p>
<p>۶۲          پیار و پریش          جواب تم اُن سے          پہلے سدا ہر وقت</p>	<p>۶۳          مطلب کو سوچ لیتے          محروم اور سب          درشت و دانا</p>	<p>۶۴          آپ اپنی خانہ زاد          جو چاہتا ہے          ناز کرتے ہیں</p>

<p>۹۹۳          بین کب کب تیری پناہ پانچم          ہم سب کی قربان ہیں اس سبب سے          پیری ہی دعا نماز و دعا و دعا          ان سے خدائیں ہوں نہ راضی ہوں</p>	<p>۹۹۴          بیوی کے ساتھ کو دیکھ کے بولیں          کہ جس کو اس کے دم خدا ہو ہر بار          کہین کے کھڑے ہو چکا کا پتلا          اب اشکار کیا ہے سہارا دانی</p>	<p>۹۹۵          پھیل کر دو دو ہاتھ کو چھو کر          بکس ساؤ دہری چانی کے مگر          ہاتھ تھارت میں آٹھو خون بہاؤ          سب سے بڑا ہو جے آنسو میں ہوتی ہوا</p>
<p>۹۹۶          یاد آئے بھول کر انھیں مانگی نہ پاکی          نکلیں تنوں کے دم تو اطاعت میں آگئی</p>	<p>۹۹۷          کلیان دلوئی رحمت مولا سے کل گزیر          جود و لیتیں کبھی نہ ملین تھیں دل گزیر</p>	<p>۹۹۸          صد گئی سفر ہو سے بل غنجان کرو          نانی سے جا کے نانی مصیبت بیا کرو</p>
<p>۹۹۹          نہ کہہا میں اگر قلندر شریف          جہاد و شہید شاہ شریف          نہ ایک یہ ادھر نہ اور دھر شریف          ہر جگہ دوزخ کی جہنم شریف</p>	<p>۱۰۰۰          دوزخ نے تھوڑے ادر کے لیے          اب دودھ بھینے میں کیا کیلے          فرمایا جان بک مری عکس دودھ          میں آپ بخند دلی دودھ دلتا</p>	<p>۱۰۰۱          کنا کھڑا جو گیا کہنے ہوا نام          کنا کھڑا قتل ہوئے کوئی دم          ننگے عجاوب ہو گیا کینے کینے          کیا یہ انکس اب آسمان مقام</p>
<p>۱۰۰۲          مائے زین یہ ہمارے خون ہو کر پیر ہوں          میرا قصور کیا ہے کہ مریں صفیر ہوں</p>	<p>۱۰۰۳          پہلے اکت تو آؤ پرے فوج شام کے          ملتا سہا خد متون کا صلا بعد کام کے</p>	<p>۱۰۰۴          ہوں مرض آپ تو شب تاریک تار میں          اور دن کو در بدر میں کھر ہوں ہزار میں</p>
<p>۱۰۰۵          اسکے سوا جو ایک دوزخ میں          انصاف کہہ پڑو کہ نہ دوزخ میں          میری تو دوزخ میں کھینچیں یہ عالم          افزون دوزخ میں نہ پڑو کہ نہ دوزخ میں</p>	<p>۱۰۰۶          ان چوڑے چوڑے تیری تیرے          گھوڑوں کی سیرتیں سب تیرے          وقت ہر زمانہ تیری در زبیران دکھاؤ          میں تیرے چوڑے دل آویزبان دکھاؤ</p>	<p>۱۰۰۷          زما کو لگا لے چانی کے          جیگیب انسوؤں کے راز تیرے          دوزخ میں سلام کے لیے جب پتھر          چاہیں در آٹھ کوئی تھا مگر</p>
<p>۱۰۰۸          اک سرخرو خوشی سی ہوا کہ غم سوز دہو          جس گل کو پہونچے رنج مر و دل کو در دہو</p>	<p>۱۰۰۹          زخم ستان و خنجر و شمشیر کھا تو لو          بخشود گلی دودھ پہلے لہو میں نہا تو لو</p>	<p>۱۰۱۰          یہ کہنے پائے سرور عالم پر گر رہیں          اٹھیں تو کھا کے خوش رہیں</p>



<p>۱۰۱ ہاں کا چال اور وہ سرکشان شہر تھی بانو سلطان بن جہا کسی کی روتی گردن جھکا گناہ شور تھا کہ دست خیر ہوتی تباہ</p>	<p>۱۰۲ پہل میں کہیں نہ تھی گریبان باجم اچھین دیکھنا نہ تھی وہ پا کھن دیکھنا نہ تھی پہل میں تھی طرار سے تھی پھرتی</p>	<p>۱۰۳ موجود کر رہے ہیں ملک و دولت چاروں پہ پہلے ہیں عنان کہ بے باب شاخین نہ جانو پھینکے ہیں تیرے وقت و جا کھاتے ہیں گے یہ پہلے</p>
<p>دو گھر کے چاند تو نہیں بھرے کہ جائیں بچے خدا کی راہ میں مرنے کو جائیں</p>	<p>ہر پاتھار کا پتہ پرانے کو دیکھ کر یریاں تھیں وہ کہ اڑتی ہیں سانوں کو دیکھ کر</p>	<p>اڑے گلے سے جب تو جگر تھکے کو آگیا پانی بھی وہ نہ مانگے گا جو انکو کھائے گا</p>
<p>۱۰۴ مگر سر آجور تیرے ملک میں مگر سر آجور تیرے ملک میں مگر سر آجور تیرے ملک میں مگر سر آجور تیرے ملک میں</p>	<p>۱۰۵ انہیں کہی شاہ داری کا تھا پتہ تھیں پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ تھیں پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ تھیں پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ</p>	<p>۱۰۶ ہاں میں کہی شاہ داری کا تھا پتہ تھیں پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ تھیں پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ تھیں پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ</p>
<p>ما تھو تھیں چو لے لے لے لے لے لے شوق عروس نتج میں دولہ بنے ہوئے</p>	<p>شہباز اوج پر تو چکار زمین پر کھلے گردشیں آسمان کے ستارے زمین پر چلے</p>	<p>یاں کیا ہے دخل دیدہ ہا کی نکاد کو گھیرا ہے رہیوں میں غمناں سہا کو</p>
<p>۱۰۷ میں نے شوق کی بولی یاد رکھی گوئی کہ میں نے شوق کی بولی یاد رکھی گوئی کہ میں نے شوق کی بولی یاد رکھی گوئی کہ میں نے شوق کی بولی یاد رکھی</p>	<p>۱۰۸ وہ چو لے چو لے چو لے چو لے نیشاد و سرو چلے سراپے نیشاد و سرو چلے سراپے نیشاد و سرو چلے سراپے</p>	<p>۱۰۹ وہ چو لے چو لے چو لے چو لے نیشاد و سرو چلے سراپے نیشاد و سرو چلے سراپے نیشاد و سرو چلے سراپے</p>
<p>جب اونکے فعل رقت تار و چاک اونچ ہوا پہ آٹھ مہ نو چاک</p>	<p>اگر دل نہ فرق آئے مسلسل دروہین خوشبو یہ بھر میں ہے نہ عنبر نہ عود میں</p>	<p>قربان گشت چمن بو تراب کے یار پھول سو گھر رہے ہیں گلاب کے</p>

<p>۱۰۹ مکھن ہن جی کرین پہا پوچھ کے غم سے نہ بنیاؤ آرا نشین تین لہر زان بختہ کار تنہا سپہ زار بدوان گلزار</p>	<p>۱۱۲ رخ بین اذناک جو زور لایا کس مثال دیکھا نہیں بدشاہ نیبر کے اختر و نکا بدو کا وہ خالین لہو کا یکہ جیدہ کارا لایا</p>	<p>۱۱۱ آستہ ہی بری حسن فوج شامہ زردی جی چائی نہیں ہار نے کی غضب کی نظر خاص عام بچوں کے پاپا پاپا جو اسے حسام</p>
<p>زینت سے اگلی چشم کبھی آشنا نہیں رعب اس قدر ہراسے کہ سرمہ کی جانہا</p>	<p>ہیں بندناستھے کوئی تعریف کیا کر پٹکے لہو گر سے جوانی شت ار کر</p>	<p>فوجین ہین پروں پر سے مل کر لڑے فلک زمین کو طبع بل کر گار</p>
<p>۱۱۳ دو لون کی آنکھیں جی بڑیاں بڑیاں مزم نواز و زور و شہادت باز خاک جی غضب جی جھکا با بصدنا بہم ہون سپہ زار و غرض و غنا</p>	<p>۱۱۳ نہ سے لٹ ہین کی زار میں کیا گھوڑ رگت کو چکی دیکھ کے بھون کول چو گل کی کل میں بو نہیں تیشیں جودن شہر لون در و دیوار و دندان کا نام</p>	<p>۱۱۳ تھر کے ہو جو بڑیاں و غور پیدا کیے زبان سے عجب گوہر نفلوں کے اب داب کے صد زور کھو و جب دوکان جوا ہر نہاں</p>
<p>نظرین وہ برجیاں تین کہ ہر دلیہ جان جتنا لگا کر ہو وی انکا بناؤ ہے</p>	<p>نقد سے کلمے تین ساک در بے زور قطر سے جے ہوئے ہین یزید کے شہر</p>	<p>اشرہ ری رشان نظم شریا و قاری لڑیاں چک لٹیں گہ آوار کی</p>
<p>۱۱۴ ان کیسود پانکشاہ و زور و غور علفے یہ وہ نہیں کہ نہیں جو زور و غور اوجھل جی تو دیر و دیر و دیر و دیر نہ سے بڑیاں تین اڑتے کلام</p>	<p>۱۱۴ جلیب جلیب زینت لی قندار دما تباب ساہو سو فوج شام کانہ سے پڑھو دھڑکے لاف نام باب تریپے ہوئے خوش نام</p>	<p>۱۱۴ محمد اذراک شامانی رسول لیکن اختصار کے کلام است تاریف آل تنقبت شوہر و شوہر جی جین بیان تین کہ بڑیاں</p>
<p>زینت انھیں کے حسن کو ہے رنج نالکی نلو تو بلا میں لیجے ایک ایک بال کی</p>	<p>بھل بل سے انکی آہو تار چھپ گئے جب گردنیں اٹھائیں تو آہو چھپ گئے</p>	<p>تیزی تھی کیا زبان فصاحت پناہ میں دو بلین چکے لگین رزم گاہ میں</p>

تکس جی سے نکالو وہ کلام اہم ہے

<p>۱۲۱ جاءت من فضا حلت في الهم اجاد كوزان سبارك ينام نفسه و بهج و خاص فاعلم</p>	<p>۱۲۲ عكوه منبائس كاتين كوهي زبانيه عرب علي حلت و عنتين و عنتين و عنتين نخل حاكه بن ينفصاف</p>	<p>۱۲۳ جاءت من فضا حلت في الهم اجاد كوزان سبارك ينام نفسه و بهج و خاص فاعلم</p>
<p>معنى و لفظ يون في الهم جسطح و نك بول من خوشبو كلاب</p>	<p>قرآن من الهم انكى فضا حلت من بجا كيا كلام</p>	<p>ايا كيا كمن كور و كمن كمن كمن كمن كمن كمن</p>
<p>۱۲۴ جاءت من فضا حلت في الهم اجاد كوزان سبارك ينام نفسه و بهج و خاص فاعلم</p>	<p>۱۲۵ جاءت من فضا حلت في الهم اجاد كوزان سبارك ينام نفسه و بهج و خاص فاعلم</p>	<p>۱۲۶ جاءت من فضا حلت في الهم اجاد كوزان سبارك ينام نفسه و بهج و خاص فاعلم</p>
<p>لفظين بلج سب تخين نور كى مضون پرو چك رها تاجر و كى مين حركا</p>	<p>رد تخين عبارتين جو قسيل و تخين معنى تھے سب بلج تو لفظين فصيح</p>	<p>فترے زبان پر آئے گويا اوٹھالیا درخبر کو توڑ کے</p>
<p>۱۲۷ جاءت من فضا حلت في الهم اجاد كوزان سبارك ينام نفسه و بهج و خاص فاعلم</p>	<p>۱۲۸ جاءت من فضا حلت في الهم اجاد كوزان سبارك ينام نفسه و بهج و خاص فاعلم</p>	<p>۱۲۹ جاءت من فضا حلت في الهم اجاد كوزان سبارك ينام نفسه و بهج و خاص فاعلم</p>
<p>دو نعمتين تخين ايك جگہ ماجرایہ تھا دشمن بلج چاٹتے تھے لیونکومز ایہ تھا</p>	<p>اک بلج ہر کلام خدا انکی شانین ابک سنی نین یہ ملاقت زبانین</p>	<p>ہر کوفی دیر نین پر سگر نین خبر کو پہننے توڑا ہے تم کو خبر نین</p>

<p>۱۳۱ چچہ بن سہم زلفا سے تھوڑے منظر میں سونک کوئے خود زین بھی بڑب میں بلبل خود زین میں ذرا لقا خباب</p>	<p>۱۳۰ نہی اتر کے خون کی سوار چڑھ گئی تہ فونکی آبرو انھیں ہاتھوں کی ٹھ گئی</p>	<p>۱۲۹ قائم میں بجا جب خوار ذلیل جو ہر چہ نہیں مگر بھی تیغ اصل کر قائم میں سب جہاں میں دلیں کر قائم میں اور ہی ہوئے میں پر جیوں</p>
<p>۱۳۲ کھانٹے ہوں یا کہ خلد کا بلغ انکو ایک نادان میں صوت بلبل دزلغ انکو ایک</p>	<p>۱۳۱ لب پر جو ذکر ضرب حیدر کا آتے ہیں پر کے قدموں کے چکر تھر تھرتے ہیں</p>	<p>۱۳۰ خالی صندوق کو گوہر مقصود کہتے ہیں شور زغن کو نغیر داؤد کہتے ہیں</p>
<p>۱۳۳ جسٹ شہر بھوک میں چھٹے خکار پر جسٹ شہر بھوک میں چھٹے خکار پر</p>	<p>۱۳۲ ہر دم مرث نیک ہی انکی نگاہ میں ارواہ و شیر ایک ہی انکی نگاہ میں</p>	<p>۱۳۱ میدان میں آہو و نکے ہیں ارین صفین یہ سب ہیں چوٹی کی قطارین صفین</p>

<p>۱۲۱ جگر دست قند و دل کلام ہر بات میں فصاحت و بلاغت اجاد کو زبان مبارک پیام نہیں دیکھو جو خاص و عام</p>	<p>۱۲۲ حکموہ منہ پائیں کا تو کس طرح کبھی زبان پر نہ آتا کلام وہ سنیں وہ سنیں وہ سنیں غل غلام ہیں یہ</p>	<p>۱۲۳ ایک کیا زمین کھڑی نہ رہی ہے مکتونین کی آیت کے مضمون بھر رہی ہے</p>
<p>۱۲۴ چھاپہ جو کر فطرت تندرست دونوں زبانیں کھینچیں صاف و پختہ بکلا کہ کتب تاج زبان علی کو نگار کو جاننے نظر آنے کو سوار</p>	<p>۱۲۵ قرآن میں روح آل رسول اہم ہے انکی فصاحت و بلاغت کلام ہے</p>	<p>۱۲۶ معنی و لفظ یوں محکم آب و تاب جس طرح رنگ پھول میں خوشبو گل تاب</p>
<p>۱۲۷ لفظیں بھی سب تھیں نور کی مضمون بھی چہرہ چمک رہا تھا جہر کے مین حور کا</p>	<p>۱۲۸ رد تھیں عبارتیں جو ثقیل و قہر تھیں معنی تھے سب بلخ تو لفظیں فصیح تھیں</p>	<p>۱۲۹ ہر لفظ میں ہے معنی روشن و جلیق جس طرح راک کی چمک میں چمک</p>
<p>۱۳۰ ہمرا کوئی دیر نہیں سپر نہیں خبر کو پہنچے توڑا ہے تم کو خبر نہیں</p>	<p>۱۳۱ اک ریل ہی کلام خدا انکی شانیں اب تک سنی نہیں یہ ملاقت زبانیں</p>	<p>۱۳۲ دو نعمتیں تھیں ایک جگہ ماجرا یہ تھا دشمن بھی پاتے تھے لبون کو مزایا تھا</p>







<p>۱۵۱ جنگی تھی فوج شکست خیز کشتی تھی موت تھی کمان پناہ آتش کی تھی نور کو دیکھو نہ پناہ جان بازی کو دیکھو نہ پناہ</p>	<p>۱۵۲ آواز زنی شیر نے خاک کے خزان بہم جان لڑنے کی تھی اس فوج کا نیچے کر کے بنت علی کو دیکھو نہ پناہ نیچے کر کے دیکھو نہ پناہ</p>	<p>۱۵۳ جنگ جیسا تھا کہ اس جنگ نہیں تھا تو اسے اس فوج کا علم دیکھو نہ پناہ جنگ جیسا تھا کہ اس جنگ</p>
<p>۱۵۴ تینوں جوہر آن دکھائے کا وقت ہے شیر دہی تو جان لڑا نے کا وقت ہے</p>	<p>۱۵۵ کیا زور اٹکے چوڑے ہاتھوں کے پادری لڑکے نشان فوج تھیں لڑا ہر</p>	<p>۱۵۶ دنیا میں نامور ہوں یہ مطلب تھا بہنے جو عرض کی تھی وہ دعویٰ تھا</p>
<p>۱۵۷ غاری تھا کہ غلطی کر رہا ہے اسے جو دم لیا وہ جھپٹا پایا ہے آریخ کا تھیر کر رہا ہے سیر تھا دار علیا جس جگہ ہے</p>	<p>۱۵۸ یہیں ہے غلامت کا رنج جرات کو دل میں چاہت کا رنج سب سے بہتر تھی نہ تھی رنج اسم جو کہ ہے حق میں ایسا رنج</p>	<p>۱۵۹ ان کے چوڑے ہاتھوں کے پادری کدو پائیں تھی پادری کتنے ہیں جو رہا ہے تھے پادری سیکھیں نشان تھی پادری</p>
<p>۱۶۰ سیدھا تھیں جا کر وہ پیمان شکن گرا سرخاک پر گرا تھیں خونین تھیں گرا</p>	<p>۱۶۱ گھوڑا اڑا کے منہ پہ ہزاروں گرا چھوٹا تو کچھ بڑے سے لڑائی میں گرا</p>	<p>۱۶۲ دیکھو نہ پناہ دیکھو نہ پناہ دیکھو نہ پناہ دیکھو نہ پناہ</p>
<p>۱۶۳ ایسا کہ وہ تو پس فوج تھی ایسا کہ وہ تو پس فوج تھی ایسا کہ وہ تو پس فوج تھی ایسا کہ وہ تو پس فوج تھی</p>	<p>۱۶۴ ایسا کہ وہ تو پس فوج تھی ایسا کہ وہ تو پس فوج تھی ایسا کہ وہ تو پس فوج تھی ایسا کہ وہ تو پس فوج تھی</p>	<p>۱۶۵ ایسا کہ وہ تو پس فوج تھی ایسا کہ وہ تو پس فوج تھی ایسا کہ وہ تو پس فوج تھی ایسا کہ وہ تو پس فوج تھی</p>
<p>۱۶۶ غالی نہ اس طرف سر وہ جعفر تھیں چرا غازی پھر تو لیکے وہاں کا علم چرا</p>	<p>۱۶۷ کیا پتہ ہے اپنی بات کی تھی سی باکو کس مظلوم سے روکے ہوئے ہے نشان کو</p>	<p>۱۶۸ سب ہو کر دکھا دیا خیر کشالی کا اتوا خیر کے ہاتھ ہے یہ ان لڑائی کا</p>

<p>۱۵۴          نو دین س کی عترت عزم مند          کیا تھے آگے فوجِ مخالف          نام ایسا پڑا کہ زور سے زمین          فوجوں کی آمد نہ رہی مگر عہود</p>	<p>۱۵۵          دیکھئے مجاہد کہ جو نیکو تھے          دھواں بھج ایک کو تھا ایک کو نہ          دودھ کی جھلک پاس کیا ہے تو ان          ایک ہی خیرین کو ان ہی راہِ ادا</p>	<p>۱۵۶          جس دلی نے تیر و سان کاٹنے کو          نسل خیار زمرگان کاٹنے کے          نہ کہتوں نہ پڑیاں کاٹنے کے          جا جا کر ہر سب سے بے نشان ہو گئے</p>
<p>کیون ابن سعد مال کھلا بند و بست کا          چھوڑا یا علم یہ نشان ہے شکست کا</p>	<p>اولئین مصیفین جہا دین فوج شریکی          طاقت دکھائی دختر زہرا کے شریکی</p>	<p>گھیرا کی پھڑپھڑ میں نہ ڈرے از وہام میں          لڑا کون لڑے نام کیا روم شام میں</p>
<p>۱۵۷          غالب خدا کا خاص ہے حکم پر          اب باغِ دُلاویز کی شہ کیام پر          ادب آ گیا سپردِ شام پر          دیکھو جی کا بغیرِ دروغ و زور پر</p>	<p>۱۵۸          گویا کہ شہر جو تھے تھے          گھوڑے چاک کھینچے تھے          چلے جو چلے تھے تو تو چلے          چلے جو چلے تھے تو تو چلے</p>	<p>۱۵۹          جس دورِ عظیم ان دورِ عظیم          دلاں اور خیرین ہر راہِ خیر          ہاتھ پیچھا کرتے تھے تھے          سب سے بے گناہ و بار بار تھے</p>
<p>اب کیا ایران بان تو سب فوج کھو گئی          جب دلیا علم تو ظفر انکی ہو چکی</p>	<p>بس غول پر چھپ کے شیر و تکی شان سے          تلو تو جوان لیٹ گئی اک اک نشان سے</p>	<p>تقدیر پھر دلت کر اظلم میں لے گئی          موت اُگھو ہاتھوں ہاتھ جنم میں لے گئی</p>
<p>۱۶۰          زدن چھاکر نہ کہتے کہتے          زردا و حسرت کہ جوان یہ نونو پاسے          دلاں یہ ہیں کہ ہاتھ میں          حیدر حسین ہیں یہ جو بے گناہ</p>	<p>۱۶۱          اک داریس وقت پکا یاد دہو          پیچھے تمام امن اندیا یاد دہو          جو تھے تھے تھے تھے تھے          نہ کیا چہرہ پر گیا یاد دہو</p>	<p>۱۶۲          جو تو جیتے تھے وہ بیاں تھے          دمِ حزن زردیا ہون تھے          کٹ کر حلقہ اندہ جال تھے          کھل کر الفت تیرے جو حوال تھے</p>
<p>ہاتھوں کے ساتھ : یس کے قانون میں سر کھے          بچتے نہ تھے یہ دوسرے شکر میں شہر تھے</p>	<p>اک چوٹ کھا کے ہٹ گیا جو کینہ جو بھرا          دودھ لاکھ میں نہ ایک ہم ان دودھ و بھرا</p>	<p>چلے بھی رو کیے ہوئے مضمون ہو گئے          حلقے کماں کسب نظری نون ہو گئے</p>







<p>۱۷۱۱          دھوکا دینا ہے غلامی کے لئے          ریکوئے خون رازوں کو نواز دینا          ضلع غفہ سے پہلے ہونے لگا          دینا ایک دن چور و زور بے شک ہونا</p>	<p>۱۷۱۲          گھوڑا راز کے نشانی عجیب          منہ تر سے اور اڑھ کے سب          کیا کیا علی کے تخت کا شہر          کس شور غلامی کے لیے غصہ</p>	<p>۱۷۱۳          انو بلو کہ انت علی تو کیا کہی          بچے کہاں ہاروں کا یہ کھرا          دے اور تین انھیں طلاق          دے پورے پورے نوٹے کا چور</p>
<p>۱۷۱۴          مٹی ہوئی خراب یہ بہت شور تھا          میت تھا ایک جسم تو ایک جسم گود تھا</p>	<p>۱۷۱۵          ورثہ ملا انھیں ہے جناب امیر کا          یہ زور سے شیر کی بیٹی کے شیر کا</p>	<p>۱۷۱۶          بیکس ہوں میں اسی پہ مجھے اعتماد ہے          خالق وہ دے کہ جو دے دلی مرا دے</p>
<p>۱۷۱۷          مل تھا کہ جان جسم تیرا          دامن گل مرادین دونوں نے بھرا          قہقہے تیرے کہ تھا بے سب کو دیکھا          گویا ہے جواب آواز کو کو دیکھا</p>	<p>۱۷۱۸          غیب غیبی یوں کھڑی بنی          غائب میں باز تیرے ہی دم ہر جا          رو میں ناب حضور ہم کو کچھ          لکھو سو اور غیب بکچھ</p>	<p>۱۷۱۹          بھیا کچھ نے بھیا کچھ بن گیا          مر جا میں رے کے کہ بھیا کچھ بن گیا          تھو کہ روں ہر رے کو فاقہ کھال          ہے تھو تھو بن بھیا کچھ کھال</p>
<p>۱۷۲۰          جو ہر تھیں نفوش ظفر میں حسام میں          ڈھکا بیک گانچ کا اب رد مہ نام میں</p>	<p>۱۷۲۱          روز آج پھر دکھا دیا خیر کشائی کا          دولا کھ کی سیاہ میں غل ہے دوہائی کا</p>	<p>۱۷۲۲          آئے ہیں پردہ جو بلا آن پہ آئی ہو          دنیا میں کوئی ہو کہ نہو امیر بھائی ہو</p>
<p>۱۷۲۳          بھیا کچھ نے بھیا کچھ بن گیا          تھو کہ روں ہر رے کو فاقہ کھال          تھو کہ روں ہر رے کو فاقہ کھال          تھو کہ روں ہر رے کو فاقہ کھال</p>	<p>۱۷۲۴          ایسا کہ دین چوڑی میں          ہم کیا بڑی روں جس بھیا کچھ بن گیا          بھیا کچھ نے بھیا کچھ بن گیا          تھو کہ روں ہر رے کو فاقہ کھال</p>	<p>۱۷۲۵          بھیا کچھ نے بھیا کچھ بن گیا          تھو کہ روں ہر رے کو فاقہ کھال          تھو کہ روں ہر رے کو فاقہ کھال          تھو کہ روں ہر رے کو فاقہ کھال</p>
<p>۱۷۲۶          مار چلن ہے ضرب میں پہلے ان کا          بکھڑے پڑ گیا اب انھیں دونوں کے نام کا</p>	<p>۱۷۲۷          ثابت کسی یہ کہیں ہوتا کہ پیاسے میں          پو تو میں کس شجاع کے کسے نوکریں</p>	<p>۱۷۲۸          اقبال کر خدیو سلیمان وقار کے          سب فوج کو بھگا دیا تلوار میں مار کے</p>



<p>۱۹۱ میں نے جان بوجھ کر اپنے گھر سے کھانا اور کپڑے لے کر باہر لے گئے تھے۔</p>	<p>۱۹۲ پیارے بھائی! میں نے اپنے سب کچھ آپ کے سامنے رکھ دیا ہے۔</p>	<p>۱۹۳ اگرچہ میں نے اپنے گھر سے کچھ لے کر لیا ہے، مگر میں نے اسے آپ کے سامنے رکھ دیا ہے۔</p>
<p>۱۹۴ میں نے اپنے گھر سے کچھ لے کر لیا ہے، مگر میں نے اسے آپ کے سامنے رکھ دیا ہے۔</p>	<p>۱۹۵ میں نے اپنے گھر سے کچھ لے کر لیا ہے، مگر میں نے اسے آپ کے سامنے رکھ دیا ہے۔</p>	<p>۱۹۶ میں نے اپنے گھر سے کچھ لے کر لیا ہے، مگر میں نے اسے آپ کے سامنے رکھ دیا ہے۔</p>
<p>۱۹۷ میں نے اپنے گھر سے کچھ لے کر لیا ہے، مگر میں نے اسے آپ کے سامنے رکھ دیا ہے۔</p>	<p>۱۹۸ میں نے اپنے گھر سے کچھ لے کر لیا ہے، مگر میں نے اسے آپ کے سامنے رکھ دیا ہے۔</p>	<p>۱۹۹ میں نے اپنے گھر سے کچھ لے کر لیا ہے، مگر میں نے اسے آپ کے سامنے رکھ دیا ہے۔</p>
<p>۲۰۰ میں نے اپنے گھر سے کچھ لے کر لیا ہے، مگر میں نے اسے آپ کے سامنے رکھ دیا ہے۔</p>	<p>۲۰۱ میں نے اپنے گھر سے کچھ لے کر لیا ہے، مگر میں نے اسے آپ کے سامنے رکھ دیا ہے۔</p>	<p>۲۰۲ میں نے اپنے گھر سے کچھ لے کر لیا ہے، مگر میں نے اسے آپ کے سامنے رکھ دیا ہے۔</p>
<p>۲۰۳ میں نے اپنے گھر سے کچھ لے کر لیا ہے، مگر میں نے اسے آپ کے سامنے رکھ دیا ہے۔</p>	<p>۲۰۴ میں نے اپنے گھر سے کچھ لے کر لیا ہے، مگر میں نے اسے آپ کے سامنے رکھ دیا ہے۔</p>	<p>۲۰۵ میں نے اپنے گھر سے کچھ لے کر لیا ہے، مگر میں نے اسے آپ کے سامنے رکھ دیا ہے۔</p>
<p>۲۰۶ میں نے اپنے گھر سے کچھ لے کر لیا ہے، مگر میں نے اسے آپ کے سامنے رکھ دیا ہے۔</p>	<p>۲۰۷ میں نے اپنے گھر سے کچھ لے کر لیا ہے، مگر میں نے اسے آپ کے سامنے رکھ دیا ہے۔</p>	<p>۲۰۸ میں نے اپنے گھر سے کچھ لے کر لیا ہے، مگر میں نے اسے آپ کے سامنے رکھ دیا ہے۔</p>

<p>۱۹۹ جلالہ زور کے حضرت صاحب چو نام مولیا شاہ مجرور حضرت پارسے ہاتھ کیے پیر جہاں بڑا جی رگیا دین پور</p>	<p>۲۰۰ گھبرا کے بولے شاہ کہیں کیا بھائی کے گرد چھتی ہوں چن راو کو کھر پٹیکے نیہ لال سے ہوا نیشہ بر تاجہ جڑ کے زویہ سے ہوا</p>	<p>۲۰۱ ابن علی کے روتے والے ماہوین چھون کو سجال کے سینو نیچا کے ظلم کے بجائے نیشہ جہاں گود کے پلو گند</p>
<p>۲۰۲ مان منتظر ہے پاک گریبان کے ہو کس منہ سے جاؤں خمیر میں لاشیائے</p>	<p>۲۰۳ پونکوڑو کے صبر کی دولت بھی کھو زینب شنار آب نہ روئیں توروں</p>	<p>۲۰۴ کیا جان دو کی منہ کمان تک بکا لو دودھ بختہ بکا و سرہ و خاکو</p>
<p>۲۰۵ ایکے رگوں کی ان خود بخود جانبین آب ہستی صفت چھلکا کر لاٹر حسین دونوں لاکر لوتی بے پایا سے ہے بن گئے ہیں</p>	<p>۲۰۶ شہزادہ کی رست کیان تا کر دن جو بنے دھڑاں بے اپنے کید خانہ بیخ جان چاہے لال چور کے عیان</p>	<p>۲۰۷ تبی ہوں تیرا اٹھین بیت لاشے کی دو ہاتھوں سے پلے پائین چلوں آفرین بھو صد آفرین مٹھو سیدی نند بجا جان</p>
<p>۲۰۸ دو خیر ایک بار کیجے پس گئے اتے تھے تم سے ملنے کو ہر دم گل گئے</p>	<p>۲۰۹ میں بے زبان و خجروش شیر مر گیا یہ شیر کیا گذر گئے شیر مر گیا</p>	<p>۲۱۰ شوکت دکھاؤ ہاتھ کو قہر غریب الکو ماہوں کے آگے آؤ یہ تینیں سنبھالو</p>
<p>۲۱۱ جانبکے سو گزوغ بیان تیشہ مل کو شمشیرک نہ سازو نیلے لاشے لکے سامنیت علی کو منہ پینے کے عزم شاہ جب</p>	<p>۲۱۲ منہ زبانی غصہ بانی کا تھے چھوڑے تھے تان کا باجہ کہ میں نہ لادنا کی دکھادی میرے منہ کو جگا ادا کی</p>	<p>۲۱۳ اماں ناراضوں کو نہانہ چھو برائے حسین کسی با چھو دامان بن فاطمہ ترانہ چھو منہ بجا جطرت ہوا نہ نہ چھو</p>
<p>۲۱۴ بکلیے مگر نہ اشک نہ ہیر کی جانی کے اٹھکر وہ گرد پھرنے لگی اپنے بھائی کر</p>	<p>۲۱۵ وہ انکے نیچوئی چک زرم گاہ میں ہر بار کوندہ جاتی تھی بجلی نگاہ میں</p>	<p>۲۱۶ سہل اسکو ہیر راہ جسے حق سواہ ہو پیدل ہو یا فقیر نہو یا بادشاہ ہو</p>

<p>۱۱۱ ایں ساحل تہا کہ چو بہشت اسے کھنگانہ نسل خیم چو بہشت ایں ساکنان نسل خیم چو بہشت اسے بہر ان ملک خیم چو بہشت</p>	<p>۱۱۲ یو تا جو با سپہ کشتہ رخت کردت کشتہ صاحب مین یو تا جو با سپہ کشتہ مین کشتہ</p>	<p>۱۱۳ ایں جہنمی یو تا جو با سپہ کشتہ قرآن یو تا جو با سپہ کشتہ یو تا جو با سپہ کشتہ یو تا جو با سپہ کشتہ</p>
<p>کس دشت ہو لاک مین لسی بساؤ گے کہنک سر سے پھر کے مری گھر مین او گے</p>	<p>نانا علی ہوا کا مرے سر کے تاج ہین رستہ سخت اور یہ نازک مزان ہین</p>	<p>یہ زخم مین کہ پو لو لکین کپڑے بسے ہوئے جاگے تھے شریک سورہہ کرن کی ہوئے</p>
<p>۱۱۴ سکسی نظر نکو کھائی بان کھنک چننے مین چو بہشت زردی اجل کی پانڈو چو بہشت یون ہوا مین کھنک کی خیم</p>	<p>۱۱۵ سچکی اب بون مین چو بہشت کیون صاحبو چو بہشت ساری کمانی کمانی کیون کمانی کمانی</p>	<p>۱۱۶ واری جلیز اردو کی چو بہشت قرآن باؤن کمان کا جادو جلیز مین کمان کا جادو قرآن کمان کا جادو</p>
<p>کیسے یہ ایک بار ہوئے انقلاب دو اب خاک مین چھنکے مرے آفتاب</p>	<p>بچون مونی مین منہ کسی کو دکھاؤنگی اب دشت کر باسے وطن کو نہ جاؤنگی</p>	<p>کیا لطف گر چھپا کے منہ اپنا چلے گئے اٹان لگا کر مین گی جو نہ چلے گئے</p>
<p>۱۱۷ کے کمان کا جادو کے کمان کا جادو کے کمان کا جادو کے کمان کا جادو</p>	<p>۱۱۸ کے کمان کا جادو کے کمان کا جادو کے کمان کا جادو کے کمان کا جادو</p>	<p>۱۱۹ کے کمان کا جادو کے کمان کا جادو کے کمان کا جادو کے کمان کا جادو</p>
<p>ہے بے مرتبہ جدا کاسے کر باسے میرے سعید کو لسی لسی مین جا بے</p>	<p>مین ان رہوئی تربیت ان کی جہان نر اس کیسی مین دیکھئے قبرین کمان مین</p>	<p>ہنس ہنس کے سب دلوں کی تمنا کمان ہنس ہنس کے سب دلوں کی تمنا کمان</p>

<p>۵۱۳ چون کہ سوار کی ساری ساری جہاں پہنچے باد ببار کی ساری دلت کے زانے کی ساری ساری نہ کہیائے کہ جان باری ساری</p>	<p>۵۱۴ چو اندھیری قبر میں تم پہنچے نام سے اسے جانب غفلت پہنچے قبر و بچے یہی ہے سوار کی ساری نہ کہیائے کہ جان باری ساری</p>	<p>۵۱۵ رستہ بہت کشتن خبر دار پہنچے چو ملے کا ہاتھ چوڑی پہنچے واری پادہ ملتے ہیں اس راہ میں یک کوک ہو کہ دل جاوے ہم</p>
<p>۵۱۶ رستہ تو دور دست ہے تم غالی ہاتھ ہو نزل پر مان بھی پاؤں دیا کو ساتھ تم کو تو منہ بھی ڈھانپ کر سوئی گزرتی رستے میں ہیں وہ لوگ کہ جوت گیر</p>	<p>۵۱۷ اس گھر میں روشنی کا گزر چاروں طرف تم کو تو منہ بھی ڈھانپ کر سوئی گزرتی کنہا کہ ہم غلام جناب امیر ہیں کنہا کہ ہم غلام جناب امیر ہیں</p>	<p>۵۱۸ رستہ تو دور دست ہے تم غالی ہاتھ ہو نزل پر مان بھی پاؤں دیا کو ساتھ تم کو تو منہ بھی ڈھانپ کر سوئی گزرتی کنہا کہ ہم غلام جناب امیر ہیں</p>
<p>۵۱۹ ایک کرتے دھڑکے سے سافرو دی جگہ آج کی نہ خیل سے سافرو پیلے پیلے سافرو سے سافرو پیلے پیلے سافرو سے سافرو</p>	<p>۵۲۰ آواز بھی نہ ہو بچگی تم لاکھ روڈ کے چو اندھیری قبر میں تم پہنچے کنہا کہ ہم غلام جناب امیر ہیں کنہا کہ ہم غلام جناب امیر ہیں</p>	<p>۵۲۱ رستہ تو دور دست ہے تم غالی ہاتھ ہو نزل پر مان بھی پاؤں دیا کو ساتھ تم کو تو منہ بھی ڈھانپ کر سوئی گزرتی کنہا کہ ہم غلام جناب امیر ہیں</p>
<p>۵۲۲ فرقت میں تلخ کر گئے مانی حیات کو واری رہو گے کوئی منزل پر آنکو آواز بھی نہ ہو بچگی تم لاکھ روڈ کے چو اندھیری قبر میں تم پہنچے</p>	<p>۵۲۳ رستہ تو دور دست ہے تم غالی ہاتھ ہو نزل پر مان بھی پاؤں دیا کو ساتھ تم کو تو منہ بھی ڈھانپ کر سوئی گزرتی کنہا کہ ہم غلام جناب امیر ہیں</p>	<p>۵۲۴ رستہ تو دور دست ہے تم غالی ہاتھ ہو نزل پر مان بھی پاؤں دیا کو ساتھ تم کو تو منہ بھی ڈھانپ کر سوئی گزرتی کنہا کہ ہم غلام جناب امیر ہیں</p>
<p>۵۲۵ نصرت کو ہر پل میں آکر ہو جینے جو سفر کی نصرت میں ہو رستہ سخت کوں میں رہی ہے مری کی نصرت اندھیری دن</p>	<p>۵۲۶ نصرت کو ہر پل میں آکر ہو جینے جو سفر کی نصرت میں ہو رستہ سخت کوں میں رہی ہے مری کی نصرت اندھیری دن</p>	<p>۵۲۷ نصرت کو ہر پل میں آکر ہو جینے جو سفر کی نصرت میں ہو رستہ سخت کوں میں رہی ہے مری کی نصرت اندھیری دن</p>
<p>۵۲۸ یہ چین ہو گئے تم جو نہ مان ساتھ جاگی نکھا جھلونگی میں جو ہو اگر م آئیگی حیدر بھی شب کو خوف کی نہ سوئے جب ذکر قہر ہوتا تھا بابا بھی تہمت</p>	<p>۵۲۹ نصرت کو ہر پل میں آکر ہو جینے جو سفر کی نصرت میں ہو رستہ سخت کوں میں رہی ہے مری کی نصرت اندھیری دن</p>	<p>۵۳۰ نصرت کو ہر پل میں آکر ہو جینے جو سفر کی نصرت میں ہو رستہ سخت کوں میں رہی ہے مری کی نصرت اندھیری دن</p>

تاریخ  
 تاریخ کی کتاب جو تاریخ  
 تاریخ کی کتاب جو تاریخ  
 تاریخ کی کتاب جو تاریخ

ہم سر میں غلبت لغزیت لائیں  
 لوفاطیر نواسے کے پرست کو لائیں

تاریخ  
 تاریخ کی کتاب جو تاریخ  
 تاریخ کی کتاب جو تاریخ  
 تاریخ کی کتاب جو تاریخ

نامی کوئی نسبہ مشتت نہیں ہوا  
 تلو بازب عقیق کلمات تلکین ہوا

سلام  
 سلام جو عیال سلام  
 سلام جو عیال سلام  
 سلام جو عیال سلام

تاریخ  
 تاریخ کی کتاب جو تاریخ  
 تاریخ کی کتاب جو تاریخ  
 تاریخ کی کتاب جو تاریخ

دار دنیا سے ہم سطر کے بیزار آئے  
 دار دنیا سے ہم سطر کے بیزار آئے

اسات کوئی ادھر کا نہ خبر آئے  
 اسات کوئی ادھر کا نہ خبر آئے

تاریخ  
 تاریخ کی کتاب جو تاریخ  
 تاریخ کی کتاب جو تاریخ  
 تاریخ کی کتاب جو تاریخ

تاریخ  
 تاریخ کی کتاب جو تاریخ  
 تاریخ کی کتاب جو تاریخ  
 تاریخ کی کتاب جو تاریخ

بندہ کے ہوتے ہیں بیکار آئے  
 بندہ کے ہوتے ہیں بیکار آئے

کندہ کے ہوتے ہیں بیکار آئے  
 کندہ کے ہوتے ہیں بیکار آئے

تاریخ  
 تاریخ کی کتاب جو تاریخ  
 تاریخ کی کتاب جو تاریخ  
 تاریخ کی کتاب جو تاریخ

<p>بمان کو بان آج کس قدر زخم چو کوکبوس حسن کے دیکھا دیکھا زخم ردم کرین زلفاں آج تو زخم مہر سناں بار زخم زلفاں زخم</p>	<p>دو لون کے رنگ تھے آئینہ روئے تا بان جی برین ہی ابروئے کسی خدیہ صورت کیسے مصطفیٰ دو لون تھے جو حسن کے مصطفیٰ</p>	<p>تو میرا لے بعد اپنے زخم کے چکا نظر عالم اسکان بن تھا حال تو میرا دیکھا قدر آباد و قاصد اس ایش ملک شست مہال</p>
<p>امداد چاہتا ہوں حسن اور حسین کی مہر نظر سے آج مینا حسین کی</p>	<p>پوچھی تھیم زلفت تو پر بان پھر گلین سین راہ سے گذر گئے کلیدان ملکین</p>	<p>دو لون کا مہر زلفت تیز تھے نورس دوس کس میں جو انور تیز تھے</p>
<p>کیا فاطمہ کو تو نے بہا کیا غیبے غیبی زیب عرش عاں کیا زیر جگر کس وہ سوس و سوس زیر زلفین وہ زلفین و زلفین</p>	<p>خس رسول حسن تھے کلام نہت آغا اور وہ شیر کلام شیر سے بری شیرین جہان کلام ماہیت راغور عقود کلام</p>	<p>دو لون کو تو نے زلفین عیاں کیا جیدر کی شان خلق بنی امت کیا ماہیت راغور عقود کلام ماہیت راغور عقود کلام</p>
<p>ہر دل کو تھے موز فدا سبکی جان تھی لوسٹ کا حسن تھا تو مجھ کی شاہ تھی</p>	<p>مارے گئے پچھڑے شہر ذوالفقار تھی بیجان ہو زود سم سے نہ خون کا تھی</p>	<p>تھام سرور دیکھو رنگ وہ تو قیرانی تھی میراث سب بزرگوں کی حصہ میں آئی تھی</p>
<p>بست ہی روت و فدا دہی اسان ہی جاوہی حشر جاوہی خلق محمدی دہی حیت دہی کرم دہی جو دہی دہی</p>	<p>ابن علی نے اعلیٰ شجاعت کر تھی خاہر ہے سب پر شجاعت کر تھی بنا باز ہے حسین نہاں ہے چاکر کھنکھ سے وہ تھی</p>	<p>جہاں شریعہ آواز تھی حق میں خلاست عطا تھی بہنوین کس جاوہر تھی کس جاوہر تھی</p>
<p>کیون دل نہو نثار علی و تہول کے دو نو ہر قدم بقدم تھے رسول کے</p>	<p>فوجین بھگائین شیر نے جنگ گواہ تھے سر کے نہ پاؤں کیسے متل گواہ تھے</p>	<p>لڑے کے جو تھوڑے ہیں سب کھیل تھے نیزوں کے تھوڑے ہیں سب کھیل تھے</p>



<p>۱۱۱ کتنے تھوڑے بار کہے کہ غلٹی ہو جائیگی مگر یہ سب باتیں تو ہمارے دلوں پر اگر کوئی چاہے جان بچا کر نہر دودھ لے کر باہر سے پانی پھرے</p>	<p>۱۱۲ لے لے بیچو غریب کی سیر پہنچا ہے بڑا ساسن شل تو ملے غلام کتنی غریب تین یہ کمانی وہ شکار پہنچا جو بس جیادے اس کے</p>	<p>۱۱۳ بجلیوں کو تو چمکانی تھی بار بار مغہ بیلان قلعہ کمانی تھی بار بار راکوں کو کھینچا بھی راٹنی تھی بار بار پنچو غلام بار بار کمانی تھی بار بار</p>
<p>بے فرقہ کیا ہے نیر خدا کے ولی کو ہو پوتے یہ ہیں تو تم بھی نواسے علی کے ہو</p>	<p>سہرے جڑھین تو جھین دکھوں بدل ملین چلوں چھلین یگل تو ریاضت کے پھل ملین</p>	<p>نہر در تھے جو تارہ جوان وہ بھی زہر تھے اپنے زہر ہو کون کہ شیروں کے تیر تھے</p>
<p>۱۱۴ غلاموں پر غلام کے کتنے غم و دہی تب تاب دین کی جو دزدہ دہی آقا سے اور غلام کو یاد کر مہی سین جی قادیان میں جی جی جی جی</p>	<p>۱۱۵ کتنے تھے ہاتھ جوڑ کے زونگے ہاتھ راکوں میں جانیں کلاست ہاتھ ہم کیسے ہاتھ بٹا دیے جو ہاتھ مگر نہ ہاتھ بٹا جانے اس سلطان کے ہاتھ</p>	<p>۱۱۶ غلاموں میں کتنے غم و دہی مگر وہ غم و دہی کتنے غم و دہی شوک و ساری بکری دھاتے تھے غم و دہی وہ بکری دھاتے تھے غم و دہی</p>
<p>جلوی ہیں ان کے رنجہ محمد کی شان کے بھٹا تو شانہزادے ہیں دونوں بھان کے</p>	<p>حضر کے التفات پہ دل شاد شاد کیونکر نہ پرورش ہو کہ ہم خانہ زاد ہیں</p>	<p>بجھتے تھے جب حضور کی تسلیم کے لیے سارے مہماب اٹھتے تھے تعظیم کے لیے</p>
<p>۱۱۷ میرا رنجہ تھے گھڑیوں کی تھکال پانے سے عذ کرتے تھے تھکال کہتے تھے شاد بویٹ بہ بکری کال خانہ خراس سے میرا خانہ کال</p>	<p>۱۱۸ کتنے آپ کی ہیں یا انہی امان کیسے ہیں انہی پیارے ہیں انہی جہان کے ہیں انہی</p>	<p>۱۱۹ میرا رنجہ تھے گھڑیوں کی تھکال پانے سے عذ کرتے تھے تھکال کہتے تھے شاد بویٹ بہ بکری کال خانہ خراس سے میرا خانہ کال</p>
<p>بیونکس طرح چاہتے ہیں ناز اٹھا ہیں آقا یوں غلاموں کی عزت برہا ہیں</p>	<p>دینا ہوا اور شیر رسول انام ہو ہمے تو کتنی ہیں کہ تم انکے غلام ہو</p>	<p>زیبا ہے کہ حسینؑ خدا اپنے جان رکھ وہی ہے کہ حسینؑ خالق ہوں کر</p>

<p>۱۹ واری بین سنا آواز آواز ندست کا جی رو با این برافرا خاندان کو کہ بہت ہے بدکار غوت آیت صد زمین پوریاں</p>	<p>۲۰ دیکھو قمار حضرت عباس چھو انہیں حسین کو جب چھپے غوت بین لادن کے بازو ہونے نقش قدم اب کا ہوا ہونے</p>	<p>۲۱ کیون داری جی کشتی کو گیارہ دربار کو کم نہی کے سبب باؤ غار کچھ تو جی بے بیہوش ادا کرو کچھ تو جی بے گونہ سر اپنے غار</p>
<p>۲۲ غز اپنا بھوکم جو بیت وہ کرتے ہیں مردان باوقا انہیں باتو بہتر ہیں</p>	<p>۲۳ کیا فیض صحبت شد عالی مقام ہے حیدر کی طرح سارے زمانے میں ہے</p>	<p>۲۴ ظاہر ہو کچھ تو فکر میں کیون رات میں ہوں تباہ و صاف صاف تو میں مٹن رہوں</p>
<p>۲۵ زیچہ بین جان الہی سر داری نیچو نگارے کرتے ہیں سنیہ چری میر کے بین بیکتو بین باغیہ چری بیچہ قدم بنائے ندین ناموری</p>	<p>۲۶ بین جانی ہوں تم لہجہ چینی نام تھلے دبے جیسے تجار کی دھن نام ہو جا دھوم تے کچھ ایسا بین کو کام ابو کچھ کعبہ جانے بین قباہ نام</p>	<p>۲۷ کم دو نو شیر ہو گئے شیر کاوش داد افشار کی تھے جو از امداد اکثر انھیں کی باتھ خامساں کلزار بازو تو اور طبع اوج واقار</p>
<p>۲۸ جرات ضرور چاہیے شیر و نلے واسطہ مرنا تو زندگی ہے دلیر و نلے واسطہ</p>	<p>۲۹ کیا جاڑ گیا ہوا لاکھوں بین دشمن بہانہ میں کیا کمون کہ جان نہیں مری جانین</p>	<p>۳۰ لعل دگر کے سایہ طوبی میں گھرے پیار و تمھارے جد کو زبرد کے پرے</p>
<p>۳۱ ساوت کام تے ہیں آقا کے پانویں کھیل جاتے ہیں آقا کے بڑے بڑے کہ نہ کھاتے ہیں آقا کے سید و شہزادے ہیں آقا کے</p>	<p>۳۲ کون سے کھیل کھیل آقا کے تشنہ بین فاطمہ زہرا کے گوں میں آقا کے بین خاں شہار بجیر ہوتے وان شاہ واقفا</p>	<p>۳۳ ہاں کی جوت عمربے واقف ہیں ردیہ خیلے سانسے شہر پر چلے حاکم جو فتح علم کے ہے بے جب کا سر از داری جہ الدین کے</p>
<p>۳۴ دکھلاتے ہیں وفا کا چلن ہر مقام پر جیتے ہیں آبرو پر تو مرتے ہیں نام پر</p>	<p>۳۵ کینہ ہے خاندان شہ مشرقین سے دیکھوں سلوک کے ذہین کیا جہلین سے</p>	<p>۳۶ ایسے لڑے کہ شاد و مہول زمین ہو تیرہ برس کی عمر میں جبر شکر ہو</p>

<p>۱۳۱          اسے نہ گئے خانہ نامہ          بجلی سے جانیں          بھل جھانٹ جاگو ایک ایک          بھل جھانٹ جاگو ایک ایک</p>	<p>۱۳۲          قزاقوں کی تو کو پوچھو          کیوں کہوں کہ پوچھو          کازان کے پوچھو          کازان کے پوچھو</p>	<p>۱۳۳          روشن ہو گیا          کس نے          سب جان بچا جان بچا</p>
<p>۱۳۴          بخونین زور رکھتے ہیں خیر کشانی کا          نعل ہو گا شہادت میں ہماری لٹی</p>	<p>۱۳۵          ٹھوڑے ٹھوڑے کی جانی کو دیکھو          بجائی نے مسکرا دیا بجائی کو دیکھو</p>	<p>۱۳۶          جاری ہوئے نام ہے شیر لہ کا          اب دم کوئیں میں ہرے ہیں چمک کی</p>
<p>۱۳۷          کیا ہے کوئی بھلا          ہم کوئی بھلا          ہم کوئی بھلا</p>	<p>۱۳۸          چھپانے کی ہر طرف          اس نے چھپانے کی ہر طرف</p>	<p>۱۳۹          اس نے چھپانے کی ہر طرف          اس نے چھپانے کی ہر طرف</p>
<p>۱۴۰          باقی رکھیں نشان نہ کسی بدنام کا          سرکات لائیں تیغ سے ابن زیاد کا</p>	<p>۱۴۱          فوجوں کو کیا دریکے کہ شیر و شیریں          تلواریں کھا کر تے ہیں ہم وہ دہلیز</p>	<p>۱۴۲          لوہے کے پٹ کو توڑ لیا جلد اس طرح          آئینہ ہاتھ میں کوئی لیتا ہے جھڑ</p>
<p>۱۴۳          سو جان ہم خدا میں الم بخور          سو جان ہم خدا میں الم بخور</p>	<p>۱۴۴          کیا ہے کوئی بھلا          کیا ہے کوئی بھلا</p>	<p>۱۴۵          کس نے چھپانے کی ہر طرف          کس نے چھپانے کی ہر طرف</p>
<p>۱۴۶          مکان سے یہ کہنگ میران سے ہم          سرکات ڈالیکا جو بھیجے قدم میں</p>	<p>۱۴۷          منہ پر چڑھے کوئی تو سر اوسکا امارین          رستم بھی ہو تو گھیر کے نیزہ مار لین</p>	<p>۱۴۸          عزا کا سر لکڑ سے بچا اور زلات کا          گھر میں خدا کے ہونے کا غل صلو کا</p>

ازہر سب کو از روز نشے اراہین تشوہام

<p>۳۱ امان نوا فرغیم سے کون خوابان ابر متیرا ہم کو دنیا اس تیرا قدم بقدم اپنے جس سے ہیں کس کو دینی میں پہنچے اس کو ہیں</p>	<p>۳۲ کی عرض شاہ کوئی باری بالاک اب بند ہوئے کو قدر و عظام تجربہ جی نقیون کے پہلے ہوا نام سنتی ہو چربی عابد ہو چکا جانین</p>	<p>۳۳ اسرار کے پتھر و زودہ و قلعہ ایک کر کے قتل ہوئے مسلک کے گھغلہ ناتیک قتل ہوئے گھوٹن ایک بار نام کی زیر جوئی گھوٹن کی غارت</p>
<p>۳۴ سکرین نہ پھر گلہ کے جہان پاؤں گاڑیں دشمن ملائے آٹھ تو ہیرہ بگاڑ دین</p>	<p>۳۵ روشن کریں بزرگوں کے نام و نشان حسرت میں ہیں ہے یہی امان جانکو</p>	<p>۳۶ ایک شور تھا کہ بیٹوں سو ماہ پھر لگی اجڑی تھی مانگہ کوکھ بھی ہر اڑی لگی</p>
<p>۳۷ پلکے تھوڑے لگے دونوں کون لیکھ دلائیں گئی رنیت جین لیکھ دلائیں نبوت کی پھر سچ کو ہیں تھوڑے کیوں نبوت کی مجاہد ہے یقین</p>	<p>۳۸ حکیم آنگا گرد دل ہوا یا نشین بختیگی دودم پیر ہیں آپس میں سنا زور دیکھیں ہم دونوں بزم یہ فوج کین پیر کویت خون پر</p>	<p>۳۹ دو لکے نمایاں کرانہ زور و خوں دانی خن میں بھی زور و خوں کہتے تھے دونوں پاؤں دودم کو ہیں بختیگی کے کیا خوں سے لیسے کو ہیں</p>
<p>۴۰ مار دے نیچے پیر دم و شام کو مان صدقے یاد رکھو مگر اس کلام کو</p>	<p>۴۱ واقعہ بزدگاہ سے اصلا نہیں کبھی لاشوں کو لوٹتے ہوئے دیکھا نہیں کبھی</p>	<p>۴۲ خوشنود فاطمہ ہوئیں دہ کام کر گئے چھوٹے تھے پر بہا نہیں بڑے نام کر گئے</p>
<p>۴۳ جب ارد قتل ضربی ہو چکا تھا مشکم کے لادوں کو کیا غم کا تھا کہ کیا بات دینی خود حیدر و خدا عزم رہے کہ بلالین جوان پیکار</p>	<p>۴۴ دو تو کو پیار کے پیسے نہ ہوا بکھوئے اضطراب عیسیٰ بقی بکھو ماسوئے تن کی جان ہو کم و نقصان کیونکہ کرون کلجے سے اپنے تھیں</p>	<p>۴۵ وہا میں ہوں لیسے تو لیسے بکھو ہوا سخت دلاوری کے شاہ پنا کہنے سے سرخ و ہون اور زور و قنا کیونکہ ہمارے پوچھا کیا ہوا مال</p>
<p>۴۶ زنیب کے دونوں بیٹوں کی تیر بدل گئی ہم پہلے مرنے جائیگے اسپر محل گئے</p>	<p>۴۷ شمشیر ہجر قلب پر کھائی نہ جائیگی دولت بہن کی مجھے لٹائی نہ جائیگی</p>	<p>۴۸ انکھیں تو ہیں سمجھ ابھی گواستقد نہیں رہنیں کینشت و خون ہر انھیں کچھ نہیں</p>

<p>۱۴۴          دوجانی نقل ہے ہفتین گنا          ایک سو بار سے جا بھی وہ کھینچ کر لائے          ملا کر لائے تیرا ہے بائیں زر گاہ          کیا ہے بعد جائے سزا کو دروغ</p>	<p>۱۴۵          فضلہ کو چھوڑ دیکھ لے لو اور حق          جا کر بلا تو لا علی الشکر کو کیا آپ          آنے میں غار ہو تو یہ کہنا بدرود میں          اس دم میں اپنی چو بھی امان میں رہیں</p>	<p>۱۴۶          اس نے عرض کی یہ کچھ کچھ نہیں          پوچھو کیا ہے ایک سو بار سے جا          قاتل میں اور حضرت حاتم          سریت غلام جو دو ایک ہے</p>
<p>۱۴۷          دانتیہ دغا ہے جو اتبک و فغان کی          دو لون نے ایک وعدہ پر اپنے وفانہ کی</p>	<p>۱۴۸          حال اٹکا دیکھیے گا اگر جائے گا آپ          کچھ لو پھنسا ہے سنکے چلے آگیا آپ</p>	<p>۱۴۹          ہاں چاک ستیوں کی یا شک پر گڑھوڑ          سینہ سپر میں عوں و مجھڑ ٹر بھی ہو</p>
<p>۱۵۰          لادری ابرو کا مٹی ابدہ نکھو دھکا          مٹی ہون میں وہ کھل پڑ جائے          کیا ہو گی وہ حصار و تحفظ کی جان          ہے عزیز کرتے ہیں نیکی و جانی</p>	<p>۱۵۱          ایچل میں جو وہ درگاہ زنا          دیکھ کھڑی ہے خاک لبست بوزار          غلام کے ہون چھوڑ تو ہے ان کو خراب          کیا ہے ہون چھوڑ تو ہے ان کو خراب</p>	<p>۱۵۲          راکر کا شکر لیا لو نہ کلام          آؤ بڑھلین کی چوچھو چھو کی چوچھو          دیکھا کہ وہ مے کے سر سے لگا لگا          وہاں سے چلے کیوں چوچھو چھو</p>
<p>۱۵۳          مظلوم آج سبط بنی سا کوئی نہیں          سچ ہے بڑی گھڑی میں کیا کوئی نہیں</p>	<p>۱۵۴          کیا آور کوئی تازہ ہوا غم حضور کو          پاتا ہوں مضطرب بہت اس دم حضور کو</p>	<p>۱۵۵          اس معرکہ میں خوب خوش میرا دل کیا          زہرا سے بھی علی سے بھی محو غل کیا</p>
<p>۱۵۶          رے میں فیج کے لہجائی          کیا فیج کی کہ اجازت کی طلب          نصیب میں اس کھنکھن          بھونکے ہو بھی نہیں دیکھو گراں</p>	<p>۱۵۷          فرمایا بان نصیب میں آؤ دروغ          کیونکہ مضطرب ہوں کی جانی پرچم          کیا کہ ہے بن سدرت گئی سوراخ          کہ لاؤ تو کا تو وہ گراں</p>	<p>۱۵۸          الشکر چھوڑ گئے کہ میں پوچھ کر          راکر کیا آپ میرا زاری میں کیا          دیکھ بھی میں کی نے بھی ایسی لاف          سدرت چلے ہوئے وہی تاد فاف</p>
<p>۱۵۹          ہالہ کر مری روح جو میت پر آئنگے          میرا خازنہ اگر مرد اٹھائینگے</p>	<p>۱۶۰          باقی جو کچھ میں اُنکے بھی جینے سے ہیں          اب کون کون سبط محمد کے پاس</p>	<p>۱۶۱          حضرت نے انکو منع کیا تھام تھام کے          توبہ اگر چکے ہیں قدم پر اہم کے</p>

<p>۵۵ جانتے ہیں کہ ہم نہیں ہوں بڑے جابین ہوں کہے کوئی کارزار سبھا کو چھوڑ کر چلے گئے اب یہ سب کچھ ہے</p>	<p>۵۵ میں کو جب چھوڑ کر چلے گئے بجائے تھے خود کے چکودہ لالہ غلام کلیے گا داد دے کر اسے آسمان غلام نصرت کیلئے ہیں تھے نہیں غلام</p>	<p>۵۵ چھاتی ہاتھ مار کے بول دے تو زبانیں قدم پر تار ایسے چلے گئے کھوکھون میں اسے تھکے تھکے کھوکھون میں اسے تھکے تھکے</p>
<p>۵۵ میں کیا کہوں جو کچھ اچھین سو دھال دیوڑھی سر دیکھیں آپ کہ کیا کا حال</p>	<p>۵۵ کیونکر سپاہ شام سے جنگ بدل کر اب آپ ہی غلاموں کی شکل کو ملکوں</p>	<p>۵۵ رہ ہوں بلالین غیر زین دہ جوڑے واری تمہارے سر سے یہ صد اتر زین</p>
<p>۵۵ کہتے ہیں کہ جوڑے ہاتھ جوڑے کیوں ماموں کا بڑا بڑا جوڑے کھیلے تھے غیب وہ جی ہوئے ان کا دے دین جا رہے ہیں</p>	<p>۵۵ بول شاہ کہ بڑا بڑا جوڑے وہ جوڑے کھلا کر تجا دیوڑے قاہل کھینچ کر اجازت کرے تمہارے داری دوڑے کوڑے</p>	<p>۵۵ جس نے تھکے تھکے راہ جوڑے کے علی گڑھ راہ جوڑے کے علی گڑھ</p>
<p>۵۵ وقف غلام زادوں کی رخصت میں اب ہو جائیں وہ خفا کین ایسا غضب</p>	<p>۵۵ فدیہ ہونے نون بادشہ مشرقین کے بھجوا دو رہیں گرد بھر کر خشتین کے</p>	<p>۵۵ دیکھا کہ لال دخت شیر الہ کو رہے ہیں سر دہرے ہوئے قزوین شاہ</p>
<p>۵۵ عجائب کی باتیں سن کر مفت کی جگہ جانی غافل نہیں کہیں کیا ہوئی ہو نہیں کہیں کیا ہوئی ہو</p>	<p>۵۵ پہلے سنگوں کو کہہ چکے دیکھ کر کہہ کر کہہ کر بچے ہیں وہ بچے ہیں خادم کو پہلے بچے ہیں</p>	<p>۵۵ بھوکھوں ہاتھ دیکھ کر اٹھا کر کے دے دے دے دے دے عجائب کی باتیں سن کر عجائب کی باتیں سن کر</p>
<p>۵۵ جلدی فدا ہوں بادشہ خوشحال پر سر رم کیجیے فریون کے حال پر</p>	<p>۵۵ حسرت یہ کہ ہمارے دل نامراد کو بھائی کی لاش اٹھا کر وہ جائیں جادو</p>	<p>۵۵ دے دے عتاب آئے نہ بت بھول کا بس اب نہ دیکھی ہمیں صدہ رسول کا</p>



<p>۱۰۰ جس کے ہونے کو نہ کہنے کی ضرورت تھی کچھ تیار اور علی گڑھ کو نہیں کیا دل تھا نہیں انھیں کچھ دین کا میں بھی سن رہی ہوں جو میرا</p>	<p>۱۰۱ روئے کیونکہ جو وہ غبت نہ فیض نے لکھا ہے چائی کوئی نہ فرمایا ہوں خدا پروردگار ہند کیا کہیں ہلا خیر ہمارا کرو ہند</p>	<p>۱۰۲ جس کے ہونے کو نہ کہنے کی ضرورت تھی کچھ تیار اور علی گڑھ کو نہیں کیا دل تھا نہیں انھیں کچھ دین کا میں بھی سن رہی ہوں جو میرا</p>
<p>۱۰۳ دم سے انھیں کا خلق میں لطف جیا اسکی قوم بھر کی یہی کائنات ہے</p>	<p>۱۰۴ تو دس برس کے تھے شہادت وا لو گھر میں جاوا آخری شخصت کے</p>	<p>۱۰۵ راضی ہوں کچھ ملال نہیں کچھ خفا نہیں کڑھو نہ تم خدا کی قسم میں خفا نہیں</p>
<p>۱۰۶ اگر تیرے عرض کی کہ ریشہ ہو گیا بیکر کی جاکو دیکھے میلان کی غرا مسلک کے لال جب ہو کر ایک خدا شیون کر اپنے پہ چھوٹی بان بخت</p>	<p>۱۰۷ بنا اوڑھو دھماکا کہ دیکھو کوئی کھم درپیش ہے نصیب سرفراز عدم کی عرض نامہ جو ہے شہر شہر آرام پاس میں جا بختیاب ہند</p>	<p>۱۰۸ نئے نصیب جاوے گا تو سوئے خدا کو توں نصیب دستان جاوے گا تو سینو پیڑ زخم و تیر دستان جاوے گا تو جیدر کی جنگ فوج کو دھلاوے گا تو سرخون کا ارتقا سوئے جاوے گا تو</p>
<p>۱۰۹ اکٹی میں حذر اب بھی کب مانتی ہوں اگر لے کر ہی چھاتے میں مانتی ہوں</p>	<p>۱۱۰ ہمشیر آگے ہیں نواسی مٹی کی ہیں خود بخشد مٹی دودھ کہ مٹی مٹی کی ہیں</p>	<p>۱۱۱ حکون سو بار بار قیامت بپا کرو دکھا ہور دم و شام میں ایسی دغا کرو</p>
<p>۱۱۲ اگر تیرے پیڑی زینت ہے تو مال کی عرض کیوں متورنا والا مال بابک دلچسپت بالین کی مال کیا نکلتا دانی انھیں ہو گاہ مال</p>	<p>۱۱۳ یکلے شاہ کی تو رخت وہ نہ کہیں گمور دین پچھ کے ہاتھ نہ تو کہیں چلائی دیو مان کہ خدا اون کے دین بان تھوڑا دین چور گمور تو کہیں</p>	<p>۱۱۴ مغرب میں الٹ دو صف کا زور کو مارو جھپٹ جھپٹ کی ہر ایک تاج کو پیدل کو دو تو جا کر دھو سو کو چھوڑو ان کے جھوٹا لٹ شاکو</p>
<p>۱۱۵ اسے میں دیر ہی وہ خفا ہے سبب نہیں بختشن رو دھو بھی تو کچھ اسکا عجب نہیں</p>	<p>۱۱۶ یون جا پڑی فرس سپہ بد دماغ میں طاؤس ارٹ کے جاتا ہے جھج جھج میں</p>	<p>۱۱۷ حشر کے جو عدد ہیں بل اُنکے کلا دو شہ کے قدم پر شمر کا سر لاکے ال دو</p>

ز سہم سہا ان جملہ پڑوسی اہل

<p>۴۴۴ بیونے زور سے دونا لگا لپیٹیم خیم ہوئے سلام کو مکر و فریب بھیرو صدائے آواز آسمان خام کچھ چو عاقل سے کہہ لے ہزار نام</p>	<p>۴۴۵ جس رشتہ میں ایک کبھی نہیں نہیں شل جگ سراسیمہ اور دکھلا دینا دینا دینا دینا نہیں کھینچ کر پانی دینا دینا دینا نہیں نقش خار لہر لہر لہر</p>	<p>۴۴۶ اس پانچویں جہان بگ رشتہ نام نہال بران ابرو نکاح بیونے ایکٹان دفعتاً بن بیوم نہیں ایک ہی ہونے کی کچھ نہیں</p>
<p>۴۴۷ پیا سے چلے ہین پہلے پہل زرد گاہ عزت آبرو سے مرین اوسکی راہ میں</p>	<p>۴۴۸ غل ہو یہ بزم خسرواں بسم نہا میں دو چاند پھر رہے ہین برابر نگاہ میں</p>	<p>۴۴۹ کھینچ جائے شکل تیر شہ بیانی کھینچے خام سے کھینچ یہ کیانی کمان کھینچے</p>
<p>۴۴۹ یکے کہ بگو ادا کر دی ہے نہیں فرات کے تیرے صفیری ہے سردیافین جیوری و جعفری ہے گلگون مکر درشت ہین کب کی ہے</p>	<p>۴۵۰ کس میں بے نخل قدح میں گر باگیل نو نو بے سواری ہے قوی کو ان نظارہ قاسم کے ہو رہے نہیں ہو رہے ہول خان کستوری ہے</p>	<p>۴۵۱ پہنچاؤن در وقت ابرو کھینچے چشم کو جگے جگے جو کھینچے ابو بے جان دے ہو دینا راجہ درشت کرتی دوشہ و فوج کدہ بند</p>
<p>۴۵۲ ہمکی شہیر عطر ہو اکین بدل گئیں جلو دھکا کے دور سے پران گئیں</p>	<p>۴۵۳ غم سے جگر کباب دل درد مند ہے ہر دم صدائے نالہ کو کو بلسند ہے</p>	<p>۴۵۴ تیزی زبان کو چاہیے اسکی صفائی لازم ہے ذوالفقار کا پانی دوات میں</p>
<p>۴۵۴ ہوئی ہون کے ہونے کو ڈھال خاویس سون ہونے کے جال چاران تیر درویشی ہون رویش گزین ہی ہوا افغان</p>	<p>۴۵۵ کیا بلوہ گرے نعل کو چین دکھلا رہی شام سے دو چین بائی ہے کس میں یہ شک چین پوئے عرف کو ہین کیسے چین</p>	<p>۴۵۶ مہنگان سر سہا بن ہونے کے کند چلے آئے دم تناف نہیں ہون ہون ہون ہون مہنہن ہون ہون ہون ہون</p>
<p>۴۵۷ غل تھا یہ اس طار دشت ستیر ہے خود برق کہہ ہی تھی کہ مجھ ہی تیر ہے</p>	<p>۴۵۸ چین چین کو دیکھ کے اُس خوش صفا کہتے ہین خضر نہر ہے آب حیات کی</p>	<p>۴۵۹ ہنگام جنگ کچھ کے اُنکے جمال کو رد کے ہو کر چشم بھی تہلی کی دھال کو</p>

<p>۱۰۰ چشم چرخش گنج خورشید نہ جہانست بیکے چرخ خوردن کردی ہوئی اس شوخیان گریں نوز چیکے جوی</p>	<p>۱۰۱ خود و یک زبان چنگی زبانیہ کجا شفقہ کجا بیک وارے جابر ذکر حلاوت لب شیرین کون شکستے زبان بگو دمن بوی</p>	<p>۱۰۲ سے بلج کو کور من چنن نیش بلج کو کور من چنن کونست پہلے دودن زبان سجود زخیر کمال سخن طولان</p>
<p>چشم چرخ فلک بدر و خشنین ہیں شیر خدا کے شیر کے یہ نور عین ہیں</p>	<p>کس منہ سے پھر انھیں ملکین یک یک کون بجو طبع سے جو لبون کونک کون</p>	<p>اور زیر اعلیٰ جو تل اب ذوقین ہیں ثابت ہوا ایل بلا شک میں ہیں</p>
<p>۱۰۳ بل کھا کے صاف کتنی بچہ دقت فدا کھا دین بیا بیا بک ابھٹکے اس کندین کے تھکن میں نکست شامیوں دہ دہ کارن</p>	<p>۱۰۴ وصف دہان تہت جو اکر زور کھمے نہ غنیمت دعووم چور کلیں جو اس میں کا تھا جو عوم انہوے اور کوئی امہ جو عوم</p>	<p>۱۰۵ کون تھن صاف شکر زور بہر صفایت بونین بیکار رکھا کر حسین گلو موز گلو نہند کا شمع طور کی خوجو رور</p>
<p>میری ہر ایک لٹ کو سلاسل چ فوس حلقہ ہر ایک گردن سرکش کا طوق ہے</p>	<p>گنجائش سخن گنجی اصلا نہوگی فدا اسکی بچ سے یہ گرہ دا نہوگی</p>	<p>پھر تا ہے گرد حال یہ اضطراب کا پردانہ نیکیا ہے چراغ آفتاب کا</p>
<p>۱۰۶ کلیں بے کیا رخ سپر خورشید حلقہ علی گلاب کا تازہ کھلا بر چیل سکھڑا فاطمہ سہر بیکار میںون سب بیکار اور دہو</p>	<p>۱۰۷ کرتی جو وصف گور نہوگی در زبانیہ ایک لب چو بیکار جو طوفان بات خود بیکار بہرین بن بچہ ہور نہوگی</p>	<p>۱۰۸ تھانہ میں بنے نظریہ باز و تھانہ سہا عدوین صوت فراغ و تھانہ بہر چاہیں جری کوئی ہو یہ حال بہر چاہیں وقت بچہ خورشید</p>
<p>کیا بس پہلے خزانے کسی گھنڈار کا بہر کوئی دم میں زمانہ بہر ار کا</p>	<p>نئے آہ تاسا بین نہ صفائی میں ترو چکین نوریان ادی کی ردی نہوگی</p>	<p>دم سوا انھیں کے شان شجاعت کی ہر گھر جرات انھیں کے ہاتھ زور و نہوگی</p>

<p>۹۱ بند لعل و سحر و جادو و جادو اک نور عبودہ کے بحر میں جہاں بند ہے کہ وہاں تو توکل کی دعا کتنی پہنچا کر کئی ناسیروں کو</p>	<p>۹۲ کجا قامت محمد کا درجہ چنانچہ کز باخوش قد و سنہ و کو چو چو عاشق کو جسے چاہیے کمال نشنہ شاد و فرح خندان اعتدال</p>	<p>۹۳ میر و مرثیہ کی ہون کر تو غم ہر گھوڑی حریف و حریف و کہ جو اس شمس ہون کی شمع آل و دود و شمع و دوجاں ہوا</p>
<p>تنبیہ نام مجھے دکھائی نہ جائیگی مردم ہو جو شے کبھی باقی نہ جائیگی</p>	<p>آزاد رہے اسی گل پیرن کا سرد یو یا علی نے جسکو یہ اوس پر کار</p>	<p>میدانین موج دامن باد صبا لگی ہاں بے نقاب ہوئیے بیشاک لگی</p>
<p>۹۴ تغافل و غفلت ہم دونوں کجا شہادت کے جسے پاس پاؤں پاؤں، انھیں ہون ہوا کتنی فرج ہوئے انھیں بار بار</p>	<p>۹۵ لینے نہ اس پر کو کیوں بلکہ مدد کی بوریہ ایک سلع ہوا منجھت مدد کی کا طور ہے خالی ہے کہ در یک شمع ہوا</p>	<p>۹۶ کشت و خاک و کشت و خاک نہ گمان از دوسرے کشت و خاک چچے انھیں کہ ہم پر کشت و خاک آب میں کھل ہی جا جائے کشت و خاک</p>
<p>بالیدہ ہے قلم بھی سرا پا کی شان پر پوچھا ہے افتخار کا سر آسمان پر</p>	<p>تنبیہ اور اسکے بوا دل شین نہیں جو ہر من ذوالفقار کے چین چین نہیں</p>	<p>برہم و صفت کی صفت ہے بیدار ہے رہ کر ہاتھ پڑتے ہیں ابرو کی تیغ پر</p>
<p>۹۷ کتنی ہے شب بیدار و شب بیدار کیا در سر صورت عالم کرے دور نا اعلیٰ کو جعفر غازی ہوا نصو پہنچے کے و قابل ہووند</p>	<p>۹۸ ابو کو دیکھ کر نظر آیا نہ ہوا دیکھا نہ تو تو گمان کو دیکھا کوڑی کی گرجا چاہ تو کہ نہیں خیال مورا زلف کا نور پان کر دیکھا</p>	<p>۹۹ دی بوجب فکر نہ ہو کہ چلی گئی رکھو ازل و ابدین چلی گئی تق و ترقی کا حق ہم دونوں پر سب کچھ ہر گرجا کی ایک ہر گرجا ہے</p>
<p>پھیلنا ہے نور اس میں ہے نشتر صل علی کا عل ہو قلم کی ضرر میں</p>	<p>لیلے و اسکے عشق میں کسکو جنون نہیں جنون کا ذکر کیا رگ سنبل میں خون نہیں</p>	<p>گردش ہو قلمی ہو خون ہر دلیر کا ابو شکار کھلیو پھر ترہن شیر کا</p>

<p>۱۰۱ کھانہ صفت سبک کی یاد عین نقاش کے گاہ قلم گاہ شکلا مکابو ہے انکی ملک اک تارم خطا چون دین بخت قرار</p>	<p>۱۰۲ کیا بقیہ ارق و دروازانی کوک بین بخت صفائی بکلاک سکون انکی آب تاب کج بکیر نیشہ کے دودھ دھو کر ہوا</p>	<p>۱۰۳ کھانہ صفت سبک کی یاد عین نقاش کے گاہ قلم گاہ شکلا مکابو ہے انکی ملک اک تارم خطا چون دین بخت قرار</p>
<p>۱۰۴ کیونکر کون کہ تیغ ہے نہان خلافت پھلی دکھاری ہر حکم آب حائیر</p>	<p>۱۰۵ دیکھیں وہ جو ہری جو دیار علی بن موتی صند میں ہوین دان بخت</p>	<p>۱۰۶ ہے موجود عایہ ہر اک عطر ساز کی ہوئے سلامتی تری زلف دراز کی</p>
<p>۱۰۷ کھانہ صفت سبک کی یاد عین نقاش کے گاہ قلم گاہ شکلا مکابو ہے انکی ملک اک تارم خطا چون دین بخت قرار</p>	<p>۱۰۸ کھانہ صفت سبک کی یاد عین نقاش کے گاہ قلم گاہ شکلا مکابو ہے انکی ملک اک تارم خطا چون دین بخت قرار</p>	<p>۱۰۹ کھانہ صفت سبک کی یاد عین نقاش کے گاہ قلم گاہ شکلا مکابو ہے انکی ملک اک تارم خطا چون دین بخت قرار</p>
<p>۱۱۰ تربک اسکی اہل ولا کو پسند پنج پختن کے محس کا بند ہے</p>	<p>۱۱۱ رضوان کا قول ہے کہ مریہ بر کیونکر ہنوعے کی ولایت کا پھل ہے</p>	<p>۱۱۲ دیکھو جو خوش مثل سنگد رنگاہ میں یان آئینہ میں ماہ ہے آئینہ ماہ میں</p>
<p>۱۱۳ کھانہ صفت سبک کی یاد عین نقاش کے گاہ قلم گاہ شکلا مکابو ہے انکی ملک اک تارم خطا چون دین بخت قرار</p>	<p>۱۱۴ کھانہ صفت سبک کی یاد عین نقاش کے گاہ قلم گاہ شکلا مکابو ہے انکی ملک اک تارم خطا چون دین بخت قرار</p>	<p>۱۱۵ کھانہ صفت سبک کی یاد عین نقاش کے گاہ قلم گاہ شکلا مکابو ہے انکی ملک اک تارم خطا چون دین بخت قرار</p>
<p>۱۱۶ حیران ہو جو حسن پہ اس کے جا ہوا آئینہ صلیب تل میں دبا ہوا</p>	<p>۱۱۷ گردن ہر شمال گلا جواب ہے متاب اس طرف ہے ادھر آفتاب</p>	<p>۱۱۸ کیا بات اس حسین اب لا جواب کی یہ ہے لالہ حسین خوشبو گلاب کی</p>

<p>۱۱۵ پہاں جبریک میں کیا کیا پہاں جبریک میں کیا کیا پہاں جبریک میں کیا کیا پہاں جبریک میں کیا کیا</p>	<p>۱۱۶ رکنا تھا کیت محمد بن رکنا تھا کیت محمد بن رکنا تھا کیت محمد بن رکنا تھا کیت محمد بن</p>	<p>۱۱۷ حضرت کا بختون لڑا دھڑکی حضرت کا بختون لڑا دھڑکی حضرت کا بختون لڑا دھڑکی حضرت کا بختون لڑا دھڑکی</p>
<p>تصویر کیا ہے کسی نازک خیال سے یان موقلم بھی چاہیے باریک بال سے</p>	<p>اڑاڑ کے بر جہاں رونا تھا نیزے کا عکس اُسکے لیے تازیانہ تھا</p>	<p>کیا ہوگا زلف سپہ خود پسند سے دیکھیں تو کون گرتا ہے مگر سمند سے</p>
<p>۱۱۸ کیا شہید محمد زبیاہ بنی میدان کربلا کی شہید بنی</p>	<p>۱۱۹ روکڑا ہو گا کر سیکر تجربہ کربلا کی شہید بنی</p>	<p>۱۲۰ دیکھتے ہیں کربلا کی شہید بنی دیکھتے ہیں کربلا کی شہید بنی</p>
<p>تحریر رحمت فرس خوش حسام کر منہ نلکے نقش پایہ سرا با تمام کر</p>	<p>تھہرے ہاتھ قلب دلیر و کمال سے بنیں کلیجہ خوف شیردن کے ہل گئے</p>	<p>رکتے ہیں دولہ کہ اسد ہم ولی کے ہر ہکے توہین ابھی پہنچا ہے علی کے ہر</p>
<p>۱۲۱ تحریر رحمت فرس خوش حسام کر منہ نلکے نقش پایہ سرا با تمام کر</p>	<p>۱۲۲ تحریر رحمت فرس خوش حسام کر منہ نلکے نقش پایہ سرا با تمام کر</p>	<p>۱۲۳ تحریر رحمت فرس خوش حسام کر منہ نلکے نقش پایہ سرا با تمام کر</p>
<p>تحریر رحمت فرس خوش حسام کر منہ نلکے نقش پایہ سرا با تمام کر</p>	<p>تحریر رحمت فرس خوش حسام کر منہ نلکے نقش پایہ سرا با تمام کر</p>	<p>تحریر رحمت فرس خوش حسام کر منہ نلکے نقش پایہ سرا با تمام کر</p>



<p>۱۳۹ دودو دودو کی دھون سنو دودو دودو کی دھون سنو دودو دودو کی دھون سنو دودو دودو کی دھون سنو</p>	<p>۱۳۸ دودو دودو کی دھون سنو دودو دودو کی دھون سنو دودو دودو کی دھون سنو دودو دودو کی دھون سنو</p>	<p>۱۳۷ دودو دودو کی دھون سنو دودو دودو کی دھون سنو دودو دودو کی دھون سنو دودو دودو کی دھون سنو</p>
<p>آہن میں گوشتان تن اہل نفاق تھے چورنگ کاٹنے میں یہ کچن بھڑا تھے</p>	<p>آہن میں گوشتان تن اہل نفاق تھے چورنگ کاٹنے میں یہ کچن بھڑا تھے</p>	<p>آہن میں گوشتان تن اہل نفاق تھے چورنگ کاٹنے میں یہ کچن بھڑا تھے</p>
<p>۱۳۶ دودو دودو کی دھون سنو دودو دودو کی دھون سنو دودو دودو کی دھون سنو دودو دودو کی دھون سنو</p>	<p>۱۳۵ دودو دودو کی دھون سنو دودو دودو کی دھون سنو دودو دودو کی دھون سنو دودو دودو کی دھون سنو</p>	<p>۱۳۴ دودو دودو کی دھون سنو دودو دودو کی دھون سنو دودو دودو کی دھون سنو دودو دودو کی دھون سنو</p>
<p>ضررین یہ تھیں کوئی کہ شکست آتھی دور دن کیچون کے زرہ تار تھی</p>	<p>ضررین یہ تھیں کوئی کہ شکست آتھی دور دن کیچون کے زرہ تار تھی</p>	<p>ضررین یہ تھیں کوئی کہ شکست آتھی دور دن کیچون کے زرہ تار تھی</p>
<p>۱۳۳ دودو دودو کی دھون سنو دودو دودو کی دھون سنو دودو دودو کی دھون سنو دودو دودو کی دھون سنو</p>	<p>۱۳۲ دودو دودو کی دھون سنو دودو دودو کی دھون سنو دودو دودو کی دھون سنو دودو دودو کی دھون سنو</p>	<p>۱۳۱ دودو دودو کی دھون سنو دودو دودو کی دھون سنو دودو دودو کی دھون سنو دودو دودو کی دھون سنو</p>
<p>فرق ایسا کچھ نہ تھا یہ قریب آنہ سکتے تھے سر پر دیوں کے دیدہ حسرت سے تکتے تھے</p>	<p>فرق ایسا کچھ نہ تھا یہ قریب آنہ سکتے تھے سر پر دیوں کے دیدہ حسرت سے تکتے تھے</p>	<p>فرق ایسا کچھ نہ تھا یہ قریب آنہ سکتے تھے سر پر دیوں کے دیدہ حسرت سے تکتے تھے</p>

<p>۱۵۱          ابرو چھڑا کر نکلتے تھے          بوسہ دے کر جیسا کہ تھے          ہوتا تھا دل لہجہ کی گریز و لہجہ</p>	<p>۱۵۲          کھینچے تھے باؤں سے نوڈا          در آنے تھے دل و دلیں          بجلی سے کوند جالتے تھے ہر آنے</p>	<p>۱۵۳          پیادہ سر ہاتھ آتے تھے          دیکھو تو دم کے لئے تھے          کب جو در سپاہ کے زخمتیں ہوں</p>
<p>۱۵۴          اٹار تھے عیان غصہ کر دیکار کے          دودھ کے چار چار تھے آٹھ چار کے</p>	<p>۱۵۵          سوزان تھے زخم تن پر ہر اک تیرہ فام کے          دلو کو سراج جلتے تھے شکرین شام کے</p>	<p>۱۵۶          پیار و گلے لگا کے جلا د حسین کو          شکلیں بھر ایک بار دکھا د حسین کو</p>
<p>۱۵۷          مارا مارا سو جان کے شے بیان کا          دیکھتے تھے چھوڑ دیا ہے اپنی جان کا          دیکھتے تھے ان کی سبکیں رانی جان کا</p>	<p>۱۵۸          ایسے لڑکے کرکھ کر دوزخ تھے          نازک کلا بنو پدم کی تھی م</p>	<p>۱۵۹          پلائی در سے خجے کے چکر تھے          اک لالہ نین تم چاہو کیوں</p>
<p>۱۶۰          دو کرتے ایک وارین اس بد شکار کو          ہاتے نہیں ہیں شرم ضلالت شمار کو</p>	<p>۱۶۱          کثرت سے فوج ظلم کے مجبور کر دیا          تیر دن سے سر سے تارہ قدم پور کر دیا</p>	<p>۱۶۲          حق نامی خدا کا ادا کر کے آئینکے          قسین وہ کھا گئے ہیں کہ ہم مرے کینگے</p>
<p>۱۶۳          ہر دم حشر کی بجائے تھے          زانے تھے بنو حشر کی بجائے تھے          رعبین چاکر تھے بنو حشر کی بجائے تھے</p>	<p>۱۶۴          بان فوج تاج میں کھڑے تھے          حضرت آدم تھے بنو حشر کی بجائے تھے</p>	<p>۱۶۵          کھڑا دودھ جھڑ گئے بنو حشر کی بجائے تھے          بنو حشر کی بجائے تھے بنو حشر کی بجائے تھے</p>
<p>۱۶۶          آفت میں گھر گئے تھے جھینبر سے سولا گئے          آگے اہل تھی پیچھے جہنم کی آگ تھی</p>	<p>۱۶۷          عرصہ ہوا وہ غامین تھے کے نو ہوا          اکبر بلاؤں سے مرے بھوکے پانچواں</p>	<p>۱۶۸          بید کر دیا نذا جو ہر اک بات تیر ہوں          بیٹے نہیں عزیز مجھے تم عزیز ہو</p>

[illegible]

<p>۱۶۱ عاشق کہا جینا کج اوقات بارگاہ نام و نام نشانے کہا کہ جینا بوجہ نال خیر جینا کج چون گویند جینا</p>	<p>۱۶۲ شوقین تھارے چہ چہ دکھ پڑا کہ بردہ کوئی اٹھا جہ جہا جہا شوق و لا زین کا بار جہ جہا جہا پستی جی جہا زون</p>	<p>۱۶۳ چھائی کر گھر گھر سے بیوہ زین نشانے کہا وہ جہ سے جہا جہا جہ جہا جہا جہا جہا جہا جہ جہا جہا جہا جہا جہا</p>
<p>تھکین وہ بے نصیب پھر تھارے مان بھی تمہارے آخری دیدار دیکھ لے</p>	<p>ہاڑی ہر اس کی چہم سے استخوانی گئی زنجیب پر لکے دل صفت باتم یہ گئی</p>	<p>جان بازیان دکھا کر جہاں سے گذر کر جیتا رہا میں ہا سے دس شہر مر گئے</p>
<p>۱۶۴ فروغ نہ کھوئی وہ بے چین وقفہ کہا کہ بوجہ جہا جہا تا شہر اٹ باقی جہا جہا جہا مان زود دھڑ بے زور جہا جہا</p>	<p>۱۶۵ یادہ اٹھا تو جہا جہا جہا مرد و جہا جہا جہا جہا رو کر کہ نہ جہا جہا جہا تا جہا جہا جہا جہا جہا</p>	<p>۱۶۶ میں کیا یاد ان اقلوی کے ضلع ہر جہا جہا جہا جہا جہا اعداد خون کی قاتل نہایت جہا عقیدین و نہادان کی دکھا جہا</p>
<p>فاتے سو سو ملک عدم کو ج کرتے ہیں حضرت بھی ہیں گواہ کہ ہم یا میر تہ ہیں</p>	<p>چھائی ہیرائی غم سے جوتہ کی جاتی اٹھ کر بلا میں لینے لگی اپنے جہا کی</p>	<p>اک ور تھا دکھا اور اہلی اُننگ نقشہ کھنچا تھا حیدر و جعفر کی جنگ</p>
<p>۱۶۷ کہہ دو کہ تو نہ تھا اجل میں میں جہا جہا جہا جہا جہا زود و زورم نہ جہا جہا جہا حضرت کو غافل جہا جہا جہا</p>	<p>۱۶۸ سنہ جہا جہا جہا جہا جہا نظام و جہا جہا جہا جہا جہا جہا جہا جہا جہا جہا زبان جواب جہا جہا جہا</p>	<p>۱۶۹ کہہ دو کہ تو نہ تھا اجل میں میں جہا جہا جہا جہا جہا زود و زورم نہ جہا جہا جہا حضرت کو غافل جہا جہا جہا</p>
<p>ہاتھوں دس نہ بدیدہ ترے بیٹے لگو عباسؑ زاندار بھی سر بیٹے لگو</p>	<p>آفت میں تہا ہوں غریب لہر بار بار کچھ ہو سکا نہ مجھے بہت شہسار ہوا</p>	<p>معلوم ہو گیا مجھے مشہ کے کلام سے اے میر تقی میر رہی تو جہا</p>

<p>۵۷ کسی یونین میں شکوت نہ کیا رہے تھارے خالق اکبر کا زیادہ پوری کج ہوئی دل کی بی بی زاد راضی ہو کے ادا مہم اور دین و عباد</p>	<p>۵۸ ماں کو کھتے نہ زانی کجی چلیں ابان بے بسے ایک کجی چلیں قربان جان نزل دل کی بی بی زاد شکوہ جان ہوئے وہ کون کا نام</p>	<p>۵۹ چھویدہ نہ ہوئے کجی چلیں جس کوئی نہ شریک نہ دین و عباد دل سخت اور پاویں بھاری کجی چلیں الان بغیر کجی کی بی بی زاد</p>
<p>موجود اہلیت رسالت پناہ بہین میں دودھ بخشے دئی ہوں یہ گویا ہر</p>	<p>ہے سخت اضطراب دل پاش پاش کو نکلے نہیں کس تے سے تمہاری تلاش کو</p>	<p>کم سن ہونا بلد ہوئی دے کے پیاسے ہو میں نے اچھین کو سونا ہے بخنے لہو ہو</p>
<p>۶۰ کچھ چھپا جان جو گئے پیر حیر زینب پیر کے لئے جگین بے پیر جہو کہ چھپ کر کہ چھپ کر نہ تے</p>	<p>۶۱ تجربہ سدا ہو چکا ہوئے سدا ہوئے کجی چلیں نہ تے برادہ کوئی دست نہ تے نہ تے وہ زور قمر کے وہ غضب کجی چلیں</p>	<p>۶۲ لاکھوں صوبوں میں جان کا وہ جادہ لڑے کجی چلیں نہ تے نزل جو کجی چلیں نہ تے نہ تے رہے برفاں کجی چلیں نہ تے</p>
<p>تقصیر ایسی کیا ہوئی زہرا کی جانی سر کچھ کام آخری نہ لیا اپنی دانی سر</p>	<p>کیونکر جلی نہ دل کو کنول دگر دل کا رات کو دوان گذر نہیں شمع و چراغ کا</p>	<p>آپس میں ہکلام بھی ہوئے نہ پاؤ گے داری یہ نرم نرم کچھ ہوئے نہ پاؤ گے</p>
<p>۶۳ جہو کہ چھپ کر کہ چھپ کر نہ تے زینب پیر کے لئے جگین بے پیر جہو کہ چھپ کر کہ چھپ کر نہ تے</p>	<p>۶۴ کچھ چھپا جان جو گئے پیر حیر زینب پیر کے لئے جگین بے پیر جہو کہ چھپ کر کہ چھپ کر نہ تے</p>	<p>۶۵ تجربہ سدا ہو چکا ہوئے سدا ہوئے کجی چلیں نہ تے برادہ کوئی دست نہ تے نہ تے وہ زور قمر کے وہ غضب کجی چلیں</p>
<p>پایا نہ زندہ جان اسی تم میں کھو گئی خیر اب پٹ پٹ کو میں لاشوں کو دئی</p>	<p>ہاں ہی جے جگہ سے نہ بیدار ہوئے تے تم دونوں رات بھرے پہلو میں تے</p>	<p>غفلت میں سو خطر میں خبر دار جاؤ اکھٹکا قدم یہ قدم پر ہے ہشیار جاؤ</p>

<p>۱۰۱ خیر چرخ کوئی کون ہو مگر کبھی کبھی نہ دل شیریں رکھا غیرت میں ہو چپ کو سب یاد رکھا میں نے سب کو مفسد و نالان و بھلا</p>	<p>۱۰۲ کبھی کبھی نہ دل شیریں رکھا کبھی کبھی نہ دل شیریں رکھا کبھی کبھی نہ دل شیریں رکھا کبھی کبھی نہ دل شیریں رکھا</p>	<p>۱۰۳ سلام اتنی ہی صدا ہوئی کہ کون و کلت وصف اسرار الہیاد و ہر وقت اسے مجھ ہی کیا ایشک بھین بھینم سے پانی سے جگایا تھے تو کسے کلمے</p>
<p>۱۰۴ ہیں بھائے حبیب خدا کے جیسے پھر ہے میں قافلہ سے حسینؑ عزیز کے</p>	<p>۱۰۵ کپڑے میں کچھ تیرو تے تن میں چھوڑ پہلو میں لکے سوو گے دو ملانے ہو</p>	<p>۱۰۶ نہلتے تھے حیدر کہ گفتار بجا فاد سائل کو نہ دلوں نہ کچھ ایوگانہ ہم</p>
<p>۱۰۷ پہلے پہل غریب میں ہی چھٹا امون کو کر بلا میں نہ رہتا ان کو جو چھوڑ گئے تو بڑی بے خبر غیرت از دنی کون نصیب میں</p>	<p>۱۰۸ یکے ذرا غم سے جھٹنے چھا جا دو تین بار درود سے کھار دین پتیا پنچہ کھینچتی آخروہ نوچ کھینچتی آخروہ نوچ</p>	<p>۱۰۹ کتنے تھے بی تقوٰی و فریب و اطہر کیا کام ہے دنیا کے جاوہر سے</p>
<p>۱۱۰ دن کرب میں بکامین بسر رات ہوئی اب شرمین پھر آنے ملاقات ہوئی</p>	<p>۱۱۱ جس نام کے پاس ایسے ندود لہر بار منصف ہوں اہل دل کراؤ کہ ہوش لہر</p>	<p>۱۱۲ بہتر نہ کہہ کر دن کر ہے جاوہر یخاک کا تیر ہے خورن سیر کر</p>
<p>۱۱۳ پہن کرے کہ کچھ گرا گیا خیال سراوٹ پر کہ ہے ہوش نہ خیال منہ پر لایہ کچھ کہ ہے ہوش نہ خیال جلال آج محمدین کول کے دیو بھلا</p>	<p>۱۱۴ آتش کا کچھ کچھ ہو گیا خیال وقت نہ رہی کہ کچھ ہو گیا خیال اس دور میں اگر چہ کمان و دستہ کلام ہو گیا کہ بہت عبادت ہو گیا کلام</p>	<p>۱۱۵ حاصل ہو جان قافہ خجاک و جانیا ہیں خاک کو پر دین نمان کیوڑاں</p>
<p>۱۱۶ جانا ہے دور نیند کو اسوقت ملل دُرد یہ ماتم خون بھر جی گرد نیند ڈال د</p>	<p>۱۱۷ معروف امین رہ جو طلبگار غلہ ہے نمرہ اسی ریاض کا گلزار غلہ ہے</p>	<p>۱۱۸ کچھ کچھ سے آؤ کا غلہ نہی کون و غلہ میں کت کچھ کلام</p>







<p>۱۰۱ دوستانہ زبان تو تو بہ تو تیرا بانا کم در در جیہ تیرا بدولت در ایستے تیرا دولت و دولت کا تیرا</p>	<p>۱۰۲ جانی نہیں تو تیرا افسوس طبع ہی تو تیرا لے نہیں جو کس عید سے تیرا صحت یہ تیرا</p>	<p>۱۰۳ آپا صد غم تو تیرا کھو حال عزی جی کہ تو تیرا خشب دی کا آغاز نام تو تیرا معاقدے پہلی ہی تیرا</p>
<p>۱۰۴ سب کچھ مجھے حاصل ہو وہ تیرا میں فاطمہ کر لال کا تیرا ہو تیرا</p>	<p>۱۰۵ اک روز سفر بادل نا شلا کر نیکے احباب اس طرح ہیں یاد کر نیکے</p>	<p>۱۰۶ دو ٹھکانہ کنبہ تھا خوشی اور نہ ملکا دوست تھا غل یا حسن حسن کا</p>
<p>۱۰۷ بلبل سے نہیں سن سکتا تیرا بلبل سے نہیں سن سکتا تیرا بلبل سے نہیں سن سکتا تیرا</p>	<p>۱۰۸ جولا نہیں اس غم سے تیرا روئے نہیں خیال سے تیرا رجہ و فغان در حین تیرا</p>	<p>۱۰۹ مکھانہ عید تیرا شکوہی تیرا روئی تیرا</p>
<p>۱۱۰ پر خاطر احباب سے منظور کیا ہے اصرار نے اُن لوگوں کے مجبور کیا ہے</p>	<p>۱۱۱ لکنا نہیں رد دل معنوم کسی سے تسکین طر قلب کو ہوتی ہے اسی سے</p>	<p>۱۱۲ اچھا نہوارنگ جو شادی کی بنا کا خون خشک ہے اتک اسی سے</p>
<p>۱۱۳ انسان کے لیے کم از کم تیرا اس کے لیے کم از کم تیرا افسوس ہو جب طبع تو طبع تیرا</p>	<p>۱۱۴ اس غم سے تیرا دو ٹھکانہ کنبہ تیرا جو غم سے تیرا</p>	<p>۱۱۵ اس کی پوری پوری تیرا ہر ایک ہی جو تیرا میں پ کی پوری تیرا</p>
<p>۱۱۶ روتا ہوں کہ امید ملاقات نہیں ہے زندہ تو ہوں کہ نہ وہ بات نہیں ہے</p>	<p>۱۱۷ حسرت ہے کہ ہر لفظ جو اہر کا رقم ہو کنٹھے سے زرد کے کوئی بیت نہ ہو</p>	<p>۱۱۸ جز جادو اور تو کیا اور طے ہی کہ صدیقہ کہ گہرا کی رد اور طے ہی کہ</p>

<p>۵۷ دہلکا کا وہ جوان کہ بن گیا تھا بان اندر غم آنفیس پہ خود عالم بجا دین جان پہ سکھین بھیجے کو نزل پر دوش پہ</p>	<p>۵۸ پیدا تھی رات ہی نام کی عکاسی اندھیرے میں چھپے چوٹی میں تھا بیاہ عجب کہ بیاہی جا ست سے بار نہ نہت نہ سار نہ نہت</p>	<p>۵۹ دو گھنٹہ لاکھ چلا جاوے نہایت حق آگیا اس شیب میں مادر نے سنایا لیل باغ میں مادر سے گئی نیک دودھوں میں</p>
<p>۶۰ بن پائی زبان خشک پر اس ماہ کی چشم آنسوؤں سے برا مصیبت میں ایسا بھی ناز میں نہ تھا نہ تھا شب بھر کو رو رہا کہ عجب</p>	<p>۶۱ کڑا ہوں بیان شوکت شام میں دین داد خن در بیان تو دہ تجہ تو دہر بیان تو دہر تجہ تو دہر بیان تو دہر</p>	<p>۶۲ تجہ تو دہر بیان تو دہر تجہ تو دہر بیان تو دہر تجہ تو دہر بیان تو دہر تجہ تو دہر بیان تو دہر</p>
<p>۶۳ تھا ضبط کا یا رانہ جوان کو نہ مسک شادی تو ہوئی رات کو ماتم ہوا نہ کو دہلکا بن گیا بچہ بچہ پہننے ہو کر بوسے دہلکا بن گیا</p>	<p>۶۴ افسردہ جو دیکھا ہے چرخ حسنی کو اب تلے ہن مسند پہننے پاس نبی کو اگر نو خیز شوکت باز دھادے شوق ہو جان جلو جانا دھادے</p>	<p>۶۵ جلو گھبرا اس دیشم و جاہ نے دیکھا مسند چاند کا آئینہ میں نوشاہ نے بکھا کھول کر آہ آواز دھادے صاف آہی آہ آواز دھادے</p>
<p>۶۶ آز ہے وہ شب نیست کی نرت سفری شمشیر دودم سے مسند پر دھری یون شاہ مقصود دم فکر سخن آئے جس طرح کہ ڈالے ہو گھوٹ دھن</p>	<p>۶۷ یون شاہ مقصود دم فکر سخن آئے جس طرح کہ ڈالے ہو گھوٹ دھن یون شاہ مقصود دم فکر سخن آئے جس طرح کہ ڈالے ہو گھوٹ دھن</p>	<p>۶۸ یون شاہ مقصود دم فکر سخن آئے جس طرح کہ ڈالے ہو گھوٹ دھن یون شاہ مقصود دم فکر سخن آئے جس طرح کہ ڈالے ہو گھوٹ دھن</p>

<p>۱۳۷ مکملات جن میں جن کی زبان چاند زین پر آریا پر کمان و پیان چھوڑی خدا ہونے لگا جو ہوئی برکات ہن بلخ خانو</p>	<p>۱۳۸ عاشق بنی ہوئی ہوئی ان دنوں کی اور کبریا عباسی افسانہ کرم کا صدقہ وان کی جان روز گھر چھوڑ دیا</p>	<p>۱۳۹ مکملات جن میں جن کی زبان چاند زین پر آریا پر کمان و پیان چھوڑی خدا ہونے لگا جو ہوئی برکات ہن بلخ خانو</p>
<p>۱۴۰ یہ سن ہر جلوہ چمن قدرت رب کا مین کیا کون حیران و خود آئینہ علیا</p>	<p>۱۴۱ نرمایا کہ تم پاس رہو اپنے چا کے ہم بھانجہ کز خون کا عوض لیتے ہیں جا</p>	<p>۱۴۲ پہل نقل ظفر ز حرم باطن لاؤں اُن درون کے سر بازہ کہ کفر ان لاؤں</p>
<p>۱۴۳ ایک عروسی ہوئی جبکہ قیامت کج دین جسکی فقر قانون قیامت بہنے لگا باہر ہی سے طاعت شب صبح ہو جو عبادت</p>	<p>۱۴۴ کمالیہ تہذیب و تمدن کا علقہ میں کیا کیوں دیکھو پہنوں کیا غریبوں کو ارامے آغوش کرالوں کو</p>	<p>۱۴۵ مکملات جن میں جن کی زبان چاند زین پر آریا پر کمان و پیان چھوڑی خدا ہونے لگا جو ہوئی برکات ہن بلخ خانو</p>
<p>۱۴۶ تھا ذکر خدا انجمن شاہ مشہان میں آخر وہ نماز شب آخر قہقہ ہا نہیں</p>	<p>۱۴۷ معلوم تھے نیچے گھر گزار با تھو رحم اُنہ تو لازم تھا کہ مجرم و خطا تھو</p>	<p>۱۴۸ جواہر ہر شان شجاعت وہ کرنیگا ہم تاسم واکثر یہ فدا ہو کر نیکے</p>
<p>۱۴۹ جاکر تشریف بیان کی گئی نیکے عالم ہونی آغاز کارانی بجائز تھا جان برون کی جانی وہ بیکور وئی اس کی جانی</p>	<p>۱۵۰ مکملات جن میں جن کی زبان چاند زین پر آریا پر کمان و پیان چھوڑی خدا ہونے لگا جو ہوئی برکات ہن بلخ خانو</p>	<p>۱۵۱ مکملات جن میں جن کی زبان چاند زین پر آریا پر کمان و پیان چھوڑی خدا ہونے لگا جو ہوئی برکات ہن بلخ خانو</p>
<p>۱۵۲ مصرف ہوئی بازہ طعن و فتن تا تم کی صفین کچھ لگیں شادی کے گھن</p>	<p>۱۵۳ نہی کرنا آج کیسے پہنچے ہیں آب دہم ہے اور آگے لگیں</p>	<p>۱۵۴ مکملات جن میں جن کی زبان چاند زین پر آریا پر کمان و پیان چھوڑی خدا ہونے لگا جو ہوئی برکات ہن بلخ خانو</p>



<p>۵۱۳ میر جابر جبریل سے ملائے تو اپنے کچھ غم جو پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ میں سے غم جو پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ میر جابر جبریل سے ملائے تو اپنے</p>	<p>۵۱۴ غائب کی غم جو پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ جو صلیحیت جو پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ جاگڑا ہوا اندوہ جو پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ غائب کی غم جو پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ</p>	<p>۵۱۵ پہلے تھا پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ کتنے کے راز و مخبر جو پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ میر جابر جبریل سے ملائے تو اپنے</p>
<p>۵۱۶ حسرت ہو کہ حق سے شہد الا کو ادا ہوں بعد اسکے حضور اکبر و شان فلاں</p>	<p>۵۱۷ مشتاق عدم مہینہ آدم بھی نہ لینگے بیراہ مین ہو گئے کہ ہم اپنے حلینگے</p>	<p>۵۱۸ نگین بندگی جان ہو دو لہا کی دھوین مین شادی کا اب جاتے مین دربار حسن مین</p>
<p>۵۱۹ پہلے میر جابر جبریل سے ملائے تو اپنے میں سے غم جو پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ میر جابر جبریل سے ملائے تو اپنے</p>	<p>۵۲۰ پہلے میر جابر جبریل سے ملائے تو اپنے میں سے غم جو پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ میر جابر جبریل سے ملائے تو اپنے</p>	<p>۵۲۱ پہلے میر جابر جبریل سے ملائے تو اپنے میں سے غم جو پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ میر جابر جبریل سے ملائے تو اپنے</p>
<p>۵۲۲ تون جو شہین بیخ دندان کھا لینگے گز جائینگے اگر آپ تو ہم جائینگے زمین</p>	<p>۵۲۳ میر جابر جبریل سے ملائے تو اپنے میں سے غم جو پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ میر جابر جبریل سے ملائے تو اپنے</p>	<p>۵۲۴ نصرت کی خبر غلامین جا پہونچی ہو صاحب لینے کو عروس اجل آپونچی ہے تہا</p>
<p>۵۲۵ میر جابر جبریل سے ملائے تو اپنے میں سے غم جو پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ میر جابر جبریل سے ملائے تو اپنے</p>	<p>۵۲۶ میر جابر جبریل سے ملائے تو اپنے میں سے غم جو پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ میر جابر جبریل سے ملائے تو اپنے</p>	<p>۵۲۷ میر جابر جبریل سے ملائے تو اپنے میں سے غم جو پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ میر جابر جبریل سے ملائے تو اپنے</p>
<p>۵۲۸ تھامی ہوں حق مین مگر اس جس کو کہہ مگر ہے ہر دل اور مین مگر اس جس کو کہہ</p>	<p>۵۲۹ فرمایا کہ ہاں سچ ہو مین صد شہر دین اور اسی جہین شکر کے سجد کو زمین</p>	<p>۵۳۰ کام آؤ مصیبت مین جو عاشق ہو بندگی امداد کرد قاطعہ زہرا کے پسر کی</p>

۵۱۳  
۵۱۴  
۵۱۵  
۵۱۶  
۵۱۷  
۵۱۸  
۵۱۹  
۵۲۰  
۵۲۱  
۵۲۲  
۵۲۳  
۵۲۴  
۵۲۵  
۵۲۶  
۵۲۷  
۵۲۸  
۵۲۹  
۵۳۰



<p>۱۰۱ کچھ نہ گئی جنت جنت دو طرفہ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت</p>	<p>۱۰۲ کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت</p>	<p>۱۰۳ کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت</p>
<p>۱۰۴ اشک آنکھوں میں زانو اندوہ پر سر معلوم تو ہو گیا انھیں منظور نظر ہے</p>	<p>۱۰۵ یاد اہلی فراموش ہو اکدم تو قسم میں گربات بھی حور و نسے کرین ہم تو قسم میں</p>	<p>۱۰۶ صدر ہے کہ میں حسن سبز قبا تیر آئے ہیں اب تو مے منظر چچا پر</p>
<p>۱۰۷ کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت</p>	<p>۱۰۸ کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت</p>	<p>۱۰۹ کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت</p>
<p>۱۱۰ صدر ہے کہ میں ہو گا جو ذاب بات کر دی کیا مر کے یہ جب آئیں گے تب بات کر دی</p>	<p>۱۱۱ پل بھر کا بھروسہ انھیں اس دار میں کٹ جائیں گے دن بھر کا کھٹم رہیں</p>	<p>۱۱۲ گلزار ارم دیکھتے ہی بھول نہ جانا قربان گئی آنکھوں میں بھول نہ جانا</p>
<p>۱۱۳ کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت</p>	<p>۱۱۴ کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت</p>	<p>۱۱۵ کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت</p>
<p>۱۱۶ غریب کو بے آہ دیکھا کچھ نہیں بنتی بسل کو ترپتے کو سوا کچھ نہیں بنتی</p>	<p>۱۱۷ کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت</p>	<p>۱۱۸ کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت</p>





<p>۹۱ چرخ چرخان بخت چرخان بخت چرخ چرخان بخت چرخان بخت چرخ چرخان بخت چرخان بخت چرخ چرخان بخت چرخان بخت</p>	<p>۹۲ چرخ چرخان بخت چرخان بخت چرخ چرخان بخت چرخان بخت چرخ چرخان بخت چرخان بخت چرخ چرخان بخت چرخان بخت</p>	<p>۹۳ چرخ چرخان بخت چرخان بخت چرخ چرخان بخت چرخان بخت چرخ چرخان بخت چرخان بخت چرخ چرخان بخت چرخان بخت</p>
<p>۹۴ سبز ہے مگر رشک چرخان بخت نوشادہ کا گلگون بھی دھن چرخان بخت</p>	<p>۹۵ ہر رنگ میں آونست جان بخت نور دہندہ سر سے شیرازان بخت</p>	<p>۹۶ آتر آلودہ کچھ دیر تھی بیکار میں باقی اک نیزہ کا تھا فرق گل و خار میں باقی</p>
<p>۹۷ لوٹنے میں جو تاج کا جوڑا لگا سردار سے لگا کر دیش کے چرخان بخت</p>	<p>۹۸ وہاں آج جو بے نیل بخت زیر دھندہ بخت چرخان بخت</p>	<p>۹۹ قربانیکہ بخت چرخان بخت قربانیکہ بخت چرخان بخت</p>
<p>۱۰۰ دم بھرتی در دولت و اقبال کھلیکا جواز نبار سے نوشادہ کا اقبال کھلیکا</p>	<p>۱۰۱ چرخ چرخان بخت چرخان بخت نور دہندہ سر سے شیرازان بخت</p>	<p>۱۰۲ دو نو لطف اس جنگ میں کوشش چوری تھی ارزق کی بھی بھڑک پڑی آنکھ اڑی تھی</p>
<p>۱۰۳ نور دہندہ سر سے شیرازان بخت نور دہندہ سر سے شیرازان بخت</p>	<p>۱۰۴ نور دہندہ سر سے شیرازان بخت نور دہندہ سر سے شیرازان بخت</p>	<p>۱۰۵ بان دو بخت چرخان بخت بان دو بخت چرخان بخت</p>
<p>۱۰۶ ہم شیرازان نزدیک ہرن نہیں سکتا جب دیکھ لیا صید کو پھر جانیں سکتا</p>	<p>۱۰۷ ہم شیرازان نزدیک ہرن نہیں سکتا جب دیکھ لیا صید کو پھر جانیں سکتا</p>	<p>۱۰۸ لڑائی میں دید اللہ مرد دگار تھے ایک اک دار جو اسکا تھا تو سوداگر تھے ایک</p>

مثنوی بریلوس

<p>نثر بھڑکے ہوئے بجائی کو غم تھا ان دونوں نے حکم کیا گر کار اور قاسم قاسم سکون لیا دونوں</p>	<p>نثر تو اتنے قاسم کی بی بی کیون تیرے بچاؤ میں اب شہ کے بچے سے دراں بچاؤ میں</p>	<p>نثر گر ہی گاہ سناں نارو سے گاہ بھڑکے ہوئے بازل میں بلبل</p>
<p>کب تیج چلی تشر و حیران تھا اک طول میں حزن گہا ایک فن</p>	<p>وہ لاف زنی وقت غامی ہوئی تیری او نخل ستم اب ہو گیا ہوئی تیری</p>	<p>تاگن تھی کہ تکی تھی آتی تھی بدن کو اک شمع کی کو تھی کہ جلائی تھی بدن کو</p>
<p>نثر تو نے ضابطہ کی ازرق نہا تھا سے بھائی نہا تھا سے بھائی نہا تھا سے بھائی</p>	<p>نثر تو نے گھوڑا دیا تو نے گھوڑا دیا تو نے گھوڑا دیا تو نے گھوڑا دیا</p>	<p>نثر تو نے گھوڑا دیا تو نے گھوڑا دیا تو نے گھوڑا دیا تو نے گھوڑا دیا</p>
<p>جہنگ کہ بل دس موز کا تمشیر نکالی سرکش درسم آلودہ کی تیر نکالے</p>	<p>وہ دیدہ پر خون جو ادھر گھر کو دونوں تلوار کا اک دار میں ہاتھ اڑ گئے دونوں</p>	<p>کہ خاک چلا اس کی زبان سم نہیں باقی کچھ مل تھی موز میں گھر دم نہیں باقی</p>
<p>نثر کالو کی زبان تھی کہ تمشیر نکالی جانب نواز تھی کہ تمشیر نکالی نکلا وہ بلیسے تو جان کی نہیں جان</p>	<p>نثر دو بجائی تھی کہ تمشیر نکالی بلیسے تو جان کی نہیں جان نکلا وہ بلیسے تو جان کی نہیں جان</p>	<p>نثر تو نے گھوڑا دیا تو نے گھوڑا دیا تو نے گھوڑا دیا تو نے گھوڑا دیا</p>
<p>نیرہ کا دان روز چلیکا نہ کمان کا فرزند ہے وہ خسر تو سین مکان کا</p>	<p>کٹ جائیگے سر و حل نہ ہونے ملیگا یشیر کا مارا ہوا ہونے ملے گا</p>	<p>دورح کی طرف کا فرغ در کھنچا ہے بھٹاؤ کہ پھر دار پہ منصور کھنچا ہے</p>

اسے صاف صاف لکھو











<p>۱۱۰ پیشانی پر شک و شبہ نہ آجائے خادمِ نبویؐ کی خوشحال آجائے سب سے پہلے اس کو دجال آجائے پس پھر دجال کی خوشحال آجائے</p>	<p>۱۱۱ دو چہرے کو جو تباہ و خراب نہیں کہ یہ اور ہیں غور فرما دو چہرے کا جو نہ شبہا تو تباہ ان کو چہرے پر جاوڑی راہ</p>	<p>۱۱۲ اگر کایا سطر جو نہ تباہ اس شک و شبہ کی تباہ قائم نہ رہے تباہ سب سے پہلے تباہ</p>
<p>۱۱۳ ہر قسم جو تباہ واری پاتا ہے بھانڈا نظر آتی ہے کتا و گھبراہٹ بھانڈا نظر آتی ہے کتا و گھبراہٹ</p>	<p>۱۱۴ ہے جویش و غماستد صفت شکنی ہیں کہا تو نہیں آگاہ کہ ہم نخستنی ہیں</p>	<p>۱۱۵ اقبال شہنشاہ تجاری کا سب سے مولایہ تری بندہ نوازی کا سب سے</p>
<p>۱۱۶ سوزان تباہ و خراب اوجہ تباہ و خراب سوزان تباہ و خراب اوجہ تباہ و خراب</p>	<p>۱۱۷ اک جادہ دباغ شریم کی وجہ تباہ و خراب اک جادہ دباغ شریم کی وجہ تباہ و خراب</p>	<p>۱۱۸ ابنِ حقین تباہ و خراب سوزان تباہ و خراب ابنِ حقین تباہ و خراب سوزان تباہ و خراب</p>
<p>۱۱۹ غل ہی کہ چکی تو کی یہ گھائی نہیں کی ایسی کسی لڑکے کی لڑائی نہیں کی</p>	<p>۱۲۰ پر خون سرزمین پر تنِ دیرینہ تھا تاہوت میں کو ہے کفِ سنیہ تھا</p>	<p>۱۲۱ کم ہوگی طاقت جو حق اس شہنشاہ میں سب دو گیا غفلت شہانہ امویں</p>
<p>۱۲۲ اگر شہنشاہ صاف تباہ و خراب اگر شہنشاہ صاف تباہ و خراب</p>	<p>۱۲۳ خاکِ جہاں پر کھینچا ہے خاکِ جہاں پر کھینچا ہے</p>	<p>۱۲۴ بغیرِ قاتل سے چلنے والے بغیرِ قاتل سے چلنے والے</p>
<p>۱۲۵ رکنے کا نہیں دار شجاع ازلی کا دوسرے جو رہب کا تو یہ ہاتھ علی کا</p>	<p>۱۲۶ ضربت گانیا رنگ نہ دیکھا ہو تو دیکھو اگر میں چورنگ نہ دیکھا ہو تو دیکھو</p>	<p>۱۲۷ اب جنگ ہو گیا اُس قمر برج شرف نوارہ خون چھٹنے لگو دو نو طرف</p>

۱۱۰  
۱۱۱  
۱۱۲  
۱۱۳  
۱۱۴  
۱۱۵  
۱۱۶  
۱۱۷  
۱۱۸  
۱۱۹  
۱۲۰  
۱۲۱  
۱۲۲  
۱۲۳  
۱۲۴  
۱۲۵  
۱۲۶  
۱۲۷

<p>۱۳۱ لاہور میں رہا کرتا تھا کہ کبھی کبھار منہ پر ہاتھ رکھ کر کہتا تھا کہ گھر میں سے کچھ نہ لے کر نہ آؤں</p>	<p>۱۳۲ میں نے کبھی کوئی دھن نہیں میں نے کبھی کوئی دھن نہیں میں نے کبھی کوئی دھن نہیں</p>	<p>۱۳۳ میں نے کبھی کوئی دھن نہیں میں نے کبھی کوئی دھن نہیں میں نے کبھی کوئی دھن نہیں</p>
<p>۱۳۴ ہاں میں نے کبھی کوئی دھن نہیں اب بس بس بس بس بس بس بس بس</p>	<p>۱۳۵ اُسے بھی تو لڑنے سے یہ معذور ہوا تو دیکھ تو لڑنے سے یہ معذور ہوا</p>	<p>۱۳۶ سرکھٹے کی تھوہین شمشیر لکھتے ہو ظالم کی نظر حلق مبارک کی طرف ہو</p>
<p>۱۳۷ میں نے کبھی کوئی دھن نہیں میں نے کبھی کوئی دھن نہیں میں نے کبھی کوئی دھن نہیں</p>	<p>۱۳۸ میں نے کبھی کوئی دھن نہیں میں نے کبھی کوئی دھن نہیں میں نے کبھی کوئی دھن نہیں</p>	<p>۱۳۹ میں نے کبھی کوئی دھن نہیں میں نے کبھی کوئی دھن نہیں میں نے کبھی کوئی دھن نہیں</p>
<p>۱۴۰ دھمک گیا بیہوش ہو کر قوط عطر سے گھوڑی سے گرے جب آفاقہ ہوا غم سے</p>	<p>۱۴۱ تو رائے بند آئینہ ہو میں ڈھل گیا دھمک سے ہوا کا سر سراب حسن کا</p>	<p>۱۴۲ میں نے کبھی کوئی دھن نہیں میں نے کبھی کوئی دھن نہیں میں نے کبھی کوئی دھن نہیں</p>
<p>۱۴۳ میں نے کبھی کوئی دھن نہیں میں نے کبھی کوئی دھن نہیں میں نے کبھی کوئی دھن نہیں</p>	<p>۱۴۴ میں نے کبھی کوئی دھن نہیں میں نے کبھی کوئی دھن نہیں میں نے کبھی کوئی دھن نہیں</p>	<p>۱۴۵ میں نے کبھی کوئی دھن نہیں میں نے کبھی کوئی دھن نہیں میں نے کبھی کوئی دھن نہیں</p>
<p>۱۴۶ اُسے کھا قاسم کی طرف ہاتھ اٹھا کر وائے کہ میں قتل سے کرتا ہوں جا کر</p>	<p>۱۴۷ روتا ہوں کہ ہنگام سفر آپ نہیں بابا تو ہیں لاشے پہ مگر آپ نہیں ہیں</p>	<p>۱۴۸ عباس دلاور ترن صد پاش پہ روتے مادر حسین ابن علی لاش پہ روتے</p>

۱۳۰  
میں نے کبھی کوئی دھن نہیں  
میں نے کبھی کوئی دھن نہیں  
میں نے کبھی کوئی دھن نہیں

<p>۱۵۸          رجب میں شاد و جاہل کا کھنچا          لاش و اصل جو شب و دن قابل          اٹھا ٹھکانا گری خاک پاں کھول دیوں          حلالی میں حیدر سے لاش کو کبریاں</p>	<p>۱۵۹          بکھری شمشاد اسی چلین          لائی نئی پود بھی لاشے پہ چلے          بکھری جو بنے کے نظر آئے تھے          کھڑے سے اوزر کھٹے گئے تھے</p>	<p>۱۶۰          ہمت بھی نہیں آتی کیا خاک کہوں          صاحت اجازت یہ کہ تربت یہ ہو          قد مون و جبین بادل صد چاک لگائی          بالونہ بھی خسار و نہی خاک لگائی</p>
<p>۱۶۱          شام نہ لیکے بات کو          لاکھوں روپے تربت کا عجیب          نشت بن نہن جلائے ہے بجان          اوزر کھٹے کسے کہ ہر جاہل</p>	<p>۱۶۲          شام نہ لیکے بات کو          لاکھوں روپے تربت کا عجیب          نشت بن نہن جلائے ہے بجان          اوزر کھٹے کسے کہ ہر جاہل</p>	<p>۱۶۳          ہم نظم سخن کو کبھی محتاج نہیں ہیں          افسوس کہ مجلس میں انیس آج نہیں          تھی دلو خبر اتکوں سے منہ ہوتی تھی          میرات سے اس نگر لیے روتی تھی</p>
<p>۱۶۴          شام نہ لیکے بات کو          لاکھوں روپے تربت کا عجیب          نشت بن نہن جلائے ہے بجان          اوزر کھٹے کسے کہ ہر جاہل</p>	<p>۱۶۵          شام نہ لیکے بات کو          لاکھوں روپے تربت کا عجیب          نشت بن نہن جلائے ہے بجان          اوزر کھٹے کسے کہ ہر جاہل</p>	<p>۱۶۶          شام نہ لیکے بات کو          لاکھوں روپے تربت کا عجیب          نشت بن نہن جلائے ہے بجان          اوزر کھٹے کسے کہ ہر جاہل</p>



<p>۱۰۰          از تپش آہو و تپش چاکر          از تپش نطق انبی و تپش چاکر          از تپش نطق کرم عالی و تپش چاکر          از تپش نطق کرم اول اعدا چاکر          از تپش نطق کرم اول اعدا چاکر</p>	<p>۱۰۱          کھنکھ ورق پر مکتوب نظم کرم          ہو کونسان نیر کرم کرم          ایک ایک مین ہو مین خنک کرم          نو کون شید صاف بجا کرم کرم</p>	<p>۱۰۲          کیا و تپش نطق کرم کرم          جارت مین تپش شاعت مین تپش          نوشید آسمان کرم صاحب کرم          سبط نبی کا قوت بازو کرم</p>
<p>۱۰۳          کچھ جا کھل صاف صفت کارزاری          تیزی ہر ایک بیت مین ہو ذوالفقار          کچھ جا کھل صاف صفت کارزاری          تیزی ہر ایک بیت مین ہو ذوالفقار</p>	<p>۱۰۴          ایک ایک دائرہ سپر لاجواب ہو          ہر لام الف مین تیخ دو پیکر کی آہو          ایک ایک دائرہ سپر لاجواب ہو          ہر لام الف مین تیخ دو پیکر کی آہو</p>	<p>۱۰۵          ہے فخر اسکو یہ درجہ یلین          ایسا جفتاب ہوتیہ شرف یلین          ہے فخر اسکو یہ درجہ یلین          ایسا جفتاب ہوتیہ شرف یلین</p>
<p>۱۰۶          جوبات ہو بلند ہو اور باد قاف          صفحہ ہر اک ورق کا جو ہر نگاہ          الماس جہی نظم کرم کرم          صفحہ ہر اک ورق کا جو ہر نگاہ</p>	<p>۱۰۷          ہر صفت شکر کی کرم کرم          نقش کرم کرم کرم کرم          ہر صفت شکر کی کرم کرم          نقش کرم کرم کرم کرم</p>	<p>۱۰۸          رہتے جو در قتل کرم کرم          جہا عالم کرم کرم کرم          رہتے جو در قتل کرم کرم          جہا عالم کرم کرم کرم</p>
<p>۱۰۹          وہ گل نثار جن پہ دل مشغری رہا          وہ لعل اگل کہ زرد دل جو ہری رہا          وہ گل نثار جن پہ دل مشغری رہا          وہ لعل اگل کہ زرد دل جو ہری رہا</p>	<p>۱۱۰          وہ حامل نشان امام انام ہے          صفدر لقب ہو حضرت عباس نام          وہ حامل نشان امام انام ہے          صفدر لقب ہو حضرت عباس نام</p>	<p>۱۱۱          نامی تو تھے دو چند نمودار ہو گئے          جعفر کھڑک جنگ پہ تیار ہو گئے          نامی تو تھے دو چند نمودار ہو گئے          جعفر کھڑک جنگ پہ تیار ہو گئے</p>
<p>۱۱۲          کہ کھلا وہ گل کرم کرم          آہو کرم کرم کرم کرم          کہ کھلا وہ گل کرم کرم          آہو کرم کرم کرم کرم</p>	<p>۱۱۳          کہ کھلا وہ گل کرم کرم          آہو کرم کرم کرم کرم          کہ کھلا وہ گل کرم کرم          آہو کرم کرم کرم کرم</p>	<p>۱۱۴          کہ کھلا وہ گل کرم کرم          آہو کرم کرم کرم کرم          کہ کھلا وہ گل کرم کرم          آہو کرم کرم کرم کرم</p>
<p>۱۱۵          لفظوں سے یوں رہیں رمز لڑی ہو          خاتم پہ جھڑک ہوں نگین جڑی ہو          لفظوں سے یوں رہیں رمز لڑی ہو          خاتم پہ جھڑک ہوں نگین جڑی ہو</p>	<p>۱۱۶          قوت مین بھرے ہو بازو دلیر          دست خدا کا زور ہے پنجہ مین شیر          قوت مین بھرے ہو بازو دلیر          دست خدا کا زور ہے پنجہ مین شیر</p>	<p>۱۱۷          تنہا بھی ہو تو فوج کے بلو کو تھام لے          میدان اسی کہ ہاتھ ہو جواں کا نام لے          تنہا بھی ہو تو فوج کے بلو کو تھام لے          میدان اسی کہ ہاتھ ہو جواں کا نام لے</p>



<p>۱۰۰</p> <p>کلیا جیسے ہونا تو علمداروں کی جانب میں ہونا تو ان پر ایمان لے کر مکملوں کے لئے یہاں سے اگلا کے لئے یہاں سے اگلا</p>	<p>۱۰۱</p> <p>گوشتوں کی کڑی دغا کا بیان جانبازی ہر پر ابھرا زمان ذکر عدل و غیرت کی شان ان کے لئے یہاں سے اگلا</p>	<p>۱۰۲</p> <p>لیکن غلام ابن امیر عرب ہوئیں ہر حال میں انھیں ہر اعانت طلب ہوئیں تصویر حرب و ضرب علمدار کھینچوں پیش نگاہ صورت جہار کھینچوں</p>
<p>۱۰۳</p> <p>کلیا جیسے ہونا تو علمداروں کی جانب میں ہونا تو ان پر ایمان لے کر مکملوں کے لئے یہاں سے اگلا کے لئے یہاں سے اگلا</p>	<p>۱۰۴</p> <p>گوشتوں کی کڑی دغا کا بیان جانبازی ہر پر ابھرا زمان ذکر عدل و غیرت کی شان ان کے لئے یہاں سے اگلا</p>	<p>۱۰۵</p> <p>لیکن غلام ابن امیر عرب ہوئیں ہر حال میں انھیں ہر اعانت طلب ہوئیں تصویر حرب و ضرب علمدار کھینچوں پیش نگاہ صورت جہار کھینچوں</p>
<p>۱۰۶</p> <p>کلیا جیسے ہونا تو علمداروں کی جانب میں ہونا تو ان پر ایمان لے کر مکملوں کے لئے یہاں سے اگلا کے لئے یہاں سے اگلا</p>	<p>۱۰۷</p> <p>گوشتوں کی کڑی دغا کا بیان جانبازی ہر پر ابھرا زمان ذکر عدل و غیرت کی شان ان کے لئے یہاں سے اگلا</p>	<p>۱۰۸</p> <p>لیکن غلام ابن امیر عرب ہوئیں ہر حال میں انھیں ہر اعانت طلب ہوئیں تصویر حرب و ضرب علمدار کھینچوں پیش نگاہ صورت جہار کھینچوں</p>
<p>۱۰۹</p> <p>کلیا جیسے ہونا تو علمداروں کی جانب میں ہونا تو ان پر ایمان لے کر مکملوں کے لئے یہاں سے اگلا کے لئے یہاں سے اگلا</p>	<p>۱۱۰</p> <p>گوشتوں کی کڑی دغا کا بیان جانبازی ہر پر ابھرا زمان ذکر عدل و غیرت کی شان ان کے لئے یہاں سے اگلا</p>	<p>۱۱۱</p> <p>لیکن غلام ابن امیر عرب ہوئیں ہر حال میں انھیں ہر اعانت طلب ہوئیں تصویر حرب و ضرب علمدار کھینچوں پیش نگاہ صورت جہار کھینچوں</p>
<p>۱۱۲</p> <p>کلیا جیسے ہونا تو علمداروں کی جانب میں ہونا تو ان پر ایمان لے کر مکملوں کے لئے یہاں سے اگلا کے لئے یہاں سے اگلا</p>	<p>۱۱۳</p> <p>گوشتوں کی کڑی دغا کا بیان جانبازی ہر پر ابھرا زمان ذکر عدل و غیرت کی شان ان کے لئے یہاں سے اگلا</p>	<p>۱۱۴</p> <p>لیکن غلام ابن امیر عرب ہوئیں ہر حال میں انھیں ہر اعانت طلب ہوئیں تصویر حرب و ضرب علمدار کھینچوں پیش نگاہ صورت جہار کھینچوں</p>
<p>۱۱۵</p> <p>کلیا جیسے ہونا تو علمداروں کی جانب میں ہونا تو ان پر ایمان لے کر مکملوں کے لئے یہاں سے اگلا کے لئے یہاں سے اگلا</p>	<p>۱۱۶</p> <p>گوشتوں کی کڑی دغا کا بیان جانبازی ہر پر ابھرا زمان ذکر عدل و غیرت کی شان ان کے لئے یہاں سے اگلا</p>	<p>۱۱۷</p> <p>لیکن غلام ابن امیر عرب ہوئیں ہر حال میں انھیں ہر اعانت طلب ہوئیں تصویر حرب و ضرب علمدار کھینچوں پیش نگاہ صورت جہار کھینچوں</p>
<p>۱۱۸</p> <p>کلیا جیسے ہونا تو علمداروں کی جانب میں ہونا تو ان پر ایمان لے کر مکملوں کے لئے یہاں سے اگلا کے لئے یہاں سے اگلا</p>	<p>۱۱۹</p> <p>گوشتوں کی کڑی دغا کا بیان جانبازی ہر پر ابھرا زمان ذکر عدل و غیرت کی شان ان کے لئے یہاں سے اگلا</p>	<p>۱۲۰</p> <p>لیکن غلام ابن امیر عرب ہوئیں ہر حال میں انھیں ہر اعانت طلب ہوئیں تصویر حرب و ضرب علمدار کھینچوں پیش نگاہ صورت جہار کھینچوں</p>

۱۰۰  
۱۰۱  
۱۰۲  
۱۰۳  
۱۰۴  
۱۰۵  
۱۰۶  
۱۰۷  
۱۰۸  
۱۰۹  
۱۱۰  
۱۱۱  
۱۱۲  
۱۱۳  
۱۱۴  
۱۱۵  
۱۱۶  
۱۱۷  
۱۱۸  
۱۱۹  
۱۲۰

<p>۱۱۷ جوت نک کرنا جادو ایسا اور خلق زینہ خوار آئے جان کنسی بن بر بنیاد ایسا بجائی کو صابی وقت اعلیٰ و ایسا</p>	<p>۱۱۸ یہ زرتھا جی گر گھاٹا غبار دی شاد و دم نہ خجرا کر کیا بصد زین پر بصد پتہ ایسا عشق کو خلق سے نشانہ لایا</p>	<p>۱۱۹ چوین چوین تھانف تر منظر سری و سرور کی تھانف تر منظر نہا کر س نہ خجرا کر کیا کھینچ جوین چوین چوین</p>
<p>یہ روح بقدس بھی راحت نہ پائی رگ گسٹو ہاے گھاٹکی آواز آئی</p>	<p>رخ ہر ادھر حسین کے نامی جوان دیکھو حکم رہا ہے وہ خیر نشان</p>	<p>شکرش ہر ایک چشم کی تپلی سوز گو یا کہ سوز و ب کوثرین شر ہے</p>
<p>۱۲۰ عش کر کے تھوڑے چھوڑے دل پہنچا کر نہین مر جائیگا مولامرت پر سہری سہری شینی جی بن دیر</p>	<p>۱۲۱ گمانہ میں چکے گی رشتہ بندی آئی سواری دھوم نہری نہیں مہتاب کی جگہ تھی دردن ملک دل ہی</p>	<p>۱۲۲ جانی کو عمر بڑا چھوڑے آواز تھوڑے غلط سو خساں تھوڑے جس پر ایک لبو بکا نہ دیکھ چوین چوین</p>
<p>چلا کر آپ رہن تو پھر کس کو کل پائے ایسا نہوا تر کے سکینہ لکل پڑی</p>	<p>پریان سوا دقافت آپو چن سیر کو خوشبو ذست کر دیا سرور شکر کو</p>	<p>عرق عرق ہو منہ پیش آفتاب سے جاہ و فن بھرا ہے لبالب گلاب سے</p>
<p>۱۲۳ خسار بنے ہیں اچھا لکھو فری تھا جی دینی پتہ نہ لکھو تھا مگر سیکہ انکا بیچ نہ لکھو سجائی کو بھائی کر نہ لکھو</p>	<p>۱۲۴ آوردہ کی چالک پتہ نہ لکھو کبھی پتہ نہ لکھو ملا جو بھابھ نیشن بن دین ذوق خود البتہ نیشن بن دین ذوق خود البتہ</p>	<p>۱۲۵ ایسا قابل شکر ہو وہ بھابھ جلی سا پتہ نہ لکھو دستی بن دین ذوق خود البتہ دستی بن دین ذوق خود البتہ</p>
<p>حکمن ہے ہر نہ آہ و بکا کر من پر دل تڑپ تڑپ کر جو رو کر تو کیا کرین</p>	<p>پر تو سے پنجاہ علم بو تراب کر تار و چکے آتہ میں عمر کی دھال کر</p>	<p>خوابیدگان کو نہ دیکھ جائے گے اکھڑے آہو دیکھ اسد بھائے گے</p>

۱۲۰ چلے نہ تیرے ہوا خیر و دار نہ تو خال و نہ خست و غماز بہل دست و پیر نہ تیرے پیرے جو ادھی لور چلے نہ تیرے ہوا خیر و دار	۱۲۱ معلوم کر دیا ہے تیرا کجا جود خشبہ ناب کے نام کو بھیجا ہے قطر نہ تھا اسکا سکی نہیں سیاسی رنج ہو گا یاد اسکا	۱۲۲ حق سہو دین کو ہم نہ شد ذوالفقار حلق حسدیں کا ٹینگے خنجر کی دھار گر آگ کا کنواں ہو تو بانی نکالیں
۱۲۳ جگہ بے ہن جو ترائی کو غلوٹ جا بگاڑو کہ سپر اہوار گھاٹ کرد گھایا ہے لاشوں کا انبا گھاٹ درد و غم نہ لگی پلو گھاٹ	۱۲۴ جس کو شک ہے ہوائی عبا تیرا بل ابرو نہ پوچھو نہیں نہ کہ کیا غصہ ہے تیرا کا توڑ میں سٹ لے چکی ہیں	۱۲۵ بے اندر تیرے ہاتھ میں خیر کشانی کا آٹا تو شیر جوڑ دہرستہ ترائی کا جنگل بھی تو ہتر گیا سارا ترائی میں ثابت ہو کہ شیر ڈکا راترائی میں
۱۲۶ سچ نہ تیرا ہے مورا روک گرتی ہو تیغ تیرا بارون جب جاوین کہ وہاں تو پلو گھاٹ سچ نہ تیرا ہے مورا روک	۱۲۷ لگا انہ دیوں کو تو مورا روک لوئے ہے جیسے جو پلو گھاٹ سنت اپنی فوج کی کہہ رہی ہے تیرا روئے ہے جیسے جو پلو گھاٹ	۱۲۸ درا نیکی ملک اگر اس میں کمی ہوئی ساحل کی پاس چار صدف میں جمی ہوئی تیرے دو دم دکھاتی ہے آج اپنی کانگو لاشوں کو پاٹ دیتا ہوں دریا کی کانگو

[illegible]

<p>۴۵۲ کی چو پیر پیر کا اڑھال منظر بھی تری سیر پیر کا اڑھال چھبکا لہجہ تیرا تو کھینچے پیر کا اڑھال درد چھین سندر کی چھبکا اچال</p>	<p>۴۵۳ چکچک بونچ بونچ چکچک بونچ شیشی سب جوان بونچ بونچ چارون سون کر کے صبا بونچ بونچ سدا لیا بدین کو کنوٹی بدل بونچ</p>	<p>۴۵۴ لی سانس بھی نہ یوں تہ و بالا کیا اُس رستے میں ہی اصل نے نوا کیا اُس اڑھال کا اڑھال دیکھ کے پران اچھل پڑیں سینہ سے منہ ملا دیا لکھن نکل پڑیں</p>
<p>۴۵۵ سردار وہ بھی تھا سپہ بھجاب میں لاو سو تھے چارائے دالے رکاب میں</p>	<p>۴۵۶ دراپہ شور تھا کہ جلو اڑھال بہو پیر جان کھینچ کر جلو اڑھال جانبین بھار بھی موت کہ سو کھینچ</p>	<p>۴۵۷ بچھا ہی تیغ سے تو نہ اس دل کا سا کھو آخر ہو جا کے ظالم او ایں کا سا کھو</p>
<p>۴۵۸ میدان میں معرکہ ہے جری سے دلی کو لڑتا ہوں تیرے شیر آلی کے شیر کے</p>	<p>۴۵۹ نیکے لغو وزن ہو وہ ہے اب ای حامل نشان جنود شہر اب پانی کی تہوین لڑا خوب دل اب دوچار باغ تھو بھی لڑا خوب دل اب</p>	<p>۴۶۰ چراغ آگ بھی اڑھال پاں سر نہ تھا اڑھال گر نہیں کسی آہو خور شیر و تیر عزت کو جیت و غیر دم تھا پیر</p>
<p>۴۶۱ شہر بہت ہے دست قوی کی صفایا مشتاق میں بھی ہوں تری تیغ آہنگا</p>	<p>۴۶۲ ماتان تھا وہ تھی بھی خود اپنے شکوہ پر اک کوہ آہنی نظر آتا تھا کوہ پر</p>	<p>۴۶۳ چمپر رکھا جھپٹ کر قدم وہ فنا ہوا پھرتا تھا فوج شام میں کھلی بنا ہوا</p>

۴۵۲  
کی چو پیر پیر کا اڑھال  
منظر بھی تری سیر پیر کا اڑھال  
چھبکا لہجہ تیرا تو کھینچے پیر کا اڑھال  
درد چھین سندر کی چھبکا اچال







<p>۴۱ چونکہ جو صلیب کی چھٹی چھٹی ہے وہاں تک کی گمان ہے پاپے کا گھر نہیں ہوتا وہ علی کا منبر ہر چنانچہ چھٹی چھٹی ہے</p>	<p>۴۲ اس شہر میں بی بی بے بی کا گھر نہیں ہے کی جی کہ ہر گھر نہیں ہے کی جی کہ ہر گھر نہیں ہے کی جی کہ ہر گھر</p>	<p>۴۳ کی وہ خطا فاش کہ سو فائز ہنس پڑے نہیں ہر لین کی قیر لاست برس پڑے</p>
<p>۴۴ آہو کو پا کر چھوڑتے بھی ہیں اس کے سر ایک زمین کہیں جاتا جس کے کہیں</p>	<p>۴۵ لازم ہے مرد لکھیں ہر دار و گیر میں سرکش کمان بنگیا تو ایک تیر میں</p>	<p>۴۶ ابن علی کو بی بی بے بی کا گھر نہیں ہے کی جی کہ ہر گھر نہیں ہے کی جی کہ ہر گھر نہیں ہے کی جی کہ ہر گھر</p>
<p>۴۷ خود دیر کی کہ جو ہر پکار دیکھ لین چلتی ہے کس طرح تری تلوار دیکھ لین</p>	<p>۴۸ ضربت جو کی تو سر کو بچا کر دلیں کالی کلانی داب لی نیچے میں پڑنے</p>	<p>۴۹ جلانی کو بی بی بے بی کا گھر نہیں ہے کی جی کہ ہر گھر نہیں ہے کی جی کہ ہر گھر نہیں ہے کی جی کہ ہر گھر</p>
<p>۵۰ ماحق غلام اسب فراست شہار پر خفتہ نکالتا ہے شہر راہوار پر</p>	<p>۵۱ خفت اٹھائی گو کہ نہ وہ پلوان گرا مٹھی بھیت کو خاک پر گر زگران گرا</p>	<p>۵۲ غل پڑ گیا نظر سے اُتار دلیں سفند یار عمر کو مارا دلیں</p>

۱۲۵



<p>۴۴ روایت سے بیان کرتا ہے کہ میر حسن بہو نواز خانی سے دوستی ہوئی ملا کر کھانے پینے کا اہتمام کیا سوئی گزرتی رہی</p>	<p>۴۵ میر حسن کی خدمت میں پانی کی بوتلی لائی پانی پینے کے بعد بہو نواز خانی نے پانی کی بوتلی میر حسن کے پاس رکھ دی</p>	<p>۴۶ میر حسن نے بہو نواز خانی سے دوستی کے بعد بہو نواز خانی نے پانی کی بوتلی میر حسن کے پاس رکھ دی</p>
<p>بھاگ گئے وہ ان کو سب سے پہلے ماٹری پر ہوتے تھے نشان تھے گڑی ہو</p>	<p>مجھے تھی مچھلیاں کہ میں اسیا تین غوطے لگائی پھرتی تھیں پران ذرا تین</p>	<p>دریا میں پانی پینے سے بالوں ہو گیا یوں تھوٹی اُچھائی کہ کھٹاؤں ہو گیا</p>
<p>۴۷ بھاگ گئے وہ میر حسن کے پاس دریا میں بہت سے تھیں نور احمد جیون کے پاس تھے</p>	<p>۴۸ دریا میں بہت سے تھیں نور احمد جیون کے پاس تھے</p>	<p>۴۹ دریا میں بہت سے تھیں نور احمد جیون کے پاس تھے</p>
<p>پیر کا جو خونیں دل کرے با صفا کا علم خوشبو کی آب نہر نہا سوتا کا علم</p>	<p>پھر فوج اُٹھائی تھی آقا نظر کریں میں بھی بیرون ہو شک زبان تیرے کریں</p>	<p>تین تین چلی ہوئی تھیں برابر ترائی میں گو یا بندھی تھی زینہ کسے زرائی میں</p>
<p>۵۰ میر حسن کا اور علم نہ تھا میر حسن کا اور علم نہ تھا</p>	<p>۵۱ میر حسن کا اور علم نہ تھا میر حسن کا اور علم نہ تھا</p>	<p>۵۲ میر حسن کا اور علم نہ تھا میر حسن کا اور علم نہ تھا</p>
<p>میر حسن کی مچھلیاں تھیں کہ تری تھیں آئینہ سقا کی کی ہر سکی وہ لب تشنہ کیا</p>	<p>میر حسن کی مچھلیاں تھیں کہ تری تھیں آئینہ سقا کی کی ہر سکی وہ لب تشنہ کیا</p>	<p>میر حسن کی مچھلیاں تھیں کہ تری تھیں آئینہ سقا کی کی ہر سکی وہ لب تشنہ کیا</p>

میر حسن کی مچھلیاں تھیں کہ تری تھیں آئینہ

<p>۹۱ دل سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے</p>	<p>۹۲ چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے</p>	<p>۹۳ چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے</p>
<p>۹۴ غل ہو کہ نام کر کے وہ تشنہ گلو گیا سقا سے آل خلق سے کیا سرخو گیا</p>	<p>۹۵ داناں زین کہ سرخ کیا خون کی سیل تلواریں رین دوشاپیں طفیل نے</p>	<p>۹۶ بر باد سب ریاض غل و ار ہو گیا اُس مشک سے دھیر ہو گیا</p>
<p>۹۷ چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے</p>	<p>۹۸ چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے</p>	<p>۹۹ چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے</p>
<p>۱۰۰ سہرین امولی بھین یوں بابا لڑو خند قین جس شکوہ سے شیر خدا لڑو</p>	<p>۱۰۱ از لیں دست و تیغ کا بچپن کا تھا بازو تو پ رہا تھا یہ قبضے پر تھا</p>	<p>۱۰۲ جان اب کوئی رقیق ہر تن ز خدائے حضرت کا شیر لوت رہا کی کھائے</p>
<p>۱۰۳ چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے</p>	<p>۱۰۴ چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے</p>	<p>۱۰۵ چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے چہاں سے کیا ہے</p>
<p>۱۰۶ نرسے میں سو طرح کی ہو فکر ایک جان کو اب مشک کو چھپاؤں کہ تھا سونگ</p>	<p>۱۰۷ جس ہاتھ میں الم تھا ہوا وہ بھی کر دیا سینہ جری ز مشک سکینہ پر دھریا</p>	<p>۱۰۸ چلا ز شاہ بجائی جہاں سے گزریا صفت ماتنی بچا کہ عبا مل گئے</p>





<p>۱۱۱ رو کر کہا حسین اور ابن ابی طالب مگر کہ نہ جو باطن میں درد فراق کی گریہ کی نہ ایک گریہ کی</p>	<p>۱۱۲ یکے لپٹے تھے سر نشانی نام پیدا کر دین تو تیرا تھا دم اگر کہ پائے رو کر کہ نام پہنچون کر کے تیرے</p>	<p>۱۱۳ بیت پران سنہ زنی کا و نہ شوگر کی طرح سرخ شبنم ہو جو یکایک سرخ شبنم حضرت حکیم</p>
<p>لگتے نہ گرسبید پیر نہ روکتے پھر ساتھ ہی سفر تھا جو اکبر نہ روکتے</p>	<p>اسد کیا علی کا پس حق شناس تھا مگر بھی سر حسین کا قدموں کی پاس تھا</p>	<p>سہے ہر کا ایک غل ہو اگر میں امام کے مان گر پڑی زمین پہ کلجوں تو تھام کے</p>
<p>۱۱۴ سازمیں پوچھتی سب مگر نہیں پاؤں میں نہ پھر نہیں جاکر کے پچاپ دل سے بہت سخت جاکر کے</p>	<p>۱۱۵ رو کر کار و شاد زمان امتیبا لو کر کار و شاد زمان امتیبا سین اٹھا گیا یہ سر گرامان عبارت اب بلکہ گرامان</p>	<p>۱۱۶ نقدی کے خفت زنی کے کیا جا کر کار و شاد زمان امتیبا دوری کے خفت زنی کے کیا پوچھتی جوباش نہ پاسا زنی کے کیا</p>
<p>حسرت یہ ہے کہ جراتن پاش پاش ہو جب کج ہوں تو آپ کے پہلو میں لاش ہو</p>	<p>بچوں کو حق میں بھی نہ کیا کچھ زبان قدموں پہ بندھ رکھے سدھاری جہان</p>	<p>بولی پیاسے خمر میں تلاطم گمان چلے آتا ہے باب سدھاری گئی تو گمان چلے</p>
<p>۱۱۷ پتھر کے سر نہ ہو کر پتھر کے سر نہ ہو کر پتھر کے سر نہ ہو کر پتھر کے سر نہ ہو کر</p>	<p>۱۱۸ اگر کہ نہ جو باطن میں اگر کہ نہ جو باطن میں اگر کہ نہ جو باطن میں اگر کہ نہ جو باطن میں</p>	<p>۱۱۹ نئے گلاب کو وہ کھلے نئے گلاب کو وہ کھلے نئے گلاب کو وہ کھلے نئے گلاب کو وہ کھلے</p>
<p>!! ایسی گھڑی کا تو ہے مشکا کشائی کی امداد دیکھیے وقت اجل میری بھائی کی</p>	<p>ہم رو رہے ہیں آنکھ لگی تم کو لگتے ہیں کیسی پیچیدہ آئی کہ اب بولتے نہیں</p>	<p>دل مضطرب ہو کر طے کلجوں کو ہوتے ہیں سنتی نہیں ہے کیا کہ چچا جان رو تو دین</p>



<p>۱۱۸ پیشانی پر تھوڑی سی جھلک آنکھوں کی مٹکائی سے نکلتی ہے میں نے دیکھا ہے کہ وہ کبھی میں نے دیکھا ہے کہ وہ کبھی</p>	<p>۱۱۹ عربان میں رہتا ہے کہ وہ میں نے دیکھا ہے کہ وہ کبھی میں نے دیکھا ہے کہ وہ کبھی</p>	<p>۱۲۰ میں نے دیکھا ہے کہ وہ کبھی میں نے دیکھا ہے کہ وہ کبھی میں نے دیکھا ہے کہ وہ کبھی</p>
<p>۱۱۹ پوتا دلیر کا تھا سپر تھا دلیر کا رکنا وہ کیا کسی سے کہ بچہ تھا شیر کا</p>	<p>۱۲۰ سب سے بچہ تو ہاتھ میں اس دل دوں گے اور خاک سے ملی ہوئی منہ تریم کر</p>	<p>۱۲۱ تو بچہ جو بڑی دل تو غیب جال ہو گیا گرتا سفید خون میں سب لال ہو گیا</p>
<p>۱۲۱ فصلی کے خند و شرم کی گونج ایک نیش کا طالع سے بھلے ہوئے نکارا گھر کے آگے جانی کا دیا نویابی شمار میں نہ دار گزار</p>	<p>۱۲۲ ایک چوہا سانس تو نکالتا تو شرم بیابان میں آفتاب کی کرنیں برکھ کے پتوں پر بیٹھ کر لاٹا اٹھا کر دیکھ کر</p>	<p>۱۲۳ دلایا پتھر کو دل سے کیا بیاں پتھر کے دل سے کیا بیاں پتھر کے دل سے کیا بیاں</p>
<p>۱۲۲ پہونچا تہ ہو کہیں جسد پاش پاش بیٹا ترپتا آتا ہے بابا کی لاش پر</p>	<p>۱۲۳ ہرگز ابھی نہ خیمہ اطمین جا نیلے قاتل کو اُنکے مار کو اب گھر میں جا نیلے</p>	<p>۱۲۴ تا لو لگ گئی ہر زبان جی نڈھال چل کر حضور دیکھیں تو کیا اُنکا حال</p>
<p>۱۲۳ کلمہ کہہ کر وہ بڑا بڑا دیکھ کر وہ بڑا بڑا دیکھ کر وہ بڑا بڑا</p>	<p>۱۲۴ نہ جبار کو مارا تاجی پہن کر خیمہ کہ نہ دیکھ کر کر کر کر کر کر کر کر کر</p>	<p>۱۲۵ بابا اس لہجہ میں کہہ کر بابا اس لہجہ میں کہہ کر بابا اس لہجہ میں کہہ کر</p>
<p>۱۲۴ یان ہمتو در سے ہین نہ انی پہ بول گیا آفت کچھ آتے جا کشانی پہ بھائی کی</p>	<p>۱۲۵ مکڑی مکڑی ہین وہ تھیں جنکی تلاش کر یہ ہاتھ ہے یہ مشک و علم ہیہ لاش کر</p>	<p>۱۲۶ کیون نہ رہیں کی آنکھوں سے آنکھوں کی اما نکوچ بیابان کیوں راند کستی ہین</p>

عالم  
کیجور جو بیجا تھا جس پر  
تھار بار چاکی عیاس  
کر جو داکش کر کے بابر  
نیز زور سے گھر کو علم پر

کہتا تھا وہ کہ جان بیدین دیگر جانیگ  
خیمے میں اپنے باپ کو ہم لیکے جاگ

عالم  
جوڑا تھا کہ وہ بیچ حضرت خلیف  
بیجا چھٹیا کے سر پر گھر  
نہر گھر چلو پہ سوار پر گھر  
وہاں سے غریب ہمار بھی گھر

مادر کے ساتھ ظلم کے جنگل میں روئو  
پس اب چپاکی لاشیہ قتل میں روئو

عالم  
اب اس کا انقباض کیا کہوں  
میں اب بننے میں جا کر کہوں  
نیک و عیسیٰ کے کہوں کیا  
ہنگسے راہ میں کیا کہوں کیا  
زیر علم وہاں کیا کہوں

خالق سواب دعا گار اب جا بجا پڑھو  
عہد شکنی مزار پر یہ مرثیہ پڑھو

سلام  
شہر انہیں چہ بند ہی وہ جاگو  
جواد جتوڑی نعلین کے شاگو  
انہیں کے ننھی شاکھ نشوونما کو  
زبان سخن کر کے ہر سخن زبان کو

سلام  
سلائی تک ہو جھلے سے زبان کو  
سخن میں کہی تیری مری زبان کو  
زبان سے نخل عالم میں اوراق سخن  
سخن سرا ہو تو میں زبان کو

عالم  
دعا و مصحف و سج و ذکر آل رسول  
خزانے دین میں عجب نعمتیں زبان کو  
خوشا عطا و نہ ہے نعمت خدا کو  
زبان میں کر لے یہ ہر دین زبان کو

عالم  
جدین و اس پر چشم من و لب دندان  
وہی داد کہ نہایت تھا دامن کو

عالم  
بیان جو زبان غافل سے جگہ  
سینہ سے تین ادر مری زبان کو  
نہیں کے کونئی غریب کوئی  
خدا کا علم جی چھو دا زبان کو

عالم  
عرب کہتے تھے کہ خطبہ عجا  
ہوئی تو ختم فصاحت نہی زبان کو  
شاہ جو جہاں میں توب ذکر حسین  
تو چھپیاں تھی تیرے گین زبان کو

عالم  
کیمین ہوا عیا گھر میں کے نخل مالو  
زین خریدو کھو آخری مکان کو

عالم  
لشکر کو واسطے ہر سوت بہر وقت  
خزانہ چو کہیں کہیں کو  
خزانہ چو کہیں کہیں کو  
خزانہ چو کہیں کہیں کو

۱۰۰ سوئے رخصت کے غم سے ختم  
۱۰۱ حفاظت میں کمان بند کیا کرے  
۱۰۲ زمین کو واسطوں میں چارہ مصوم  
۱۰۳ کہ عیسے اختر ابان میں آسمان کرے  
۱۰۴ ملک پہ تاج و تخت و علی ملای سرہ  
۱۰۵ ہو ایچ اسی نام عزاؤ کرے  
۱۰۶ کوئی دھنیں دولت و شہنشاہ  
۱۰۷ بلند گرے کویا فوق آسمان کرے  
۱۰۸ نہ بھول زور جوتی میں منت پری  
۱۰۹ کہ ہر مبارکی سے ابتداء فرما کرے  
۱۱۰ ابواب کا بندہ ہوں کہ زمین میں  
۱۱۱ فشار اس قدر آگشت آخو کرے  
۱۱۲ سب اٹھاؤ دیکھو آسمان چھکوں کعب  
۱۱۳ بری برائی بھی گویا کرے

۱۱۴ چار شے ہیں حضرت گزریں  
۱۱۵ سحر ہوئی علی اکبر اٹھواؤں کرے  
۱۱۶ پانچین غافل غار سے ابرو راہ ام  
۱۱۷ تیرے تیرے ہیں اسی کما کرے  
۱۱۸ کیا پشت میں جب تیرے بول  
۱۱۹ لگاؤ عذر دوس میں سے ہے  
۱۲۰ جہاز سے چھپ کر فتنہ میں  
۱۲۱ گمراہان نہ لگاؤ شے کما کرے  
۱۲۲ اگر ہے طالب روزی شفا کھینچ  
۱۲۳ نہا بھی خاک چھکبا ہی آخو کرے  
۱۲۴ امام دین کو فقط آسمان نہیں دیا  
۱۲۵ بکارتین کو بھی کی قلعہ زما کرے  
۱۲۶ تیار نہ تھا احباب کا جو خاکو  
۱۲۷ سوچو پھر دیکھو کما کرے

۱۲۸ یقین رنج و مصیبت میں یاد آو  
۱۲۹ حسین رو بہین ہکام کما کرے  
۱۳۰ قیامت آگئی اور جان و دن بدر  
۱۳۱ امام پاک کا شہر کی نشان کرے  
۱۳۲ کیا دیکھو سے عدا گردن جہاد  
۱۳۳ غضب کا ہر طوق الیہ تو کرے  
۱۳۴ جو بیچ کھینچے عاقل تو خلق کجا ہے  
۱۳۵ گلاب عادیوسف کار و کرے  
۱۳۶ قطعہ پکاری بنت علی سے حبیبی چادر  
۱۳۷ لباس خاک ہو اب جہنم آفاق کرے  
۱۳۸ الہی شہی است بچا سے طوفان کو  
۱۳۹ ردا خاطر دینی ہوں باد بکے ہے  
۱۴۰ تلخ عالم غافل کو دھڑکے  
۱۴۱ سحر و جادو اب جہنم کو دھڑکے



[illegible]

<p>۱۳۰ بہشت میں رہنا بہشتیوں کا حال ہے نہیں کہ زمین پر رہنا بہشتیوں کا حال ہے نہیں کہ زمین پر رہنا بہشتیوں کا حال ہے نہیں کہ زمین پر رہنا بہشتیوں کا حال ہے</p>	<p>۱۳۱ نہ کہ کمالی قوت بازو باد نہ کہ کمالی قوت بازو باد نہ کہ کمالی قوت بازو باد نہ کہ کمالی قوت بازو باد</p>	<p>۱۳۲ نہ کہ کمالی قوت بازو باد نہ کہ کمالی قوت بازو باد نہ کہ کمالی قوت بازو باد نہ کہ کمالی قوت بازو باد</p>
<p>۱۳۳ سکون جو قدم صائب شیشہ نہ کنا شکر نہ الٹ دون تو مجھے شیر نہ کنا شکر نہ الٹ دون تو مجھے شیر نہ کنا شکر نہ الٹ دون تو مجھے شیر نہ کنا</p>	<p>۱۳۴ احسان ہو اگر سر سے گزر جائے دوپٹہ تھادر علی اکبر مہینہ مر جائے دوپٹہ تھادر علی اکبر مہینہ مر جائے دوپٹہ تھادر علی اکبر مہینہ مر جائے دوپٹہ</p>	<p>۱۳۵ بھائی بھئی وہ بھائی جسے کچھ پیرایا کس طرح تو تیغ میں کھدو نہ ہر گز ایسا کس طرح تو تیغ میں کھدو نہ ہر گز ایسا کس طرح تو تیغ میں کھدو نہ ہر گز ایسا</p>
<p>۱۳۶ لیکھو بھی ہو پانچ سو لیکھو بھی ہو پانچ سو لیکھو بھی ہو پانچ سو لیکھو بھی ہو پانچ سو</p>	<p>۱۳۷ نہ کہ کمالی قوت بازو باد نہ کہ کمالی قوت بازو باد نہ کہ کمالی قوت بازو باد نہ کہ کمالی قوت بازو باد</p>	<p>۱۳۸ نہ کہ کمالی قوت بازو باد نہ کہ کمالی قوت بازو باد نہ کہ کمالی قوت بازو باد نہ کہ کمالی قوت بازو باد</p>
<p>۱۳۹ بچو کہیں ہو شور غلطش در آب نہیں ہے ابریخ آٹھانے کی تار تار نہیں ہے ابریخ آٹھانے کی تار تار نہیں ہے ابریخ آٹھانے کی تار تار نہیں ہے</p>	<p>۱۴۰ نہ کہ کمالی قوت بازو باد نہ کہ کمالی قوت بازو باد نہ کہ کمالی قوت بازو باد نہ کہ کمالی قوت بازو باد</p>	<p>۱۴۱ جینو دو کوئی دم کہ جگر چاک ہو بھائی جیت کی خصیت ہو پھر خاک ہو بھائی جیت کی خصیت ہو پھر خاک ہو بھائی جیت کی خصیت ہو پھر خاک ہو بھائی</p>
<p>۱۴۲ نہ کہ کمالی قوت بازو باد نہ کہ کمالی قوت بازو باد نہ کہ کمالی قوت بازو باد نہ کہ کمالی قوت بازو باد</p>	<p>۱۴۳ نہ کہ کمالی قوت بازو باد نہ کہ کمالی قوت بازو باد نہ کہ کمالی قوت بازو باد نہ کہ کمالی قوت بازو باد</p>	<p>۱۴۴ نہ کہ کمالی قوت بازو باد نہ کہ کمالی قوت بازو باد نہ کہ کمالی قوت بازو باد نہ کہ کمالی قوت بازو باد</p>
<p>۱۴۵ ان قدموں میں نہ لکھو کو مرل مل مرل جو کہ گئے ہیں شیر آبی وہ گردن گا جو کہ گئے ہیں شیر آبی وہ گردن گا جو کہ گئے ہیں شیر آبی وہ گردن گا</p>	<p>۱۴۶ مرنے پر بھی ظلم بافعال کرینگے سر کاٹنے لاش مارا مال کرینگے سر کاٹنے لاش مارا مال کرینگے سر کاٹنے لاش مارا مال کرینگے</p>	<p>۱۴۷ آفتہ ہو دم زنج و بلا بھائی کامرنا بھائی کوئی چاہیگا بھلا بھائی کامرنا بھائی کوئی چاہیگا بھلا بھائی کامرنا بھائی کوئی چاہیگا بھلا بھائی کامرنا</p>





<p>۱۳۷          کھنکھاتی ہوئی آواز          کی گونجی ہوئی آواز          کی گونجی ہوئی آواز          کی گونجی ہوئی آواز</p>	<p>۱۳۸          خفا خفا سے          پروردگار کی          بلا سے          بالائی سے</p>	<p>۱۳۹          شکوت و ہمدردی          کی گونجی ہوئی آواز          کی گونجی ہوئی آواز          کی گونجی ہوئی آواز</p>
<p>۱۴۰          بعد آپ کو کر قید نہ ہو جاؤنگی صاحب          لاشے میں رد کر کے کو لیاؤنگی صاحب</p>	<p>۱۴۱          ملاؤں ہو کیا دیکھے اس گلابی کو          کرتی ہے یہ بوست غزال ختنی کو</p>	<p>۱۴۲          دیوار ہے لوہے کی سہراہ تو کیا          توحید ر صقد ر ک طرح قلم کشا کو</p>
<p>۱۴۳          گمراہی کے عجیب          جلائے گا بکودین کو          جلائے گا بکودین کو          جلائے گا بکودین کو</p>	<p>۱۴۴          کشانے گردان دانم          عبا سے          حضرت زکریا سے          حضرت زکریا سے</p>	<p>۱۴۵          بنو خلیل جو غلام تھے          بیت ہو جانے سے          بیت ہو جانے سے          بیت ہو جانے سے</p>
<p>۱۴۶          ہر شے سے شکریہ سخی اشک ڈھلکا          عباسؑ یہ تھیں محل سے نکل آئی</p>	<p>۱۴۷          گھر میں رہے تھے دیر ہو تم حق کر دی          رخصت یہ تمہاری اندین رخصت علی</p>	<p>۱۴۸          پھرتی ہوا جل جمع مردم کی نظریں          برق کو تندر آئی ہے جگر میں</p>
<p>۱۴۹          جگمگاتے ہوئے دروازے          آواز کی گونجی ہوئی آواز          آواز کی گونجی ہوئی آواز          آواز کی گونجی ہوئی آواز</p>	<p>۱۵۰          سوار ہو کر وہ چاروں          سوار ہو کر وہ چاروں          سوار ہو کر وہ چاروں          سوار ہو کر وہ چاروں</p>	<p>۱۵۱          ہر گونجی ہوئی آواز          ہر گونجی ہوئی آواز          ہر گونجی ہوئی آواز          ہر گونجی ہوئی آواز</p>
<p>۱۵۲          نیکوئی کی چمکتی ہوئی آواز          گرد آسکے ہواشت کی پھرتی ہوئی آواز</p>	<p>۱۵۳          خوشبو سے ارم تھی نفس باد صبا میں          ملاؤں تھا گھوڑا بھی پھر بریلی ہو این</p>	<p>۱۵۴          کہتی ہر زمین صاف ستارو کی چمکتی          میں چرخ میں کوکب ہوں یہ خوشنما کی</p>

۱۳۷  
 کھنکھاتی ہوئی آواز  
 کی گونجی ہوئی آواز  
 کی گونجی ہوئی آواز  
 کی گونجی ہوئی آواز



<p>۴۴۴          کجی زینت قمار از آن زمان          دل کجی سیدان تو سید عجب          جینت سیت کون تو سید عجب          چنگامه جگر مر مرا سید عجب</p>	<p>۴۴۵          کون کون سواد شکر کون          کون کون سواد باز و سواد از آن          کون کون سواد شکر کون          کون کون سواد سبب و زبان</p>	<p>۴۴۶          کون کون سواد شکر کون          کون کون سواد باز و سواد از آن          کون کون سواد شکر کون          کون کون سواد سبب و زبان</p>
<p>آواز جو اس صاحب شکر کی آئی          رویا به سبک که صد شکر کی آئی</p>	<p>مرکانه کجی کون صفت جگر کون          کسکه لیس خورشید پھر اغرب کون</p>	<p>لاکھ لیس ای تشنه دہانی مین          وہ آگ مین لڑ تو تھے مین یانی مین</p>
<p>۴۴۷          با صفت اول کون شکر کون          کون کون سواد شکر کون          کون کون سواد باز و سواد از آن          کون کون سواد شکر کون</p>	<p>۴۴۸          کون کون سواد شکر کون          کون کون سواد باز و سواد از آن          کون کون سواد شکر کون          کون کون سواد سبب و زبان</p>	<p>۴۴۹          کون کون سواد شکر کون          کون کون سواد باز و سواد از آن          کون کون سواد شکر کون          کون کون سواد سبب و زبان</p>
<p>آپو کجی اہل شور اٹھا چار طرف سے          کوئی پہ پکارے کہ علی آئی نجف سے</p>	<p>ادبار کجی اس قمر کے تھا ساتھ تو کون          تھے دوش محمد یہ قدم ہاتھ تو کون</p>	<p>اڑتے ہوئی مرغان جین شکر کون          صحرا سے علی شکر کون</p>
<p>۴۴۹          کون کون سواد شکر کون          کون کون سواد باز و سواد از آن          کون کون سواد شکر کون          کون کون سواد سبب و زبان</p>	<p>۴۵۰          کون کون سواد شکر کون          کون کون سواد باز و سواد از آن          کون کون سواد شکر کون          کون کون سواد سبب و زبان</p>	<p>۴۵۱          کون کون سواد شکر کون          کون کون سواد باز و سواد از آن          کون کون سواد شکر کون          کون کون سواد سبب و زبان</p>
<p>افلاک بھی ہیں زیر نگین شمس قمر بھی          سب دیو بھی ہیں بیان بھی لکھی شکر بھی</p>	<p>سر پر جو کجی زیر زمین تیغ دوسرے قمر          مرچ کا نہ سینہ تھا نہ مرکب کی کمر</p>	<p>اس خشم بن خشم فزون ہو گئیں آنکھیں          گلگون کالو دیکھو خون ہو گئیں آنکھیں</p>

مثنوی  
 کون کون سواد شکر کون  
 کون کون سواد باز و سواد از آن  
 کون کون سواد شکر کون  
 کون کون سواد سبب و زبان

<p>۱۴۰ کلیں چھوٹے سپان کو کہہ کر شہر و سرائے کا ماروں پو بندم تھادہ منہ میں کھینچ کر جو کس کے دل سے پہنچا کا بیا</p>	<p>۱۴۱ حاجت میں تاجانی جی ب فوج کے گھوڑے نکلتا تھا وہ چاند پر سکھایا جا تھا جو اس کو دیکھ کر نیرست جی ہوت بدلتا اور</p>	<p>۱۴۲ باجھ آ کر گئے پھر سے جو چھپا دے پڑے جلے جی نہ کھینچے گئے اُن خیرہ سر دے</p>
<p>۱۴۳ بسمل بھی کرنا دے ڈر سے کسی چلی بھی مشتوق ہو اور کاٹتی ہر قتی ہر گلی بھی</p>	<p>۱۴۴ صفت تیغز نوکنی کئے کو کس کو کے ہر ما تھ میں دو ایک کے تھو چار تھے دو کے</p>	<p>۱۴۵ لی خیر کیاں با تھ میں سہیلی سیسہ ہوا سہیلی کسی نو جو تھائی</p>
<p>۱۴۶ کھینچنے کی غول کو تھوڑا سا جو بوند تھوڑے بعد ہی نہ تھوڑے</p>	<p>۱۴۷ لی خیر کیاں با تھ میں سہیلی سیسہ ہوا سہیلی کسی نو جو تھائی</p>	<p>۱۴۸ دلی خاندان خوں کو نہ لے جا دانی ہلت کسی نو تھوڑے جی میں پڑی</p>
<p>۱۴۹ خاک اڑتی تھی بھاگا تھا جو دل فوج لشکر میں نہ ڈکا نشان تھا نہ علم کا</p>	<p>۱۵۰ کیساں روٹس ہفت ہزاری نہیں تھی گلشن میں سدا باد بہاری نہیں تھی</p>	<p>۱۵۱ لشکر میں نہ ٹھہر نہ کہیں راہ گد زمین پار کیا ایسا کہ گئے قمر سقر میں</p>
<p>۱۵۲ کیش وہ پوچھ کر سوچو جو بھوک یوں موت تو سپاہی تھا کہ اب جو بھوک</p>	<p>۱۵۳ کس کا نہ سہا کرے اور کس کا کس کا نہ چوڑے صفت کس کا</p>	<p>۱۵۴ بجلی سی خیر سی خیر سی خیر چار آغنیہ والوں پر خیر سی خیر</p>
<p>۱۵۵ تھانیو فری زخم ہر اک اُن کو بدن کا بدلہ تھا یہی خون جگر بند حسن کا</p>	<p>۱۵۶ تھا شور کھی بارہ میں یہ گھاٹ نہ کیا ہننے کھی تلوار میں یہ کاٹ نہ دیکھا</p>	<p>۱۵۷ گھگھروہ گھٹا ظلم کی جب رہ گئی آدمی غل پڑ گیا تو قتل کی شب رہ گئی آدمی</p>

اور ان کے  
اور ان کے







<p>۱۳۱          اگر کہ کچل جانی تھے گویا وہ پتھر          شہر اس کی آہ تھی تو رستم کی چھٹ          چھپا تھا عباس علی راسا</p>	<p>۱۳۲          وہ پیش کر کے بی بی عجب تھے          مہر کی کا گھون کر بی بی عجب تھے          مہر کی کا گھون کر بی بی عجب تھے</p>	<p>۱۳۳          بکاہ نظر آنے لگا نہ کیا بی          باہوی لہر آنے لگا نہ کیا بی          سنا دیکھو لہو لہو لہو لہو</p>
<p>۱۳۴          اگر کہ کچل جانی تھے گویا وہ پتھر          شہر اس کی آہ تھی تو رستم کی چھٹ          چھپا تھا عباس علی راسا</p>	<p>۱۳۵          چلتے ہو کر یوں باد صبا کو بھی نہ کیا          اتنا تو سب خیز ہوا کو کھن ر د کیا          اتنا تو سب خیز ہوا کو کھن ر د کیا</p>	<p>۱۳۶          مچھلی بھی ہر اک دوڑ گئی سانسے اگر          نہ مان ہوا آگھو لسی خفا شک بہا          نہ مان ہوا آگھو لسی خفا شک بہا</p>
<p>۱۳۷          اگر کہ کچل جانی تھے گویا وہ پتھر          شہر اس کی آہ تھی تو رستم کی چھٹ          چھپا تھا عباس علی راسا</p>	<p>۱۳۸          چلتے ہو کر یوں باد صبا کو بھی نہ کیا          اتنا تو سب خیز ہوا کو کھن ر د کیا          اتنا تو سب خیز ہوا کو کھن ر د کیا</p>	<p>۱۳۹          مچھلی بھی ہر اک دوڑ گئی سانسے اگر          نہ مان ہوا آگھو لسی خفا شک بہا          نہ مان ہوا آگھو لسی خفا شک بہا</p>
<p>۱۴۰          اگر کہ کچل جانی تھے گویا وہ پتھر          شہر اس کی آہ تھی تو رستم کی چھٹ          چھپا تھا عباس علی راسا</p>	<p>۱۴۱          چلتے ہو کر یوں باد صبا کو بھی نہ کیا          اتنا تو سب خیز ہوا کو کھن ر د کیا          اتنا تو سب خیز ہوا کو کھن ر د کیا</p>	<p>۱۴۲          مچھلی بھی ہر اک دوڑ گئی سانسے اگر          نہ مان ہوا آگھو لسی خفا شک بہا          نہ مان ہوا آگھو لسی خفا شک بہا</p>
<p>۱۴۳          اگر کہ کچل جانی تھے گویا وہ پتھر          شہر اس کی آہ تھی تو رستم کی چھٹ          چھپا تھا عباس علی راسا</p>	<p>۱۴۴          چلتے ہو کر یوں باد صبا کو بھی نہ کیا          اتنا تو سب خیز ہوا کو کھن ر د کیا          اتنا تو سب خیز ہوا کو کھن ر د کیا</p>	<p>۱۴۵          مچھلی بھی ہر اک دوڑ گئی سانسے اگر          نہ مان ہوا آگھو لسی خفا شک بہا          نہ مان ہوا آگھو لسی خفا شک بہا</p>
<p>۱۴۶          اگر کہ کچل جانی تھے گویا وہ پتھر          شہر اس کی آہ تھی تو رستم کی چھٹ          چھپا تھا عباس علی راسا</p>	<p>۱۴۷          چلتے ہو کر یوں باد صبا کو بھی نہ کیا          اتنا تو سب خیز ہوا کو کھن ر د کیا          اتنا تو سب خیز ہوا کو کھن ر د کیا</p>	<p>۱۴۸          مچھلی بھی ہر اک دوڑ گئی سانسے اگر          نہ مان ہوا آگھو لسی خفا شک بہا          نہ مان ہوا آگھو لسی خفا شک بہا</p>



<p>۱۳۷ خبر سچا سچا میں ہی ہے جو سچا سچا میں ہی ہے جو سچا سچا میں ہی ہے جو سچا سچا</p>	<p>۱۳۸ خبر سچا سچا میں ہی ہے جو سچا سچا میں ہی ہے جو سچا سچا میں ہی ہے جو سچا سچا</p>	<p>۱۳۹ خبر سچا سچا میں ہی ہے جو سچا سچا میں ہی ہے جو سچا سچا میں ہی ہے جو سچا سچا</p>
<p>گل رنگ ب نہر درستہ نظر آئے خون گج ترائی میں برستا نظر آئے</p>	<p>پرترہ تھیں اکھیں غضب لود نظر تھی پیش آنی ہر آفت یہ اسی بھی خبر تھی</p>	<p>بیکل تھا فرم جہ سے اُس شرمین کے ہر ناب ہلاقی تھی کلیجہ کو زمین کے</p>
<p>۱۴۰ خبر سچا سچا میں ہی ہے جو سچا سچا میں ہی ہے جو سچا سچا میں ہی ہے جو سچا سچا</p>	<p>۱۴۱ خبر سچا سچا میں ہی ہے جو سچا سچا میں ہی ہے جو سچا سچا میں ہی ہے جو سچا سچا</p>	<p>۱۴۲ خبر سچا سچا میں ہی ہے جو سچا سچا میں ہی ہے جو سچا سچا میں ہی ہے جو سچا سچا</p>
<p>نوجوان کو شکست آج دی جاتا ہو علی منہ تکتے ہوا درشت سے جاتا ہو علی</p>	<p>چار آنکھوں کی تھکتی تھی مردانِ خاک ظالم کی سپر کیا تھی کہ جہرہ تھا بلا کا</p>	<p>مرتب بھی جفا کا رہتی غارت دین بھی سالار سپہ شہر بھی تھا اور وہ لعین بھی</p>
<p>۱۴۳ خبر سچا سچا میں ہی ہے جو سچا سچا میں ہی ہے جو سچا سچا میں ہی ہے جو سچا سچا</p>	<p>۱۴۴ خبر سچا سچا میں ہی ہے جو سچا سچا میں ہی ہے جو سچا سچا میں ہی ہے جو سچا سچا</p>	<p>۱۴۵ خبر سچا سچا میں ہی ہے جو سچا سچا میں ہی ہے جو سچا سچا میں ہی ہے جو سچا سچا</p>
<p>پس اب بھی یاد رہے امام ازلی کا سکڑ لوٹا بعد اسکے حسین ابن علی کا</p>	<p>سب ج وہیں تھیں گئی جو رہنے پر تھی سوت اُس تم ایجاد کی گردن پر تھی</p>	<p>وہ اور ہیں جیوٹ جو دلیر و شہر تھیں نادان کہیں رو باہ بھی شیر و لشکر تھیں</p>

[illegible]

<p>۱۳۵ بیاں شدہ کہ کنون بجا ہوگا ہی بندہ جو افضل تینوں میں سے ایک اور ایک کے ہیں</p>	<p>۱۳۴ اس میں گنہگاروں کی پس جو گنہگاروں کی نار و مرداد لکھ کر دے گا</p>	<p>۱۳۳ ہر ہاتھ میں جنگی یہ صفیں ہاتھ میں چوٹیں جو علی کی ہیں وہ کج اسے چلنے کی</p>
<p>۱۳۲ تہوار کا اک ہاتھ تو خوشوار پر مارا نیزہ فرس ظالم غدار پر مارا</p>	<p>۱۳۱ بڑھتے ہی نظر کل قضا الہی اسکو خود دل کو دھڑکنے کی مدد اسکو</p>	<p>۱۳۰ نکیرہ دینے میں خوشی کے کچھ بھی بات نہیں کہتی</p>
<p>۱۲۹ گھر اجوڑا غم کے بکین چوڑا غم کے پیل جو بھول گیا چوڑا حالت کو نہ رہ گیا چوڑا</p>	<p>۱۲۸ جو چن گیا نہ ہو نہ ہو بار میں شجاعت کی اس کی طرف ہو زمین جوں غائب ہو اوجھل جگر صاحب</p>	<p>۱۲۷ مرکب کو بڑھایا جو ہر برشہ دینے اک وار کیا نیزہ خلی کا لیں نے</p>
<p>۱۲۶ پستی کو سوا شان کو نہ اوج کو دکھا دیکھا کبھی مرکب کبھی فوج کو دکھا</p>	<p>۱۲۵ جنگ اس کو کچھ آسان نہیں جو سیف اب سو کہ تلوار کا ہے دیکھ کر کیا ہوا</p>	<p>۱۲۴ دربان حواس چھوڑ آج بچہ کی دیکھو ہو</p>
<p>۱۲۳ اس طرح ہوا زینت جو نہاں کی صدا آؤ گی فوج میں بہی ہو مارو کوئی نہ تھا غم</p>	<p>۱۲۲ عکاس کی آواز اس کی پہنچ جی لگی ہے یاد کو باز و قوت کار جو</p>	<p>۱۲۱ جھٹکا جو دیا دھوم ہوئی ہاتھ کس کی کھینچ آیا العین زین سر گر نہ فرس کی</p>
<p>۱۲۰ مان زد پہ لگا لا اسد حق کو آؤ میں سواران عرب تیری مدد کو</p>	<p>۱۱۹ پایانہ کوئی بھر مدد نہیں کس شمشیر حوالان کیا تر کی</p>	<p>۱۱۸ جھٹکا جو دیا دھوم ہوئی ہاتھ کس کی کھینچ آیا العین زین سر گر نہ فرس کی</p>







<p>۱۳۱ جانبین بوسین جان جان بہم خوسب بوسین جان جان دیکھو تیرے دیکھو جان جان بھالاجی بھول گیا دست ادا</p>	<p>۱۳۲ مین جان جان الکا بولیا مارا جسے وہ فرق بون بون لیا فرار کا مندر نور بولیا جلد میں بولیا</p>	<p>۱۳۳ ایک بوسین جان جان آئی بوسین جان جان ایک بوسین جان جان میرا تھادہ بوسین جان جان</p>
<p>اُمی کو نہ موزی کو نہ بڑن کو اندر دشمن نہ خود اپنا ہے جو دشمن کو اندر</p>	<p>فرمایا وہ دیکھو گانشانی ہے یہ جسکی چھٹی ٹہن پر پین اس میں ترخن کجی</p>	<p>یوں رشتہ جان تیغ بلا نوش سکاٹا کاسہ سر ظالم کا بنا گوش سے کاٹا</p>
<p>۱۳۴ تیرے عزیز تیری بھائی بھائی ایک ہی انسان ہی جان جان تو تو دیا دیا کر لاکھین مخبر وادوں دیکھ لیا بھائی</p>	<p>۱۳۵ فرار کا غازی بوسین جان جان دشمن میں بولیا جان جان اوجھلایا بولیا جان جان خود موت بکاری کہ نہ چار دین</p>	<p>۱۳۶ اب تو نقطہ سا تھرا لگا لگا وہ عبت نظر گریاں ہو گیا جو دست تھوڑے سر درازان بولیا بوسین جان جان بولیا</p>
<p>بڑھتا نہیں کیا رزگٹا جاتا ظالم ملواری ہے پاس اور ٹھہا جاتا ظالم</p>	<p>اوجھلایا کوئی زخم نہ گھیر نظر آیا اڑتا ہوا نیزہ میں بھریرا نظر آیا</p>	<p>پہلے تھا سحرس پہ شیطان شقی کر جب بند ہو گیا تو کھلے کان شقی کر</p>
<p>۱۳۷ تیرے بھائی بھائی جان جان تیرے بھائی بھائی جان جان تیرے بھائی بھائی جان جان تیرے بھائی بھائی جان جان</p>	<p>۱۳۸ تیرے بھائی بھائی جان جان تیرے بھائی بھائی جان جان تیرے بھائی بھائی جان جان تیرے بھائی بھائی جان جان</p>	<p>۱۳۹ تیرے بھائی بھائی جان جان تیرے بھائی بھائی جان جان تیرے بھائی بھائی جان جان تیرے بھائی بھائی جان جان</p>
<p>سب تیرے دگر ترے بعد مر گئے پہلے تیرے نیوے سے تجھے قتل کر گئے</p>	<p>بھاگا وہ جو تھا فوج کا ابنہ زمین کر ثابت یہ ہوا پھٹکے کر اکوہ زمین کر</p>	<p>روکین کسی یا آنکھ نہیں کان نہیں ہے غل تھا کہ بچے جان یہ اسکان نہیں ہے</p>

دشمنی  
بلاشت  
بھائی بھائی  
نور وادوں

<p>۱۴۱          گلشنِ بیکبختی کی بیکبختی          گلشنِ بیکبختی کی بیکبختی          گلشنِ بیکبختی کی بیکبختی          گلشنِ بیکبختی کی بیکبختی</p>	<p>۱۴۲          گلشنِ بیکبختی کی بیکبختی          گلشنِ بیکبختی کی بیکبختی          گلشنِ بیکبختی کی بیکبختی          گلشنِ بیکبختی کی بیکبختی</p>	<p>۱۴۳          گلشنِ بیکبختی کی بیکبختی          گلشنِ بیکبختی کی بیکبختی          گلشنِ بیکبختی کی بیکبختی          گلشنِ بیکبختی کی بیکبختی</p>
<p>دو صاعقہ تلوار کے جو نہیں تھے          اضدادِ عظام کی طرح ایک جگہ تھے</p>	<p>شہزادہ کی بیوی کی بیوی کی بیوی          بیانی کی بیوی کی بیوی کی بیوی</p>	<p>حسرت ہو کہ آیا نہ فلک بھٹ کر زمین          جو ہاتھ تھا سہا وہ گر اکٹ کر زمین</p>
<p>۱۴۴          گلشنِ بیکبختی کی بیکبختی          گلشنِ بیکبختی کی بیکبختی          گلشنِ بیکبختی کی بیکبختی          گلشنِ بیکبختی کی بیکبختی</p>	<p>۱۴۵          گلشنِ بیکبختی کی بیکبختی          گلشنِ بیکبختی کی بیکبختی          گلشنِ بیکبختی کی بیکبختی          گلشنِ بیکبختی کی بیکبختی</p>	<p>۱۴۶          گلشنِ بیکبختی کی بیکبختی          گلشنِ بیکبختی کی بیکبختی          گلشنِ بیکبختی کی بیکبختی          گلشنِ بیکبختی کی بیکبختی</p>
<p>ان سب کا بھگا تھا کہ پیغامِ صلح          دالان گھر گئے پھر کہ جو شہادت کا کھل</p>	<p>سرکٹ اس کا لٹامی کا عزمِ لین          مردان و غلام و شامی کا عزمِ لین</p>	<p>تلوار چلی فوج ستر مع پر سن          دیکھا بھی نہ ملو کہ جدا کیا ہوا سن</p>
<p>۱۴۷          گلشنِ بیکبختی کی بیکبختی          گلشنِ بیکبختی کی بیکبختی          گلشنِ بیکبختی کی بیکبختی          گلشنِ بیکبختی کی بیکبختی</p>	<p>۱۴۸          گلشنِ بیکبختی کی بیکبختی          گلشنِ بیکبختی کی بیکبختی          گلشنِ بیکبختی کی بیکبختی          گلشنِ بیکبختی کی بیکبختی</p>	<p>۱۴۹          گلشنِ بیکبختی کی بیکبختی          گلشنِ بیکبختی کی بیکبختی          گلشنِ بیکبختی کی بیکبختی          گلشنِ بیکبختی کی بیکبختی</p>
<p>تلوار کو کہ شگل میں نہ گھرا تو عجب          ہر غول سے لڑ بھر کر نکل آتے تھے عجب</p>	<p>خوشبو ہے پسینے سے ترائی لب جو کی          چھینٹیں تھیں ہر پر ہشتی کی لہو کی</p>	<p>پسا ہوسے پستی اسو کہتے ہیں بہاؤ          شمشیر دوستی اسو کہتے ہیں بہاؤ</p>

۱۴۰  
 غلام  
 دانش  
 خاک داد  
 کہ میرزا گلشن  
 ایک دیکھ کر  
 کی غلامی  
 میرزا گلشن

<p>۱۶۰ حضرت علم و شکیبائی حضرت سیدنا بیابا ہوا وہ چاہے کہ خالق تو کھانا سے لے لیں خاک غزل سنہ چار سب علم ہو یہ عجیب اس کی</p>	<p>۱۵۹ کون سی تیرا چاہے کہ بوزار بہ کل کون سی تیرا چاہے کہ بوزار وہ سر دران کون سی تیرا چاہے کہ بوزار جلد تیرا چاہے کہ بوزار کون سی تیرا چاہے کہ بوزار</p>	<p>۱۵۸ پیارے کا سب سے مستی چاہے کہ بوزار پیارے کا سب سے مستی چاہے کہ بوزار پیارے کا سب سے مستی چاہے کہ بوزار پیارے کا سب سے مستی چاہے کہ بوزار</p>
<p>پہنچے کا اموہا تھ سے مل مل کے جھین منہ ڈھانپ کر پیٹ دہنی لانا زین</p>	<p>کس طرح تیرا بلب جو بھائی کا دیکھوں سے ہی میں کون کونسی امو بھائی کا دیکھوں</p>	<p>تصور غم دور دوالم ہو گئے عجب بازو جو گئے مشک پیغم ہو گئے عجب</p>
<p>۱۶۱ پھینک کر گئی تیرا بوزار ایو ابن علی شاہ شیدا کون بوزار دنیاسی سننے کیا چور کون بوزار صاحب دھانڈے تیرا بوزار</p>	<p>۱۶۰ کون سی تیرا چاہے کہ بوزار کون سی تیرا چاہے کہ بوزار کون سی تیرا چاہے کہ بوزار کون سی تیرا چاہے کہ بوزار</p>	<p>۱۵۹ نہ چاہے کہ بوزار کون سی تیرا چاہے کہ بوزار نہ چاہے کہ بوزار کون سی تیرا چاہے کہ بوزار نہ چاہے کہ بوزار کون سی تیرا چاہے کہ بوزار نہ چاہے کہ بوزار کون سی تیرا چاہے کہ بوزار</p>
<p>تم جب سو سدا رہے تیرا نظر جان و تھی لا شاہی نہ ایگا یہ جس کو نہ خبر تھی</p>	<p>یوں سوے کہ کچھ کہ نہ کشاہ جگا جنت میں علی لیکے چھاتی کولگا</p>	<p>دنیا سے جفا کار سے منہ موڑ رہے تھے رتی پر پڑے شہر سے دم توڑ رہے تھے</p>
<p>۱۶۲ تھامی سکھنے بھڑکائی تیرا بوزار چلائی ہوں رو رو کر تیرا بوزار صاحب جان لودی کون بوزار کون بوزار کچھ پچھو یہ اب جاؤں کہاں تیرا بوزار</p>	<p>۱۶۱ کون سی تیرا چاہے کہ بوزار کون سی تیرا چاہے کہ بوزار کون سی تیرا چاہے کہ بوزار کون سی تیرا چاہے کہ بوزار</p>	<p>۱۶۰ حضرت شہین بلیں تیرا بوزار نعمت کونسی کی دولت ہوئی تیرا بوزار میں چور چور کی تیرا بوزار نہ چاہے کہ بوزار کون سی تیرا چاہے کہ بوزار</p>
<p>مر جاوگی لا شہر کون بوزار نہ سکونگی میں سو گسٹ میں زندا کون بوزار نہ سکونگی</p>	<p>ماتہ تھا کہ رو تھے جوان فوج عہد عباس کی آنکھوں میں تھی نسو کون بوزار</p>	<p>کیا لاش نہیں ہے کہیں اس تشنہ گلو اکبر مجھے بو آتی ہو بھائی کے لہو کی</p>

میں نے اس کو ہر طرح غریب و نیاز میں  
دیکھا اور اس کی ہر چیز پر غور کیا  
ایسے ستم و دریاہ میں جہاں  
بیوہ کی تابانی کا تصور نہ تھا  
موت فان کا علم تو میری دلیس پر آیا

بڑا حیران اس غم و فراق میں چھوڑا  
تم یار ہو اور میں منجھ رہا ہوں چھوڑا

میں نے اس کو ہر طرح غریب و نیاز میں  
دیکھا اور اس کی ہر چیز پر غور کیا  
ایسے ستم و دریاہ میں جہاں  
بیوہ کی تابانی کا تصور نہ تھا  
موت فان کا علم تو میری دلیس پر آیا

زخم تیر و تر و سنان کھا تو میں ہم بھی  
حلق رانیا کا فریے جا تو میں ہم بھی

میں نے اس کو ہر طرح غریب و نیاز میں  
دیکھا اور اس کی ہر چیز پر غور کیا  
ایسے ستم و دریاہ میں جہاں  
بیوہ کی تابانی کا تصور نہ تھا  
موت فان کا علم تو میری دلیس پر آیا

ماتم کا ہر اک شور ہر اک دل پر رہا  
اکبر کو جدا ہونیکا احوال غضب ہا

سلام  
سیت ابرار و سید عیال  
شیریں  
موت فان کا علم تو میری دلیس پر آیا

میں نے اس کو ہر طرح غریب و نیاز میں  
دیکھا اور اس کی ہر چیز پر غور کیا  
ایسے ستم و دریاہ میں جہاں  
بیوہ کی تابانی کا تصور نہ تھا  
موت فان کا علم تو میری دلیس پر آیا

زخم تیر و تر و سنان کھا تو میں ہم بھی  
حلق رانیا کا فریے جا تو میں ہم بھی

میں نے اس کو ہر طرح غریب و نیاز میں  
دیکھا اور اس کی ہر چیز پر غور کیا  
ایسے ستم و دریاہ میں جہاں  
بیوہ کی تابانی کا تصور نہ تھا  
موت فان کا علم تو میری دلیس پر آیا

ماتم کا ہر اک شور ہر اک دل پر رہا  
اکبر کو جدا ہونیکا احوال غضب ہا

میں نے اس کو ہر طرح غریب و نیاز میں  
دیکھا اور اس کی ہر چیز پر غور کیا  
ایسے ستم و دریاہ میں جہاں  
بیوہ کی تابانی کا تصور نہ تھا  
موت فان کا علم تو میری دلیس پر آیا

میں نے اس کو ہر طرح غریب و نیاز میں  
دیکھا اور اس کی ہر چیز پر غور کیا  
ایسے ستم و دریاہ میں جہاں  
بیوہ کی تابانی کا تصور نہ تھا  
موت فان کا علم تو میری دلیس پر آیا

زخم تیر و تر و سنان کھا تو میں ہم بھی  
حلق رانیا کا فریے جا تو میں ہم بھی

میں نے اس کو ہر طرح غریب و نیاز میں  
دیکھا اور اس کی ہر چیز پر غور کیا  
ایسے ستم و دریاہ میں جہاں  
بیوہ کی تابانی کا تصور نہ تھا  
موت فان کا علم تو میری دلیس پر آیا

ماتم کا ہر اک شور ہر اک دل پر رہا  
اکبر کو جدا ہونیکا احوال غضب ہا

میں نے اس کو ہر طرح غریب و نیاز میں  
دیکھا اور اس کی ہر چیز پر غور کیا  
ایسے ستم و دریاہ میں جہاں  
بیوہ کی تابانی کا تصور نہ تھا  
موت فان کا علم تو میری دلیس پر آیا

ماتم کا ہر اک شور ہر اک دل پر رہا  
اکبر کو جدا ہونیکا احوال غضب ہا

میں نے اس کو ہر طرح غریب و نیاز میں  
دیکھا اور اس کی ہر چیز پر غور کیا  
ایسے ستم و دریاہ میں جہاں  
بیوہ کی تابانی کا تصور نہ تھا  
موت فان کا علم تو میری دلیس پر آیا

۱۵۱  
 تالوئی میں اٹھا دیوں نہیں  
 دیکھا اگر گردن تل کی ایک برس کا  
 ۱۵۲  
 باغ غنیمت میں کھائے ہو پھلے ہم  
 تمام کروا مان دولت اپنی خیر راہ کا  
 ۱۵۳  
 تلوئی میں صلا جان کو فوج شاہ  
 دان تانجا لگا جگہ خدا کی راہ کا  
 ۱۵۴  
 کتنے تھو حیدر و شہید آٹ دو گارین  
 ماتھون اس کا باز دراصل اس کا  
 ۱۵۵  
 ایک ہی غنیمت میں حسب کو علی خود کیا  
 زور کیا شہر خدا سے چلے رو باہ کا  
 ۱۵۶  
 حکم دے دو جام کو در عدلین بول علی  
 دیکھ سے یہ ہم سید نبی کی چاہ کا  
 ۱۵۷  
 کرم کے یاد دہانی جانیں کے لئے غنیمت  
 یک سے سو دے بہت غنیمت کی راہ کا

۱۵۸  
 کتنے تھو حیدر و شہید آٹ دو گارین  
 مانو تھیا بکواران کو بہت جگہ کا  
 ۱۵۹  
 کتنے تھو حیدر و شہید آٹ دو گارین  
 کتنے تھو حیدر و شہید آٹ دو گارین  
 ۱۶۰  
 کتنے تھو حیدر و شہید آٹ دو گارین  
 کتنے تھو حیدر و شہید آٹ دو گارین  
 ۱۶۱  
 کتنے تھو حیدر و شہید آٹ دو گارین  
 کتنے تھو حیدر و شہید آٹ دو گارین  
 ۱۶۲  
 کتنے تھو حیدر و شہید آٹ دو گارین  
 کتنے تھو حیدر و شہید آٹ دو گارین  
 ۱۶۳  
 کتنے تھو حیدر و شہید آٹ دو گارین  
 کتنے تھو حیدر و شہید آٹ دو گارین  
 ۱۶۴  
 کتنے تھو حیدر و شہید آٹ دو گارین  
 کتنے تھو حیدر و شہید آٹ دو گارین  
 ۱۶۵  
 کتنے تھو حیدر و شہید آٹ دو گارین  
 کتنے تھو حیدر و شہید آٹ دو گارین

۱۶۶  
 کتنے تھو حیدر و شہید آٹ دو گارین  
 کتنے تھو حیدر و شہید آٹ دو گارین  
 ۱۶۷  
 کتنے تھو حیدر و شہید آٹ دو گارین  
 کتنے تھو حیدر و شہید آٹ دو گارین  
 ۱۶۸  
 کتنے تھو حیدر و شہید آٹ دو گارین  
 کتنے تھو حیدر و شہید آٹ دو گارین  
 ۱۶۹  
 کتنے تھو حیدر و شہید آٹ دو گارین  
 کتنے تھو حیدر و شہید آٹ دو گارین  
 ۱۷۰  
 کتنے تھو حیدر و شہید آٹ دو گارین  
 کتنے تھو حیدر و شہید آٹ دو گارین  
 ۱۷۱  
 کتنے تھو حیدر و شہید آٹ دو گارین  
 کتنے تھو حیدر و شہید آٹ دو گارین  
 ۱۷۲  
 کتنے تھو حیدر و شہید آٹ دو گارین  
 کتنے تھو حیدر و شہید آٹ دو گارین  
 ۱۷۳  
 کتنے تھو حیدر و شہید آٹ دو گارین  
 کتنے تھو حیدر و شہید آٹ دو گارین  
 ۱۷۴  
 کتنے تھو حیدر و شہید آٹ دو گارین  
 کتنے تھو حیدر و شہید آٹ دو گارین  
 ۱۷۵  
 کتنے تھو حیدر و شہید آٹ دو گارین  
 کتنے تھو حیدر و شہید آٹ دو گارین







<p>۱۰۱ فائدہ سوانہ برفیہ برفیہ خندان بہیں کل بن بن بن بن مسیحی و زبان بھینجی دی ہیں سینہ چھین کر چھین کر چھین کر</p>	<p>۱۰۲ ان لقا کا شہر کیسی شہر کا لانا ہو تو دھو کر دھو کر دھو کر بان نہ تو دھو کر دھو کر دھو کر خوشید فاطمہ کی جلالت کا دھو کر</p>	<p>۱۰۳ دو لہا کا جانور بن کر بن کر سورشت کر کے بن کر بن کر فرد ذات کی بن کر بن کر دو لہا کا جانور بن کر بن کر</p>
<p>پر یونین غل ہو فاطمہ کی جان کوی شوکت گواہ ہے کہ سلیمان سے کوی</p>	<p>چمر چمر حسن کچھ دلف سیاہ کا دھوکا ہے شامیوں کو رسالت پناہ کا</p>	<p>سو تو وہ کیا کہ صرست تیغ آزماں تھی بچین کی بند زکریا کو غنیمت جانی تھی</p>
<p>۱۰۴ جب نفع شہر کیسی شہر کا غل ہو کر کیسی شہر کا بڑے بڑے کیسی شہر کا پیشانی کیسی شہر کا</p>	<p>۱۰۵ الہیہ اشتیاق شہر کا الہیہ اشتیاق شہر کا الہیہ اشتیاق شہر کا الہیہ اشتیاق شہر کا</p>	<p>۱۰۶ شوق شہر کا شوق شہر کا شوق شہر کا شوق شہر کا</p>
<p>مہر کے پہلے آپ ہی بیجان ہو گیا چھپ چھپ جو ان حسین کر قربان ہو گیا</p>	<p>خونبار الشہر میں ہیں بہار حسین یا قوت ہو رہے ہیں بھاد حسین</p>	<p>پیارے لدا سے فاتح دہر و زمین کے مہر و حسن کے جوشن باز حسین کے</p>
<p>۱۰۷ باقی رہے غلامی کیسی شہر کا سب قدم چھپ کر کیسی شہر کا حکیم سیاہ چھپ کر کیسی شہر کا چاند بازبان کیسی شہر کا</p>	<p>۱۰۸ لاہور کیسی شہر کا مطلق خیال کیسی شہر کا تہذیب کیسی شہر کا عجب و زیب کیسی شہر کا</p>	<p>۱۰۹ سکرم لدا کیسی شہر کا شہر کیسی شہر کا اس کیسی شہر کا سکرم لدا کیسی شہر کا</p>
<p>تیغوں سے انکی ناریوں کا منہ پھرا دیا اک لک جری ڈلا شہر پر لاشہ گرا دیا</p>	<p>تکنا ہی منہ بہ ایک بہادر حسین کا سب بڑھا ہوا ہی تہذیب حسین کا</p>	<p>خون جوشین تھافون شکر کو دیکھ کر پچھلے ہوئے تھے کو فیکٹ شکر کو دیکھ کر</p>

<p>ایسا لونی آرو زینت دیا کیوں سوکھن آرو زینت موتن کا اٹنی حاجت آرو زینت بس دوپہن فائز تھا فتنہ</p>	<p>میں نے جلو میں ہم کی دراد گلی منہ کی گویا تھا گلی کیا سوچو تو فتنہ کون کی گلی</p>	<p>۲۵ نیا کی ہے سو شاد فتنہ رہی ہو سو گلی کو عیال بولی اچانک فتنہ یابو سہیلین ہرین</p>
<p>ماں کو دل و دل پر تہ مجرور کے قہر باقی وہ رہ گئے کہ جو کھڑے جگر کو قہر</p>	<p>اس تھق ہرق دم کی صفائی بھی دیکھو بھٹیا اٹھو ہماری لڑائی بھی دیکھو</p>	<p>ہو گا نہ چین خلق نہ جیتک کٹا نیکو قاسم جہان کے ہین دہن ہم چھٹی</p>
<p>میں نے نہی ہوئی ہوئی کچھ نہ ہوئی ہوئی آدم نہ ہوئی ہوئی نہی ہوئی ہوئی</p>	<p>۳۵ فتنہ پکڑی تھک دے گلی اس سے شاد نہ دے گلی آدم نہ ہوئی ہوئی نہی ہوئی ہوئی</p>	<p>۴۵ کھرا کرتی عیال چو نہ ہوئی ہوئی آدم نہ ہوئی ہوئی نہی ہوئی ہوئی</p>
<p>ہنگام نظر عالم تنہا رہ گیا بکس کے پیاس اک سپہائی گیا</p>	<p>مقتل سے گھرن آکر تسلی ہوئی قربان جاؤں دھاکا پر سادھوئی</p>	<p>یہ داغ ہو گا ناگو گوارا نہ باپ کو کس کا یہ جو صلہ ہے جو رو گیا آپ کو</p>
<p>۵۵ نظر کا فتنہ رہی ہوئی ہوئی چلا ہوئی ہوئی بیکس کے پیاس اک سپہائی گیا</p>	<p>۶۵ کربوری صد کہ ہوئی ہوئی چلا ہوئی ہوئی بیکس کے پیاس اک سپہائی گیا</p>	<p>۷۵ بیکس کے پیاس اک سپہائی گیا چلا ہوئی ہوئی بیکس کے پیاس اک سپہائی گیا</p>
<p>دل و فراق اپنے فدا کی کو دے گئے منزل کا کچھ تپا بھی نہ بھائی کو دے گئے</p>	<p>بہر پاسہ گھرن دو دھاکا کاتا دے گئے لاشہ ہمارا آئینا اب ہسم نہ آے گئے</p>	<p>خادم کو تیغ ظلم سے گردن کٹا دے گئے لونا تھوڑی دین ہین کو جاز دے گئے</p>

<p>۱۵۴ لازم ہو کر جو کچھ چاہیے مذاہر و معجزات قائم ہو کر رہیں غائب ہو کر رہیں</p>	<p>۱۵۵ وہاں شاہ ذوالجلال بہ کلام حق دعا فرمائی کہ جو کچھ چاہیے وہاں سے ہوا کر رہیں</p>	<p>۱۵۶ کچھ چاہیے کچھ چاہیے کچھ چاہیے کچھ چاہیے</p>
<p>آپد رسکے ساتھ تن پاش پاش اک تھوڑی دیر روئے عمو کی لاش</p>	<p>بھائی ہمیں یہ جبر بہت ناگوار ہے مرے حسین پہلے تو بھر اختیار ہے</p>	<p>صبر و رفا ہے کام شہ تشہ کام ہے نہ کچھ چاہیے لاشہ امام کا</p>
<p>۱۵۷ بھائی کچھ چاہیے کچھ چاہیے کچھ چاہیے کچھ چاہیے</p>	<p>۱۵۸ کچھ چاہیے کچھ چاہیے کچھ چاہیے کچھ چاہیے</p>	<p>۱۵۹ کچھ چاہیے کچھ چاہیے کچھ چاہیے کچھ چاہیے</p>
<p>دیکھا تو ہو گا سرد عالی مقام لے باقی کو جو طرح لے رو کا علام لے</p>	<p>تم رہیں بعد دیر زہرا کو جانو سیت کاری قبر میں دفنا کر جانو</p>	<p>جائے یہ سرد شوق میں کوئی راہ لے چھ لک لاش اٹکے قتل گاہ لے</p>
<p>۱۶۰ کچھ چاہیے کچھ چاہیے کچھ چاہیے کچھ چاہیے</p>	<p>۱۶۱ کچھ چاہیے کچھ چاہیے کچھ چاہیے کچھ چاہیے</p>	<p>۱۶۲ کچھ چاہیے کچھ چاہیے کچھ چاہیے کچھ چاہیے</p>
<p>کچھ چاہیے کچھ چاہیے کچھ چاہیے کچھ چاہیے</p>	<p>کچھ چاہیے کچھ چاہیے کچھ چاہیے کچھ چاہیے</p>	<p>کچھ چاہیے کچھ چاہیے کچھ چاہیے کچھ چاہیے</p>

<p>۱۵۷          کس کو جو بھائی کی جگہ پر          کس کو جو بھائی کی جگہ پر          کس کو جو بھائی کی جگہ پر          کس کو جو بھائی کی جگہ پر</p>	<p>۱۵۷          ایک کے ساتھ لیجئے جانی کو          ایک کے ساتھ لیجئے جانی کو          ایک کے ساتھ لیجئے جانی کو          ایک کے ساتھ لیجئے جانی کو</p>	<p>۱۵۷          زینب کے منہ کو دیکھئے پند          زینب کے منہ کو دیکھئے پند          زینب کے منہ کو دیکھئے پند          زینب کے منہ کو دیکھئے پند</p>
<p>۱۵۷          کس کی زبان سے یہ کلمہ تو عید ہو          کس کی زبان سے یہ کلمہ تو عید ہو          کس کی زبان سے یہ کلمہ تو عید ہو          کس کی زبان سے یہ کلمہ تو عید ہو</p>	<p>۱۵۷          بڑے نصیب جان پاس غم میں آئی          بڑے نصیب جان پاس غم میں آئی          بڑے نصیب جان پاس غم میں آئی          بڑے نصیب جان پاس غم میں آئی</p>	<p>۱۵۷          صدرہ اجل سے کم نہیں انکی جدا میکا          صدرہ اجل سے کم نہیں انکی جدا میکا          صدرہ اجل سے کم نہیں انکی جدا میکا          صدرہ اجل سے کم نہیں انکی جدا میکا</p>
<p>۱۵۷          کس کو جو بھائی کی جگہ پر          کس کو جو بھائی کی جگہ پر          کس کو جو بھائی کی جگہ پر          کس کو جو بھائی کی جگہ پر</p>	<p>۱۵۷          تھی ناو کے تیریں یہ کلمہ          تھی ناو کے تیریں یہ کلمہ          تھی ناو کے تیریں یہ کلمہ          تھی ناو کے تیریں یہ کلمہ</p>	<p>۱۵۷          کس کو جو بھائی کی جگہ پر          کس کو جو بھائی کی جگہ پر          کس کو جو بھائی کی جگہ پر          کس کو جو بھائی کی جگہ پر</p>
<p>۱۵۷          مولانا خوشی ہی ہے اب تشنہ کام کی          مولانا خوشی ہی ہے اب تشنہ کام کی          مولانا خوشی ہی ہے اب تشنہ کام کی          مولانا خوشی ہی ہے اب تشنہ کام کی</p>	<p>۱۵۷          ہے یہ قحط ہو گیا پانی کا خلق میں          ہے یہ قحط ہو گیا پانی کا خلق میں          ہے یہ قحط ہو گیا پانی کا خلق میں          ہے یہ قحط ہو گیا پانی کا خلق میں</p>	<p>۱۵۷          سو بار کہ چکے ہیں کہ سر بار دوش میں          سو بار کہ چکے ہیں کہ سر بار دوش میں          سو بار کہ چکے ہیں کہ سر بار دوش میں          سو بار کہ چکے ہیں کہ سر بار دوش میں</p>
<p>۱۵۷          کس کو جو بھائی کی جگہ پر          کس کو جو بھائی کی جگہ پر          کس کو جو بھائی کی جگہ پر          کس کو جو بھائی کی جگہ پر</p>	<p>۱۵۷          کس کو جو بھائی کی جگہ پر          کس کو جو بھائی کی جگہ پر          کس کو جو بھائی کی جگہ پر          کس کو جو بھائی کی جگہ پر</p>	<p>۱۵۷          کس کو جو بھائی کی جگہ پر          کس کو جو بھائی کی جگہ پر          کس کو جو بھائی کی جگہ پر          کس کو جو بھائی کی جگہ پر</p>
<p>۱۵۷          وہ دروہی ہو چاک گریبان کی ہو          وہ دروہی ہو چاک گریبان کی ہو          وہ دروہی ہو چاک گریبان کی ہو          وہ دروہی ہو چاک گریبان کی ہو</p>	<p>۱۵۷          اگر جو دوست ہو دیشہ مشرق کا          اگر جو دوست ہو دیشہ مشرق کا          اگر جو دوست ہو دیشہ مشرق کا          اگر جو دوست ہو دیشہ مشرق کا</p>	<p>۱۵۷          ہمارے اب بہن کوئی دم کھان          ہمارے اب بہن کوئی دم کھان          ہمارے اب بہن کوئی دم کھان          ہمارے اب بہن کوئی دم کھان</p>

<p>۴۶ دو جانبی تہ جانی با جہان تہ جانی کہ ہم جہان جہان تہ جانی کہ ہم جہان جہان تہ جانی کہ ہم جہان جہان</p>	<p>۴۷ دو وقت در کونجا از خفا کونجا کہ کوئی دین از خفا کونجا کہ کوئی دین از خفا کونجا کہ کوئی دین از خفا</p>	<p>۴۸ کونجا کہ کوئی دین از خفا کونجا کہ کوئی دین از خفا کونجا کہ کوئی دین از خفا کونجا کہ کوئی دین از خفا</p>
<p>کیونکہ نہ حال غیر ہو زہر اکو لال کا غرت میں ساتھ مٹا ہے بکس لال کا</p>	<p>بچین سو رحم و لطف رہا سیر حال پر حکمو بھی صدر کیجئے زہر کے لال پر</p>	<p>شہ نے کہا میں یہی ہو گیاں ہے رکنا مسافران عدم کا حال ہے</p>
<p>۴۹ نوا کہ جو دے گئے شہ جہان نوا کہ جو دے گئے شہ جہان نوا کہ جو دے گئے شہ جہان نوا کہ جو دے گئے شہ جہان</p>	<p>۵۰ نوا کہ جو دے گئے شہ جہان نوا کہ جو دے گئے شہ جہان نوا کہ جو دے گئے شہ جہان نوا کہ جو دے گئے شہ جہان</p>	<p>۵۱ نوا کہ جو دے گئے شہ جہان نوا کہ جو دے گئے شہ جہان نوا کہ جو دے گئے شہ جہان نوا کہ جو دے گئے شہ جہان</p>
<p>کھٹ رہا ہے فاطمہ کے نور عین کل اس دکھ میں تم تو ساتھ بچو حسین کا</p>	<p>یا پانی لائیں نہر سے یا سر فدا کریں خادم ہیں ہم تو کچھ حق خدشت ادا کریں</p>	<p>راہ خد میں صبر کا پابند ہے حسین اچھا سدھار میں یہ بھی رضا مند ہے حسین</p>
<p>۵۲ نوا کہ جو دے گئے شہ جہان نوا کہ جو دے گئے شہ جہان نوا کہ جو دے گئے شہ جہان نوا کہ جو دے گئے شہ جہان</p>	<p>۵۳ نوا کہ جو دے گئے شہ جہان نوا کہ جو دے گئے شہ جہان نوا کہ جو دے گئے شہ جہان نوا کہ جو دے گئے شہ جہان</p>	<p>۵۴ نوا کہ جو دے گئے شہ جہان نوا کہ جو دے گئے شہ جہان نوا کہ جو دے گئے شہ جہان نوا کہ جو دے گئے شہ جہان</p>
<p>بزد رو یا س کیجئے ذرا غور کون ہے بہ سترہ لایر سے سوا اور کون ہے</p>	<p>بیکس کیا سبھوں نے شہ مشرقین کو تیر تو نہیں چھوڑے جاتے ہیں تنہا حسین کو</p>	<p>تر پینے بعد مرگ بھی انکی جدائی میں ہم دفن ہو گئے دشت میں اور یہ ترائی میں</p>



<p>۱۵۸ پانچ گز نب علی را مٹی را لکڑا تو ای قلعی کو زور دے عجب کمال رضعت تو کچھ سے عجب کمال موتی تہ تب کے سکے جیو جیو</p>	<p>۱۵۹ حضرت صدیق اکبرؓ کو کربلا اکو سب سے شہیدان کربلا نبوت پکارتی تھی وہاں ترافقا سختی تھی سو پاؤں پوت</p>	<p>۱۶۰ کیا شہید رہو کا وہ عجب اور اسوار آتش میں سہاگن کیانی اوجھل عجب عجب ہوئے عجب جوان بان بلبل ہر جوان دھن دھن</p>
<p>۱۵۹ موتی ہوں پیاس کو بجھے پریم شکر پانی وہاں لہریگا جہاں پچا کے ہیں</p>	<p>۱۶۰ اقبال کتنا جانا تھا جاہ و حشم کے ساتھ سے خادم قدیم بھی حاضر قدم کے ساتھ</p>	<p>۱۶۱ میں کیا سفید سرخ ہے اس آفتاب کا نقشہ دکھا رہا ہے علی کے شباب کا</p>
<p>۱۶۱ فرمایا جان لیگو تو بول دے وہ پیشک جبر سے لائے شکر میں کیا نشانہ ہے کے ہاتھ سے کیے پیر نکلے حسن و خرم</p>	<p>۱۶۲ گلو عجب عجب جاؤں گا اٹھ کر صحر میں سبب بانج میں عجب و شکر الکر کر دو صحر میں جے عید ہو</p>	<p>۱۶۳ و کھو جان بر دو کو عجب شکران سے توں نشہ ترجمی غریب میان ہوں محبوبو خال خطی ہوا شکر</p>
<p>۱۶۲ خوف سے سو حورین تکتے لگیں اس سین کو جھاڑ پروک دوڑ کر پروں زمین کو</p>	<p>۱۶۳ جیتا یہی پکاروں سے جیسا مست پڑا اس کیسے اڑا اُدھر اُتر اوہ جا پڑا</p>	<p>۱۶۴ اللہ رفیق خامہ قدرت نگار کا صحر اگر بلا ہو نمونہ متار کا</p>
<p>۱۶۳ ہوارہ چھوٹا تھا شاخ سکھتے تھے کوئٹہ کوئٹہ مڑ کر کیا فوس نہ چھوٹے مکلی وہ بوہ ہوا کوئٹہ</p>	<p>۱۶۴ گوئی پتھر پتھر کا پتھر پاؤں پہنچ کر پہنچ کر چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے</p>	<p>۱۶۵ نہیں سپر دیکھو اب ہون ارک دور ہر جگہ کا راؤ کوئٹہ چھوٹے چھوٹے مکلی وہ بوہ ہوا کوئٹہ</p>
<p>۱۶۴ خٹکی ہے رایت شہ والا کر سایہ میں شیر اکہ جاتے ہیں طوبی کے سایہ میں</p>	<p>۱۶۵ دیکھے پری تو ہوو جنون اک نگاہ سایہ چھلا وہ نیکیا تھا زرم گاہ میں</p>	<p>۱۶۶ کیساں سپاہیوں نے نظر ہے گڑی ہوئی دولاکھ سے ہے شیر کی تیلی لری ہوئی</p>



<p>۱۶۷          کیا نشانی ہے دلورنگی نیکو          منظر سے جلوہ گر حکمت اور دین          بلا تباہی از سرے خود لادک کچھ          مسکونی کا شک عقد زباز</p>	<p>۱۶۸          کھنکھاتے ہیں اس صفت پہ          ابرک آج خود بخود اسکی زبان          پوئے تہن قطع نیکو سے          سیکھنے شل راہی ہوں</p>	<p>۱۶۹          کئی کو ہیں زنجیر          خیمہ بلار سے جھنجھوڑ          دیکھتے ہیں مٹی پر لب لباب          ہوتا ہے جلوہ خط باقوت</p>
<p>۱۷۰          قریب ہیں عبادتیں          قربان و شہنشاہ          حلقہ چرخ حلقہ شہنشاہ          کردار و حسن شہنشاہ</p>	<p>۱۷۱          کم ہیں حواس جو مال رقم نہیں          مصرعہ ہر اک دو لخت ہے رقم نہیں          کیا تیرم ہے قلعہ بادی اس          چرخ و کوسور و ہما یان</p>	<p>۱۷۲          شہنشاہ ہر کس کو          شہنشاہ ہر کس کو          شہنشاہ ہر کس کو          شہنشاہ ہر کس کو</p>
<p>۱۷۳          داؤد کہتے ہیں کہ قسم ہے زبور کی          ہے لڑکا جوان تو زور بھی ہے نور کی</p>	<p>۱۷۴          جرات میں فرد غیرت برق آب تاب          قبضے میں فتح رہتی ہوا قبال تاب</p>	<p>۱۷۵          باہر سے ہر کس پر دہرہ کراشتیاق          پشت حسین فرم ہوئی جسکے فراک</p>
<p>۱۷۶          کچھ غرض ہے کہ یہ سب          تھکے ہیں سب کی شان</p>	<p>۱۷۷          زبور دلاور و شجاع کا          پہلو شہنشاہ و شہنشاہ</p>	<p>۱۷۸          بہت قدیم ہے کہ          یہ سب کی شان</p>
<p>۱۷۹          لاتی ہے اسکی نوک خبر بند بند کی          انگلی سے کھول دیتی ہر گریں کنڈ</p>	<p>۱۸۰          دم بند ہیں جنوں کی اس آتش زبان          مالا تھا اک پڑی فی ہزار و کو جاگ</p>	<p>۱۸۱          قائم اکھیں سے ہر برکت کا نجات کی          رکھی ہے بات فینس قدم نے ثبات کی</p>



<p>۷۷۷ اگر چہ کل کر کے سب کو بھجوا لیکن کشت کھا کو چھپا کر ملواری نے شادیا نام و نشان بھج اگر کیا تباہ ہوا کاروان بھج</p>	<p>۷۷۷ سنگ کے نعرہ غنیمت صحر کو تھوڑی سی اور دیا کو بھج دیکھ پوئے کورہ کو دامن بھج ہر دو با تھانخت ہر دامن بھج</p>	<p>۷۷۷ مٹی بھج کر تھوڑا تھوڑا نیلے رنگ مٹی تھوڑا تھوڑا گنتی ہی بھج کر کسی جان بھج جلتے ہوئے ہی بھج کر کسی جان بھج</p>
<p>بھاگو تو پھر دامن ساحل میں دم لیا آتش سر اٹھی جو اسی منزل میں دم</p>	<p>دوسے ہر اک گوزن بھی نزدیک تھا جیتے رہی یہ دشت کی جیتو نہیں ہو تھا</p>	<p>سوزان تپان زمین پر سب فوج شوم تھی تلواری کی تھی کہ باد سسوم تھی</p>
<p>۷۷۷ سچے لیس بھج کر کشت کھا سچے لیس بھج کر کشت کھا سچے لیس بھج کر کشت کھا سچے لیس بھج کر کشت کھا</p>	<p>۷۷۷ جو عازم و فاضل شہنشاہ شہنشاہ کی شہنشاہ شہنشاہ کی شہنشاہ شہنشاہ کی شہنشاہ</p>	<p>۷۷۷ جو بھج کر کشت کھا جو بھج کر کشت کھا جو بھج کر کشت کھا جو بھج کر کشت کھا</p>
<p>اس پر بھی خوف تھا کہ بدن خونیں بھج صلو تہ پہ ہاتھ تھے کہ مین سر آتر بھج</p>	<p>فوراً سفید روح گئی رو سیاہی تڑپا نہ سانس لی نہ کرا یا نہ آہ لی</p>	<p>پانی کو بدے تیغ نے آب فدا دیا ہر دیو قدر کو آگ کا پتلا سا دیا</p>
<p>۷۷۷ پھر مٹی کی زندگی بھج کر پھر مٹی کی زندگی بھج کر پھر مٹی کی زندگی بھج کر پھر مٹی کی زندگی بھج کر</p>	<p>۷۷۷ سب کیلئے آتش تیغ دودھ بھج سب کیلئے آتش تیغ دودھ بھج سب کیلئے آتش تیغ دودھ بھج سب کیلئے آتش تیغ دودھ بھج</p>	<p>۷۷۷ رکھتی تھی صفائی وہ بھج کر رکھتی تھی صفائی وہ بھج کر رکھتی تھی صفائی وہ بھج کر رکھتی تھی صفائی وہ بھج کر</p>
<p>فارس تھا کوں سا جسے خونیں بھج زیر و زبر نہ کوئی ایسا پرانہ تھا</p>	<p>بڑھتا تھا کوئی اور کوئی تھا بٹا ہوا ایک ایک کو دکھاتا تھا چہرہ کٹا ہوا</p>	<p>جو آیا کھات پر وہ خط خونیں غرق تھا نہ دست دیا نہ صدمہ نہ گردن غرق تھا</p>

<p>۹۹۱ میں نے اپنے دل میں اپنی محبت کی باتیں اعدا کو بھی سنائی دکھلا دی تھی میں نے اپنی باتیں اپنی باتیں سنائی</p>	<p>۹۹۲ جو تھا تو خوں میں تو نے مجھے کہا تو نے مجھے کہا تو نے مجھے کہا تو نے مجھے کہا تو نے مجھے کہا</p>	<p>۹۹۳ میں نے اپنے دل میں اپنی محبت کی باتیں اعدا کو بھی سنائی دکھلا دی تھی میں نے اپنی باتیں اپنی باتیں سنائی</p>
<p>۹۹۴ رنگت تھی زردی گیتی نور دلی چادر پڑی تھی قلمز گرد و پیر گردلی</p>	<p>۹۹۵ لاشے اٹھا کر کھیت سے کیو تار تھی مردوں کی بھی لہو کے مٹی خراب تھی</p>	<p>۹۹۶ گھر کے ہوا یہ اندھیر کچا مین لاکھوں نے ایک شیر کو گھیر کچا مین</p>
<p>۹۹۷ تھا ایک سر جو ایک گوند اجلا تین جہری دکھائی تھی جو ہر اجلا زہری زہری پونے تھے جو ہر اجلا تو تو تھے جو ہر اجلا</p>	<p>۹۹۸ تھوڑے تھے درستی میں تھوڑے تھے درستی میں تھوڑے تھے درستی میں تھوڑے تھے درستی میں تھوڑے تھے درستی میں</p>	<p>۹۹۹ میں نے اپنے دل میں اپنی محبت کی باتیں اعدا کو بھی سنائی دکھلا دی تھی میں نے اپنی باتیں اپنی باتیں سنائی</p>
<p>۱۰۰۰ رستے تھے لال خوشی ہر اک ہر اک بازار تھا مینا کا کنارے فرات کے</p>	<p>۱۰۰۱ شہر انتقام جہان اسدین علی لو آسمان پر تیج کے ڈیس زمین علی</p>	<p>۱۰۰۲ سر کاٹ لے دیو صوم کنارے فرات تھی ریتی مین دن کو خاک اڑنے سے رات تھی</p>
<p>۱۰۰۳ وہ تھی تھی تھی تھی تھی تھی جانین تھی تھی تھی تھی تھی تھی بڑی جلال تھی تھی تھی تھی تھی تھی کھا تھی تھی تھی تھی تھی تھی</p>	<p>۱۰۰۴ میں نے اپنے دل میں اپنی محبت کی باتیں اعدا کو بھی سنائی دکھلا دی تھی میں نے اپنی باتیں اپنی باتیں سنائی</p>	<p>۱۰۰۵ میں نے اپنے دل میں اپنی محبت کی باتیں اعدا کو بھی سنائی دکھلا دی تھی میں نے اپنی باتیں اپنی باتیں سنائی</p>
<p>۱۰۰۶ کفار کی غضب کی اسو لاگ ہو گئی پنی پی کے مار یونکا لہو آگ ہو گئی</p>	<p>۱۰۰۷ پیا سا ہی نور چشم امیر عرب چلا گھوڑا بھی باوفا کو نہیں تشہ چلا</p>	<p>۱۰۰۸ ایسے ہر برس کسی تاب مضاف تھی جس صفت میں دھنکے سیف لکائی وہ تھی</p>

۱۰۰۹  
نور ذیہ نور  
اور ذیہ نور  
نور ذیہ نور  
نور ذیہ نور  
نور ذیہ نور  
نور ذیہ نور

<p>۱۲۴          اس کا چہرہ جیسا کہ تیری آنکھوں میں          پائونین پائی کیسے پوچھا جاوے          جب تیرا زانہ کوئی غافل غافل          سنے پردے کی کوئی بجائے شکر</p>	<p>۱۲۵          عین خون ہو جاوے اچھڑا کر          ہلکیہ خالی دیکھ کر کھینچ کر          گزرتے گلزار میں جو وہاں غافل          ہے عقب کی ایک شکر لکھ کر</p>	<p>۱۲۶          ابرو کی تیری درازیاں کیسے          نچھوڑا میں غافلہ کیسے          ساحل ہر جا پر کادیا جو غفلت          بیجا چاری پائونین کا شکر</p>
<p>کتنے تھی آبرو مری آج او خدا ہے          بچ جائے سب ابو یہ پانی بچا رہا</p>	<p>گزر گران کی ضرب لگا کر پٹ گیا          فرق خواب حضرت عباسؓ گیا</p>	<p>شاید کہیں قریب سے لاش آسن لیر کی          لو آ رہی ہے صاف مجھ اپنے شیر کی</p>
<p>۱۲۷          نگاہ دے نہ خالی ہو چکی          بازو دیا جاتا ہے کھنکھاتی          کانپا بدن کا تھم سے کھنکھاتی          مردوش پشیم کیسے چھلکاتی</p>	<p>۱۲۸          آج تیرے جو تیری تھک          آج تیرا کھاکہ میرا شیر خوار          صدف ہوا کیسی ہوا تیرے          جلدی حسین لاش تیرے</p>	<p>۱۲۹          روتی ہو کر آئی پائونین کا شکر          بیت پائی لاش غافلہ کیسے          بجائی کہ غم میں آنا ہو چکی          جلائی باغدار کے سر کیسے</p>
<p>کھٹے میں وہ جری سو قاتل جو کھڑا          یان دو سر ابھی ہاتھ قلم ہو کر گیا</p>	<p>کٹا ہوا کوئی دم میں سرسبز جوان کا          ٹٹا ہوا اب نشان علیؑ کا</p>	<p>دوبی امون کل مرے گلزار کی          تصور مٹ گئی اسد کردگار کی</p>
<p>۱۳۰          کیا پوچھیں تم کو شکر پائی بدیا          راتوں رات جو شکر پائی بدیا          چہرے شکر پائی بدیا          ہار جو تیرے کسی کیسی بدیا</p>	<p>۱۳۱          آج تیرے جیسا کہ تیری          آج تیرا کھاکہ میرا شیر خوار          آج تیرا کھاکہ میرا شیر خوار          آج تیرا کھاکہ میرا شیر خوار</p>	<p>۱۳۲          آج تیرے جیسا کہ تیری          آج تیرا کھاکہ میرا شیر خوار          آج تیرا کھاکہ میرا شیر خوار          آج تیرا کھاکہ میرا شیر خوار</p>
<p>بیگانہ ظلم توڑ کے مشکیزہ رہ گیا          پانی جو زخم کھا کے بھرا تھا وہ رہ گیا</p>	<p>جمع ہٹا دو فوج شکر کا ترانی ہو          بیٹا ملا دو جلد مجھے اپنی بھائی ہو</p>	<p>سر پہ پہن سرور دیکھ کر دیکھے          لاش کے گرد پھرتے ہیں شیر دیکھے</p>



<p>۱۱۷ عبداللہ بنی جویہ اور ان کے مہاجرین کے آقا بنی ہاشم پوچھا کہ میں نے کہا تھا کہ حضرت پیدائش کر جائیے تو بڑے</p>	<p>۱۱۸ پیارے تمہاری بابی سکینہ کے بچاں کہ یہی ہے جنتیم اک لفظ اور صبر و قہر میں کہہ دیا کہ جان بے دریا جان</p>	<p>۱۱۹ اور دوسری بیوی جنتیم نیزادیاں محل سے نکلتی دیکھتا ہے کہ بابی سکینہ کو دیکھتا ہے کہ جنتیم</p>
<p>مشتاق اس صدا کا دل تشنہ کام تھا گر بولتے نہ تم تو یہ بکس تمام تھا</p>	<p>بیاسی ہون میں بھی تین دن توین رہا اب پانی بھر کے لائیے عمر فرات</p>	<p>اُس کے لہڑیوں بوسے امام زمین بخشیں حضور اپنی عمار کا کفن مجھے</p>
<p>۱۲۰ عبداللہ بنی ہاشم اور ان کے مہاجرین کے آقا بنی ہاشم پوچھا کہ میں نے کہا تھا کہ حضرت پیدائش کر جائیے تو بڑے</p>	<p>۱۲۱ نیک بات اور گاد پوچھیں کہہ دیا کہ میں نے کہا تھا کہ حضرت پیدائش کر جائیے تو بڑے</p>	<p>۱۲۲ عبداللہ بنی ہاشم اور ان کے مہاجرین کے آقا بنی ہاشم پوچھا کہ میں نے کہا تھا کہ حضرت پیدائش کر جائیے تو بڑے</p>
<p>۱۲۳ صد ہین جانگنی کو فروں اُس چہ بھائی کا داغ پوچھے کوئی دوسرے</p>	<p>۱۲۴ کچھ بس چلا اجل سے نہ اس کے قصہ مجبور ہو گیا یہ ہستی حضور کا</p>	<p>۱۲۵ بچ ہے کہ ہر شیر ترائی ضرور بھائی مگر ہماری لہڑی سے روز</p>
<p>۱۲۶ عبداللہ بنی ہاشم اور ان کے مہاجرین کے آقا بنی ہاشم پوچھا کہ میں نے کہا تھا کہ حضرت پیدائش کر جائیے تو بڑے</p>	<p>۱۲۷ صہبہ بنی ہاشم اور ان کے مہاجرین کے آقا بنی ہاشم پوچھا کہ میں نے کہا تھا کہ حضرت پیدائش کر جائیے تو بڑے</p>	<p>۱۲۸ عبداللہ بنی ہاشم اور ان کے مہاجرین کے آقا بنی ہاشم پوچھا کہ میں نے کہا تھا کہ حضرت پیدائش کر جائیے تو بڑے</p>
<p>۱۲۹ کتے ہیں کہ کئے تھے کہ ہم پانی کتک بناب حضرت عبداللہ</p>	<p>۱۳۰ سر کے نہ خانہ زاد امام دلیہ مسکین ہے ترائی میں حضرت</p>	<p>۱۳۱ لیجا لینگے روا میں بھی اُس اثر سرنگہ راہ میں نکھیں گی ہر</p>

<p>۱۱۱ یہ کہو والدینِ شہید علیہ فرمایا ابو شاد ہو تم پرین خلعتِ انجیری او کیسے دریا اسکو بھی لوٹ لیا گویا خوشیا</p>	<p>۱۱۲ حیدر کی یہ صدائیں اچھی اور کچھ زبان میں جو تین بیدار منہ پٹی بھی فاطمہ پر اسے نہیں پس خشتِ پیر ہے دھوکہ</p>	<p>۱۱۳ علی تھا کہ جو علم وہ علما کر کیا ہو یہ بڑا نشانِ حیدر اور کیا ہو سبطِ نبی کا جیغ کیا ہو کیا یہ وہ بکلیوں کا دغا کیا ہو</p>
<p>۱۱۴ دامانِ زخم ہونگے مگر جسم پاک پر عریانِ پری رہنگی تری لاش خاک پر</p>	<p>۱۱۵ پیشہ کو تھے جو سینے کو روزِ کر دریا کا گھاٹ ہلاتا تھا ماتم کو شورش</p>	<p>۱۱۶ ای شاہ کی علم ترا حاصل کدہ گیا ہر ہویہ کسا خون تری دامن میں گیا</p>
<p>۱۱۷ کون کون سے بابین کیا ہو نہ تو اچھی گرد و نہ ہوا کا نورین محبوبِ شہید چھٹ کر نہ ہو حیدر کی بعد قید چھٹ کر نہ ہو</p>	<p>۱۱۸ اب جو علم ہے یہ کیا کلام اب جو علم ہے یہ کیا کلام زبانِ شہید نے فوج کو کیا حکم بچپن ہون علم کو کچھ</p>	<p>۱۱۹ کتنے تھے کوئی کہ شہید نے کیا کلام نہ تو اچھی گرد و نہ ہوا کا نورین محبوبِ شہید چھٹ کر نہ ہو حیدر کی بعد قید چھٹ کر نہ ہو</p>
<p>۱۲۰ گاڑے گا اگر عابد رنجور تنِ نصین بھیا ہمارے ساتھ ملیگا کفنِ نصین</p>	<p>۱۲۱ خنجر سے اب ٹیٹا گلا اے سپر نیز سے یہ کوئی دم میں علم ہوگا سرا</p>	<p>۱۲۲ مردم کو احرازِ دم ترافضِ عین ہے تو اب ہما نین نخلِ عزائی حسین ہے</p>
<p>۱۲۳ نیکو غیر ہو گیا آرمینِ وفا کا بچپنِ حیدر کے چہرے خوشحال جانی کر سانسے ہوا بجا بجا</p>	<p>۱۲۴ بلائی اب علم کو جو سچا ہو نہ تو اچھی گرد و نہ ہوا کا نورین محبوبِ شہید چھٹ کر نہ ہو حیدر کی بعد قید چھٹ کر نہ ہو</p>	<p>۱۲۵ جلانی تھی سکینہ یہ کیا بوجھ ہر ہویہ کسا خون تری دامن میں گیا یہ بڑا نشانِ حیدر اور کیا ہو سبطِ نبی کا جیغ کیا ہو کیا</p>
<p>۱۲۶ ارواحِ انبیاء وہ سب بشت بھوک اک حشر تھا کہ مشہ کا علما مر گیا</p>	<p>۱۲۷ رایت بنا دیا جو شہِ مشرقین کا کاینی زمین یہ غل ہوا جو حسین کا</p>	<p>۱۲۸ جان اپنی کھوئی ہاتھ بھتیجی پہ وار کے شہ ترے شمار میں اس چاہ پیار کے</p>

<p>۱۳۱ تو ہی تری دنیا و دنیا پرست بہنو جو چھوڑ کر مرے حیلے نورانی میں ٹوٹ پڑا غم کا آئینہ نورانی میں علم چاری تباہی کا زون</p>	<p>۱۳۲ نورانی میں تو سرور و حیات نورانی میں سب کے سب نورانی میں حکم جو دینے کے ہیں نورانی میں جو دینے کے ہیں</p>	<p>۱۳۳ نورانی میں جو دینے کے ہیں نورانی میں جو دینے کے ہیں نورانی میں جو دینے کے ہیں نورانی میں جو دینے کے ہیں</p>
<p>۱۳۴ بستی تھی ترائی میں شیر الہ کی اب کونسی ہو شکل ہماری بیاہ کی</p>	<p>۱۳۵ صاحب تسلی دل غلین نہوئی گھر میں تو مجھ کو روئے سے تسکین نہوئی</p>	<p>۱۳۶ روئے نہ وہ جسے یہ ملال عظیم ہو اب ہم جہاں ہیں اور ہمیں اور ہمیں</p>
<p>۱۳۷ صاحب کبیر کو کبھی چھوڑا اب کبھی کبھی ترائی میں نورانی میں کیا علی کی جان نورانی میں جو دینے کے ہیں</p>	<p>۱۳۸ نورانی میں جو دینے کے ہیں نورانی میں جو دینے کے ہیں نورانی میں جو دینے کے ہیں نورانی میں جو دینے کے ہیں</p>	<p>۱۳۹ نورانی میں جو دینے کے ہیں نورانی میں جو دینے کے ہیں نورانی میں جو دینے کے ہیں نورانی میں جو دینے کے ہیں</p>
<p>۱۴۰ در در پھرون اسیر نہ ایسا غضب شرط و فایہ ہے کہ مجھے بھی طلب کر</p>	<p>۱۴۱ بے بس گن بیان گذر بھی نہیں گاہ سوئی تھاری لاش علی کی پناہ</p>	<p>۱۴۲ میت نہ اٹھ سکی تو خالی نہ آئینے گو دین ہم کیے ہوئے ہاتھوں کو لائینے</p>
<p>۱۴۳ آفاق ہے تیرے تیرے تیرے جہاں ہے تیرے تیرے تیرے نورانی میں جو دینے کے ہیں</p>	<p>۱۴۴ نورانی میں جو دینے کے ہیں نورانی میں جو دینے کے ہیں نورانی میں جو دینے کے ہیں نورانی میں جو دینے کے ہیں</p>	<p>۱۴۵ نورانی میں جو دینے کے ہیں نورانی میں جو دینے کے ہیں نورانی میں جو دینے کے ہیں نورانی میں جو دینے کے ہیں</p>
<p>۱۴۶ لئے ہیں ہم سب کوئی دم میں صاحب ہمیں کچھ آج کی خبر نہیں</p>	<p>۱۴۷ روتی ہیں آپ منہ کو دھر کیوں لاش کیئے تو کچھ گزر گئی کیا بابا جان پر</p>	<p>۱۴۸ رونا تلاش کرتے شہید جہاں لاش اب تم آٹھانا باب کے بدلی چاک لاش</p>







<p>۱۰۰ ایک روز جو اپنے عزیز و اقارب شعبہ کچھین مل گئے وہاں وہ شہاب کھائیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۰۱ مصلحتی تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۰۲ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>
<p>۱۰۳ اس وقت فقرہ جہد و جان میں پڑ گیا اب تک گھر آ جاؤ تھا پر اب اس طرح گیا</p>	<p>۱۰۴ زندہ رہیں یہ وہ اہم جان گسل نہیں سینے میں اب جگر نہیں پہلو میں نہیں</p>	<p>۱۰۵ ایسے حسین جو شک و قہر تھے دلیر تھے پیارے وہ مگر گئے جو زمانہ میں شیر تھے</p>
<p>۱۰۶ گدڑی جیہ جیہ جیہ جیہ جیہ جیہ درد و جان و دل مصطفیٰ پوچھی</p>	<p>۱۰۷ عجائب بار و تھیں تھیں تھیں تھیں جب وہ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۰۸ وہ شہادت بھائی تھیں تھیں تھیں تھیں رہے کے بعد تھیں تھیں تھیں تھیں</p>
<p>۱۰۹ بہتات اب یہ نہیں و مظلوم کیا کرے سیری طرح کسی کو نہ تھا خدا کرے</p>	<p>۱۱۰ وہ کیا اٹھے کہ اٹھ گیا سب زلیست کا مر مر کے گرجے تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۱۱ امان تیر سینہ ابن حسن بنے بھی سحر کو راند ہوش بکودھن بنے</p>
<p>۱۱۲ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۱۳ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۱۴ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>
<p>۱۱۵ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۱۶ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۱۷ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>
<p>۱۱۸ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۱۹ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۲۰ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>

۱۰۰  
۱۰۱  
۱۰۲  
۱۰۳  
۱۰۴  
۱۰۵  
۱۰۶  
۱۰۷  
۱۰۸  
۱۰۹  
۱۱۰  
۱۱۱  
۱۱۲  
۱۱۳  
۱۱۴  
۱۱۵  
۱۱۶  
۱۱۷  
۱۱۸  
۱۱۹  
۱۲۰

<p>۱۶۰ اگر کر پکڑو شاہ عالم کو کھینچ مٹھو دھنیں بڑبڑا کر کھینچ جنگل سے سلی کی گھنٹہ بزم گھبرا کر دوڑ کر کراؤ غازی بزم</p>	<p>۱۶۱ پہا نہیں ایک درخت پر کچھ پکڑا ہین تو اس کا زاری زق مگیا صفائے دربار میں وہ کیا کرے جو اور کے بھڑائی</p>	<p>۱۶۲ جوانا گزیر ہوا مہمان کیا چاتی پکڑے مہمان کو کھینچ انے بجلی بجا ہوں ہے خوشی سخت جان بڑی کھینچے ہو کھینچ</p>
<p>جا کر حرم سرا سے سات پیمان کی عرض کو حضور چلے رر مگہ مین</p>	<p>چر چار ہا کہ خون غمہ بیکس کا بھگیا پایا تو قتل ہو گیا فرزند رہ گیا۔</p>	<p>بدتر اجل سے ہجر گنبد رسول ہے حضرت یحییٰ تو سب مصیبت قبول ہے</p>
<p>۱۶۳ ایمان نہ کی فوج اور کھینچ جاو ہین بڑبڑا کر کھینچ روانا نہ بجائی کے نام سے غصب بابا جو بڑے تو بھگے کیا کیے</p>	<p>۱۶۴ بولی یہ دیو تمام کو ان غم میں کیا کہہ رہی ہوا کے علی بیانی عزیز فاطمہ کی طرف دیکھا کیا کے صلہ میں اس میں کیا</p>	<p>۱۶۵ نظارہ کی سبھی نہ دین نہ دین سخت جگر سبھی نہ دین نہ دین اب بلی بجا ہوں ہے خوشی مہمان کو کھینچے ہو کھینچ</p>
<p>کیونکر قبول پاک کو دلبر کو دل مکھو نہ روئے تو میں سرور کو دل</p>	<p>برچھی لگی مرے تو دل نا صبور باندھین ہین ہاتھ کھلا کچھ حضور پر</p>	<p>ہر چند صبر ہجر سپر میں محال ہے یریرہ تمہارا لال وہ زہرا کا لال ہے</p>
<p>۱۶۶ اب کیا ہو باندھ کر کھینچ بے رخصت حضور کے سر کھینچ ماہون کو جو زما ہوں میں نہ دین تساہو جو وہ کہے لکھا ہوا ہے</p>	<p>۱۶۷ بولی نیت فاطمہ کو دیدار طلب بھلا ہوا عیان ہو اختیار جاہاں شہر کو دیندو برباب جراہ میں غمہ میں آتھو کہان کیا</p>	<p>۱۶۸ یہ کوئی کھینچے ہو کھینچ ارکھنے کو کھینچے ہو کھینچ سکھینے کو کھینچے ہو کھینچ سکھینے کو کھینچے ہو کھینچ</p>
<p>وان سرکف حبیب خدا کا حبیب ہے کچھ فکر کیجیے کہ قیامت قریب ہے</p>	<p>نرفہ جو کچھ ہے فوج کا ظاہر ہے یان یہ تڑپ ہین کہ صدمہ ہوں باقی</p>	<p>خونمیں نزاؤ سید والا کے سانے مادر کو سرخ رو کر دزہرا کے سانے</p>

۱۶۰  
۱۶۱  
۱۶۲  
۱۶۳  
۱۶۴  
۱۶۵  
۱۶۶  
۱۶۷  
۱۶۸

<p>۱۲۶ بوسج مان جی تمہیں کی کیا تہنا کو پ جلد سوار و فکارو اٹھا رہ سال کا حق خدایت ادا کرو واری جوان جان کو اپنی فکر کرو</p>	<p>۱۲۷ چھاتی پہ ہاتھ مار لو لاؤ نہ کہیں ارشاد کیا ہو تو اسے اور تیار ام حضرت مڑھا لیتے سو رہے تھے ماتھے سے سنا پڑھیں پچھلے</p>	<p>۱۲۸ میں اب زبان سے وہ نکلو جو سنا تھا ڈرتی ہوں مجھ کو خوش محبت کا آ تھا دوست کا اٹھنا کر کرنا غصہ نہیں روٹی اپنے جاتی سو غربت زدہ نہیں</p>
<p>۱۲۹ تو بائیں تیغوں میں سخت جگر تھا صاحب ان سپر کہیں صد سے مر گیا نہیں تو ان کو ہر روز ہوا اپنی ماتھے سے سنا پڑھیں پچھلے</p>	<p>۱۳۰ مولا کلیم ہوتا ہے شق اس کلام عابد سے کہیے یہ جو کہا ہر غلام دہ بھگت عاقلین کو دیکھیں گھڑی جاتی مہینے میں چلے</p>	<p>۱۳۱ آخر ہے دن کام یہ مدت جدائی کی عباس راہ تکتے ہیں کوثر پہ بجائی کی نویاں چلیا ہوں غبار و غبار مجاہد کو اپنے پھر سے کوئی نہیں</p>
<p>۱۳۲ دم جبر یہ صبر کر کے ٹھرتے تو جو تھا بالو ہم انکے سامنے مڑے تو خوب تھا چھلے غش کا جو لے جا نہیں دیا سر سے پہن مہی یہ بار اور جھوٹا</p>	<p>۱۳۳ تو کیا بعد ہے حضرت کو مہر اب مگر سے کیا غرض ہمیں مطلب ہے یوں جیسا کہ پہلے ہی میں نے کہا یہ سب کچھ ہے کہ میں نے کہا</p>	<p>۱۳۴ دم پھر تم اسے اور یہ کم سے جدا ہون بلو میں اہلیت نبی بے رد انہوں ارشاد کیا ہے کہ کیا ہو چکا اب کوئی نہ ہو سکتا ہے کہ ہو چکا</p>
<p>۱۳۵ جائگی اپنی جان کچھ ان کا نہ جا کے گا اجھاسد صابرین باب ہی لاشہ اٹھا گا عاقل ہو تو جوان ہوشیہ رسول ہو یہ تنگ واقعی تمہیں کیونکر قبول ہو</p>	<p>۱۳۶ عاقل ہو تو جوان ہوشیہ رسول ہو یہ تنگ واقعی تمہیں کیونکر قبول ہو یوں جیسا کہ پہلے ہی میں نے کہا یہ سب کچھ ہے کہ میں نے کہا</p>	<p>۱۳۷ دم پھر تم اسے اور یہ کم سے جدا ہون بلو میں اہلیت نبی بے رد انہوں ارشاد کیا ہے کہ کیا ہو چکا اب کوئی نہ ہو سکتا ہے کہ ہو چکا</p>

<p>۴۴ بصیرت میں کسی کی نصیحت کا غور رہو کی کوئی نصیحت نہ ہو نصو پر درود دل نہ ختم ہو جلالتی بان چرخ واران ہو</p>	<p>۴۵ پڑھو اٹھاؤ خیر و شر کا گویا جرم مسرور سالت کا بچھو چھکا کر شکر و نیکو کا مردار دی جری کر عقیقہ کا</p>	<p>۴۶ وہ حسن و جان شکر و شکر پڑھو درون غما و نیکو کا بچھو چھکا کر شکر و نیکو کا مردار دی جری کر عقیقہ کا</p>
<p>۴۷ دینا اچھا لگی پیر نیک خوچلا مرنگو نور عین مرے روبرو چلا</p>	<p>۴۸ مولا کھڑی ہیں ڈیوڑھی پین سہار ہو لکھنوی کے حضور کو جلدی سوار ہو</p>	<p>۴۹ سرس زمین پاک کا بالا در عرش تھا آئینہ حلب پہ ستارونکا فرش تھا</p>
<p>۴۹ بہ از آن جنگ آغوشی بگیا سخت جگر سے غم نہ بگیا حالت کسی بران تو بیدار بگیا اور بیان جری کا غنچہ بگیا</p>	<p>۵۰ ایاز نس دھڑکے نہیں بگیا زبورین غنچہ سرور بگیا چالان شمع آہور شمع بگیا وہ شہر چو چادر خیر بگیا</p>	<p>۵۱ بچھا اٹھا کر کاویٹ الا بگیا نیابت ہو کر چنے سے ازار بگیا بکیمی میں ہوئی تھی بگیا صفت میں یک تو کیا ایک بگیا</p>
<p>۵۲ چہرہ خوشی کو شوقین گل رنگ ہو گیا مارے خوشی کو رخت بدن نکال ہو گیا</p>	<p>۵۳ بجلی نظر سے اہل بصیرت کے پھر گئی خود دل جیت و خیر لگا ہونے پھر گئی</p>	<p>۵۴ مصلحہ دودمان علی و قبول ہے دیکھو ہی جوان شبیر رسول ہے</p>
<p>۵۴ بانی چوچی کی کوہ بگیا روبین بہ درویشی کو بگیا بڑھ کر سپہ سالار بگیا حلا کر دے شاہ مازدر بگیا</p>	<p>۵۵ نیزے کو کھڑک و شوق بگیا جوان کیا سنجاب بگیا پریان بنار ہو گلین بگیا انج زمین بلند ہو آسمان بگیا</p>	<p>۵۶ ابن الحسین علی بگیا عجب کی جان بگیا شہیدانہ ریل سے بگیا پھر بنی پین گرد بانو بگیا</p>
<p>۵۷ اب یاس میں تھی ہمو نقطہ آس کی اب کون ہو کہ لاش اوٹھا لگا باکی</p>	<p>۵۸ حیرت تھی سخت عیسیٰ گردون قاق زور سے تھے زیر بسال قاق</p>	<p>۵۹ حاصل کیا کمان یہ شرف آفتاب پالا ہے اسکو زنیب عنفرت کباب</p>

یہ شعر ہر روز پڑھو

سچے سچے دل سے  
روح و جان کو اس کے  
انسان کی ہر بات  
یوں گے کہ جیسے  
نہیں ہے اس کی

۱۴۳  
جو کہہ کر دنیا میں  
آؤں گے تیرے  
رخسار تو کیسے  
نہیں ہے اس کے

۱۴۲  
یہ شعر ہر روز پڑھو  
بنیادِ کمال کی  
یوں گے کہ جیسے  
نہیں ہے اس کے

۱۴۱  
کیونکہ کہیں نہیں ہے  
یہ روح خود ہے جس کی  
ہر وہ لہر ہے

۱۴۰  
تا بندہ جو ہے اس کے  
نہیں ہے اس کے  
نہیں ہے اس کے

۱۳۹  
یہ شعر ہر روز پڑھو  
نہیں ہے اس کے  
نہیں ہے اس کے

۱۳۸  
قاسم ناماں اس کی  
نہیں ہے اس کے  
نہیں ہے اس کے

۱۳۷  
۱۳۶  
نہیں ہے اس کے  
نہیں ہے اس کے  
نہیں ہے اس کے

۱۳۵  
نہیں ہے اس کے  
نہیں ہے اس کے  
نہیں ہے اس کے

۱۳۴  
دیکھو گھر غرق خون جو  
خوش قاسم اس کی  
نہیں ہے اس کے

۱۳۳  
بے شبہ یہ شبہ جناب رسول  
آیہ وہ نور کا تھا  
نہیں ہے اس کے

۱۳۲  
نہیں ہے اس کے  
نہیں ہے اس کے  
نہیں ہے اس کے

۱۳۱  
نہیں ہے اس کے  
نہیں ہے اس کے  
نہیں ہے اس کے

۱۳۰  
نہیں ہے اس کے  
نہیں ہے اس کے  
نہیں ہے اس کے

۱۲۹  
نہیں ہے اس کے  
نہیں ہے اس کے  
نہیں ہے اس کے

۱۲۸  
سنے کلمے ہیں کے  
نہیں ہے اس کے  
نہیں ہے اس کے

۱۲۷  
نہیں ہے اس کے  
نہیں ہے اس کے  
نہیں ہے اس کے

۱۲۶  
نہیں ہے اس کے  
نہیں ہے اس کے  
نہیں ہے اس کے





<p>۱۰۰ وہ آفتاب کی جگہ پر بیٹھ گیا کچھ خشک خیر بھی پڑ گیا کرتی میں جو زمین میں پڑ گیا پھاڑا ہو جسے کھڑا کر دیا</p>	<p>۱۰۱ وہ جگہ رادھہ کی جگہ پر بیٹھ گیا کچھ خشک خیر بھی پڑ گیا کرتی میں جو زمین میں پڑ گیا پھاڑا ہو جسے کھڑا کر دیا</p>	<p>۱۰۲ وہ جگہ رادھہ کی جگہ پر بیٹھ گیا کچھ خشک خیر بھی پڑ گیا کرتی میں جو زمین میں پڑ گیا پھاڑا ہو جسے کھڑا کر دیا</p>
<p>۱۰۳ پیدل تھے پامال تو میر سوار تھے جو دم گئے وہ مر گئے باقی فرار تھے</p>	<p>۱۰۴ پیدل تھے پامال تو میر سوار تھے جو دم گئے وہ مر گئے باقی فرار تھے</p>	<p>۱۰۵ پیدل تھے پامال تو میر سوار تھے جو دم گئے وہ مر گئے باقی فرار تھے</p>
<p>۱۰۶ میں نے ایک شعلہ سدا یاد کیا دریا نور جانبِ رشتِ یاد کیا</p>	<p>۱۰۷ میں نے ایک شعلہ سدا یاد کیا دریا نور جانبِ رشتِ یاد کیا</p>	<p>۱۰۸ میں نے ایک شعلہ سدا یاد کیا دریا نور جانبِ رشتِ یاد کیا</p>
<p>۱۰۹ بجلی گرے گی اشکِ ابنِ زیاد پر ہو تا علی کا آج چڑھا ہے جہاد پر</p>	<p>۱۱۰ بجلی گرے گی اشکِ ابنِ زیاد پر ہو تا علی کا آج چڑھا ہے جہاد پر</p>	<p>۱۱۱ بجلی گرے گی اشکِ ابنِ زیاد پر ہو تا علی کا آج چڑھا ہے جہاد پر</p>
<p>۱۱۲ ایک شوق تھا گھاٹِ کجا بجا جو حسین حسین بن جا بجا</p>	<p>۱۱۳ ایک شوق تھا گھاٹِ کجا بجا جو حسین حسین بن جا بجا</p>	<p>۱۱۴ ایک شوق تھا گھاٹِ کجا بجا جو حسین حسین بن جا بجا</p>
<p>۱۱۵ حیدر پر یہ کیا یہ سب اسدِ گرد گزین باقہ انکو وقتِ غیظ و غضب و افتخارین</p>	<p>۱۱۶ حیدر پر یہ کیا یہ سب اسدِ گرد گزین باقہ انکو وقتِ غیظ و غضب و افتخارین</p>	<p>۱۱۷ حیدر پر یہ کیا یہ سب اسدِ گرد گزین باقہ انکو وقتِ غیظ و غضب و افتخارین</p>

<p>۱۷۷ کالو نشان کھل کر تین تین باندھ بیچ بیچے صفین جہ جلین غنا چوٹ لگی پیر و بسیم نارودہ پس دوق کردہ نور بزم</p>	<p>۱۷۸ بون میان بونی دجلات مبین مخل تھا کہ دست برگ تو ہے عین نن جو جلا ہے موع مکان کہ جلا منہ عباد ہیں آیت فتح مبین</p>	<p>۱۷۹ جگر اگر گرتن جگر تین تین ٹنڈا تھا جب گھر ہوا کھانی تھیں وہ غصہ نہ ہو کر آ رہی تھیں تمہی زور اہل علی تاشانی تھیں</p>
<p>۱۸۰ بلو اتام فوج کا شیر خدا کا تھا نیزے بلند تھے کہ نیشان ہوا یہ تھا</p>	<p>۱۸۱ رختے وہ ہٹ گئی ہو ردا تھی رلی ہوئی گویا دھن جھانے سے نکلی ہوئی</p>	<p>۱۸۲ قبضے میں موت تھی تو اہل اختیار میں بسمل بھی لٹتے تھے مزار تھایہ دار میں</p>
<p>۱۸۳ چھڑا جری نر ادریم کھڑا دھلا دیا جلات دھلک سا جلودہ دیا جو جاعتہ شعلہ بار کو سجوا علی نے کھینچ لیا ذوالفقار</p>	<p>۱۸۴ جب کشتوں نے لگا کر جناب کو تو لاجری کی ماتھ میں تھیں جو سے دھم کب جو بھڑکے تھیں دیکھا اٹھا کو سیر آفتاب کو</p>	<p>۱۸۵ سکینہ بن لاجری تھیں جو ہیں جس تھی وہ تھیں تھیں باری جبار تھی وہ تھیں تھیں بڑے کی چھپو کو تھیں تھیں</p>
<p>۱۸۶ رختے عروس فتح کے برق اکٹ گیا ظاہر ہوا اہلال ظفر ابرہٹ گیا</p>	<p>۱۸۷ چکی تو یا خفیض ملک کی ہٹ گئی سحر کے سب خطوط شاعی سر گئی</p>	<p>۱۸۸ افتادہ تھیں زمین پر سنہین کٹی ہوئے خنجر دکھا رہے تھے زبانیں کٹی ہوئے</p>
<p>۱۸۹ وہ بیچ کلا علی جان سوزان یا زور و سوز نہ مٹے یا برق ابرو طر آسمان یا سبز سے سوز آسمان</p>	<p>۱۹۰ کے بیچ بیچے پیر تھیں کے بیچ بیچے پیر تھیں کے بیچ بیچے پیر تھیں کے بیچ بیچے پیر تھیں</p>	<p>۱۹۱ کے بیچ بیچے پیر تھیں کے بیچ بیچے پیر تھیں کے بیچ بیچے پیر تھیں کے بیچ بیچے پیر تھیں</p>
<p>۱۹۲ وہ کچی نہ جاتے سن ہو دارانہ خال کی شہسوار نے کاٹی جہاد</p>	<p>۱۹۳ نصرت دے صدرا کہ یہ شیر و کادرا پنشنی تھی تھی تھی تھی</p>	<p>۱۹۴ موت آدھ جب تو قلم آسں بھی چار آئینہ بھی تھی جو شمع بھی</p>

نقد کی کتاب  
مردیہ بوس  
جلد اول

۲۸  
تھی تھی بون بون بون بون بون بون  
کیا ہو کر دھڑک دھڑک دھڑک دھڑک  
مستتر تھی تھی تھی تھی تھی تھی  
تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی

باز و قلم تھے اُنکے جو مرد مصاف  
پانی تھا وہ چھری کہ کلیے رنگات تھے

۲۹  
جلوہ جو دکھانیا جو دکھانیا جو  
شوقی پر کسی صاف نظر کی تھی  
تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی  
تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی

نفسہ اجل کا۔۔۔ تیلک اُدبوروں  
نہ استخوان رہے درگون میں امور

۳۰  
تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی  
تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی  
تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی  
تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی

سرگرم ہے یون سپر تیرہ تھی  
جیسے خزان میں گرتے ہیں تھی

۳۱  
بہر بہر بہر بہر بہر بہر بہر  
پہنچا کر زمین پہنچا کر زمین  
پہنچا کر زمین پہنچا کر زمین  
پہنچا کر زمین پہنچا کر زمین

کیا تیز یا تھیں تیج بہادر کی دھار  
گھوڑا بھی تھا دو نیم اُسی ایک دار

۳۲  
بہر بہر بہر بہر بہر بہر بہر  
بہر بہر بہر بہر بہر بہر بہر  
بہر بہر بہر بہر بہر بہر بہر  
بہر بہر بہر بہر بہر بہر بہر

جاتے کمان کہ دام ہلاکت میں قید تھے  
ضیاد ایک تیج تھی اور لاکھ صید تھے

۳۳  
تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی  
تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی  
تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی  
تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی

انگلیوں کی صفت میں صد یہ جوت تھی  
سب سے سمیت رنگی زمین سرخ پوش تھی

۳۴  
تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی  
تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی  
تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی  
تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی

نہ دیاؤں پشیرا جل نے اُسے اٹھ کر  
زلزلت اٹھا اٹھا کے رمانے سوا اٹھ کر

۳۵  
تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی  
تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی  
تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی  
تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی

اک شور تھا کہ خاتمہ ہے کائنات کا  
بانسوں اچھل کر گرتا ہے پانی فرات کا

۳۶  
تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی  
تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی  
تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی  
تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی

نزدیک کون آئے کسے اسکا ڈر تھا  
سب کا قدم جگہ سے بڑھاتن پہن تھا

<p>۹۹۱ میں بے قرار تیرا ملکہ کھانا تھا پہلے ہی ہر طرف کو تمام لانا تھا جو طرح جو نہوں کہیں نہ جاننا تھا میں نے یہ سب کچھ نہ جاننا تھا</p>	<p>۹۹۲ کتنے تھے تیرے گھر کے چکان کتنے تھے تیرے گھر کے چکان کتنے تھے تیرے گھر کے چکان کتنے تھے تیرے گھر کے چکان</p>	<p>۹۹۳ برق و صبا آت بیک بیک جوزاد میں مال ہم دے رہے تھے لیجی تھا ہنس سے ہر گاہ گام نہ بردار ہاتھ سے ہر شے میں گر کر دوں گے</p>
<p>۹۹۴ دکھلا کر اپنے جوہر ذاتی بہان رہی دھڑائی جب لگا تو اصالت کہاں رہی</p>	<p>۹۹۵ آفت کی کاٹ چھاٹ ہو دیر لکھ نہم جلدی ہوا ہویاں کہیں تر قلم نہم</p>	<p>۹۹۶ آئی نہیں وہ تیز روی کچھ قیاس میں رہوار کیا ہوا ہی پر کی لباس میں</p>
<p>۹۹۷ وہ روز شور و غوغا کی گاہ وہ جزو زدہ کسی روائی گاہ کتنی تھی شہنشاہی کی گاہ کیا باہر نظر نہ تھی لو کی گاہ</p>	<p>۹۹۸ صد تھے تیرے برق شمس کا جام کتنے تھے تیرے برق شمس کا جام کتنے تھے تیرے برق شمس کا جام کتنے تھے تیرے برق شمس کا جام</p>	<p>۹۹۹ یہ عجب شہر ہو گئی تھی گاہ یہ عجب شہر ہو گئی تھی گاہ یہ عجب شہر ہو گئی تھی گاہ یہ عجب شہر ہو گئی تھی گاہ</p>
<p>۱۰۰۰ تن چاک چاک کرتی تھی ہر خصال قطرہ بھی چھوڑتی تھی نہ خون حلال</p>	<p>۱۰۰۱ کتنا تھا ہر وہ فلک نہ رواق ہوں دعویٰ یہ تھا کہ برق ہو کیا میں اوق ہوں</p>	<p>۱۰۰۲ دوڑی گلو نہ کہ تو قدم کا اثر نہ ہو شبنم کے موتوں کو سہو کی خبر نہ ہو</p>
<p>۱۰۰۳ کتنی تھی تیرے تیرے تیرے کیوں نہ تھی تیرے تیرے تیرے کتنی تھی تیرے تیرے تیرے کیوں نہ تھی تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۱۰۰۴ ارٹش کی شہنائی کوئی کیوں نہ کر نہم خود گھونٹ کر تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۱۰۰۵ عل تھا تیرا خصال تیرے تیرے تعبا نہیں تیرے تیرے تیرے</p>
<p>۱۰۰۶ یاں کچھ مری بسا نہیں بے ثبات ہو کشتی ہوں کوئی دہن کی کھیل ات ہو</p>	<p>۱۰۰۷ کاویں تیز برق ہو اور پھر کان نہیں گویا کہیں اس کے کوئی استخوان نہیں</p>	<p>۱۰۰۸ نور کا حسن چہرے پیدا ہو گرد میں تحت الحاک کو باندھی کر تہم بزدل میں</p>



<p>۱۰۱          کچھ تو آج ہی ہو توں میں          لیلی کو دونا پوہ میں          نشان کا سب کو مال          انا ہو تیرا کام</p>	<p>۱۰۲          جابر سر ارزا تو منفقہ لیا جا          دینا ہوں ست اداہ واک          بے گم جو جھانے بھادون          بے گم جو بھادون</p>	<p>۱۰۳          کیا ہنسی رہے پڑھا آرتین          باہر نہ لے جاوے بوا عروین          منفقہ کا تھاجام تو اس          پلو تیری عمر کا تیرا جو</p>
<p>۱۰۴          اڑنا سمٹ سمٹ کر قرینہ ہوشیر کا          آہو کے ہاتھ پاؤں میں سینہ شیر کا</p>	<p>۱۰۵          ماروٹان تو جانکے لالو ہون کو کو          زہرہ ہوا تبغ لگاؤں جو دیو کو</p>	<p>۱۰۶          کم ظرف خود سری یہ تجھے کیا ضرور          اکدم میں تیرا کاسہ سر چور چور</p>
<p>۱۰۷          کچھ تو ایسا اگر دینا چاہے          کلاؤں میں گھونٹو پانی          اترتے تو ہے تو پانی پانی</p>	<p>۱۰۸          ارچن میں کچھ کچھ کچھ          جوالان کر دینا تو تر کام          ہر چند پوہا بلکہ کوں          حکمہ فیض ہے نکلا ہوں</p>	<p>۱۰۹          کل جا لیا کھٹکے تیرا          آہو جو پھٹن کے کچھ          ہر چند پوہا بلکہ کوں          حکمہ فیض ہے نکلا ہوں</p>
<p>۱۱۰          کھکتا نہ تھا کہ اوس کے قدم راہ چھو          نعلوں کی نوں ہمارے نوشتق میں</p>	<p>۱۱۱          آڑو پہ آجو حوصلہ ہے کچھ تیز کا          کافی ہے ایک وار تجھ تیز کا</p>	<p>۱۱۲          آگے ہمارے سب کی ہر طاقت گھٹی          دیکھی تو ہوگی تیغ سے بھلی ٹی ہوئی</p>
<p>۱۱۳          جب درد دہلے نزدیک          طواف کورس کوں          جو باد آتے ایک سحرور</p>	<p>۱۱۴          ایک شے غنچہ ہشت کا کھنڈ          ایک دیاں پیکر میں          نعرہ کیا یوں کے شہر شہر</p>	<p>۱۱۵          لکھا ہوا نام تیرا          کوئی کہ کیا جی نے لکھا          یہ کیا ہو جب کیا تیری جی</p>
<p>۱۱۶          غور کیا کہ رستم و سہراب و سام          میں کیا تاز فوج دلیران شام</p>	<p>۱۱۷          روکا ہو کس سے موت کو دست دراز کو          یہ تیغ تیز کرتی ہے دو یکہ تاز کو</p>	<p>۱۱۸          اوبہ نظر نہ دیکھ ادھر گھور گھور کے          نیچا کر نیچے سر ترا کلمے غدر کے</p>

۱۰۱  
 کچھ تو آج ہی ہو توں میں  
 لیلی کو دونا پوہ میں  
 نشان کا سب کو مال  
 انا ہو تیرا کام

<p>۱۱۰          کوئی نہ کوئی جنگ چھوڑ کر          از قہر جی نزن جی نزن          کیونکہ وہ آگیا تیغ قضا          تیرا مال بھی ہی ہو گا دم نہ</p>	<p>۱۱۱          گر باخشن ار کے بچا ہے          کھلن بچیاں دھڑکنا ہے          پتھر پتھر پتھر پتھر          پتھر پتھر پتھر پتھر</p>	<p>۱۱۲          جلالا جلالا زہنی جلالا          جیٹا سٹ سٹ کر دھڑکنا ہے          زہنی ہوا سان کسی جاوہر          نور کیا نور نور نور</p>
<p>۱۱۱          لرزان ہے آسمان کا جگر وہ لیر ہوں          لڑکا مجھے نہ جان میں شروں کا شیر ہوں</p>	<p>۱۱۲          چھکی لپک نہ رخ کین غازی کا ٹر گیا          زور پر شان جب آگئی رہو اور اڑ گیا</p>	<p>۱۱۳          ہم شیر خورہ بازی میں بھی سر بلند ہیں          مشکلا کشا نے بازو میں جو وہ بند ہیں</p>
<p>۱۱۲          کشت جی کا تیغ برتن کی          مجھے بھی خفا زین خدایا          کہ کشت کیا ہے اودانے سے          اب بیاں بیچے جو کشتی کے</p>	<p>۱۱۳          ہو چو کہ جگر کشتی کا تو کب          مزدوری نہان جی بی بی بی بی          نامزد پھیلے پون شاہو دور ک          دیا ہو کیا سپر پور ک</p>	<p>۱۱۴          سما ہو کمان اٹھا کر وہ جاب          جو راہ تیرے میں جگہ جگہ جاب          چلے کر پہلے اسکو چھو لگی جاب          نہ لے جی جی جی جی جی جی</p>
<p>۱۱۳          ملت ہو مثل شمع سوا یک آن کی          کاٹگی سرترا یہ درازی زبان کی</p>	<p>۱۱۴          آیا جو پھر خوش مڑا کر دیس لے          دو تین جا سے کاٹھا پاڑا اند شیر نے</p>	<p>۱۱۵          کا پنا کلیہ رنگ اڑا خانہ جنگ کا          جگہ تھا کمان کا نہ پکان خدنگ کا</p>
<p>۱۱۴          بچا اٹھا کر سانسے آیا وہ شیر          دیند شاہ دین نے شہزاد لیا اور          بی بی جی کو دیکھے حوین کی تقد          فرمایا وار کر میرا نہ مرا تیر</p>	<p>۱۱۵          جا لایا ان دیکھنے آس شہزاد کی          طاقت رہی جی جی جی جی جی جی          سر کا وہ کھینچو جو عنان اموار کی          اگر کب کب کب کب کب کب کب</p>	<p>۱۱۶          آج بچہ کھینچے وہ خانہ جنگ کا          پہنچے پانی جی جی جی جی جی جی          چار تین تین تین تین تین تین تین          جی جی جی جی جی جی جی جی</p>
<p>۱۱۵          سرکش ہو معرکہ میں تر دودہ کیا اڑ          دست خدا جسے یر طوبی عطا کرے</p>	<p>۱۱۶          سیکھا ہو تو یہ کس کے میدان میں کھینچ          ریگ وان ہو خاک تہات ہو نہ تہا</p>	<p>۱۱۷          حیرت ہوئی ہر اک کو زمین پر زماؤں          غل پڑ گیا بری گئی آئینہ خانے میں</p>



<p>۱۸۴          بوجہ کو کہ چلن نشا چو          بوجہ کو کہ چلن نشا چو          بوجہ کو کہ چلن نشا چو          بوجہ کو کہ چلن نشا چو</p>	<p>۱۸۵          حضرت پیر جان نند خان بن          کیا پیر پیر پیر پیر          کیا پیر پیر پیر پیر          کیا پیر پیر پیر پیر</p>	<p>۱۸۶          اگر کہ غم نہ ہو تو غم نہ ہو          اگر کہ غم نہ ہو تو غم نہ ہو          اگر کہ غم نہ ہو تو غم نہ ہو          اگر کہ غم نہ ہو تو غم نہ ہو</p>
<p>نورہ کیا یہ شیر نے سینے کو تاج کے          صدقے ہزار سے سپر با جاک کے</p>	<p>دابت ہو اگر آپ ہمیں چھوڑو جاہز          ٹھہر رہے آتے ہیں علی کیسے ہم آواز</p>	<p>بیکس بھو پھی فراق کو صد سے ترقی          کیا جا تو تم کہ باب یہ کیا کیا گزرتی ہو</p>
<p>۱۸۷          کیا تھا جھکا جو زین تاج          کیا تھا جھکا جو زین تاج          کیا تھا جھکا جو زین تاج          کیا تھا جھکا جو زین تاج</p>	<p>۱۸۸          اس وقت میں کہ صید تھا          اس وقت میں کہ صید تھا          اس وقت میں کہ صید تھا          اس وقت میں کہ صید تھا</p>	<p>۱۸۹          کجاں لب اہل علم و فضل          کجاں لب اہل علم و فضل          کجاں لب اہل علم و فضل          کجاں لب اہل علم و فضل</p>
<p>قبضے میں تیغ تیز تھی بر جی نہ حال          ہاتھ اٹھتے جاتے تھے یہ تیغ کا حال</p>	<p>زندہ ہو وہ جو راہ خدا میں گزر گیا          بیٹا تو جانید سے کے جیسا باب مر گیا</p>	<p>اکھٹو تو تم نہاں ہو کیا ہم تو مر گئے          گویا فراق یا زمین برون گزر گئے</p>
<p>۱۹۰          اگر از زمین جو وہ چو چو          اگر از زمین جو وہ چو چو          اگر از زمین جو وہ چو چو          اگر از زمین جو وہ چو چو</p>	<p>۱۹۱          کسی کو یوں خاک شکار          کسی کو یوں خاک شکار          کسی کو یوں خاک شکار          کسی کو یوں خاک شکار</p>	<p>۱۹۲          ای غم نہ ہو علی سے جانا          ای غم نہ ہو علی سے جانا          ای غم نہ ہو علی سے جانا          ای غم نہ ہو علی سے جانا</p>
<p>زخمی ہوں جان ہو نٹو پیہ ہوشہ کا نام          آپ اس طرف گھر سے ہیں ادھر میں نام</p>	<p>اب در یہ پہاڑ اگر اکھٹو کے بھائی          ہو ہے علی بھی آؤ نہ مسکشتاں کی</p>	<p>میں تیرے دوسے جان بھی جاتی بیکار          بیٹے کو بہ پیا پس میں پانی نہ سیکا</p>

<p>۱۸۳ مکملی زینت فاطمہ زین العابدین نصیب کر کے چودہ دھوئیں بیکین کسین میں بیٹھے ہیں آتشِ جہنم کی آواز کو کیسے پہنچا</p>	<p>۱۸۲ چو کا عرق زخمِ جگر میں حضرت کو دھوپین نظرِ کار کو قاب داس کی ساری کے پکارو باغِ نظر آتشِ تھار در در کیا ابنِ بوزاب</p>	<p>۱۸۱ نکھر صدرِ بدلی کا رادہ لقا جبار سے کہ جسے لعینوں نے قفا دورِ سرِ صدرِ امین کے چہرے میں دیکھا پس کوئی نے پہچان لیا</p>
<p>روزیہ ماں جانِ حزمین درد مند ہے کیا باپ کے کمین کہ زمانِ نغمین بند ہے</p>	<p>ای لالِ امل ہو ہے جگر چاک چاک اب زندگی بھی خاک ہی بانیِ مرغِ خاک</p>	<p>کھینچتی تھیں سب بدلی رگین ساتھ سر کو ٹٹک رہی تھے زمین پر گراہ کر</p>
<p>۱۸۰ جبکہ جبک کہ گدی بچانِ بچہ پلیا تا جو پیر کیا بکس پر چہ باہو چوٹی کی شیشی چوڑی سین کر کے تو بچانِ کبریا</p>	<p>۱۷۹ اولادِ اس کے کسین شیخِ شہر انہو نوں پہ تو کھینچا جانِ غم سکینخت ہو کھینچت شامِ شام دیکھا بونہو پہنچا ایسے کچھ</p>	<p>۱۷۸ آئی تھی فاطمہ کی صلیبِ آریہ پتھر اسٹلا ہو پانی کوئی پلائے جہان کی کھینچتے ہوئے حضرت زین کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر</p>
<p>زمین کو منگ کر نہیں کہتے پکار کر روزیہ ماں سر پہ خونِ بھرے ہاتھ دھو کر</p>	<p>۱۷۷ صدرِ جوئے روح کا تھا جسم پاک اک چودھوین کا جامہ تڑپتا تھا خاک</p>	<p>۱۷۶ دشمن سے ذکر کیجئے نہ قاتل سے پوچھئے گندری جو کچھ حسینؑ کو وہ دلسر پوچھئے</p>
<p>۱۷۵ لپٹے ہو تو لاش کے زان کہتے ہیں غمِ اٹھان کی کارِ بھان آگ لگتی ہے تو کسی کو سیرِ جہان جوڑا آؤ خاک میں جب نہ رہا</p>	<p>۱۷۴ تڑپا ہوا جوان لپٹتے ہیں تو تڑپا ہوا زلفِ شہین دھم کا چیل میان جگر دیکھتے ہیں نخلِ اراد کا یہ کر دیکھتے ہیں</p>	<p>۱۷۳ کلمہ سے کرتی تھی کس کو ہاتھ نہ دھو کر نہ کھو کر سینے پہ ہاتھ مار کر بوسے جہان جسے حسینؑ کی بی بی پر لایا</p>
<p>پیر میں دلغ اپنا جوانی کا دے چلے ای لال اپنے ساتھ پر کو نہ لیچلے</p>	<p>۱۷۲ تن کا پتھا ہو لڑ دے چہرہ خباب اب ہو کوئی گھر میں غروبِ آفتاب</p>	<p>۱۷۱ عش کیا دم اٹا گیا خاموش ہوئے بھاتی پہ منہ کو رکھتے ہی بڑ ہوش ہوئے</p>



کشتیوں میں سب بچے جا چکے ہیں  
 ہر کھانا بچہ کو خوراک اور انتقال  
 کہ بچہ کیلئے کچھ بھی نہیں ہے  
 دوزخ عاقبت کی بیان کھوڑے ہیں

مقتل ہر اہلیت ہر نام ہے ہیں  
 روزا تو اب یہ کاکیلے حسین ہیں

سلامی بیوی کی کیا جفا کی  
 دشا کی ہوئی آل شکشا کی

بجائے شہر طشت ادا کی  
 سلامی مجھ پر رحمت خدا کی

تیرے سچے رکھنا تھے کربلا کی  
 یہ سب آؤ یہ فضل خدا کی

یہ سب گدے دل میں ہے کربلا کی  
 محبت ہر طہیت میں خاک شفا کی

قطعہ  
 زمین و زمین میں نہ رکتے ہیں  
 کفن کربلا کا ردا کربلا کی

ملک کہتے ہیں بھولے اس حد کو  
 سزا تھی جب بوجہ کرم خاک شفا کی

پتھر چپاڑے بھٹے شہر سے اب جہاں  
 سیاحی سن کے خاک شفا کی

پتھر سے شور و غلو غلو ہیں  
 طلب زائروں کے خاک شفا کی

ہو چکے دوران سر آسمان کو  
 تنہا میں تھر تھر ہے خاک شفا کی

گرہ در کی کھولتے ہیں زمین  
 اثر ہے چلنے میں خاک شفا کی

سجارتے جلالتے ہیں اثر  
 خدا کو قسم دیکھتے خاک شفا کی

بجل گئی فرو عسلیان لحد میں  
 گئی ساتھ جب دم خاک شفا کی

ہوا جب دل آؤ پھر خوشی دین کا  
 زمین آسمان چھوئی کربلا کی

چھپاتے نام ہر دے دالو  
 کباب آمد پر ہر وقت ترا کی

عجاب بزم بن ہم جہان میں  
 ہوا ہر دم کیا باطاس کربلا کی

فلک بھی یوں پتیا ہے دوزخ کو  
 صدا ہے یہی ہر آسما کی

غضب کا مظہر ہے ہر جہان میں  
 خبر آتشا کو نہیں آتشا کی

یہ عجوبہ دم گم تک قاطع ہے  
 احاطت علی کی عبادت خدائی

پیارے گھر کے کوچ کھٹے تھے عاتبہ  
نیلی کچھ خیر اس مریض بدلی  
گفت پاسبین چاہے ہیں چھانوینچہ  
عیسیٰ نے سپین ہماری دوا کی  
پوچھتی عاتبہ وقت غارت  
کچھ اسے میریت نہیں اس ردا کی  
اسے ستر پور بنے دے ایکو  
کہ یہ کند چادر ہے خیر انسا کی  
نماشاں تھتے کونے میں رو کر  
یہ ننگے زیب و قدرت خدا کی  
اٹھا رکھو جبکی مان کا جنازہ  
وہ اب نہ کو محتاج ہو کر داک  
نہ کشتن دان کو خود ہوگی نہیں  
مقدور میں اگر خاک ہو کر بلا کسی \*

<p>۸۵ یار سحر چمن کی خوشبو کو مبارک سینے کو خوش دن کی خوشی مبارک سینے کو عطا جسے دے گئے بار نا کام کی زبان کو قصا شکار</p>	<p>۸۶ علی کو پہلی گمشدہ جبریت علی کو پہلی گمشدہ جبریت کلا کار کو کہہ دو نازک دماغ ہو سینے چاچو جس کو خون جگر ہو دماغ ہو</p>	<p>۸۷ سحر سے مجھ کو ہوتی تھی آج کو بھی سحر سے مجھ کو ہوتی تھی آج کو بھی سحر سے مجھ کو ہوتی تھی آج کو بھی سحر سے مجھ کو ہوتی تھی آج کو بھی</p>
<p>۸۸ جس دم یہ لکھ لکھیں بندھو بیلو کارنگ رنگین بیانیوں کو اڑاؤں گلو کارنگ</p>	<p>۸۹ رضوان کو خلدین بھی یہ پھل لے نہیں پھول اس روش کو بارغ ارم کھلے نہیں</p>	<p>۹۰ ان سب ریاضتوں کو جو صلیجے بدلتے یہ پھول ان لٹاؤں تو وہ ان مجھ کو پھل لے</p>
<p>۹۱ دیکھو جو یہ اس پر تازہ کو دیکھو جو یہ اس پر تازہ کو دیکھو جو یہ اس پر تازہ کو دیکھو جو یہ اس پر تازہ کو</p>	<p>۹۲ چاندنی یہ عطر نشانی یہ رنگ پہلی ہوئی ہو گئی فروں پہلو دانت بن مالابان گل بارغ آرزو بوہو جو جسے کھٹا جو ریاضت جی</p>	<p>۹۳ نور آفتاب رسالت دکھا مجھ کو ہر صفت رسول کی صورت دکھا مجھ کو وہ رخ و لطف و قد و قامت دکھا مجھ کو وہ حسن و شباب و وہ شوکت دکھا مجھ کو</p>
<p>۹۴ کوثر سے آبرو میں توں جو رشک ایسا لگاؤں بارغ کہ رضوان کی رشک</p>	<p>۹۵ تختہ ہر خون دل کا جو پھول اس سر جو ہر نگرہ کی گٹا ہوا اگر جاہل کا سر جو</p>	<p>۹۶ سہا آرزو کہ داخل کار ثواب ہوں دعویٰ وہ زبان کو لفظ کہ میں کامیاب ہوں</p>
<p>۹۷ آہوں کے سوز و غم کو گل زلفی ہو چندہ نہ بنیں نازک تازہ ہو فنا خیل لکھو لے ہو غزل بو باساری آٹھ ہشتو کی جا ہو</p>	<p>۹۸ لب</p>	<p>۹۹ وزن و صفت اہل گرام ابو کھانہ تیرے شہر مصطفیٰ رخسار تو نہ ہو تو یہ مصطفیٰ کچھ جاؤ تازہ رنگ کو یہ مصطفیٰ</p>
<p>۱۰۰ دالین نگاہ اہل نظر جس نہال پر بھیجیں درد اس حشر کی آل پر</p>	<p>۱۰۱ چنے کین ہیں درگین ہیرے لگا ہو سینے میں لکھ جاہلین ذخیرہ لگا ہو</p>	<p>۱۰۲ پھر ہو طور حسن رسالت ماکہ کا دور سے میں پر کھلیں نور آفتاب کا</p>

۱۰  
تیرے ہر حال میں جو ہو  
لیکن کوئی دین و دنیا  
مرد و زن اگر تیرے  
نصرت کوئی نہ ہو

مقصود ہوں درخیز قمر دلخیز آتش ہوں  
وہ برجھیاں چلین کہ جگر پاش ہوں

۱۱  
بہ اعظم مصائب بنایا ہے  
کرتا ہی میں دل کو تو کیسی  
تیری کا نور کو تو ہے نور نظر کا جو  
چو چو ہے اسے اپنے غم کا جو

بیٹا چھٹا تو جان بدن سے لٹل گئی  
اور دن کو کیا خبر کہ چھری کسیہ چل گئی

۱۲  
کیا اسکو درد لگے کوئی تو نہیں  
بیل پہنچا چلے گی خون ہو گیا  
کھینچ کر لیا جو گناہ سو پہ  
گر تیری تو تیری ہی کی جان پہ

حر کو کیا چین پہ جو صدمہ گذر گیا  
ہر سون مہین جس نے کیا وہ تو مر گیا

۱۳  
بڑے بڑے گھر سے جو رشتہ تھا  
دنیا جو سیارہ جو نور نظر تھا  
توئی جو بات پیار پر تھا  
اس قدر اور صبر تھا اس گھر تھا

ایسی چھری چلی کہ جگر چاک ہو گیا  
سوت آئی زندگی کا مزا خاک ہو گیا

۱۴  
مغفول اس علم سے رکھے زور الہی  
یہ داغ ہو وہ داغ کہ زور زنی  
رو بہ رو دنیا بھی یہ داغ غم و دل  
گھٹا ہو یوں کہ چھین بن گیا

رو دیا کرے اگر آسے رہنے پا کر  
یہ آگ وہ نہیں جسے پانی بجھا سکر

۱۵  
کس کا ہر دم غم کا ہے  
کس کا ہر وقت آرام کا ہے  
کس کا ہر لمحہ ہر لمحہ ان اٹھارہ  
کس کا ہر لمحہ ہر لمحہ ان اٹھارہ

آنکھوں کے آگے خاکہ بیٹے کی لاش ہو  
یہ دیکھ پہاڑ پر چوڑی پاش پاش ہو

۱۶  
میں حسین کو اب کیسی  
دیکھتی تھی وہ غم و مصیبت کا  
تو نہیں جا علی کہ کس کوئی  
سینہ ہر اس پر وہاں

وہ بھی جہان سے جا کر کا جب نام تیرا  
اچھا سدا رہا کہ کہے جگر تھا مہر

۱۷  
تصویر درد و اس جہنم کی  
تھمتا نہیں مگر شہید کی  
تقدیر میں زاق ہو نہ سکا  
یہاں چھوڑتا ہو یہ سکا

خوش ہو رہی بیٹال ہے یوسف جمال  
اشد کی پناہ برابر کا لال ہے

۱۸  
میں قبلہ و امام زمان قبلہ ہوں  
یہ زب دغا ہو کہ امیر رب العز  
واقف نہیں فراق کے پیو  
نکلے نہ غم و غصہ نہ کوئی

بیٹا جو مرنے جائے پیو شہر کی شان سے  
غیر از خدا اکھون میں زبان سے

<p>۵۲۱ یو کو ہون کہ بھارتی لہو بجھتی ہیں کھانڈا تو در و جگر دکھانڈا شک ب توڑی تو جگر توڑ کر جو دم توڑی تو جگر</p>	<p>۵۲۲ مگر کو دیکھتے ہیں کھانڈا بھٹتے ہیں گانڈی کو کھانڈا نور ہو سوچ ہیں یہ کیا تو جگر جھپٹیں ابھی تو جگر ہیں تو جگر</p>	<p>۵۲۳ یو کو ہون کہ بھارتی لہو بجھتی ہیں کھانڈا تو در و جگر دکھانڈا شک ب توڑی تو جگر توڑ کر جو دم توڑی تو جگر</p>
<p>۵۲۴ جسمین ترقی تھی ہو زبان وہ کام جب یہ مجھے پکار تو میں ترا نام کون</p>	<p>۵۲۵ گر حکم ہو نہ یون فلک بارگاہ کا سے آئیں سر پیدیں عسکر سیاہ کا</p>	<p>۵۲۶ حضرت کر آگے تو نہیں ہم شور بوم آنکھیں زخمی آپ کو دیکھیں تو کورن</p>
<p>۵۲۷ یو کو ہون کہ بھارتی لہو بجھتی ہیں کھانڈا تو در و جگر دکھانڈا شک ب توڑی تو جگر توڑ کر جو دم توڑی تو جگر</p>	<p>۵۲۸ مگر کو دیکھتے ہیں کھانڈا بھٹتے ہیں گانڈی کو کھانڈا نور ہو سوچ ہیں یہ کیا تو جگر جھپٹیں ابھی تو جگر ہیں تو جگر</p>	<p>۵۲۹ یو کو ہون کہ بھارتی لہو بجھتی ہیں کھانڈا تو در و جگر دکھانڈا شک ب توڑی تو جگر توڑ کر جو دم توڑی تو جگر</p>
<p>۵۳۰ تو صبر کہ آپ کو ادم سنبھال کون برجھی کا پھل خود اس کے گلے نکال کون</p>	<p>۵۳۱ منہ تک رہا ہوں کہے امام لہو کا باعث ہو کیا غلام کی رخصت میں</p>	<p>۵۳۲ دنیا میں جب یہ گود کا پالانہ ہو گیا اُس وقت کوئی روکنے والا نہ ہو گیا</p>
<p>۵۳۳ یو کو ہون کہ بھارتی لہو بجھتی ہیں کھانڈا تو در و جگر دکھانڈا شک ب توڑی تو جگر توڑ کر جو دم توڑی تو جگر</p>	<p>۵۳۴ مگر کو دیکھتے ہیں کھانڈا بھٹتے ہیں گانڈی کو کھانڈا نور ہو سوچ ہیں یہ کیا تو جگر جھپٹیں ابھی تو جگر ہیں تو جگر</p>	<p>۵۳۵ یو کو ہون کہ بھارتی لہو بجھتی ہیں کھانڈا تو در و جگر دکھانڈا شک ب توڑی تو جگر توڑ کر جو دم توڑی تو جگر</p>
<p>۵۳۶ ہر دم سکتے ہیں نہ روک ہی سکتے ہیں فوج کو ہر بار تن کے شیر سکتے ہیں فوج کو</p>	<p>۵۳۷ رایت بھی سرنگوں ہوا لشکر تمام باقی بس اب حضور میں یا یہ غلام تمام</p>	<p>۵۳۸ میر سے لیے ہو موت تھیں بڑی غلام اچھا بتاؤ باپ کا دل پر کہ سنگ تمام</p>

۵۲۷



<p>۱۲۷ سب سے بڑی دولت دنیا میں ہے جو کسی کے دل میں ہو انہی چیزوں کو کہتے ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں</p>	<p>۱۲۸ دنوں میں ایک ایک لمحہ جو کسی کے دل میں ہو انہی چیزوں کو کہتے ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں</p>	<p>۱۲۹ انہی چیزوں کو کہتے ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں</p>
<p>۱۳۰ جاری ہو خشک دھڑلے حکومت خدائی انہی چیزوں کو کہتے ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں</p>	<p>۱۳۱ دیکھو وہ قتل گاہ نہ مشرق میں اکبر کا یہ مزار یہ قبر حسین انہی چیزوں کو کہتے ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں</p>	<p>۱۳۲ انہی چیزوں کو کہتے ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں</p>
<p>۱۳۳ دنوں میں ایک ایک لمحہ جو کسی کے دل میں ہو انہی چیزوں کو کہتے ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں</p>	<p>۱۳۴ انہی چیزوں کو کہتے ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں</p>	<p>۱۳۵ انہی چیزوں کو کہتے ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں</p>
<p>۱۳۶ پیشین نہ جو عرض لیے عم شہید کا ایوان سمیت تخت الٹ دین نزدیک انہی چیزوں کو کہتے ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں</p>	<p>۱۳۷ پیشین نہ جان باپ کو اس کے خدا نہ کہ اکبر نے قوت شام سے تہا و نہاد کی انہی چیزوں کو کہتے ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں</p>	<p>۱۳۸ انہی چیزوں کو کہتے ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں</p>
<p>۱۳۹ انہی چیزوں کو کہتے ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں</p>	<p>۱۴۰ انہی چیزوں کو کہتے ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں</p>	<p>۱۴۱ انہی چیزوں کو کہتے ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں</p>
<p>۱۴۲ انہی چیزوں کو کہتے ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں</p>	<p>۱۴۳ انہی چیزوں کو کہتے ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں</p>	<p>۱۴۴ انہی چیزوں کو کہتے ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں جو دنیا میں نہیں ہیں</p>



<p>۴۶ بہشت کی صفیہ جو کہ گنہگار اسی دن قلع ہوئی تھے روزِ محشر میں بابِ برائے کی رزا کے ساتھ میں میں تو تعلق میں رہا</p>	<p>۴۷ پسٹلے کا پنگے گشتِ گشت اتھار چوہا میں ایک ایک کیا اعلام گشتے میں میں شہسوار کیوں پیو تیار مجھ کو سب کو</p>	<p>۴۸ کیا حکم ہے حضور کا میں باج مخفی کہاں کہ تو گشتے میں اعد کا خون کرنے پہ جاکر اوجھار کے لئے اڑی کہ باپ کا لاش اٹھا کر</p>
<p>۴۹ باپ کے باطنی جو نہ سرو دیکے سو دنگ کیا رازِ زمان کے پیٹھ کو پہلو میں دنگ</p>	<p>۵۰ ہر شب جسے بچایا ہو قطروں سے اوس تیر و تین بھیدوں میں اُسے پال پوس</p>	<p>۵۱ قائل میں دکھائے ہیں تلوار میں قول ارشاد ہو تو چھینکد میں ہتیار کھول</p>
<p>۵۲ اندر ہر آگ یہ بلا وہ فوج میں گردن ہزار قتل اور آگ رخصت پھوٹی دیکھتے قتلے کیوں کہ میں اس کی پادشاهی میں</p>	<p>۵۳ سب سے بڑا درد تیرے گشت میں کتب لکھ کر اٹھانے چاہے کس کو چاند کی بجائے کس کو سوائی گردن یا علی کس کو</p>	<p>۵۴ جو تیرے جنت میں ہے کیوں نہ نون چکر آسکے دیکھیں حضور پر تلوار جب سائیکو ہاتھ اڑائے گشتے</p>
<p>۵۵ سب کیڑے بھائیوں کو سبکدوش کر دیا جھکو تو موت تو بھی ترا موش کر دیا</p>	<p>۵۶ دھوئیں یہ ہاتھ میں جوانی میں ہاتھ یہ تو گھسی نہ ٹکے گا میری زبان سے</p>	<p>۵۷ نصرت کی آپ پر ہکو دعا ہم دے مگر ہم ہر دی سے شکر کے سر کو قلم کر</p>
<p>۵۸ جہنم میں جانوں اور نون شان دار تیرا ہی کیجیگا اسکا اعتبار گر وہ کسی نے نہ منوئے دیار لکھ کر آپ پر چھوٹی کھان</p>	<p>۵۹ اگر تیرے جنت میں علی کا کلام کی حق بات لکھ کر ہو شام صفت کے دوزخ میں چکا ہو شام پیارے ہونے اور نہ پیا ہو غلام</p>	<p>۶۰ جنت میں ہے جو شکر کا الفٹ شہر جنت میں ہے جو شکر کا الفٹ شہر جنت میں ہے جو شکر کا الفٹ شہر جنت میں ہے جو شکر کا الفٹ شہر</p>
<p>۶۱ چھوڑینگے مر کے ساتھ نہ بیکس کام آقا کے پائنتی ہو سر صاف غلام</p>	<p>۶۲ کیا ہو سوا اطلال کے دنیا سے زشت خار و نمین خانہ زاد وہ گلو بہشت میں</p>	<p>۶۳ بروئیں نہ آپ ہم نہ کہیں اور جائینگے باید حضور میں ہمیں پھرے کے آئینگے</p>







<p>۱۰۰ گوشت سالیج خیل لکھنؤ کی کھانہ کھانے کو درخشاں ہو گیا فخیمت میں تین کو افشانی ہو گیا پیشانی سے ناریں کیلیات کر گیا</p>	<p>۱۰۱ عقہ نہیں ملین عقیق میں نہیں شیر کا ہر صاف یہ نقطہ نہیں اب دیکھئے صفو کمال اللہ کی شان</p>	<p>۱۰۲ کھولا ہے سرکشوں آدھری شان اب دیکھئے صفو کمال اللہ کی شان</p>
<p>۱۰۳ کیونکہ شورش کی ہے تاج کی جس پر گور و گلاب کی ہے تاج کی سودا کا ہوتا ہوا تاج کی ہے تاج کی کونڈی کر بقیہ بادشاہ کی ہے تاج کی</p>	<p>۱۰۴ قطر و نہیں بر نور کی موجیں سائیں لڑا رہا کما رہا ہے موتوں کی لائیں</p>	<p>۱۰۵ کھا جا دنگی صفین کہ غضب میں بھڑکی خالی کر دنگی دم میں سرودہ پڑی ہوئی</p>
<p>۱۰۶ بغ جان بن کر کوئی نہیں پاکمان کو قیامت دیو کی ہے تاج کی ماحول ساز دست دیو کی ہے تاج کی</p>	<p>۱۰۷ ان یافون پر چلے کوئی نہ تھا مہاراجہ سر نہ تھکا</p>	<p>۱۰۸ نہیں ہندو فوج سے ہم بے لڑائی دور سے نہ دیکھیں کتنا ہے تاج کی</p>
<p>۱۰۹ کھانہ کھانے کو درخشاں ہو گیا فخیمت میں تین کو افشانی ہو گیا پیشانی سے ناریں کیلیات کر گیا</p>	<p>۱۱۰ کھولا ہے سرکشوں آدھری شان اب دیکھئے صفو کمال اللہ کی شان</p>	<p>۱۱۱ کھا جا دنگی صفین کہ غضب میں بھڑکی خالی کر دنگی دم میں سرودہ پڑی ہوئی</p>



<p>۴۲</p> <p>سختت بجز زعمین، کجا چکا نشتے بین کیا نشتے بین ساو زور جا حکون بین جب کجا ہو چکا علی کا نام تھر زور بین پار زور ہو چکا نام</p>	<p>۴۳</p> <p>اس ملک کا جو جوتا تھا نہ ہم جوش آگیا انھیں بھی قوی ہو چکا جنتا ہو کہہ لے فضا ست کو کیا سید لوگو ہو سے لے لے</p>	<p>۴۴</p> <p>ان جلی قوی بنے لگو شک درق ہو کر ان کے لگو ان وقدم ہو چکا کھٹے لگو بغلک کھٹے لگو</p>
<p>جھکا کر آنکھ ہم جو سے تو کتے نہیں بڑھتے ہیں بب تو ہاتھ کو ہم رو نہیں</p>	<p>ترکش کھا کر کمانو سے بھی چن بدل دنگا ہوا نشان بڑھے تیر چل گوا</p>	<p>سب روسیہ خوف کو ستہ رہ گئے مر کیا اڑے کہ نقطہ اشک دور ہو گئے</p>
<p>۴۵</p> <p>کلیجہ لڑو تو چوچ کو کو پا بال ہون پر چوچ کو کو دین کو کی چارٹ نیاں چوچ کو سکھو دین چوچ کو کو کو</p>	<p>۴۶</p> <p>فینچے بیان جی ہاتھ لڑو چوچ کو تیوری بصورت اسٹوڈین جی غصے میں زور لڑو دین چوچ کو آر دین چوچ کو کو کو</p>	<p>۴۷</p> <p>کٹ کر کھچو چوچ کو کو کھچو چوچ کو کو کو کو رہو بین اسٹوڈین چوچ کو دو بین باز مر گیا چوچ کو کو</p>
<p>ہم نیچہ ہو یہ تاب جھلا کس لیر کو کیرٹین کلا لیاں تو کچل ڈالیں شہر کو</p>	<p>تصویر بن گئی اسد کر دگار کی گو یاز بانیں لگو لگین ذوالفقار کی</p>	<p>منہ پر پڑا اجل کا طمانچہ جہان کے ثابت تھا کہ گرز کے ٹکڑے لگا کر</p>
<p>۴۸</p> <p>جیسا اور دور ہو چکا لیر کو دس جا زور ڈالیں چوچ کو کو غصے میں ہاتھ لڑو چوچ کو کو</p>	<p>۴۹</p> <p>کھچو چوچ کو کو کو کو خون کو چوچ کو کو کو کو ایمان میں ہاتھ لڑو چوچ کو کو</p>	<p>۵۰</p> <p>کیا کیا لڑو چوچ کو کو کو کیا کیا لڑو چوچ کو کو کو کیا کیا لڑو چوچ کو کو کو</p>
<p>اب رو بہ بل پڑو شلکس اسٹوڈین پڑو خیر تو کیا فلک کو گرا دین میری</p>	<p>تعلہ لپک کر چنچ پڑو کھینچنے لگا اپنی طرف سفون کو مقرر کھینچنے لگا</p>	<p>سیت و دم کی باڑھ گاہوں سے گری خنجر پھرے دلون پہ جہر آنکھ پھر گری</p>

<p>۹۹۸ افغان تاجا سواران گو یا فریل طراک دانی کوی جاکہ ذہن نخل چاکہ کز قلاب</p>	<p>۹۹۹ جشن عکاشان ایک ایک کمنڈاجل ملو ارکاشی اسے جو مو جاکہ سوار بندہ کشر کھلا بندہ</p>	<p>۹۹۷ شکل چم تاجا گلون روڈو بو تاجا کون ملو اور دار ادبی تاجا شفتن دکھانا کھلا کون</p>
<p>کب سن سرا ادا یک تجر چل گیا گھوڑا یہ تھا کہ آکے چھلاوا نکل گیا</p>	<p>کیا ہا لے کوئی دست قوی کی ٹرو کو شکلات سے پو بھیجے ارج ٹرو کو</p>	<p>کرنک تھا غنیمت ہوا سرخ پوش تھا مقتل کی سز میں شہید کافر و ش تھا</p>
<p>۹۹۹ دھانویں شمع زنت درم بہشت میں جب بندگی چھوڑی سروکار تھی زنت درم زینت عینیت چھوڑی</p>	<p>۹۹۵ کرتی تھیں حجاب اور حجاب جیت جیت دنس جیت جیت گاہ و زینت تھی اسان نہی جازنی تھی کون فلک</p>	<p>۹۹۶ ایک تھی کاشانی خجستہ عبادت میں جاکہ جاکہ کیکن بنم اور یہ محبت ہی بادشاہ نہی تھی کاشانی خجستہ</p>
<p>مخفر کمان کے دوش پر سربار ہو گئے چار اٹنیہ گزے ہو دیوار ہو گئے</p>	<p>اک شور تھا کہ خاتمہ ہے کائنات کا بانسوں اچھل کر گزتا تھا یانی فرات کا</p>	<p>رنگین یہ بند نذر شہید رسول ہیز پانچون یگل یا ض شہادت کے پھول ہیز</p>
<p>۹۹۲ جب ستر کی دفتہ کا شہید کو چاک کس شہید کو چاک کس شہید کو چاک کس</p>	<p>۹۹۱ بہشت میں جاکہ جاکہ بہشت میں جاکہ جاکہ بہشت میں جاکہ جاکہ</p>	<p>۹۹۰ جنت میں جاکہ جاکہ جنت میں جاکہ جاکہ جنت میں جاکہ جاکہ</p>
<p>دفتر شناسن کچھ کے حیران ہو گئے جزا سے جسم خمس پریشان ہو گئے</p>	<p>دور دور سے تیرے پاس سے تیرے پاس تیرے پاس</p>	<p>بھاگتا اسی نام سے غالب ہوا وہ سیر لڑائی بگڑ گئی</p>

۹۹۸  
افغان تاجا سواران  
گو یا فریل طراک  
دانی کوی جاکہ ذہن  
نخل چاکہ کز قلاب

۹۹۹  
جشن عکاشان  
ایک ایک کمنڈاجل  
ملو ارکاشی اسے جو مو جاکہ  
سوار بندہ کشر کھلا بندہ

۹۹۷  
شکل چم تاجا گلون  
روڈو بو تاجا کون  
ملو اور دار ادبی تاجا  
شفتن دکھانا کھلا کون

۹۹۹  
دھانویں شمع زنت درم  
بہشت میں جب بندگی چھوڑی  
سروکار تھی زنت درم  
زینت عینیت چھوڑی

۹۹۵  
کرتی تھیں حجاب اور حجاب  
جیت جیت دنس جیت جیت  
گاہ و زینت تھی اسان  
نہی جازنی تھی کون فلک

۹۹۶  
ایک تھی کاشانی خجستہ  
عبادت میں جاکہ جاکہ  
کیکن بنم اور یہ محبت ہی بادشاہ  
نہی تھی کاشانی خجستہ

۹۹۰  
جنت میں جاکہ جاکہ  
جنت میں جاکہ جاکہ  
جنت میں جاکہ جاکہ

عزت و احترام  
علیہ السلام کو  
خیر و باری میں  
مقام حق و کبر  
منزلہ کے لئے اسی  
انوار سے مزہ  
بڑی راقی صفت  
سے احسن کی طرح  
جانی اور گئے

<p>۱۱۴ چرخِ آتشِ گشتِ ہوا باک آتشِ گشتِ ہوا باک آتشِ گشتِ ہوا باک آتشِ گشتِ ہوا باک</p>	<p>۱۱۵ چرخِ آتشِ گشتِ ہوا باک آتشِ گشتِ ہوا باک آتشِ گشتِ ہوا باک آتشِ گشتِ ہوا باک</p>	<p>۱۱۶ چرخِ آتشِ گشتِ ہوا باک آتشِ گشتِ ہوا باک آتشِ گشتِ ہوا باک آتشِ گشتِ ہوا باک</p>
<p>دراغی یوں آئی تنِ سختِ شرمین جس طرح ڈوب جاتی ہر سوزنِ حرمین</p>	<p>قانونِ شہ کی آپ حفاظت ہو اگر وہ شمع کیا بجھے جسے روشن کر</p>	<p>نیزہ چلا نہ کھل سکے حلقے کندہ کے کوڑا اڑ اتراق سے منہ پر سمند کے</p>
<p>۱۱۷ چرخِ آتشِ گشتِ ہوا باک آتشِ گشتِ ہوا باک آتشِ گشتِ ہوا باک آتشِ گشتِ ہوا باک</p>	<p>۱۱۸ چرخِ آتشِ گشتِ ہوا باک آتشِ گشتِ ہوا باک آتشِ گشتِ ہوا باک آتشِ گشتِ ہوا باک</p>	<p>۱۱۹ چرخِ آتشِ گشتِ ہوا باک آتشِ گشتِ ہوا باک آتشِ گشتِ ہوا باک آتشِ گشتِ ہوا باک</p>
<p>پٹکا تو چور چور ہر اک بند ہو گیا فولاد پوش خاک کا پیوند ہو گیا</p>	<p>اور اک بلاگری جسد پاش پاش سرکٹ کو ڈھسے گرڑا طارق کی لاش</p>	<p>گردن شقی کی ٹوٹ کو سینے سے لٹکی پٹکا اٹھا کر یوں کہ زمین رنگی مل گئی</p>
<p>۱۲۰ چرخِ آتشِ گشتِ ہوا باک آتشِ گشتِ ہوا باک آتشِ گشتِ ہوا باک آتشِ گشتِ ہوا باک</p>	<p>۱۲۱ چرخِ آتشِ گشتِ ہوا باک آتشِ گشتِ ہوا باک آتشِ گشتِ ہوا باک آتشِ گشتِ ہوا باک</p>	<p>۱۲۲ چرخِ آتشِ گشتِ ہوا باک آتشِ گشتِ ہوا باک آتشِ گشتِ ہوا باک آتشِ گشتِ ہوا باک</p>
<p>سینہ مقام کفر کا دل گھر عناد کا تصویر مکر و کید کی تپلا فساد کا</p>	<p>گھوڑا صبا بھی پانہ سکے جس کی گرد کو بجھے یہ سب کہ نکلا ہر رستم نبرد کو</p>	<p>ایسا بھی پہلوان ہو کوئی اس سپاہی جرات دکھائی جسکے لڑی رزم گاہ میں</p>

سید محمد  
 ملک بلوچان کا  
 نام ہے اس کے  
 نام کی رعایت  
 اس زمین پر  
 حق ہے اس کے  
 نام پر  
 ۱۲۱۲

<p>۱۳۱ جب کہ سے جال کی بجائے نغمہ زین خم کھانہ جو صفت کے تاج فوج کی دل میں الدیا پھر پور</p>	<p>۱۳۲ حکون میں جلیوت شہر میں جھوٹے کی تب سوار کو کچھ ملو انرو شکا کر کیا تو نہیں بھگتے</p>	<p>۱۳۳ کچھ پور فوج ایک آجائے سینہ جدا ہوا اٹھیں حکاں طے تینوں کا تاملوں کی مان پائے</p>
<p>۱۳۴ ہاں پوچھ لے وہ دل میں نبرد لیکو دیکھا ہو جسے لڑتے ہو و زخمی شہر کو</p>	<p>۱۳۵ تقدیر نے دغا کو بگاڑا بنا زمین برجھی جگر یہ لگ گئی اس کو جاؤں</p>	<p>۱۳۶ گر سانس لی کیجئے یہ پنجہ سا چل گیا جب زخم دل میں ٹھیس لگی دم لگ گیا</p>
<p>۱۳۷ دانا نئے غصہ کی گھاہ گردن اڑا دی صاف کھل گئی تین اسکی چین کی پیریں سیاہی</p>	<p>۱۳۸ جھوٹے کی باری شہر جھوٹے کی باری شہر جھوٹے کی باری شہر</p>	<p>۱۳۹ دیا زخم دل کو ہوا اور اہیتیا گر می جدا ہو پائیں جدا ہو اہیتیا نہ لگی تین خفا و اہیتیا</p>
<p>۱۴۰ جھکی جو تیغ فوج دہی غول برنگے جین جسٹے سیاہ میں گھوڑی الٹے</p>	<p>۱۴۱ نادک چڑنگا کے جب ہاتھ رک گیا دیکھا جسے جلال میں سر اس کا جھکا</p>	<p>۱۴۲ خویرین پیام وصل کا دینے کو آئی ہیں خاتون جہتر گود میں لینے کو آئی ہیں</p>
<p>۱۴۳ جب باگ ٹھانی رنگ کی دو جا کو اٹھالیا نہیں کیجئے توڑی نشان حکم پر نہ کوئی</p>	<p>۱۴۴ سینے کا گھانول کا تیرا چھکا آدھا ہو جو گرم پور ہاتھ پوچھ جب سیر کر اجل سے پھر پوچھ</p>	<p>۱۴۵ دھوان کیسیا دن تھا جو کام مقصود سیر بار گھر غصہ لوٹا اجل و گھر شہر عالم کی غصہ</p>
<p>۱۴۶ جھکتے علم پر شیر کا پنجہ جو پڑ گیا ظالم کا ہاتھ مڑ گیا شانہ اکھڑ گیا</p>	<p>۱۴۷ رک رک کر سانس آتی ہو دنیا سو جائے غالب پر صنعت مست قوی تھر تھر ڈھانے</p>	<p>۱۴۸ ہاں سر پہ خاک اُتی ہیں بھون بھون کی وان شادیاں ہیں قتل شبیہ رسول کی</p>



<p>۱۳۱ جس کو جو بابت اگر تیرا دور ہو حسینؑ انا تیرا جدا تھے زاق میں گلزار کے اسے دوست کے شفیق غریب لدا</p>	<p>۱۳۲ نہل کی پیش کر دے غمخیز دوبہری کمر ضعیف جاوے بھرا نزدست زلفین تیرا کمر لکھا خدا انہی پانچوں کو بھلائے</p>	<p>۱۳۳ جاہو چکا لاش چوہے کر تیرا بہل حسینؑ میں تیرا سر زمین تیرا چھین چھین سرخ بونے پائیں ایسی</p>
<p>۱۳۴ اس پر خستہ دل کا نہ دھیان آیا کیوں ماما جان کھو گئے دنیا سے تاکہ</p>	<p>۱۳۵ لیئے انہیں عزیز خبر یہ وہ راہ ہے بابا کو چھوڑتا ہے پس یہ وہ راہ ہے</p>	<p>۱۳۶ پاکو سرخ چوون کی بوندی گری تھرا ۱۲ کھین خیمے کی جانب پھری</p>
<p>۱۳۷ الہ کمان کی سون لڑیا کھو گیا خود کہ حسینؑ نست میں کھو گیا کھو گیا نست میں کھو گیا کھو گیا</p>	<p>۱۳۸ بہن لڑو شاہ کو تو باور نہ ساتھ اس کے بوسہ تو بیک سو روز تھے باجان بھی وہ نہ تہی براہ میں کہیں ساویر</p>	<p>۱۳۹ بلوین آپ کی پیچھے تھا کمر آواز دی کہ تو چھو چھو آواز دی کہ تو چھو چھو</p>
<p>۱۴۰ ہم دھم میں ہیں آپ درختوں کی چھاؤں انکھوں میں روشنی ہو نہ طاقت کا کور</p>	<p>۱۴۱ پھٹتے ہیں جسے رہتی ہو محبت جہان احباب کی صدا بھی نہیں آتی کان میں</p>	<p>۱۴۲ گر کر کے لہو لگی طرح یا تنک آؤں سینے یہ تم کلھے یہ ہم زخم کھائے ہیں</p>
<p>۱۴۳ وہ چھکی ہوئی کہ اسے کون وہ چھکی ہوئی کہ اسے کون</p>	<p>۱۴۴ آرام کی تھک تھک کو دھڑکنا وہ کمان کا نام لانا</p>	<p>۱۴۵ انتر میں کس طرح نہ رہ سکتا سختی ہو کر خون میں دریا</p>
<p>۱۴۶ رسول کو جس کا ساتھ تھا وہ بھی جان اب جانے کس طرف یہ مسافر تھا</p>	<p>۱۴۷ یوئے شریک کون کہ اب خالی جو لسا تھ لپیلا ہے وہی ساتھ ساتھ</p>	<p>۱۴۸ حلقے دکھاؤ دل کا ارادہ دکھا دیا جو کچھ کہا تھا اُس سے زیادہ دکھا دیا</p>

<p>کیا زخم دل کا حال کیا ہو کیون جب پر کیا مال جو کہ کبریا اور کا کیا حال جو کہ کبریا کیا وقت حال جو کہ کبریا</p>	<p>دیکھ اگر نے کہہ دینا کیا ہو پاؤں پاؤں کی نظر لے نوٹ کر پہلو پاؤں پاؤں کی نظر لے نوٹ کر پہلو پاؤں پاؤں کی نظر لے نوٹ کر</p>	<p>دیکھ ساتھ لے اٹھاں کی بارگاہ تاکر کر آج سے دنیا سے مڑھا غیب کی بارگاہ مڑھا غیب کی بارگاہ</p>
<p>آواز مچی نہ دی ہمیں شکوہ ہو آپ یٹا سنبھل کے بات کر دو کچھ باب</p>	<p>روئے لہو کے آشک جراثیم ہو پٹنے گئے زخیر سے پیچھے کے ہو</p>	<p>غل تھا خوشی اب اٹھ گئی اس زندان ہے گزرنے علی اکبر بہان</p>
<p>دیکھ اگر کر رہے ہو زلفا ہول کی دہم تو رہا ہے نہ جان دھیا ہو باتین چھپ چھپ کی سس مہم سیا ہے علی ولی شاہ قلم</p>	<p>دیکھ فرمان لے جسے تیرا ہو دیکھنے لگنے کی کبریا ہو کی عرض باغ جو کے کبریا ہو کی عرض باغ جو کے کبریا ہو</p>	<p>دیکھ منہ تو جان کی سس مہم دل جاگ سس مہم کی سس مہم منہ تو جان کی سس مہم منہ تو جان کی سس مہم</p>
<p>کیا پڑھ رہا ہوں زمین پر مرے ہو ہلتے ہیں دو دو ہونٹ لہو میں بھر ہو</p>	<p>آئے حضور مل گئی دولت جہان کی اب کوئی دم میں جیم سے رخصت ہو</p>	<p>ماتم ہر اضطراب زیادہ تھا صبر گوا جناب فاطمہ نکل تھیں تیرے</p>
<p>دیکھ جنگل میں پاپ کی دولت کی سببی خراب رسالت نہا کی چھپ چھپ کی سس مہم چھپ چھپ کی سس مہم</p>	<p>دیکھ کہتے کہتے آگیا کھجور کی آگیا کھجور کی سس مہم آگیا کھجور کی سس مہم آگیا کھجور کی سس مہم</p>	<p>دیکھ چلائی تھیں آگیا کھجور کی چلائی تھیں آگیا کھجور کی چلائی تھیں آگیا کھجور کی چلائی تھیں آگیا کھجور کی</p>
<p>شادی کا جس نے ذکر کیا اچھین لکھیں مانگی مرادین خاک میں سب لکھیں</p>	<p>یوں مچی روح جسم شبیہ رسول سے جو جس طرح سحر کو نکلتی ہے بھول سے</p>	<p>تھا اگیا مجھے کلیجہ برق میں گھر سے نکل پڑی ہوں سے اشتیاق میں</p>

حرفت  
نہ کر نہ ہو  
مجموعہ ادب  
نہ کر نہ ہو  
۱۱۷

۱۰۴  
پہل کرتی جاتی تھی ان کے  
دیکھا کہ راج آؤ میں یوں ہوا  
نہم کہ کھٹا چوریاں کھلا ہو  
میں میں دوسرا پیر لایا

پہل جناب فاطمہ لڑکے سا گھن  
لٹکے ہیں ہانوں باپ کی گردن

۱۰۵  
جلائی ہو کہ دست خانوں  
شیرجی کہ مرگیا رافزہ گھدار  
فریاد نہ تھا اب بک بات لاور  
ماتہ کر داکٹ گئی بابو لنگار

خیر الم کا الہیہ مس رو پہل گیا  
تم سانسے جب گئیں تب دم نکل گیا

۱۰۶  
پہل میں ہی زبان کہہ کر  
نہم کہ پیر کی پیر کی پیر کی  
وہلا دیا ہے وہ پیر کی پیر کی  
پیر کی پیر کی پیر کی پیر کی

مجمع الٹ پلٹ نظر آیا ہے بزم کا  
یہ مرثیہ نہیں ہے مرقعہ ہے ندم کا

۱۰۷  
کیا مجھ کو فیض غم شاد ہے  
جو شک ہوا وہ گشت بابا ہے  
شک نے کھا شاہ کو کوٹھن آنا  
مرگ نہ گن بیان مود و فاکو و دھا

۱۰۸  
اس نہم میں شک کو گم کر کرے شرم  
موجود بیان روح رسول دہم

۱۰۹  
فرمایا زنگیایان تھک کر  
دیکھو تو ذرا مرتبہ گم گون کا کیا  
کے عرض نہم میں کہ حورین بن بلانی  
اسے قید عالم فرودس کھلا

۱۱۰  
شک نے گم کر دیا پیر کی پیر کی  
بھلیا یا ازل سے مرگئی مست بن کھلا

۱۱۱  
فرزند پیر کا پیر کا پیر کا  
فرزند پیر کا پیر کا پیر کا  
فرزند پیر کا پیر کا پیر کا  
فرزند پیر کا پیر کا پیر کا

۱۱۲  
اس جاہ قدم کھوئی جا کر کج  
بان فاطمہ کا دودھ اوہو ہوا کج

۱۱۳  
شک نے گم کر دیا پیر کی پیر کی  
اسے غلاموں کی سر پرست بن دیا

۱۱۴  
مگر کس سلمان ہو تو جاکو کر دھل  
غون احمد ذرا کاسر سے پھوٹ گیا

۱۱۵  
کوٹھن تاشانی یہ کہتے تھے کہ کج  
نر فاطمہ کی مٹی کا بیوین کھلا

۱۱۶  
شک نے گم کر دیا پیر کی پیر کی  
کھو دینا یہ پیر کی پیر کی

۱۱۷  
فراتے تھے حضرت ابھی پیر کی پیر کی  
اسے شرم گئے سر سے پیر کا کھلا

۱۱۸  
اسے شرم گئے سر سے پیر کا کھلا  
مگر حرم غلام قدیرین سے اسے کھلا  
سوجان پیر کی پیر کی پیر کی

<p>بہشتی فرشتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہزار ہا چوہا پر اعلیٰ بیابان سوی کو چلا دیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نیز بی بی زینب کی کہ عیسیٰ علیہ السلام</p>	<p>۴۴ اسکات کا نقشہ بہشتی فرشتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہزار ہا چوہا پر اعلیٰ بیابان سوی کو چلا دیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نیز بی بی زینب کی کہ عیسیٰ علیہ السلام</p>	<p>۴۵ بہشتی فرشتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہزار ہا چوہا پر اعلیٰ بیابان سوی کو چلا دیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نیز بی بی زینب کی کہ عیسیٰ علیہ السلام</p>
<p>ناید مسکین و حسن عرش مکان جو بیت مصفا ہے وہ تیغ دوزبان</p>	<p>ضررین جو کھون خورشید علم کی تلوار کی چل پھر ہو روانی میں قلم کی</p>	<p>شادی کی عوض دھوم ہے ان غم کی بھاری خیمے میں صفین بھین ہین ماتم کی بھاری</p>
<p>۴۶ جو ہوش سوتلے نازک نقلین میں جو ہر درد و غم جہاں شمع غم و غم تقریب کی تو کرب و غم</p>	<p>۴۷ عاشور کے دن جبکہ ہوا غم کا نار الیہ شعلہ کا کیا شام چھائی پریشان کھا کو کیا شام بابا چھا خیمہ شام</p>	<p>۴۸ جو نو غم جو کھو انا نہیں ان میں بس بے غم کی نہیں بجائے غم کوئی شمع کی نہیں بجائے غم کی نہیں</p>
<p>۴۹ جو ہر صیغہ جگر نامہ کاسق ہے جو ہر ہرے اتم کے مرقع کا دور ہے</p>	<p>۵۰ ماتم تھا کبھی اور کبھی فریاد عطیش بانو کسین ہوش تھی زینب کی غمش</p>	<p>۵۱ اندھیر ہے بے شمع جو پروانہ کی شب ہو کے فراق گل لیل تو غضب ہے</p>
<p>۵۲ جلوس میں ہیں جن جن کی نیا ہیں جن جن کی ایک ایک شمع جن جن کی</p>	<p>۵۳ حضرت راقیہ کی کھڑکی شیکہ ہو دو دو ارچھا کھڑکی میشا کو کھا چھوٹا کھڑکی</p>	<p>۵۴ فرا کو یہ نصرت کوئی نہیں اور جا کے پکارا یہ ادھر خاطر نہیں بان مستغنیاب ہون شجران لاو</p>
<p>۵۵ قبضہ رہے غمی کا فکر و مین بیا کمر اس ملک کو لے زور سے شیر زان کمر</p>	<p>۵۶ جھلکے کبھی کی آہ کبھی دل کو سنبھلا بسل نے تڑپتے ہو بسل کو سنبھلا</p>	<p>۵۷ حملوں کے الٹ دیگا صفون کو کوئی دم وہ شیر غضبناک ہے بچے کے المین</p>

بہشتی فرشتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام  
ہزار ہا چوہا پر اعلیٰ بیابان  
سوی کو چلا دیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام  
نیز بی بی زینب کی کہ عیسیٰ علیہ السلام

شادی کی عوض دھوم ہے ان غم کی بھاری  
خیمے میں صفین بھین ہین ماتم کی بھاری

۴۴  
اسکات کا نقشہ  
بہشتی فرشتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام  
ہزار ہا چوہا پر اعلیٰ بیابان  
سوی کو چلا دیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام  
نیز بی بی زینب کی کہ عیسیٰ علیہ السلام

۴۵  
بہشتی فرشتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام  
ہزار ہا چوہا پر اعلیٰ بیابان  
سوی کو چلا دیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام  
نیز بی بی زینب کی کہ عیسیٰ علیہ السلام

۴۶  
جو ہوش سوتلے نازک  
نقلین میں جو ہر درد و غم  
جہاں شمع غم و غم  
تقریب کی تو کرب و غم

۴۷  
عاشور کے دن جبکہ ہوا غم کا  
نار الیہ شعلہ کا کیا شام  
چھائی پریشان کھا کو کیا شام  
بابا چھا خیمہ شام

۴۸  
جو نو غم جو کھو انا نہیں  
ان میں بس بے غم کی نہیں  
بجائے غم کوئی شمع کی نہیں  
بجائے غم کی نہیں

۴۹  
جو ہر صیغہ جگر نامہ کاسق ہے  
جو ہر ہرے اتم کے مرقع کا دور ہے

۵۰  
ماتم تھا کبھی اور کبھی فریاد عطیش  
بانو کسین ہوش تھی زینب کی غمش

۵۱  
اندھیر ہے بے شمع جو پروانہ کی شب  
ہو کے فراق گل لیل تو غضب ہے

<p>۱۷۱          باجمہ کی پرستش ہو          بہت جہر سے بہرہ تھا علم کا          ۱۷۲          حجاز سے تشریف لائے          دھڑلے سے گئے          ۱۷۳          جس جاہو برادر وہیں خواہر ہوزمین          لاش کی اور میری برابر ہوزمین</p>	<p>۱۷۴          ہستیا رکھو اسے وہ این و لی          اسکا وہ لڑائی جو لڑائی تھی ٹکی          ۱۷۵          اکدم میں نہ صوانہ ترانی نظر آئی          تیغون کے تلے ساری خالی نظر آئی          ۱۷۶          انسان تو کیا جاہلین بھی جان نہیں          یکنادم اڈہ سے کچھ آسان نہیں</p>	<p>۱۷۷          سب جانے سے بچنے کی کوشش          جاہلین سے بچنے کی کوشش          ۱۷۸          سب جانے سے بچنے کی کوشش          جاہلین سے بچنے کی کوشش          ۱۷۹          سب جانے سے بچنے کی کوشش          جاہلین سے بچنے کی کوشش</p>
--	--	---



<p>۲۵ کرتے تھے ملک حسن کی شہنشاہ نظر میں گرجا با آقا تہہ چھپکا ہوا تھا در شمع زرد کائنات چرخا کر کا صفحہ عالمی کی دنیا</p>	<p>۲۶ کج چہیتے ہاتھوں کا شہنشاہ اسوار ہو گھوڑے شہنشاہ فہرزدیوں کا عزا باغیوں کی یہ بانو کی جلا بابر ادلی</p>	<p>۲۷ کلیکے کیلے تھے خزانہ فرزند آتش کے لیے خزانہ جو جھوٹا نظم کی خفیت کا زمانہ جو جھوٹا ریزہ بوسے کے بلکہ دیکھ کر ادا تھا</p>
<p>عالم تھا دم ظہری جلوہ گری کا رخ نے ورق اٹا تھا براض سحر کا</p>	<p>۲۸ اک حشر تھا چھری تھی سکینہ چوہرے سہ سے مرے بابا کی صدا تھی تھر</p>	<p>۲۹ خادم تھا نہ اس شمع کا پروانہ تھا جز موت نہ اٹا تھا نہ بیگانہ تھا کوئی</p>
<p>۳۰ وہ کو دل فرودہ کیلے گو یا ورق ماہ پر شمع کی شمع حلقے جو کھلے تھے غنیمت کی شمع عینہ بن گیا تھا شمع پر نور</p>	<p>۳۱ سارے شمع کی سوزنی تھی نور کے شمع کی شمع کی شمع سارے شمع کی شمع کی شمع نور کے شمع کی شمع کی شمع</p>	<p>۳۲ شمع کی شمع کی شمع کی شمع شمع کی شمع کی شمع کی شمع شمع کی شمع کی شمع کی شمع شمع کی شمع کی شمع کی شمع</p>
<p>۳۳ مکے میں باغ ایسے کہ ترائی میں پرانا روشن اسی زلف کی سودا کی شمع</p>	<p>۳۴ کاپے جو قدم دیدہ شیر اہم ہے آہو بھی ہر آن ہو گئے سداں تم</p>	<p>۳۵ ہلکے نظر آتے ہیں کچھ کز میں اس صنعت میں کس طرح چھین خانہ نرق</p>
<p>۳۶ چرخ شمع کی شمع کی شمع نور کی شمع کی شمع کی شمع چرخ شمع کی شمع کی شمع نور کی شمع کی شمع کی شمع</p>	<p>۳۷ شمع کی شمع کی شمع کی شمع شمع کی شمع کی شمع کی شمع شمع کی شمع کی شمع کی شمع شمع کی شمع کی شمع کی شمع</p>	<p>۳۸ شمع کی شمع کی شمع کی شمع شمع کی شمع کی شمع کی شمع شمع کی شمع کی شمع کی شمع شمع کی شمع کی شمع کی شمع</p>
<p>۳۹ ڈالی جو نظر حسن شمع بن دلاک پر گیندے کی پروردی گل خوش فیک</p>	<p>۴۰ اک زلزلہ ہرست ہوا لشکر کین میں جان لگی گھوڑی کی تکرہ دوسری میں</p>	<p>۴۱ فرقت کی جفا عالم غربت میں تھی تھی یہ آخری خدمت مری نسبت میں تھی</p>



<p>۱۲۱ نکھڑے تھیں دھڑکے دھڑکے میدان طبع سے نہایت نکھڑے تھیں تھیں تھیں نکھڑے تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۲۲ نکھڑے تھیں تھیں تھیں نکھڑے تھیں تھیں تھیں نکھڑے تھیں تھیں تھیں نکھڑے تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۲۳ نکھڑے تھیں تھیں تھیں نکھڑے تھیں تھیں تھیں نکھڑے تھیں تھیں تھیں نکھڑے تھیں تھیں تھیں</p>
<p>آواز جھنجھش میں زمین کے طبق آؤ غل خیر لون میں یہ ہوا شیریں آؤ</p>	<p>بجلی سی چمک باتے ہیں ایک ایک سُمرن دریا بک کی ہر درج ہیں میں</p>	<p>نرگس ہے تو کیا چشم کی سیار ہے وہ گل کیا ہے عرق زادہ رخسار ہے وہ</p>
<p>۱۲۴ دل میں اندری راجہ جہاں تبع در زبان دوش لہو بچہ</p>	<p>۱۲۵ گردن کے خنجر کے کٹی راہ میں شانے وہ خنجر کے کٹی راہ میں</p>	<p>۱۲۶ آرام ہو گیا لب بیدار کمر نزدکی کی ہر وجہ کجا کمر</p>
<p>کر دیتی ہے دوخوہی اس لہو توڑ سر کاٹی ہے سر کے اعدا کے لہو</p>	<p>وہ لپشت دوتا ہو گئی جو بھائی کو وہ پاؤں حوسر کے نہیں میدان میں</p>	<p>طاقت نہیں اندوہ فراق شہ دین گلشن میں عصائیک اٹھی ہر دین</p>
<p>۱۲۷ گر لہو خنجر سے اس شہر کیانی مہر لہو سے اس شہر کیانی</p>	<p>۱۲۸ اس شہر کیانی کا لہو سب داد آئین کا لہو</p>	<p>۱۲۹ اس شہر کیانی کا لہو سب داد آئین کا لہو</p>
<p>ایجاد ہو اسیدب اس تیغ کے پھل کا پر آب میں اس کے ہو مز تیغ اجل کا</p>	<p>ایک سر میدان جو عرق کے میٹھن چھڑکا وہ نور کے قطرہ کار میں</p>	<p>خوشو ورق گل سے تو نازک گل ترہین یہ لعاب بن ختم رسل ہے</p>

<p>۴۴۴ سینا بن علیؑ پر وہی شہ کا نہایت درخیز و عظیم قاتل اسطان علیؑ بن حنفیہ و صفدر عالی شہر دہلی و طاجور</p>	<p>۴۴۵ ہم وہ ہیں کہ گھنچو بلو غریب خالق ذرا فوق ہیں مہر آہ یہ نور ہے ایسا کہ روشن بنی شروع آہی کیا روشن بنی</p>	<p>۴۴۶ ہم جو ہیں کہ صلیب جو پیارے نور عین یہ دار و دار و دار نہا مان و کلمہ میں ہوں گویا یاد بنو نسل پیچ کی تھارے</p>
<p>۴۴۷ تاج بین سر جن ملک میں وہ شہر کافی ہے یہی خیر کہ احمر کا سیر ہوں</p>	<p>۴۴۸ گل ہوں تو بلا بعد بلا آئے ہمارے عالم ابھی ظلمات کا ہو جائے جہانیں</p>	<p>۴۴۹ یاد کہ شمع قتل کر دیتے و سنان ہے بچے لہو راند و نکو کل جانی دو باج</p>
<p>۴۴۸ وہ عمد کہ تھا طفل محمد کا کس بچہ کہ تہا ادا بنے کہ</p>	<p>۴۴۹ محبت کو خون بہا بن جگر تہا کیون غلامی ہو کر کس حال</p>	<p>۴۵۰ رضی ہو تو تہا بے مہین بن لکھن مغدر سپاہ میں بے مہین بن لکھن</p>
<p>۴۵۱ حق کرو یا باطل کو اے حق کے دلی پہلے جو اذان کعبہ میں دی تھی علیؑ</p>	<p>۴۵۲ دیں بھوڑ ہو دنیا میں یہ کیا دہلی اے سکا ہونہیں پاس جو فرزند نبیؐ</p>	<p>۴۵۳ صحت کی دیراحت کی جگہ چاہیے جگہ اک گوشین تربت کی جگہ چاہیے جگہ</p>
<p>۴۵۳ مانا ہو بنی القریٰ حق پیغمبر سچ میں سوال کی منت</p>	<p>۴۵۴ کیا ہم نے کیا پیغمبر مار گئے تہا و دو دن نیکی</p>	<p>۴۵۵ لو بھڑا کر کہہ دے ال نبیؐ اس قدر شہر میں تہا و دو دن نیکی</p>
<p>۴۵۴ اوج اُنک ہے بالا کہیں والا گرو فردوس میں اترتے ہیں زمرہ کو رہنے</p>	<p>۴۵۵ اک طفل ہو اور ایک جوان غشین وہ پیاسے مرنے پر ہر شدت ہے</p>	<p>۴۵۶ ہاتھوں سے تاب تو ان چھوٹ گئی کیا اوس سے وفا جسکی کر لوٹ گئی ہے</p>

سید احمد علی خان اکبر کے حکایتیں + کافی بڑی خوش نصیبی + خوش نصیبی

۱۴ لاہور ۱۴۰۰ھ ۱۹۸۱ء

۱۵ لاہور ۱۴۰۰ھ ۱۹۸۱ء



<p>۵۸۵ سین کی طرح لڑنے کیلئے درویش شادی کو توڑ دیا تین آئی عبد قہر علی اسطریح صاف کی صفائی تھی بڑی</p>	<p>۵۸۶ افست تھا وہ تھا این کی طرح کافی تھے نہ اردن کی طرح براک سے اجل کی تھی جلی اور تیغ و دوسری کا اشارہ تھا</p>	<p>۵۸۷ تھا داشت آتش و بانی پیش کشا جا با ہی ہوا افراط میں کہوں خبر دینا میان میں نہ کادان نہ بار</p>
<p>اک ہاتھ میں نہ ہاتھ بدن پر تھا نہ تھا دیکھا شجر قد کو تو بے شاخ و ثمر تھا</p>	<p>مین بیچ میں ہون آو ملو سر درین بیعت کر دشنزادہ جبریل امین</p>	<p>تحصیل اجل کی تھی عمل تیغ و دوسری رستہ تھا نہ لاشوں ادھر کا نہ ادھر کا</p>
<p>۵۸۸ عادی کو حاجت کا عجیب تھا نہ لٹنے لہی کا بھی وارنٹ نہیں جگا تو تھی لڑائی کا کہ نہیں تھا خار شمر زخموں کی گشتیں</p>	<p>۵۸۹ ملواری کی کیا کہیں تھی بار و ازین ہو جائے دود و دھواں لوہا لون بھی تھے نہ لٹنے نہ لٹنے پلے جو علم ہونے کے باوجود</p>	<p>۵۹۰ شخص تھا وہ تھا جگا تو تھی لڑائی کا کہ نہیں تھا ایک ایک کی تھی وہ شمشیر چاننی تھی تھی وہ شمشیر</p>
<p>سب ابر بہاری کا مزا ہو ہو منہ خون کا برستا تھا چمن بھو ہو</p>	<p>ہر صف تر دیا لہجی پر زیر و زبر دھال دین نہ تھی دھال دین نہ تھی</p>	<p>حیرت زدہ تھی دیکھتے تھے شاہ مہر بیشہ ہر اک نہ تھی من تھا پارہ تن کا</p>
<p>۵۹۱ کیا جلیں تھی تیغ شمشیر گرم ہو کر مہر زبان کی پہا تھا سا بھی ہو جاوے نہ تھی سے پہنچو خواہ اور نہ تھی نہ تھی</p>	<p>۵۹۲ کیا جلیں تھی تیغ شمشیر گرم ہو کر مہر زبان کی پہا تھا سا بھی ہو جاوے نہ تھی سے پہنچو خواہ اور نہ تھی نہ تھی</p>	<p>۵۹۳ دھال دین تھی ہر دم و شمشیر دھال دین تھی ہر دم و شمشیر کیسے کسے عدو دیکھتے تھے سے پہنچو خواہ اور نہ تھی نہ تھی</p>
<p>ظاہر تھا جلال شہ عالم کا نہ تھی ایک اسکی دکھاتی تھی جہنم کا نمونہ</p>	<p>تقدیر کے نامہ میں شمشیر سب ہونٹ بھی سپرے تھوڑا بڑی</p>	<p>یہ رنگ نہ دیکھا کبھی گلشن کی نہ تھی کھد سے لگاتی تھی اجل کی</p>

<p>۴۱۸ خونین باک لکھنا خصلت تسانہ وہ جبکہ جھکے بھگنا خصلت مندی کے فنا پر لکھنا خصلت علیٰ بھی زبانوں سے بولنا خصلت</p>	<p>۴۱۹ قبضہ تھا کہ مستحق کہ سب سے پہلے بابو نے سے طرز بھی تم جیسا خون سب کے جاؤ تھے شوق کا یہ جان سورج کا جیسے جلایا اس کی جان</p>	<p>۴۲۰ خونین زبان و دماغ و جان دکھن و دھار و گرا کر دیا چاکر خون افشان صفایہ و صفائے خون افشان و صفائے و صفائے</p>
<p>۴۲۱ کھڑے ہو راہ سے بجاؤ تھاری فرد میں یہ گرمی تھی کہ جلیا تھاری</p>	<p>۴۲۲ خونیر نے کفار میں مصروف تھی عنفد پر یہ صفائی تھی کہ کھلی بھی تھی</p>	<p>۴۲۳ اس قتل پہ تھا صاف بدن عروج دھبہ اکین کجی میں بھی لگتا ہو موکا</p>
<p>۴۲۴ دریا میں تپا شور کہ اندر سجا لگاؤ ابھی آگ سے پانی میں تپا</p>	<p>۴۲۵ جوبودہ کہ آگاہ میں بنو دم ایسا کہ بدیم ہے آگ میں بنو</p>	<p>۴۲۶ لگ اب ایسا کہ سب سے پہلے اب ایسا کہ سب سے پہلے</p>
<p>۴۲۷ پہل میں درامن جو نایاب ہوا تھا ہر ساکن دُریا کا جگر آب ہوا تھا</p>	<p>۴۲۸ رخ تھا اسی ادی کی طرٹ اہل ستم نابین تھیں کہ جاوہ تھا بیابان عدم</p>	<p>۴۲۹ چاہے تو فلک کو توہ بالا کرے ہر کائے سپر ہر بھی جن پر چہ ہر</p>
<p>۴۲۹ کھٹا ایسا کہ کھجور و کھجور کھٹا ایسا کہ کھجور و کھجور</p>	<p>۴۳۰ کھٹا ایسا کہ کھجور و کھجور کھٹا ایسا کہ کھجور و کھجور</p>	<p>۴۳۱ کھٹا ایسا کہ کھجور و کھجور کھٹا ایسا کہ کھجور و کھجور</p>
<p>۴۳۲ خیران ہوں رقم تیغ کی تصویر ہو کر کاغذ بھی تو صرچاک ہو کر ہو کر</p>	<p>۴۳۳ پھرتی وہ کہ گنتی تھی نہ اکدم سپر پنہر زباؤں تھی اور حلیتی تھی اعدا کو فرسہ</p>	<p>۴۳۴ رکتا نہیں ستم ارض بیابان بلا پر گھوڑا ہو سلیمان کا کہ پھر تاسہ ہو</p>

۴۲۱

بیدم تھا جدھر تھوڑا تھا کھجور + کھجور طرے کھجور کھجور کھجور کھجور



۴۴ بہارِ عشقِ ناز و نازِ عشق نغمہ جگر چلے جاوے گئے بہارِ عشقِ ناز و نازِ عشق نغمہ جگر چلے جاوے گئے	۴۵ ہو گیا وہ جس کو کس نے نہیں آلودہ خونِ ہاتھ میں لے کر کھانا کھا جو پھینکا تھا شعلے کا سہرا	۴۶ جسمِ بیخوش کی زباں پر ہونٹ اپنی جگہ سے نہ ہٹا زباں ہونٹ تار یک پیوند صفتِ شعلہ ہے نورِ ہوا
۴۷ اے پال کا شہرِ ہمایون نہیں ایسا تو سیکر و کوئی گلگون نہیں تھا زخمِ نمان پارچہ نرم و سبک نکلا ہوا تھا نصفِ قر ابر تک	۴۸ ہر گاہ ہر گز وہ خود شہرِ کلا کس کو می غرت کو اٹھایا اس تیر میر ہی ہزاروں کو ان چوہین آہو چوہین	۴۹ سر کے نہ قدم شمعِ مرغام احد کے ظالم کی سنان ملگئی سینہ سے اس کے
۵۰ دھن دھن کا دھن دھن راخت اے عجبین نرنگ چکا چکیاں آہو چوہین	۵۱ کلی کی کلیم شمعِ ہر گز مقارن و داشت می و کس کی کلیک گلیک وہ دیو تو مند توشتی نہی چوہین	۵۲ دی شہ نے صد اُس ہون تیرا حل یون توڑتے ہیں ہم شو کفر کے بھیل کو
۵۳ اس شہر میں شہرہ ہو مری تاب تو ان کا میں وہ ہوں کہ ہمت ہوں تہمت چکا	۵۴ خونِ شہرِ صا دی کہ نہیں لے گیا ہے لایت زنی جنگ خونِ شہرِ صا دی کہ نہیں لے گیا ہے لایت زنی جنگ	۵۵ باغی چوہم سے تو نہ توڑو کھجور کو ہر جگہ چھوڑو راخت زمین میں چھوڑو چھوڑو کو کو
۵۶ سہرین یہ غور اور کبھی شور نہوتا گرتا نہ جہنم میں اگر کو نہ ہوتا	۵۷ تو آپ سی آیا نہیں شمشیر کے منہ پر کافر مجھے لائی ہے اجل شیر کے منہ پر	۵۸ خونخوار ہو سہرہ نہ تو ہوئے کا ظالم پانیکا وہ شہر کہ بہت روی کا ظالم







<p>۱۰۷ نور اللغات عالم کمال کا قلم تاج قدوس دیباچی کا کلام کیا ہے نہایت آیتوں سے زینب کا خدا کے کلام کا جو سبیل ہے</p>	<p>۱۰۸ نور اللغات عالم کمال کا قلم تاج قدوس دیباچی کا کلام کیا ہے نہایت آیتوں سے زینب کا خدا کے کلام کا جو سبیل ہے</p>	<p>۱۰۹ مارا جو بھر کر تیرے سر پر نعلین کے پیکانوں کا غلبہ نعلین کے لے لی ہے جہاں کو بھونکے خشب ہوئی کر سی کو بلاؤں</p>
<p>۱۱۰ تن لوٹ رہا ہر وہ امام اڑلی کا یہ میریے جاتا ہوں حسین ابن علی کا</p>	<p>۱۱۱ جینا ہے اس اب موت مجھ آوارہ خیر سے کئے ساتھ گلابھائی بہن کا</p>	<p>۱۱۲ اس کو سکر نہ رہی تاب کسی میں اک حشر بیا ہو گیا موسیٰ میں</p>
<p>۱۱۳ دیکھا ہر خون حسین کے پیشا ہر دنیا کا بدو ہو کر خسا چلائی کہ صدیے بہن کی سیار جاؤ ہو کمان کھو کر ہو دیو خیار</p>	<p>۱۱۴ زینب تو یہ کہ لکے آدھری دان میں چلا دھا ادرق پنجر ہر ضرب پاش سے دیار تھے دگر دیو خوار سا پانی تھے اوڑھ</p>	<p>۱۱۵ دو بوجھیں تھیں پہ تو فتنہ ملک دھڑکے حشر کے ایک ریز دان خاک پہ کھڑے گرے سیکر تسلی تھی قتل کی علی زینب جا</p>
<p>۱۱۶ فریاد تو سن لو کہ مصیبت میں ٹپپوں جاد تو اڑھا دو کہ من سرنگے کھڑی ہوں</p>	<p>۱۱۷ کافر ہو تو موسیٰ اسے لادیتے ہیں جیوان کو دم ذبح بیلادیتے ہیں</p>	<p>۱۱۸ بے پردہ وہ پتی تھی تو غم کھاتی تھی رکے ہوئے جاد کو علی جاتی تھی فتنہ</p>
<p>۱۱۹ مین پرستے بیدار کی شمشاد اک کا حسینا مجھے کیا علی کہ ہو گئی کہ وقت سون میں علی سکھایا جلد سحر اس کہ بہن کو بانی</p>	<p>۱۲۰ پاسا ہوین درخت ان خیرین پاسا ہوین درستی کو کارپین پاسا ہوین در فاطمہ کا نور پاسا ہوین در تقیہ و جبرین</p>	<p>۱۲۱ چلائی تھی زینب کی پیچھے مردہ چھوڑ گیا جانیے جاد کو بانی فریاد تو سن لو کہ مصیبت میں ٹپپوں جاد تو اڑھا دو کہ من سرنگے کھڑی ہوں</p>
<p>۱۲۲ صد گئی آواز سناتے ہوئے جاد اب جاؤں کہ انہیں یہ بتاؤ ہوئے جاد</p>	<p>۱۲۳ ایرا سے یوں سیمین جو تشرن دہان اسے خیر بے بزرگ ک کر لون ہو</p>	<p>۱۲۴ خون ہوتا ہی مجرم محمد کے خلف کا تلا مجھے رستہ یہ کہ حریان کو نجف کا</p>

۱۰۰  
 اعجاز سے جو پتہ صاف ہو  
 اس کے لئے بہت سے پتے ہیں  
 جس کے لئے زیادہ پتے ہیں  
 جس کے لئے بہت سے پتے ہیں

۱۰۱  
 مرکبوں میں یا مین یہ ہے حال ہمارا  
 اب گھوڑوں سے توڑیں گے یا مال ہمارا

۱۰۲  
 مونسین تری زلف غم آفرین  
 مونسین تری زلف غم آفرین  
 مونسین تری زلف غم آفرین  
 مونسین تری زلف غم آفرین

۱۰۳  
 مطلب تو ایسی ہے کہ زاری ہو فغان  
 تھوڑا بھی اہستہ جو ہو درد بان ہو

۱۰۴  
 سلام کہہ کر پرت جا آؤ  
 سامنے روئے سرہ کر پرت جا آؤ  
 دل کے تئیں مین فردوس کا نقشہ آؤ  
 چہرے کے مین چہرہ دہشت خدا آؤ  
 دی پہلوؤں نے صد گواہ کو مٹا آؤ

۱۰۵  
 آسمان جو جوق شد والا آؤ  
 جن سے تھے کہ ایک بنکر آؤ  
 روغن سے خاک تھا لیکے مسجا آؤ  
 چرخ سے چرخ سے پرت آؤ

۱۰۶  
 تیغ شمشیر چلی ہیں پرت آؤ  
 سر نہ آؤ کسی خود کو تو چیر آؤ  
 سر نہ آؤ کسی خود کو تو چیر آؤ  
 سر نہ آؤ کسی خود کو تو چیر آؤ

۱۰۷  
 شورش کے سامنے چو تباہ گھوڑا آؤ  
 شور تھا وقت سلیمان لب دریا آؤ  
 جاہ شکن مضامین ہوا الباقی  
 تخت پر پون کا ہے سانسے گویا آؤ

۱۰۸  
 اپنے ساتھی کی شہت مین آؤ  
 سے کو تو کان آن کو تو کان آؤ  
 اپنے ساتھی کی شہت مین آؤ  
 سے کو تو کان آن کو تو کان آؤ

۱۰۹  
 کھجور بنی زلف چو چلی آؤ  
 یہ کمان ہے کہ جبکہ نہیں آؤ  
 بڑی ضعیف کا پتیل ہے الٹ آؤ  
 اس فتح کا کسی سے بھی ہوا آؤ

۱۱۰  
 رشتہ کی ہوئی پیدا ہو شبنم آؤ  
 بوسے صید سے مٹھو شش کا مار آؤ  
 کاشت شد کو کھا نخل بیابان آؤ  
 شش کے لیے یہ مضمون چھو اعلیٰ آؤ

۱۱۱  
 کچھ بولے بولے محو بند آؤ  
 شمشیر کے چہرے مٹھو بند آؤ  
 شمشیر کے چہرے مٹھو بند آؤ  
 شمشیر کے چہرے مٹھو بند آؤ

۱۱۲  
 اپنے ساتھی کی شہت مین آؤ  
 سے کو تو کان آن کو تو کان آؤ  
 اپنے ساتھی کی شہت مین آؤ  
 سے کو تو کان آن کو تو کان آؤ

شعر و نثر

دن بہ دن

۱۰۰ شہنشاہ شہنشاہ کی جگر میں  
 ۱۰۱ شہنشاہ شہنشاہ کی جگر میں  
 ۱۰۲ شہنشاہ شہنشاہ کی جگر میں  
 ۱۰۳ شہنشاہ شہنشاہ کی جگر میں  
 ۱۰۴ شہنشاہ شہنشاہ کی جگر میں  
 ۱۰۵ شہنشاہ شہنشاہ کی جگر میں  
 ۱۰۶ شہنشاہ شہنشاہ کی جگر میں  
 ۱۰۷ شہنشاہ شہنشاہ کی جگر میں  
 ۱۰۸ شہنشاہ شہنشاہ کی جگر میں  
 ۱۰۹ شہنشاہ شہنشاہ کی جگر میں  
 ۱۱۰ شہنشاہ شہنشاہ کی جگر میں

۱۱۱ شہنشاہ شہنشاہ کی جگر میں  
 ۱۱۲ شہنشاہ شہنشاہ کی جگر میں  
 ۱۱۳ شہنشاہ شہنشاہ کی جگر میں  
 ۱۱۴ شہنشاہ شہنشاہ کی جگر میں  
 ۱۱۵ شہنشاہ شہنشاہ کی جگر میں  
 ۱۱۶ شہنشاہ شہنشاہ کی جگر میں  
 ۱۱۷ شہنشاہ شہنشاہ کی جگر میں  
 ۱۱۸ شہنشاہ شہنشاہ کی جگر میں  
 ۱۱۹ شہنشاہ شہنشاہ کی جگر میں  
 ۱۲۰ شہنشاہ شہنشاہ کی جگر میں

۱۲۱ شہنشاہ شہنشاہ کی جگر میں  
 ۱۲۲ شہنشاہ شہنشاہ کی جگر میں  
 ۱۲۳ شہنشاہ شہنشاہ کی جگر میں  
 ۱۲۴ شہنشاہ شہنشاہ کی جگر میں  
 ۱۲۵ شہنشاہ شہنشاہ کی جگر میں  
 ۱۲۶ شہنشاہ شہنشاہ کی جگر میں  
 ۱۲۷ شہنشاہ شہنشاہ کی جگر میں  
 ۱۲۸ شہنشاہ شہنشاہ کی جگر میں  
 ۱۲۹ شہنشاہ شہنشاہ کی جگر میں  
 ۱۳۰ شہنشاہ شہنشاہ کی جگر میں





<p>۱۱۱ اس کی ہر بات میں ہے پیاروں کو جو میں نے تو اس کی بات میں ہے میں نے اس کی بات میں ہے</p>	<p>۱۱۲ اب در کیا ہوش میں ہے تو میں نے اس کی بات میں ہے دل میں ہے اس کی بات میں ہے تو میں نے اس کی بات میں ہے</p>	<p>۱۱۳ کتنا تھا اس کی بات میں ہے یارو چہ میں نے اس کی بات میں ہے اس کی بات میں ہے اس کی بات میں ہے تو میں نے اس کی بات میں ہے</p>
<p>۱۱۴ میں نے اس کی بات میں ہے رو مال میں نہیں غلی اصرار کی بات میں ہے</p>	<p>۱۱۵ چہ تو اس کی بات میں ہے بہر اب کوئی نہیں جو چاہے اس کی بات میں ہے</p>	<p>۱۱۶ ایسا ہر فرج میں زندہ اس کی بات میں ہے دیکھا نہیں کہ شیر درندہ اس کی بات میں ہے</p>
<p>۱۱۷ میں نے اس کی بات میں ہے کفایت میں ہے اس کی بات میں ہے</p>	<p>۱۱۸ کتنا تھا اس کی بات میں ہے سب اس کی بات میں ہے</p>	<p>۱۱۹ کتنا تھا اس کی بات میں ہے دشوار ہے اس کی بات میں ہے</p>
<p>۱۲۰ تاکید اس کی بات میں ہے برہم اور تیرا پانی کے بدلے اس کی بات میں ہے</p>	<p>۱۲۱ مہلت نذر و خاک کی امام دلیر کو جیتا کر تو شیر الہی کے شیر کو</p>	<p>۱۲۲ چرچا ہے کسی کا جو ان کی جہان میں بندھو اداتھا آپ گلارسیان میں</p>
<p>۱۲۳ جدا تھا اس کی بات میں ہے میں نے اس کی بات میں ہے</p>	<p>۱۲۴ میں نے اس کی بات میں ہے میں نے اس کی بات میں ہے</p>	<p>۱۲۵ میں نے اس کی بات میں ہے میں نے اس کی بات میں ہے</p>
<p>۱۲۶ سر پہنیے دو فاطمہ زہرا کی جانی کو مارو میں کو سانسے تلوار میں بھائی کو</p>	<p>۱۲۷ بکیں سپر پرباب کے آگے ستم کرو عابد کا سر بھی باب کے آگے قلم کرو</p>	<p>۱۲۸ قدرت ہو سب طرح کی اس کو تو میرے نقد و زود غماز جناب امیر کو</p>

<p>۱۷۱          دل کی تپتی ہوئی شمع کو اپنے دل میں          راندو تو میں نہ کروں کہ اس کی شمع بجے          کہتی تھی کوئی شمع کو قلم سے لکھ کر          شمع کو کوئی شمع کی شمع کی شمع</p>	<p>۱۷۲          قلم کی شمع کو اپنے دل میں          صبر سے یہ لکھتا ہے قلم کا نام          کہ یہ شمع میں ازق و باق ہے قلم کا نام          کہ یہ شمع میں ان کو لکھتا ہے قلم کا نام</p>	<p>۱۷۳          شمع کو اپنے دل میں          دنیا سے بھائی تھا وہاں کی شمع کا نام          کہتی تھی کوئی شمع کو قلم سے لکھ کر          شمع کو کوئی شمع کی شمع کی شمع</p>
<p>۱۷۴          بچہ کوئی ایسے ہو ۱۷۵          بچہ کوئی ایسے ہو ۱۷۶          بچہ کوئی ایسے ہو ۱۷۷          بچہ کوئی ایسے ہو ۱۷۸</p>	<p>۱۷۹          دشمن ہیں سب یزید عین کی سپاہ          میں ان کو سوچنے جاتا ہوں تری پناہ          میں ان کو سوچنے جاتا ہوں تری پناہ          میں ان کو سوچنے جاتا ہوں تری پناہ</p>	<p>۱۸۰          ہے ہر کسے کے دم غارت چھپا ہوا          رات و دن کا قافلہ میں کہہ کر لکھ لکھ لکھ لکھ          رات و دن کا قافلہ میں کہہ کر لکھ لکھ لکھ لکھ          رات و دن کا قافلہ میں کہہ کر لکھ لکھ لکھ لکھ</p>
<p>۱۸۱          شمع کو کوئی شمع کی شمع کی شمع          شمع کو کوئی شمع کی شمع کی شمع          شمع کو کوئی شمع کی شمع کی شمع          شمع کو کوئی شمع کی شمع کی شمع</p>	<p>۱۸۲          بھائی کو غم میں کیا لکھتا ہے شمع کا نام          شمع کو کوئی شمع کی شمع کی شمع          شمع کو کوئی شمع کی شمع کی شمع          شمع کو کوئی شمع کی شمع کی شمع</p>	<p>۱۸۳          شمع کو کوئی شمع کی شمع کی شمع          شمع کو کوئی شمع کی شمع کی شمع          شمع کو کوئی شمع کی شمع کی شمع          شمع کو کوئی شمع کی شمع کی شمع</p>
<p>۱۸۴          برپا تھا حشر بیہوش کے شور و شکر کا          گھر ہو گیا تھا مجلس نام حسین کا          گھر ہو گیا تھا مجلس نام حسین کا          گھر ہو گیا تھا مجلس نام حسین کا</p>	<p>۱۸۵          دل مضطرب تھا جان حزمین رہ نہ تھی          چادر بڑی تھی خاک پر اور سر پر خاک          چادر بڑی تھی خاک پر اور سر پر خاک          چادر بڑی تھی خاک پر اور سر پر خاک</p>	<p>۱۸۶          تھا سوئی دل کو تو تم تو ظہر جا لکھ لکھ          رُودگی سر شیک کو تو مر جا لکھ لکھ          تھا سوئی دل کو تو تم تو ظہر جا لکھ لکھ          رُودگی سر شیک کو تو مر جا لکھ لکھ</p>
<p>۱۸۷          حضرت اکبرؑ کو لکھ لکھ لکھ لکھ          حضرت اکبرؑ کو لکھ لکھ لکھ لکھ          حضرت اکبرؑ کو لکھ لکھ لکھ لکھ          حضرت اکبرؑ کو لکھ لکھ لکھ لکھ</p>	<p>۱۸۸          کہتی تھی کہ شمع کی شمع کی شمع          بفاطمہ حسینؑ کی شمع کی شمع          کہتی تھی کہ شمع کی شمع کی شمع          بفاطمہ حسینؑ کی شمع کی شمع</p>	<p>۱۸۹          کہتی تھی کہ شمع کی شمع کی شمع          بفاطمہ حسینؑ کی شمع کی شمع          کہتی تھی کہ شمع کی شمع کی شمع          بفاطمہ حسینؑ کی شمع کی شمع</p>
<p>۱۹۰          فراتے تھے خلق ہے دل پر ملاں کو          دے صبر سے کہیم محمدؐ کی آل کو          فراتے تھے خلق ہے دل پر ملاں کو          دے صبر سے کہیم محمدؐ کی آل کو</p>	<p>۱۹۱          ترستے آئے حق کو فدائی کو روک روک          قربان ہو گئی مر بھائی کو روک روک          ترستے آئے حق کو فدائی کو روک روک          قربان ہو گئی مر بھائی کو روک روک</p>	<p>۱۹۲          جو ہو سو ہو حسینؑ کو مطلب و فانی          پیاسا گھلا کٹانے کا وعدہ خدا سزا          جو ہو سو ہو حسینؑ کو مطلب و فانی          پیاسا گھلا کٹانے کا وعدہ خدا سزا</p>

<p>۵۲۰          زینب بنت جحشؓ کی شہادت          شہادتِ شہیدانِ باطنیہ          شہادتِ شہیدانِ باطنیہ          شہادتِ شہیدانِ باطنیہ</p>	<p>۵۲۱          زینب بنت جحشؓ کی شہادت          شہادتِ شہیدانِ باطنیہ          شہادتِ شہیدانِ باطنیہ          شہادتِ شہیدانِ باطنیہ</p>	<p>۵۲۲          زینب بنت جحشؓ کی شہادت          شہادتِ شہیدانِ باطنیہ          شہادتِ شہیدانِ باطنیہ          شہادتِ شہیدانِ باطنیہ</p>
<p>۵۲۱          آئے سخن میں فرق تو خاکِ برحق          صادق جو قول کہہں وہ سترِ ہر بات</p>	<p>۵۲۰          ہر وقت ذکرِ ماتم قتلِ حسینؑ تھا          آرام تھا نہ دکنو نہ راتو نہ کوچین تھا</p>	<p>۵۲۱          بولے یہ رُو بھائی بھائی نا بھائی          تیرا یہ قتل نامہ پر کر دیجئے آبِ بھائی</p>
<p>۵۲۰          آئے تھے غم کی زنجیریں          آئے تھے غم کی زنجیریں          آئے تھے غم کی زنجیریں</p>	<p>۵۲۱          زینبؓ کی شہادت          زینبؓ کی شہادت          زینبؓ کی شہادت</p>	<p>۵۲۰          زینبؓ کی شہادت          زینبؓ کی شہادت          زینبؓ کی شہادت</p>
<p>۵۲۱          تین چلن کی فاطمہؓ کے نورِ عین پر          ٹھہرے اب معاملہ قتلِ حسینؑ پر</p>	<p>۵۲۰          رتبے بڑے ملینگے ترے نورِ عین کو          دیگا کریم تاجِ شفاعتِ حسینؑ کو</p>	<p>۵۲۱          جبریلؑ تک گواہ ہاں فیضِ عین کا          محض اسی کے پاس ہے قتلِ حسینؑ کا</p>
<p>۵۲۰          ہاں کا رنگِ زرد و سبز          ہاں کا رنگِ زرد و سبز          ہاں کا رنگِ زرد و سبز</p>	<p>۵۲۱          است کا نام شہادتِ باطنیہ          است کا نام شہادتِ باطنیہ          است کا نام شہادتِ باطنیہ</p>	<p>۵۲۰          زینبؓ کی شہادت          زینبؓ کی شہادت          زینبؓ کی شہادت</p>
<p>۵۲۱          کردن قلم ہو تیغ سے ابنِ قبول کی          لیکن تباہ ہوئے نہ اُسٹ سول کی</p>	<p>۵۲۰          راضی ہوں مرضی شہرِ شہادتِ حسینؑ          سب گھر تارِ آپ کی است کو نام برآ</p>	<p>۵۲۱          جز صبرِ دردِ ہجر کی کوئی دوا نہیں          ہاں کہ چلن کو ہاتھ سے دینا روا نہیں</p>



<p>۱۰۱          ہر ایک کی حالت میں ہے کیا خیال          سولا بے یار و نیاز          حیدر علی کے ہر قدم پر ہے کیا خیال          حیدر علی کے ہر قدم پر ہے کیا خیال</p>	<p>۱۰۲          دین کی بات جو درگاہ کے دیوانہ          غم ہو گیا جو درگاہ کے دیوانہ          بے یار و نیاز          بے یار و نیاز</p>	<p>۱۰۳          دل کی بات جو درگاہ کے دیوانہ          دل کی بات جو درگاہ کے دیوانہ          دل کی بات جو درگاہ کے دیوانہ          دل کی بات جو درگاہ کے دیوانہ</p>
<p>۱۰۴          منظور ہو گیا کہ فدا ہوں مامور          خواتین جان دیتے ہیں آقا کے نام پر          خواتین جان دیتے ہیں آقا کے نام پر</p>	<p>۱۰۵          اقبال کہتا جاتا تھا سب کے ہر دست          باہم ملاحظے سے ادب کے ہر دست          باہم ملاحظے سے ادب کے ہر دست</p>	<p>۱۰۶          نصرت اور توفیق اور ساتھ ساتھ          تھامے ہو کر کا بنظر ساتھ ساتھ          تھامے ہو کر کا بنظر ساتھ ساتھ</p>
<p>۱۰۷          دین کی بات جو درگاہ کے دیوانہ          دین کی بات جو درگاہ کے دیوانہ          دین کی بات جو درگاہ کے دیوانہ          دین کی بات جو درگاہ کے دیوانہ</p>	<p>۱۰۸          دل کی بات جو درگاہ کے دیوانہ          دل کی بات جو درگاہ کے دیوانہ          دل کی بات جو درگاہ کے دیوانہ          دل کی بات جو درگاہ کے دیوانہ</p>	<p>۱۰۹          دل کی بات جو درگاہ کے دیوانہ          دل کی بات جو درگاہ کے دیوانہ          دل کی بات جو درگاہ کے دیوانہ          دل کی بات جو درگاہ کے دیوانہ</p>
<p>۱۱۰          زخمی ہو قلب غم سے جگر چاک چاک          مر جاوے ایسا شیر تو جینے پہ خاک          مر جاوے ایسا شیر تو جینے پہ خاک</p>	<p>۱۱۱          بڑھنے دو غول فوج ضلالت شرار          خواہاں ہیں ہم فقط مدد کر دگار          خواہاں ہیں ہم فقط مدد کر دگار</p>	<p>۱۱۲          حیران تھو جاوے بھی یہ عالم تھا چاک          کرتا تھا ہر طرار میں قسد آسمان کا          کرتا تھا ہر طرار میں قسد آسمان کا</p>
<p>۱۱۳          اور ایک اسوے کی کیا چاہیے          اور ایک اسوے کی کیا چاہیے          اور ایک اسوے کی کیا چاہیے          اور ایک اسوے کی کیا چاہیے</p>	<p>۱۱۴          دل کی بات جو درگاہ کے دیوانہ          دل کی بات جو درگاہ کے دیوانہ          دل کی بات جو درگاہ کے دیوانہ          دل کی بات جو درگاہ کے دیوانہ</p>	<p>۱۱۵          دل کی بات جو درگاہ کے دیوانہ          دل کی بات جو درگاہ کے دیوانہ          دل کی بات جو درگاہ کے دیوانہ          دل کی بات جو درگاہ کے دیوانہ</p>
<p>۱۱۶          کافی ہوا اسکا فضل جو رب جلیل ہے          بند ہو گیا جو کوئی نہ ہمارا افسل ہے          کافی ہوا اسکا فضل جو رب جلیل ہے</p>	<p>۱۱۷          نزدیک اب بگھنے کی رعات ہر دست          رخصت ہو کر کہ وقت شہادت ہر دست          رخصت ہو کر کہ وقت شہادت ہر دست</p>	<p>۱۱۸          رخت سیاہ برین کا اور لب پہ نالین          دو خون و خون دست مبارک تھا نالین          رخت سیاہ برین کا اور لب پہ نالین</p>

<p>۴۵۴ فرمانی کہ میں نے تو کو بنایا جو ان کی سیرت کو زانو زانو تو ان حسن سیرت سے کہ منہ پر پڑا ان ہی میں سے</p>	<p>۴۵۵ کہ یہ بھلاں ابرو پر چھینچاں نقص سماں ہو چکا باز چھینچاں عدوت کا پھٹے کوئی منہ نہ چھینچاں موند ہن بوسہ کدو جو چھینچاں</p>	<p>۴۵۶ کس سے جان بوجھ کر تو بنایا قدرت خدائی جو ہے پس پڑی ہوئی ہو وہ شام کی بو کو جو قطر ہے شام نکلتے ہو میں میں فضا و آسمان</p>
<p>جنگل قدم کے قیض سے شاداب ہو گیا پیر تو کسے کسے دن شب ہوتا ہو گیا</p>	<p>ابر و پہ کچ نہیں ہیں چین جناب پر سے عکس فی و الفکار علی آفتاب پر</p>	<p>بالا ہے اسکی بو کہ میں باد بہار پر صد ہے پوئے نکت گل ہر تار پر</p>
<p>۴۵۷ موقع تھایان کہ میرا کرم ہو طبع ساگر شفا ضعیف ہو اکھ وصف حسن بادشاہ آسمان خاموش ہوئی ملک و دیار کو کس علم</p>	<p>۴۵۸ نکھ حسن چہین میں رشتن چھین میں باز چھینچاں ابر و چہین و چھینچاں مخچ چاند سادی دہی شربت چھینچاں</p>	<p>۴۵۹ خود شیدائی سے شاد و شاد حسن بابل اسکتو جس اسکتا فتاب کیا مقلد تار سے بابا رشتن پو سیاہ بیکل و داغدار</p>
<p>دڑے تھامے ہر جہان تار کیا کرے کس منہ سے مورچ سلیمان ادا کرے</p>	<p>ایسا حسین جہان میں انسان ہو کھر سے اندھیری رات کو کھر تو دیا</p>	<p>کیونکر دکھاؤں عارض انور جناب کا اشوں منہ اُدھر کو نہیں آفتاب کا</p>
<p>۴۶۰ شوکارا کہ تو ناخوشی حسین کوئی حسین چاہن نہیں ناخوشی کتبا ہے مصرعہ قد و زانی حسین صانع خد کا شیا کی حسین</p>	<p>۴۶۱ حق بین چھینچاں شمشاد نور ہے چھینچاں سیاہی خانداد وزان ترقی ہے کہ اسے قلب ہزار عین جانتے کہ ہوا میں شیا ہزار</p>	<p>۴۶۲ کیا خوش ناما ہو میں شمشاد جس میں حسن چھینچاں پہ چھینچاں قتل ہو گیا شمشاد وہ جو سپید ہوئے جو بال شمشاد</p>
<p>کیا نطف گر کہ میں مہ لویہ کمان ہے ابر و کی بیت حسن دیوانی جان ہے</p>	<p>تیر سے ہی جھوٹ ہے جب در شور میں وہ بھی تو دیکھیں دیدہ دل خلو کو زمین</p>	<p>دل غم پسین خوشی دل سوختہ الذری شب حیات بس اب یہ موتہ</p>



<p>۱۲۱ خدا کا بوسہ گاہِ پیہر خوشبو دہاں کی حالتِ دھواں نوشاک ہے پیرِ نبویؐ کو شہرِ نبویؐ فکرِ خدا سے جا بھین جی بھریاں</p>	<p>۱۲۲ گوری کو دہاں درودِ عقاب نرسندہ اس آئینہ آدرشِ نوا گذری جو اس پہ وہ طبعِ نبویؐ سکا شقی نے بھجواں کر لیا</p>	<p>۱۲۳ خدا کا دل کشتِ مبارک لیکن کسے میں زلفِ شام بھٹنے کا ذکر کیا کہ طبعِ جاوید نہاں ہے اسے بونہو جو دہاں</p>
<p>۱۲۴ ایسا کہ نامِ زمان پھر لیٹیں ہر زم عقیق لب پہ زبان پھر لیٹیں</p>	<p>۱۲۵ بجھد میں حق کے سبطِ نبیؐ پر جفا ہوئی نورِ بین قفا سے وہ گردن جا ہوئی</p>	<p>۱۲۶ راہِ خدا میں کچھ خبر جان و تن نہیں سرگین جگہ سے پاؤں یہ انکا چل نہیں</p>
<p>۱۲۷ شہرِ نبویؐ کی ہر کونہ کونہ چو سائے نبیؐ کی زبانِ حورِ طیب کرتے جو بے شمار داتِ جنتی نہ خورہ لبِ جنتی کے چھوٹے ہو</p>	<p>۱۲۸ شانے وہ ہیں کہ حسینِ کشتِ نبویؐ بازو حشمتِ کرماتِ ابوالحسن ساکد نورِ بریں بھیا کا ہر گمان میرہتی جو استیلاں زرتے بجا</p>	<p>۱۲۹ اس بے بین حراؤں سے ملواریں تو نہ علیؑ کو نیز کو تو نے لگو بڑے بڑے سے جاوے کہ بھٹکا کادہ کا جلیو</p>
<p>۱۳۰ دانتوں کی منو سے آنکھ لہیں کی چھپا گئی اک برق نور طشتِ طلا میں چمک گئی</p>	<p>۱۳۱ تیر کر طرح زور بڑا ہے کلائی میں بچے ہیں میں نہ بند نہ خیر کشائی میں</p>	<p>۱۳۲ ناشون کچھ شورِ رعد کے کانوں میں بھرا گیا گردوں کے پار ناہ شخشا گذر گیا</p>
<p>۱۳۳ جاری ہوا بے تاب دندانِ نبیؐ نورِ شام چاہی تباہی شامِ تاریکی چاہی تباہی شامِ تاریکی</p>	<p>۱۳۴ نیا بڑا ہے تر و حالِ شام نیا بڑا ہے تر و حالِ شام نیا بڑا ہے تر و حالِ شام نیا بڑا ہے تر و حالِ شام</p>	<p>۱۳۵ لے پامِ رگ جو بھیر دھرتی پر نہ لے رگ جو بھیر دھرتی کیوں لکھا خشتِ نبویؐ کی کس کا میں نورِ نبیؐ کی</p>
<p>۱۳۶ زیرِ انے بار ہا گھر اپنے آمار کو ہیں ظالم پہ دانتِ عرشِ خدا کے سنا کو ہیں</p>	<p>۱۳۷ دل گھر خدا کا سپہ یہ کوہ گراں گرا میر تھنا رہیں پہ نہ کیوں آسراں گرا</p>	<p>۱۳۸ کس بلغ بے خزاں کو میں گل کا شہر ہیں کس قلزمِ شرف کا میں درتیم ہیں</p>





اسے  
پیشانی بزمی  
بات ۱۱

<p>۹۱ وہ صفت کی تو جابر زینب علیا اس صفت کی جھٹ کو تو جابر علیا سید کی کا اور کسی کا سید علیا وہ صفت کی و انصاف کو سید علیا</p>	<p>۹۲ دکھلا رہی تھی سید کی ان علیا برساتی تھی مس سید علیا جلیبی کی جلیبی تھی تھانہ علیا نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ</p>	<p>۹۳ شاہین کی جلیبی تھی علیا کون سے سید کی جلیبی علیا جلیبی تھی علیا جلیبی علیا جلیبی تھی علیا جلیبی علیا</p>
<p>بھائے ہن مین بر جھپوٹا لے ہن مین ہر بات ہن مین لے ہن مین</p>	<p>لکڑے تھے ہر بدن کے برابر تھے نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ</p>	<p>منہ اپنا دیکھتی تھی اہل اس کی اب مین پر نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ</p>
<p>۹۴ خون کی تھی تھانہ زانی علیا کشتے تھے سید زانی علیا جلیبی تھی سید زانی علیا جلیبی تھی سید زانی علیا</p>	<p>۹۵ انی عبد کو سید زانی علیا جلیبی تھی سید زانی علیا جلیبی تھی سید زانی علیا جلیبی تھی سید زانی علیا</p>	<p>۹۶ تھانہ تھی سید زانی علیا جلیبی تھی سید زانی علیا جلیبی تھی سید زانی علیا جلیبی تھی سید زانی علیا</p>
<p>شدر کے چار آئینے بکتر خراب تھے منفر تو اس کے سامنے گویا جہاں تھے</p>	<p>۹۷ بس پر گری وہ خاک یہ وقت جنگ تھا اس آئینہ کے آئینہ میں کجی ہاؤ تھا</p>	<p>۹۸ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ جو ہر بھی اس کے دیدہ بینا کے نہ تھے</p>
<p>۹۹ میرزا کی جلیبی تھی علیا جلیبی تھی علیا جلیبی علیا جلیبی تھی علیا جلیبی علیا جلیبی تھی علیا جلیبی علیا</p>	<p>۱۰۰ جلیبی تھی علیا جلیبی علیا جلیبی تھی علیا جلیبی علیا جلیبی تھی علیا جلیبی علیا جلیبی تھی علیا جلیبی علیا</p>	<p>۱۰۱ جلیبی تھی علیا جلیبی علیا جلیبی تھی علیا جلیبی علیا جلیبی تھی علیا جلیبی علیا جلیبی تھی علیا جلیبی علیا</p>
<p>غل تھا کہ طوق طعن کے قابل تھے ہوتے محشر مین اب ٹھیکے یہ ناری جلیبی</p>	<p>دو ہر گیا وہ جنگ پر چھ شخص تل گیا اک لاک پکاش تیغ دو پیکر کا ٹھل گیا</p>	<p>چورنگ ہر ہر مین کیت دس رنگ تھے کیا تھری ہر ہر تھی کہ گھوڑہ بھی نہ تھے</p>

[illegible]

<p>۱۱۰          کھو گیا چھوڑ کر تو فنا چھوڑ کر          غم و ادا و خضوع و ذل و سزا          جا پکڑا جو کہ کوئی ترسینا          غول طحان گمانی لے لیا اور</p>	<p>۱۱۱          کہنے سے بول نہ لے سکا          اور ترس کر نہ بول سکا          جیسے کہ شہادت ہو چو کہ          جس کا دیا نام ہے</p>	<p>۱۱۲          شک و شبہ غل اور زنجیر          بیان عشق کو بیکار          ایک شوق تھا کہ کب سے          سر پہ زینت لگا جائے</p>
<p>۱۱۳          حلقے میں سرکشوں اور گروہ          مارا جبین یہ تیر کہ تورا گئے حسین</p>	<p>۱۱۴          تلوار میں پلوؤں یہ برابر سے چل گئیں          کانپے جو پاؤں دو نور کا میں چل گئیں</p>	<p>۱۱۵          سب منحرف ہیں آگ لگی ہے ناز کو          بھیجیں کسے حرم ترالاشہ اٹھائیں</p>
<p>۱۱۶          کھینچا چو تیرا خط جو چھوڑا          سسے تو اس کو کو بلا خیر          پسے چو اس جگہ نام کا          تھرا کھم کھم کیوں آگ</p>	<p>۱۱۷          کھینچے بھی کہ فرق تیغ و تلوار          تھکوں سے کہ کے پکار پکاری          چاروں در سے ہے در تیرا          جہیز میں پیر گزرا ہوا سرکاری</p>	<p>۱۱۸          جا پکڑا کو کو بیکار          موت میں نہ دست کو تیرا          سجاد و خوشنویں تیرا          روبرو بان قاطرہ کی نہانی تیرا</p>
<p>۱۱۹          جیتا نہ چھوڑتے یہ کسی نابار کو          نقص کی جو روک لیا ذوالفقار کو</p>	<p>۱۲۰          سر کا دو پاس سے پہنچا          لوگوں سے اٹھ اٹھا ڈھیر لال کو</p>	<p>۱۲۱          لٹا ہو گھر سر پہ نہ کیوں خاک لگا کر          قد ہو نہ آئینے کو کس طرح آئین ہم</p>
<p>۱۲۲          عجب اب تو جب تک چکی نہ چھوڑا          جسطح چاہو قتل کرو مجا و شہام          کیا وصل ہو زبان جو کہہ کر نام          لے لیجائے منتہی سخن کا مقام</p>	<p>۱۲۳          سنبھلے جو تیرا منہ نہ چھوڑا          چلنے لگے بدن پہ بڑبڑاتا          مارا کسی منہ پہ جو کہ نہ چھوڑا          رکھا دھن پہ پھر سے نہ چھوڑا</p>	<p>۱۲۴          شمع کے البیت محمد بن          چو کہے باہر سے کسی غل          بول کوئی اسے کہ دادا دیو چھوڑا          رو کر کہ کسی نے کہ ہو کر چھوڑا</p>
<p>۱۲۵          راضی رضا پہ اسکی حسین غریب          عرصہ نہیں قیامت کبر اقریب</p>	<p>۱۲۶          خونین تر پ تر پ کے کئی بار رک گئے          قبلہ کی سمت خاک پہ سجیدین جہاں گئے</p>	<p>۱۲۷          غم سے ہوئی سیاہ جو دنیا کا گاہین          چھوٹا حسن کا لعل جلازم گاہین</p>



<p>۱۱۱ صوفیہ صفت کی جو کلمہ کلمہ کا جو کلمہ ہے کلمہ کا جو کلمہ ہے کلمہ کا جو کلمہ ہے</p>	<p>۱۱۲ چوڑا بھی ہر تہہ پہن پہن گردن پہن پہن پہن گردن پہن پہن پہن گردن پہن پہن پہن</p>	<p>۱۱۳ ہوتا تھا کہ دل سڑا تھا وہاں خون چھین رہا تھا وہاں خون چھین رہا تھا وہاں خون چھین رہا تھا وہاں</p>
<p>۱۱۴ پیک اجل کے ہاتھ میں ہے کا ہاتھ سایہ طرح روح حسن ساتھ ساتھ</p>	<p>۱۱۵ دوسرے کوئی تیر نہ آگ جاؤ آن کے لائے پڑھیں راند ڈنگو اس گل کے</p>	<p>۱۱۶ اب پیر میں بھی خاک ہو جیسا بھی خاک تینوں دان چاک کی تیا چاک چاک</p>
<p>۱۱۷ ہاتھ ضایہ میں آئے تھے سے دندان چھوین میں ہوں پانچوں چشم سیاہ تر کہن شان ناز چشم سیاہ تر کہن شان ناز</p>	<p>۱۱۸ چلے چلے آؤ پڑھیں یاد رہے پھر آؤ کہو ملے اور پھر آؤ کہو ملے اور پھر آؤ کہو ملے اور</p>	<p>۱۱۹ نیاؤ زندہ کیلے کے نہ تھے نہ تھے جی جی جی جی جی نہ تھے جی جی جی جی جی نہ تھے جی جی جی جی جی</p>
<p>۱۲۰ عارض میں ہر یہ غم کو ستارہ چلی گئی دن کو تو آفتاب ہیں ساتوں کو چاندین</p>	<p>۱۲۱ مرے چلو ہوا شک کیونکر بہاؤ میں ان چھوڑ چھوڑ پاؤں کے قربان ہوں</p>	<p>۱۲۲ اب لطفت زندگی نہیں نیا تھی اختر کے پاس جائے تھے بلوغ ہشت میں</p>
<p>۱۲۳ دو محل میں کہیں خیار نازین بہ چوکی رنگ دہوہ خوارچ میں بہ چوکی رنگ دہوہ خوارچ میں بہ چوکی رنگ دہوہ خوارچ میں</p>	<p>۱۲۴ دار میں تھی تہہ پہن پہن حشر کو چھو پہن پہن حشر کو چھو پہن پہن حشر کو چھو پہن پہن</p>	<p>۱۲۵ فرار کے یہ رہا جو بن وہ غم نہ تھے جی جی جی جی جی نہ تھے جی جی جی جی جی نہ تھے جی جی جی جی جی</p>
<p>۱۲۶ مٹی ہر شان کشتہ الماس شان میں بندہ چک رہا ہر زمرہ کا کان میں</p>	<p>۱۲۷ غربت میں تم بغیر ہمارا کوئی نہیں مجھ راند کا اب اور سہارا کوئی نہیں</p>	<p>۱۲۸ ہاتھ اسکا دیکے ہاتھ میں فتنہ توہم گئی مادر بلا میں لیکے سکے سے لپٹ گئی</p>

<p>۱۳۱ بولا جیک ان وہ بیک پیچ چھوڑو خدا کے واسطے دنیا جو کچھ خیر کے کٹ نہ جا کہین ان جاکر کتنی خیر کے کٹ نہ جا کہین خدا کے واسطے</p>	<p>۱۳۲ بیک بیک پیچ پیچ ان کے پیچ پیچ ہاتھوں کی پیچ پیچ پیچ پیچ کے کھانڈ کے گایہ مرقا ہونے دو تم کو ہی اس حال کی خواہ</p>	<p>۱۳۳ شکنا ہوا وہ شک قرا کا پیچ جلدی پیادہ اس کو قتل ہوا ان تین جاک سے دان کی پیچ تیری پیچ پیچ پیچ پیچ پیچ</p>
<p>۱۳۴ ساتھ اپنی لے لو حریہ جنگ جہاں بھی چھوٹی سی دنگی تیج بھی چھوٹی ٹیٹھی</p>	<p>۱۳۵ نرغہ سہا ج فاطمہ کے لوزر حین پر وہ دونوں حسن کے لال تصدق حین</p>	<p>۱۳۶ سید میں گاہ کرتے تھے قہراتے تھے کھی سید کھی تو ہوتے تھے جھک تھک کھی</p>
<p>۱۳۷ تین تین عالم کی جہنم جہنم نارانیہ جہنم جہنم جہنم کرتا تھا سلا پان وہ تین تین سہ سہ سہ سہ سہ سہ سہ</p>	<p>۱۳۸ انی جو کا نین یہ عدا شہید بولی اس کو چھوڑے تھے باغیم تو جاو داری خیر ناب کچھ پیچ بیک پیچ کی تھک سدا ہار دو کھار</p>	<p>۱۳۹ لشکر افغان کا چکا کھکھ روڑو تھک تھک تھک تھک فریاد تھک تھک تھک تھک ان تھک تھک تھک تھک تھک</p>
<p>۱۴۰ تینوں کے نیچے اپنا گلادھرتے ہیں ہم تو جیہ سید سیر کرنے جاتے ہیں</p>	<p>۱۴۱ پڑسا جوان بیٹے کا دینے کو آئے ہیں فردوس حسن تھک تھک تھک تھک</p>	<p>۱۴۲ اصغر کے بعد رنج و الم سے فراغ تھا قسمت میں رقت مرگ تھا راجھی داغ تھا</p>
<p>۱۴۳ نرغہ تین تین تین تین تین تین اور تھک تھک تھک تھک تھک تھک بازو کھڑو مان تھک تھک تھک تھک اچھا پیچ پیچ پیچ پیچ پیچ</p>	<p>۱۴۴ فاسم میں جلد میں تھک تھک تھک تھک کتھک تھک تھک تھک تھک تھک تھک نعمت تھک تھک تھک تھک تھک تھک تھک تھک تھک تھک تھک تھک</p>	<p>۱۴۵ نرغہ تھک تھک تھک تھک تھک تھک اور تھک تھک تھک تھک تھک تھک تھک تھک تھک تھک تھک تھک تھک تھک تھک تھک تھک تھک</p>
<p>۱۴۶ جا کر پھر ونگی گردنہ مشرقین کے ملواریں میں بھی کھا ونگی پھر حسین کے</p>	<p>۱۴۷ بیٹا و غانہ کرنی تھی تم کی ستاں سے اچھا سلوک تم نے کیا اپنی دلی سے</p>	<p>۱۴۸ روڑو اپنے سر پہ چھی خاک ڈاتی ہیں نیسے سے ننگے پاؤں پھو پھی لکاتی ہیں</p>

<p>۱۲۶ آنکھیں چھوڑ کر جانے لگیں بہیمان جب کہ آنکھیں چھوڑ کر جہان چھوڑ کر گئے تھے معدا کے لئے چھوڑ کر</p>	<p>۱۲۷ اگر تلو اور سیدھا لک کہ دور خاتون شہر کے سوائے میں کیا جاو یکسخت بین سناو یہ جو کھاو خیر ہون تو رہے جو چھاو</p>	<p>۱۲۸ میں نے پھر سے چھوڑ کر میں نے پھر سے چھوڑ کر میں نے پھر سے چھوڑ کر میں نے پھر سے چھوڑ کر</p>
<p>۱۲۹ باتیں بھی کچھ چھوڑ کر بٹا چلے گئے ہر شغل میں چھوڑ کر</p>	<p>۱۳۰ ہر عورتوں پر ظلم کی تلو اور پھیر دو میرے گلے پہ خنجر و خنوار پھیر دو</p>	<p>۱۳۱ کستی ہر مکان کیوں کر زہر کے جاؤ کی سُن جیسے آدھی ہے صد اکا باری کی</p>
<p>۱۳۲ اسے اٹھان و رات ہی کو تلو اور کھڑا نوشین کھڑا ہو تلو اور کھڑا مترے کی آستین کی جان چھوڑ کر تلو اور میں پھر سے چھوڑ کر</p>	<p>۱۳۳ نشتہ خنجر و خنوار کی زار مٹی کا پیر علیٰ نے گلے میں شیشہ کی گھڑا تلو اور اسے جو لگا کر کمر کھڑا ہاتھ اسے رکھ دیا سر در پیر</p>	<p>۱۳۴ دیکھو میں چار طرف خنجر و خنوار میت کمان میں چھوڑ کر خنجر و خنوار</p>
<p>۱۳۵ آنکھیں پھوڑا سو تلو ہو کیا سناو کھڑا پھر نئے نئے ہاتھ چھوڑ کر سپرد</p>	<p>۱۳۶ کیوں آسمان نہ ٹوٹ پڑا پھٹ کر خنوار بچے کے دونوں ہاتھ گرے کٹ کر خنوار</p>	<p>۱۳۷ مقتل کی خاک پکڑے ہے دانا کھڑا ہے پیچہ اجل میں گر بیان حسین کا</p>
<p>۱۳۸ خفت پہ کتنے تلو اور کھڑا خفت پہ کتنے تلو اور کھڑا خفت پہ کتنے تلو اور کھڑا خفت پہ کتنے تلو اور کھڑا</p>	<p>۱۳۹ زخمی کلاہوں جو بنے کھڑا گر کہ چاک گورن تلو اور کھڑا ماہوں چٹان کے شہرہ نیک خنوار ماہوں کمان پکڑے تلو اور کھڑا</p>	<p>۱۴۰ خفت پہ کتنے تلو اور کھڑا خفت پہ کتنے تلو اور کھڑا خفت پہ کتنے تلو اور کھڑا خفت پہ کتنے تلو اور کھڑا</p>
<p>۱۴۱ زاور کھا جو سینے پہ زہر کے جاؤ کر دہنی طرف سوائے صد ابا ماری کی</p>	<p>۱۴۲ مارا وہ تیر ظلم کہ بچہ دہل گیا بیکان گلے کو تلو اور کے بہر کھل گیا</p>	<p>۱۴۳ زخمی تو ہیں پھر یہ جہا کیا ضرور ہے سار امر ہے چھا کا ہر چور چور ہے</p>

<p>۱۵۱</p> <p>مگر اگر دیکھنے سے کہیں نہ ملے دیکھنا تو میری جان کا دل تو میری جان کا دل نہ دیکھنا تو میری جان کا دل نہ دیکھنا</p>	<p>۱۵۲</p> <p>سید ہوسا ہوا دیکھ کر زخمی ہو کر دیکھ کر نہایت عجب کو دیکھ کر نہایت عجب کو دیکھ کر</p>	<p>۱۵۳</p> <p>لیکن نہ تو دیکھ کر لیکن نہ تو دیکھ کر لیکن نہ تو دیکھ کر لیکن نہ تو دیکھ کر</p>
<p>۱۵۴</p> <p>دور قریب سے دست دراز کو چھوڑ دو صدقہ بنی کامیرے نماز کو چھوڑ دو</p>	<p>۱۵۵</p> <p>صلحت سے اس کے گھر سے ہوا تن سے حسدین کو جلدی امارے</p>	<p>۱۵۶</p> <p>خبر سے زنجیر تحت دل فاطمہ ہوا جس نے قتل گاہ وہیں خاتمہ ہوا</p>
<p>۱۵۷</p> <p>بیکس کوئی نہ تھا کوئی نہ تھا بیکس کوئی نہ تھا کوئی نہ تھا</p>	<p>۱۵۸</p> <p>بیکس کوئی نہ تھا کوئی نہ تھا بیکس کوئی نہ تھا کوئی نہ تھا</p>	<p>۱۵۹</p> <p>بیکس کوئی نہ تھا کوئی نہ تھا بیکس کوئی نہ تھا کوئی نہ تھا</p>
<p>۱۶۰</p> <p>یلم و جراحیدر کے سارے بیسے کو ذبح کرتا ہے مادر کے سارے</p>	<p>۱۶۱</p> <p>نماز ہو اچھے کہ اجل اب قریب ہے کہہ دے ابھی ہر دور کو زینت قریب ہے</p>	<p>۱۶۲</p> <p>تھی خاک مسجد کا حسین چسپین کی آنکھیں کھلی تھیں فاطمہ کے نور عین کی</p>
<p>۱۶۳</p> <p>بیکس کوئی نہ تھا کوئی نہ تھا بیکس کوئی نہ تھا کوئی نہ تھا</p>	<p>۱۶۴</p> <p>بیکس کوئی نہ تھا کوئی نہ تھا بیکس کوئی نہ تھا کوئی نہ تھا</p>	<p>۱۶۵</p> <p>بیکس کوئی نہ تھا کوئی نہ تھا بیکس کوئی نہ تھا کوئی نہ تھا</p>
<p>۱۶۶</p> <p>اب حشر ہو گا اس جسد پاش پاش پر سرکھو زینت آتی ہر بھائی کی لاش پر</p>	<p>۱۶۷</p> <p>بھائی کے مرتے وقت بن کا گزرو یون ذبح کر چمے کہ کسی کو غیر نہ ہو</p>	<p>۱۶۸</p> <p>آنکھوں کے یہ عیان تھا کہ دنیا جاتی ہے نماز خشتک ہو نمون تھا مسکراتی ہے</p>

<p>۱۶۶ ہاں رزق موقوفہ کیا کا مقام نہیں شریک دین رسول نام ابن خضت حسین علیہ السلام جو کی جگہ شہنشاہ کا جاب نقاب</p>	<p>۱۶۷ چلائی وہ لاشہ عمر اکبر جہیز نام غریبان کر سٹ اسے ملا دودھ خیر سلیمان کر سٹ سے دشت کردار ارجان کر سٹ</p>	<p>۱۶۸ چلائی کوٹ ازبک جگہ بیکار جہیز شہید پر کیا دیان کا دیار نیز شہر علی ہوتی آگہ کو شہر تیا بہن اسے کا تھا ملک شہر</p>
<p>موت آئی تو شریک عز اکون ہو گیا جو سال بھر جگہ کا وہ بھر شہ کور و گیا</p>	<p>زہرا کی عمر بھری کھائی کو کیا کیا تلا دے از زمین سبز بھائی کو کیا کیا</p>	<p>شاید اچھی چلی ہے چھری خلق پاک تازہ لہوگون سے ٹپکتا ہونا ک</p>
<p>۱۶۹ موتیں بت کیا پوچھیں بہتر چاروں سے جو کا منتظر بہتر چاروں سے جو کا منتظر بہتر چاروں سے جو کا منتظر</p>	<p>۱۷۰ کرتق میں شہر شہر اوغاں کر شہر شہر اوغاں کر شہر شہر اوغاں کر شہر شہر</p>	<p>۱۷۱ کیا چھپا چھپا گیا شہر سرن سے گیا پکارا پکارا سرن سے گیا پکارا پکارا سرن سے گیا پکارا پکارا</p>
<p>ہر کسی فقیر کا اس در سے رہن ایسے صلے لپٹے کہ کچھ جسکی حد نہیں</p>	<p>۱۷۲ لے شام غم وہ لیسوون والا کدھر گیا اے آفتاب تیرا اجالا کدھر گیا</p>	<p>خبر گلے پہ سینے پہ قابل سوار تھا اس جہرین بہن مرا کیا اختیار تھا</p>
<p>۱۷۳ رابعی کو شہر شہر ہر شخص کو شہر شہر ہر شخص کو شہر شہر ہر شخص کو شہر شہر</p>	<p>۱۷۴ چلائی با لاشہ بے نظریہ بہن پر شہر شہر چلائی با لاشہ بے نظریہ بہن پر شہر شہر</p>	<p>۱۷۵ قاتل شہر شہر کسی کے کہ خدا غلام کسی کے کہ خدا غلام کسی کے کہ خدا غلام</p>







<p>۱۷۰ لاشتمی که در جوهر سحر خیز بجای تکیه متکلی بر کتب بجای تکیه بر کتب سحر خیز</p>	<p>۱۷۱ صدقه حسن کی بر کتب سحر خیز باز درین نه غنای از دامن آن چه سحر خیز بر کتب سحر خیز</p>	<p>۱۷۲ کیهان تنی کسلی سان کی شای بر دلمه سحر خیز گر کج جوئی بر دلمه سحر خیز</p>
<p>قیدی کوئی ظل کر کے بیان رو پیا بجائی کوهرن بیٹے کو مان روئے پیا</p>	<p>چھوڑ دئی نراک عمر کایہ ساتھ پیا اب آپ کا دامن ہے مرا تھو پیا</p>	<p>اس سلسلہ میں رحم کا دستور ہے تھا اذا دئے است هن منظور ہے صاحب</p>
<p>۱۷۳ حضرت کی طے طے سحر خیز بجائی سحر خیز بجائی سحر خیز</p>	<p>۱۷۴ حضرت کی طے طے سحر خیز بجائی سحر خیز بجائی سحر خیز</p>	<p>۱۷۵ سحر خیز کی طے طے سحر خیز بجائی سحر خیز بجائی سحر خیز</p>
<p>آقا جی جیتے ہن یہ اقبال ہے میرا پوچھا بھی نہ نو دوی کو کہ حال ہے میرا</p>	<p>یہ زاری سے کیا آمد و شد چند نفس کی آخر ہے اجل ہو کر لاکھ ہوس کی</p>	<p>پاد جو چنے گی تو بد و تمہیں کیا ہے چھپ جائیگے شیعین کو گنہ گار کیا ہے</p>
<p>۱۷۶ دارت سحر خیز کی طے طے سحر خیز بجائی سحر خیز بجائی سحر خیز</p>	<p>۱۷۷ راستی ہو جو کچھ کر شیعین کی بجائی سحر خیز بجائی سحر خیز</p>	<p>۱۷۸ جاوڑا لے کے کعبہ سحر خیز بجائی سحر خیز بجائی سحر خیز</p>
<p>سب چکر آج سحر خیز ہی دم ہے نہیں ٹھننے کی جفا قید سحر خیز</p>	<p>موجود مدد کرتے کو ہرگز وہی ہے سب کا وہی حافظ ہو گلبان وہی ہے</p>	<p>ادبار کبھی بر کبھی اقبال ہے صاحب برسون زمانے کا یہی حال ہے صاحب</p>

<p>۵۲۱ نیکے بہت روئے کھیلنے کا قد توں اٹھایا سر ابلوئی کا فرمایا سکھیں کہ اسے سر دلدا نیکو چلے پھریں جا بھر زین پل</p>	<p>۵۲۲ بولی و کرداد کی گلے تلے تپا قرآن کی توریں آخر کو بھی لانا عوض ہوا آئے نہیں کیسا تھا جانا اوارا نہ تھا کو مر اٹھک بابا نا</p>	<p>۵۲۳ نہیں پوچھو چڑھے آپ تو دل کو تھلانی رو تھرے تھکے سے زینت گل آئی</p>
<p>۵۲۴ نہیں تو جانی کف لائیں کی باہری پھر گھوڑے کو نہ کر یہ پکاری اسے جبردار کے نکلے ترو داری مقتل کو علی پہنچے کیس کی جوری</p>	<p>۵۲۵ اس کی کسے فریاد کا راز نہ دیکھیں مہم کیسے کیوں تیرا تاب نہ دیکھیں نہیں ہے کہ ہوا کی گریبان غل خیشے سے جا بخت دل تھا دھل</p>	<p>۵۲۶ اٹھی وہ تو لٹا لیا چٹائی جو بعد غم سو گئے ہوئے پوچھو نہ پٹے دیو پیغم دکریا سکھیں نے کہا آئینہ عالم نہیں نہ جواب تو بولنے کے پھل</p>
<p>۵۲۷ وان ترغدا اعدا میں نگہبر اینو گھوڑو آلو اور دن آقا کو بچا لایو گھوڑو</p>	<p>۵۲۸ دھنیں یہ اودھی لکسی راتیں نہ تھیں خاک اڑتی ہوئی خانہ سادات نہیں تھیں</p>	<p>۵۲۹ دو زور کی پیاسی کو نہ تڑپا یو بابا مقتل سے دم عصر چلے آ یو بابا</p>
<p>۵۳۰ اسے گھوڑے سے بچا اس کے بچا احمد نے جسے دوش مبارک پہنچا گدیو باقون میں بالہ ہار پایا تھیل تھیل تھیل تھیل تھیل تھیل</p>	<p>۵۳۱ آنے سے قیامت کے کچھ تھا چھ اک کوک پڑی تھی تو بالہ تھانہ نہیں لکھادہ سکو لے ہو صحت مان اور زینت کیلئے مہم کا دوناں آنا</p>	<p>۵۳۲ شہنے کیا ہم جا بھین کا کر تھی جس کو مکان قافلہ دی کا جھری نہیں لکھادی چھوٹی تاشا سہاری شب کو کوچو بہت گھوڑو زری</p>
<p>۵۳۳ اس وقت ہر کب دہ جلوہ در نہیں ہے اب تھر سو اکوئی مردگار نہیں ہے</p>	<p>۵۳۴ پیارا سکو کیا اسکو دلا ساویا تھر کے در تک یوہیں حضرت کو حلقے میں آ</p>	<p>۵۳۵ یہ نہیں جو ہم تھیں تڑپا نیکے بی بی رخصت کیا امان تو بعدا نیکے بی بی</p>

<p>۲۳۸ زینب نے بڑا بیانیہ کھینچا بہار ہی کو لگا کر دیکھو جھکار فرمانے لگو سبط نبی شک سکر خدا بل برادر بن بھیجے جا کر</p>	<p>۲۳۹ خادم نے ڈلا دیکھو کچھو کچھو گو با تھانہ میں تہہ نشین جاں جلد کسی تھی صاف علی غویلی پڑنے میں جب جا رہے تھے غل گلی</p>	<p>۲۴۰ وہ ادھ سوار ہی وہ جال شہ والا شوکت میں تھا کوئی شال شہ والا نکتے چھو ملک فضل و جمال تھا جال شہ والا</p>
<p>۲۳۹ مسحہ دھاپ لو نو دیک بہت فوج تھیں رخصت کر دو ہاؤ تھیں زہرا کی قسم ہے</p>	<p>۲۴۰ جہتا تھا کبھی اور کبھی بڑھتا تھا لپک بنجاتا تھا سیما پسنہ بھی ٹپک کر</p>	<p>۲۴۱ مسحہ ملتے تھے ڈرونگے ستار کھ پک تا نہر نہری تھی زمین رخ کی ضیا</p>
<p>۲۴۰ روٹی تھی تھیں باندھ کر کھانے فیشیہ تھیں مٹو سے کی ادھر جان بنگل بن ہوا آپ کے بڑے چوکھائی پیش کرتے تھیں بن بچا پود کھائی</p>	<p>۲۴۱ تیار تھیں ملک کسینہ کشادہ ار جاون اسو زمین انجم تیارادہ یون چھو نیم تھی چھوڑ چکا جاوہ طرح سوار کی اعلیٰ بیادہ</p>	<p>۲۴۲ وہ قاست دنیا وہ قدیم عالم کون ایک کہتے ہیں ملک شوق باہم ظاہر تھا سراپا سے کہ جو نور تھیں بہار شکیا تھا مریض بیمار</p>
<p>۲۴۱ جاتا نظر آیا نہ وہ مڑتا نظر آیا سیا سا پری زاد کا اڑتا نظر آیا</p>	<p>۲۴۲ کستا تھا چھو لیک دم چھو نہ سکیں یون جاو لگا سر پٹ کہ قدم چھو سکیں</p>	<p>۲۴۳ مہتاب ہی روشن تھی تھا حال میں چمکا ہوا تھا اختر اقبال زمین کا</p>
<p>۲۴۲ کیا تھیں کیا عیب تھیں کیا چہرہ کیا تھیں کیا پاؤں کیا ہون میں ہوں کیا تھیں کیا تھیں کیا تھیں بھجھ جاتا تھا ہر دم کیا تھیں</p>	<p>۲۴۳ جاتا تھا ہوا صفت ابریش اور بنی کی صورت ہر سدا پیش خود ہر دل آویز تو بیکل تھا پیش خود ہر دین اندام فلک میر پیش</p>	<p>۲۴۴ کستا اڑتے تھے قلم عالم نہایت کاغذ میں تھیں خوشی کی کشتی میں تھیں صفا میں تھیں شادی میں تھیں بھی تھیں شادی</p>
<p>۲۴۳ کھ گرتا تھا مسحہ سے پتھر تھی حسین اکھر سے ہو تھے چاندنی کے پھول ہیں</p>	<p>۲۴۴ عالم کمون کیا زمین وضع کی چھین کا طاؤس اتر آیا ہے پرستان کے چرک کا</p>	<p>۲۴۵ پر زخم لگا جب تو یہ سامان نظر آیا آئینے میں عکس گل خندان نظر آیا</p>

۲۳۸  
وہ ایک بیوی  
کی آدھوت  
۲۳۹  
۲۴۰  
۲۴۱  
۲۴۲  
۲۴۳  
۲۴۴  
۲۴۵  
۲۴۶  
۲۴۷  
۲۴۸  
۲۴۹  
۲۵۰  
۲۵۱  
۲۵۲  
۲۵۳  
۲۵۴  
۲۵۵  
۲۵۶  
۲۵۷  
۲۵۸  
۲۵۹  
۲۶۰  
۲۶۱  
۲۶۲  
۲۶۳  
۲۶۴  
۲۶۵  
۲۶۶  
۲۶۷  
۲۶۸  
۲۶۹  
۲۷۰  
۲۷۱  
۲۷۲  
۲۷۳  
۲۷۴  
۲۷۵  
۲۷۶  
۲۷۷  
۲۷۸  
۲۷۹  
۲۸۰  
۲۸۱  
۲۸۲  
۲۸۳  
۲۸۴  
۲۸۵  
۲۸۶  
۲۸۷  
۲۸۸  
۲۸۹  
۲۹۰  
۲۹۱  
۲۹۲  
۲۹۳  
۲۹۴  
۲۹۵  
۲۹۶  
۲۹۷  
۲۹۸  
۲۹۹  
۳۰۰  
۳۰۱  
۳۰۲  
۳۰۳  
۳۰۴  
۳۰۵  
۳۰۶  
۳۰۷  
۳۰۸  
۳۰۹  
۳۱۰  
۳۱۱  
۳۱۲  
۳۱۳  
۳۱۴  
۳۱۵  
۳۱۶  
۳۱۷  
۳۱۸  
۳۱۹  
۳۲۰  
۳۲۱  
۳۲۲  
۳۲۳  
۳۲۴  
۳۲۵  
۳۲۶  
۳۲۷  
۳۲۸  
۳۲۹  
۳۳۰  
۳۳۱  
۳۳۲  
۳۳۳  
۳۳۴  
۳۳۵  
۳۳۶  
۳۳۷  
۳۳۸  
۳۳۹  
۳۴۰  
۳۴۱  
۳۴۲  
۳۴۳  
۳۴۴  
۳۴۵  
۳۴۶  
۳۴۷  
۳۴۸  
۳۴۹  
۳۵۰  
۳۵۱  
۳۵۲  
۳۵۳  
۳۵۴  
۳۵۵  
۳۵۶  
۳۵۷  
۳۵۸  
۳۵۹  
۳۶۰  
۳۶۱  
۳۶۲  
۳۶۳  
۳۶۴  
۳۶۵  
۳۶۶  
۳۶۷  
۳۶۸  
۳۶۹  
۳۷۰  
۳۷۱  
۳۷۲  
۳۷۳  
۳۷۴  
۳۷۵  
۳۷۶  
۳۷۷  
۳۷۸  
۳۷۹  
۳۸۰  
۳۸۱  
۳۸۲  
۳۸۳  
۳۸۴  
۳۸۵  
۳۸۶  
۳۸۷  
۳۸۸  
۳۸۹  
۳۹۰  
۳۹۱  
۳۹۲  
۳۹۳  
۳۹۴  
۳۹۵  
۳۹۶  
۳۹۷  
۳۹۸  
۳۹۹  
۴۰۰  
۴۰۱  
۴۰۲  
۴۰۳  
۴۰۴  
۴۰۵  
۴۰۶  
۴۰۷  
۴۰۸  
۴۰۹  
۴۱۰  
۴۱۱  
۴۱۲  
۴۱۳  
۴۱۴  
۴۱۵  
۴۱۶  
۴۱۷  
۴۱۸  
۴۱۹  
۴۲۰  
۴۲۱  
۴۲۲  
۴۲۳  
۴۲۴  
۴۲۵  
۴۲۶  
۴۲۷  
۴۲۸  
۴۲۹  
۴۳۰  
۴۳۱  
۴۳۲  
۴۳۳  
۴۳۴  
۴۳۵  
۴۳۶  
۴۳۷  
۴۳۸  
۴۳۹  
۴۴۰  
۴۴۱  
۴۴۲  
۴۴۳  
۴۴۴  
۴۴۵  
۴۴۶  
۴۴۷  
۴۴۸  
۴۴۹  
۴۵۰  
۴۵۱  
۴۵۲  
۴۵۳  
۴۵۴  
۴۵۵  
۴۵۶  
۴۵۷  
۴۵۸  
۴۵۹  
۴۶۰  
۴۶۱  
۴۶۲  
۴۶۳  
۴۶۴  
۴۶۵  
۴۶۶  
۴۶۷  
۴۶۸  
۴۶۹  
۴۷۰  
۴۷۱  
۴۷۲  
۴۷۳  
۴۷۴  
۴۷۵  
۴۷۶  
۴۷۷  
۴۷۸  
۴۷۹  
۴۸۰  
۴۸۱  
۴۸۲  
۴۸۳  
۴۸۴  
۴۸۵  
۴۸۶  
۴۸۷  
۴۸۸  
۴۸۹  
۴۹۰  
۴۹۱  
۴۹۲  
۴۹۳  
۴۹۴  
۴۹۵  
۴۹۶  
۴۹۷  
۴۹۸  
۴۹۹  
۵۰۰  
۵۰۱  
۵۰۲  
۵۰۳  
۵۰۴  
۵۰۵  
۵۰۶  
۵۰۷  
۵۰۸  
۵۰۹  
۵۱۰  
۵۱۱  
۵۱۲  
۵۱۳  
۵۱۴  
۵۱۵  
۵۱۶  
۵۱۷  
۵۱۸  
۵۱۹  
۵۲۰  
۵۲۱  
۵۲۲  
۵۲۳  
۵۲۴  
۵۲۵  
۵۲۶  
۵۲۷  
۵۲۸  
۵۲۹  
۵۳۰  
۵۳۱  
۵۳۲  
۵۳۳  
۵۳۴  
۵۳۵  
۵۳۶  
۵۳۷  
۵۳۸  
۵۳۹  
۵۴۰  
۵۴۱  
۵۴۲  
۵۴۳  
۵۴۴  
۵۴۵  
۵۴۶  
۵۴۷  
۵۴۸  
۵۴۹  
۵۵۰  
۵۵۱  
۵۵۲  
۵۵۳  
۵۵۴  
۵۵۵  
۵۵۶  
۵۵۷  
۵۵۸  
۵۵۹  
۵۶۰  
۵۶۱  
۵۶۲  
۵۶۳  
۵۶۴  
۵۶۵  
۵۶۶  
۵۶۷  
۵۶۸  
۵۶۹  
۵۷۰  
۵۷۱  
۵۷۲  
۵۷۳  
۵۷۴  
۵۷۵  
۵۷۶  
۵۷۷  
۵۷۸  
۵۷۹  
۵۸۰  
۵۸۱  
۵۸۲  
۵۸۳  
۵۸۴  
۵۸۵  
۵۸۶  
۵۸۷  
۵۸۸  
۵۸۹  
۵۹۰  
۵۹۱  
۵۹۲  
۵۹۳  
۵۹۴  
۵۹۵  
۵۹۶  
۵۹۷  
۵۹۸  
۵۹۹  
۶۰۰  
۶۰۱  
۶۰۲  
۶۰۳  
۶۰۴  
۶۰۵  
۶۰۶  
۶۰۷  
۶۰۸  
۶۰۹  
۶۱۰  
۶۱۱  
۶۱۲  
۶۱۳  
۶۱۴  
۶۱۵  
۶۱۶  
۶۱۷  
۶۱۸  
۶۱۹  
۶۲۰  
۶۲۱  
۶۲۲  
۶۲۳  
۶۲۴  
۶۲۵  
۶۲۶  
۶۲۷  
۶۲۸  
۶۲۹  
۶۳۰  
۶۳۱  
۶۳۲  
۶۳۳  
۶۳۴  
۶۳۵  
۶۳۶  
۶۳۷  
۶۳۸  
۶۳۹  
۶۴۰  
۶۴۱  
۶۴۲  
۶۴۳  
۶۴۴  
۶۴۵  
۶۴۶  
۶۴۷  
۶۴۸  
۶۴۹  
۶۵۰  
۶۵۱  
۶۵۲  
۶۵۳  
۶۵۴  
۶۵۵  
۶۵۶  
۶۵۷  
۶۵۸  
۶۵۹  
۶۶۰  
۶۶۱  
۶۶۲  
۶۶۳  
۶۶۴  
۶۶۵  
۶۶۶  
۶۶۷  
۶۶۸  
۶۶۹  
۶۷۰  
۶۷۱  
۶۷۲  
۶۷۳  
۶۷۴  
۶۷۵  
۶۷۶  
۶۷۷  
۶۷۸  
۶۷۹  
۶۸۰  
۶۸۱  
۶۸۲  
۶۸۳  
۶۸۴  
۶۸۵  
۶۸۶  
۶۸۷  
۶۸۸  
۶۸۹  
۶۹۰  
۶۹۱  
۶۹۲  
۶۹۳  
۶۹۴  
۶۹۵  
۶۹۶  
۶۹۷  
۶۹۸  
۶۹۹  
۷۰۰  
۷۰۱  
۷۰۲  
۷۰۳  
۷۰۴  
۷۰۵  
۷۰۶  
۷۰۷  
۷۰۸  
۷۰۹  
۷۱۰  
۷۱۱  
۷۱۲  
۷۱۳  
۷۱۴  
۷۱۵  
۷۱۶  
۷۱۷  
۷۱۸  
۷۱۹  
۷۲۰  
۷۲۱  
۷۲۲  
۷۲۳  
۷۲۴  
۷۲۵  
۷۲۶  
۷۲۷  
۷۲۸  
۷۲۹  
۷۳۰  
۷۳۱  
۷۳۲  
۷۳۳  
۷۳۴  
۷۳۵  
۷۳۶  
۷۳۷  
۷۳۸  
۷۳۹  
۷۴۰  
۷۴۱  
۷۴۲  
۷۴۳  
۷۴۴  
۷۴۵  
۷۴۶  
۷۴۷  
۷۴۸  
۷۴۹  
۷۵۰  
۷۵۱  
۷۵۲  
۷۵۳  
۷۵۴  
۷۵۵  
۷۵۶  
۷۵۷  
۷۵۸  
۷۵۹  
۷۶۰  
۷۶۱  
۷۶۲  
۷۶۳  
۷۶۴  
۷۶۵  
۷۶۶  
۷۶۷  
۷۶۸  
۷۶۹  
۷۷۰  
۷۷۱  
۷۷۲  
۷۷۳  
۷۷۴  
۷۷۵  
۷۷۶  
۷۷۷  
۷۷۸  
۷۷۹  
۷۸۰  
۷۸۱  
۷۸۲  
۷۸۳  
۷۸۴  
۷۸۵  
۷۸۶  
۷۸۷  
۷۸۸  
۷۸۹  
۷۹۰  
۷۹۱  
۷۹۲  
۷۹۳  
۷۹۴  
۷۹۵  
۷۹۶  
۷۹۷  
۷۹۸  
۷۹۹  
۸۰۰  
۸۰۱  
۸۰۲  
۸۰۳  
۸۰۴  
۸۰۵  
۸۰۶  
۸۰۷  
۸۰۸  
۸۰۹  
۸۱۰  
۸۱۱  
۸۱۲  
۸۱۳  
۸۱۴  
۸۱۵  
۸۱۶  
۸۱۷  
۸۱۸  
۸۱۹  
۸۲۰  
۸۲۱  
۸۲۲  
۸۲۳  
۸۲۴  
۸۲۵  
۸۲۶  
۸۲۷  
۸۲۸  
۸۲۹  
۸۳۰  
۸۳۱  
۸۳۲  
۸۳۳  
۸۳۴  
۸۳۵  
۸۳۶  
۸۳۷  
۸۳۸  
۸۳۹  
۸۴۰  
۸۴۱  
۸۴۲  
۸۴۳  
۸۴۴  
۸۴۵  
۸۴۶  
۸۴۷  
۸۴۸  
۸۴۹  
۸۵۰  
۸۵۱  
۸۵۲  
۸۵۳  
۸۵۴  
۸۵۵  
۸۵۶  
۸۵۷  
۸۵۸  
۸۵۹  
۸۶۰  
۸۶۱  
۸۶۲  
۸۶۳  
۸۶۴  
۸۶۵  
۸۶۶  
۸۶۷  
۸۶۸  
۸۶۹  
۸۷۰  
۸۷۱  
۸۷۲  
۸۷۳  
۸۷۴  
۸۷۵  
۸۷۶  
۸۷۷  
۸۷۸  
۸۷۹  
۸۸۰  
۸۸۱  
۸۸۲  
۸۸۳  
۸۸۴  
۸۸۵  
۸۸۶  
۸۸۷  
۸۸۸  
۸۸۹  
۸۹۰  
۸۹۱  
۸۹۲  
۸۹۳  
۸۹۴  
۸۹۵  
۸۹۶  
۸۹۷  
۸۹۸  
۸۹۹  
۹۰۰  
۹۰۱  
۹۰۲  
۹۰۳  
۹۰۴  
۹۰۵  
۹۰۶  
۹۰۷  
۹۰۸  
۹۰۹  
۹۱۰  
۹۱۱  
۹۱۲  
۹۱۳  
۹۱۴  
۹۱۵  
۹۱۶  
۹۱۷  
۹۱۸  
۹۱۹  
۹۲۰  
۹۲۱  
۹۲۲  
۹۲۳  
۹۲۴  
۹۲۵  
۹۲۶  
۹۲۷  
۹۲۸  
۹۲۹  
۹۳۰  
۹۳۱  
۹۳۲  
۹۳۳  
۹۳۴  
۹۳۵  
۹۳۶  
۹۳۷  
۹۳۸  
۹۳۹  
۹۴۰  
۹۴۱  
۹۴۲  
۹۴۳  
۹۴۴  
۹۴۵  
۹۴۶  
۹۴۷  
۹۴۸  
۹۴۹  
۹۵۰  
۹۵۱  
۹۵۲  
۹۵۳  
۹۵۴  
۹۵۵  
۹۵۶  
۹۵۷  
۹۵۸  
۹۵۹  
۹۶۰  
۹۶۱  
۹۶۲  
۹۶۳  
۹۶۴  
۹۶۵  
۹۶۶  
۹۶۷  
۹۶۸  
۹۶۹  
۹۷۰  
۹۷۱  
۹۷۲  
۹۷۳  
۹۷۴  
۹۷۵  
۹۷۶  
۹۷۷  
۹۷۸  
۹۷۹  
۹۸۰  
۹۸۱  
۹۸۲  
۹۸۳  
۹۸۴  
۹۸۵  
۹۸۶  
۹۸۷  
۹۸۸  
۹۸۹  
۹۹۰  
۹۹۱  
۹۹۲  
۹۹۳  
۹۹۴  
۹۹۵  
۹۹۶  
۹۹۷  
۹۹۸  
۹۹۹  
۱۰۰۰

<p>۱۴۵          زلف لاری ہر دلبند رسول عربی کی          بویاں ہم یہ سلسلہ آل نبی کی</p>	<p>۱۴۶          اور مخزنِ ناعمر کھر ایک ایک زبان ہو          توصیف محاسن سر مو بھی نہ بیان ہو</p>	<p>۱۴۷          گوہر بس اب اس شہم در افشان کو          نون و القلم اس ابرو و مرقان کو</p>
<p>۱۴۸          خون ہو گا جگر قلب پشہ نہ کھنچی گی          کاٹی ہوئی گردن کی نہ تصویر کھنچی گی</p>	<p>۱۴۹          اندھ نے شیریں بھنی اٹکو عطا کی          بچپن میں زبان چوسی ہر کھچھڑا کی</p>	<p>۱۵۰          زلف لاری ہر دلبند رسول عربی کی          بویاں ہم یہ سلسلہ آل نبی کی</p>
<p>۱۵۱          اس طبل عزادار و شہ شاد کی          دل روتا ہو دکھلاؤں کیا نیکی</p>	<p>۱۵۲          پہناتے کئی روز سے پاپا افسانہ          مولا نازک وہ دن اٹھتا تھوڑے دہانے</p>	<p>۱۵۳          زلف لاری ہر دلبند رسول عربی کی          بویاں ہم یہ سلسلہ آل نبی کی</p>
<p>۱۵۴          اک باز تو زخمی بھی ہو شاہِ مہرانی کا          اسپر بھی وہی زور ہے خیمہ شکنی کا</p>	<p>۱۵۵          ہے غچہ نش گفتم کہ بولا نہیں جا          کانٹے جو زبان میں ہیں تو بولا نہیں جا</p>	<p>۱۵۶          عظمت میں سب کچھ ہوا تھوڑا سا          رخ شمع دکھائیگا تو مل جائیگا مٹنا</p>

<p>۵۵۵ وہاں بنیا ہون کیوں کیا اچھ کے گلے میں یہ جان جا کر پچھ جی رہا دست کلاں بھی نہ موتی خراج غنیمت انھوں نے بن گیا</p>	<p>۵۵۶ نہم کہ شہزادہ زندہ رہا نہوڑے چو کہ نہ تھے پتھر تو حضرت سلاطین فاقوں کے حکم سور کہ میدان نہم</p>	<p>۵۵۷ فکر کے بیوہ تھے کہ ہم شہزادہ ہم زب دہ علم معانی وہ جان میں غازی تین نازی یام اور جان میں دوسرے میں ایسا ہی قرآن کی جان</p>
<p>۵۵۸ بخشا اسے در اسکو گھر دیکھنے لگے دن رات لٹاتے ہیں خزانہ کو خدا کو</p>	<p>۵۵۹ دکھلائیو ثابت قدمی ہم کو وہاں بڑھتے ہی چلے جاؤ تم راہ خدین</p>	<p>۵۶۰ آگاہ وہ ہو جائے جو آگاہ نہیں ہمساکوئی دنیا میں نہیں شاہ نہیں</p>
<p>۵۶۱ اند سے عطا کریم سلیم مٹھی نوئی تھن رضیعی دے آتے تھے انکو یہ تھا تم حکم دے آتے تھے نہ تھن کوئی کیسی</p>	<p>۵۶۲ بہ بند خدا کی عطا شاہ دو جا پتھر بن عین غم ہوا شاہ دو جا بہ بند تھن چھوڑے اس کی جا دیکھا نظر رہا ان کو</p>	<p>۵۶۳ جسے کوئی افضل نہیں پایا ہو پاک کہ نہ فرار نہ جا نہاں نہیں پیدا ہو غم خانہ میں ماتے انھوں شمشاد میں</p>
<p>۵۶۴ یوں دست نگر جن کے سدا اہل جہان ہمہات کردہ ہاتھ نہ خاکشان ہوں</p>	<p>۵۶۵ نعرہ کیا غنیمت نے کہ ہشیار صفوں لڑنے کو ہم آتے ہیں خبر و اصفوں</p>	<p>۵۶۶ سویا کئے ہم سینہ اقدس پہ تی گئے چڑھتے رہے کا نہ ہے پر رٹول عربی</p>
<p>۵۶۷ پڑکین جو رونق تھرا تھرا من کامل گھٹا تھرا تھرا گوداغ چائے آج اٹھا تھرا تھرا نورید کو آئینہ دکھا تھرا تھرا</p>	<p>۵۶۸ یکے صہین نے تھرا تھرا کی تھرا تھرا تھرا تھرا قرآن و جزئی تھرا تھرا نصیح جو تھرا تھرا تھرا</p>	<p>۵۶۹ کیا آدن ہمارا تھرا تھرا میرج تھرا تھرا تھرا تھرا جسک ہمارا تھرا تھرا تھرا دل ناپا صہبت میں تھرا تھرا</p>
<p>۵۷۰ خود بھی ہو صفاد ل بھی صفار تھرا تھرا کعبہ سے کیے کہ خدا رہا تھرا تھرا</p>	<p>۵۷۱ کتنے تھے کہ تقریر میں کب بند تھرا تھرا جبریل کے استاد کا فرزند تھرا تھرا</p>	<p>۵۷۲ نہ کتنے کا کچھ رخ نہر نہ نہیں دیکھو سب مر گئے اور آنکھ میں آنسو نہیں دیکھو</p>



<p>۱۱۱ جوارات حق اودہ کی تہ رواق بیوں دین کی پیر بنیاد کی کفر کی تہ میں بی بان ہوں کی تہ</p>	<p>۱۱۲ ہاگاہ بجا بلبل بھی فوج ہارن راؤن ہون تو تہ کی تہ میلو این کم کرنے لگے ظالمین میلو این کم کرنے لگے ظالمین</p>	<p>۱۱۳ میں ہوں سود و گار احم نام ہیر بخشا دون گنگارون کو گیارہ ہیر یہ تیغ ہے یابن کے اجل کی ہیر یابیس یونون کے نکل کی ہیر</p>
<p>۱۱۴ اسے ظالم شہر گل نامہ رواہون کے انہو میں غلام بنجام غامری تہ علی انہو میں تہ علی</p>	<p>۱۱۵ بغض و جلال کی تہ منہج ہو انہو کی تہ زین جو سہیل کی تہ زین جو سہیل کی تہ</p>	<p>۱۱۶ اقتادہ ضرب امام ازلی سے چلنے لگی تلوار حسین ابن علی سے گھوڑا تہ اقل علیا اڑا تہ نہ بڑست سوار کو کوئی تہ</p>
<p>۱۱۷ تم غلط میں لائے ہو مجھے حیف یہی سیفی سے جو ہل جاتی ہو وہ سیف یہی سرداروں کے شکنے والی ہو اعدا کے جاکر شکنے والی ہو</p>	<p>۱۱۸ طاقتوری زادوں کے انہو میں ضرغام نستان میں ہرن کوہ میں جب بہرہ فاشاہ نے تلوار کو برقی غضب حضرت قمار کو</p>	<p>۱۱۹ پوچھے وہ ہرن دل کو کوئی روح میں بانی ہی در آتی ہے پلٹو سے زمین کے پڑنے لگی تلوار حسین ابن علی سے چلنے لگی تلوار حسین ابن علی سے</p>
<p>۱۲۰ پوچھے وہ ہرن دل کو کوئی روح میں بانی ہی در آتی ہے پلٹو سے زمین کے</p>	<p>۱۲۱ تلوار کا منہ فتح کی امید میں چکا گویا نہ نو پہلو سے خوشید میں چکا</p>	<p>۱۲۲ تھ غلط غضب کا اسد حق کے اسد کا برغیب باد تہ تہی رسم کی لحد کا</p>

۱۱۱  
۱۱۲  
۱۱۳  
۱۱۴  
۱۱۵  
۱۱۶  
۱۱۷  
۱۱۸  
۱۱۹  
۱۲۰  
۱۲۱  
۱۲۲

<p>۱۰۰ کیا جانے لشکر میں کیوں لڑے باجا گلاب غنیمت کی خبر سے باجات میں کب کو بار سے بار چرا گیا اس کیسے نظر پر سے</p>	<p>۱۰۱ کاشے صنف بگاہ میں تیراں نیز چھی تراشے صفت شیار نہایت نہ رکھے گزیر سالم ترے کے بھی چھوڑ دے دیکھو</p>	<p>۱۰۲ اس تیغ سے جانب تو نہ داری مقصد تھے نہ مساوت نہ جاسپاری زورائے جو غرور ہو سے چار سپاری زورائے جو غرور ہو سے چار سپاری</p>
<p>۱۰۳ ضیغم سے ہرن جان بچاؤ نہیں پاتا صیدا آتا ہے منہ پہ تو جان نہیں پاتا</p>	<p>۱۰۴ ہوتا نہیں یہ رنگ چرک بھی خرائیں وہ حال نہیں تھے پھول شاخیں تھیں کھائیں</p>	<p>۱۰۵ چلائی تھی نصرت کہ قدم لینے دو چکو گھبرا کے اہل کشتی تھی دم لینے دو چکو</p>
<p>۱۰۶ جس کو اس کی سبب دلاؤ چھوٹ وہ نہیں سبب نہ ان کے لیے وہ نہیں سبب نہ ان کے لیے وہ نہیں سبب نہ ان کے لیے</p>	<p>۱۰۷ سین چلی دست الام نہ ہو سین چلی دست الام نہ ہو سین چلی دست الام نہ ہو سین چلی دست الام نہ ہو</p>	<p>۱۰۸ جس صفت میری پر تیری تاج وہ صفت میری پر تیری تاج وہ صفت میری پر تیری تاج وہ صفت میری پر تیری تاج</p>
<p>۱۰۹ زخمی تھا کوئی تیغ سے فی الزما تھا کوئی بہر تھا کوئی دو تھا کوئی چار تھا کوئی</p>	<p>۱۱۰ سب کز ناری تہ و بالا لطف آیا جب آگ لگا دی تو آجالا نظر آیا</p>	<p>۱۱۱ پھر سامنے جمع رہے کیا فون عذر کا سب اس جب اوڑھ چکین دریا تھا لگا</p>
<p>۱۱۲ جلی ہی جلی نہ کوئی جلی ہی نہ وان آئی ہوئی نہ جلی ہی نہ وان آئی ہوئی نہ جلی ہی نہ وان آئی ہوئی نہ جلی ہی نہ</p>	<p>۱۱۳ نور اس کیسے نہ چلاؤ نہ کا آگیا ہر اک کا کلاؤ نہ کا آگیا ہر اک کا کلاؤ نہ کا آگیا ہر اک کا کلاؤ نہ</p>	<p>۱۱۴ نہ اس کی لڑائی جو لڑی چھوڑ انہاں نہ جلی نہ جلی نہ انہاں نہ جلی نہ جلی نہ انہاں نہ جلی نہ جلی نہ</p>
<p>۱۱۵ بہشیا رہو صید کو پر تو سے ہو سے منہا یہ شہباز اجل کھوے ہو سے</p>	<p>۱۱۶ کیا جانتے رفاک کو ہو کا تھا کمان کا خالی ہی رہا اسپہ بھی پیٹ آفت کمان کا</p>	<p>۱۱۷ نازاں صفت گیو جو تھے صف شکنی پر انکو بھی اٹھا لیگی نیزے کی انی پر</p>

۱۰۰  
کیا جانے لشکر میں کیوں لڑے  
باجا گلاب غنیمت کی خبر سے  
باجات میں کب کو بار سے بار  
چرا گیا اس کیسے نظر پر سے

۱۰۱  
کاشے صنف بگاہ میں تیراں  
نیز چھی تراشے صفت شیار  
نہایت نہ رکھے گزیر سالم ترے  
کے بھی چھوڑ دے دیکھو

۱۰۲  
اس تیغ سے جانب تو نہ داری  
مقصد تھے نہ مساوت نہ جاسپاری  
زورائے جو غرور ہو سے چار سپاری  
زورائے جو غرور ہو سے چار سپاری

۱۰۳  
ضیغم سے ہرن جان بچاؤ نہیں پاتا  
صیدا آتا ہے منہ پہ تو جان نہیں پاتا

۱۰۴  
ہوتا نہیں یہ رنگ چرک بھی خرائیں  
وہ حال نہیں تھے پھول شاخیں تھیں کھائیں

۱۰۵  
چلائی تھی نصرت کہ قدم لینے دو چکو  
گھبرا کے اہل کشتی تھی دم لینے دو چکو

۱۰۶  
جس کو اس کی سبب دلاؤ چھوٹ  
وہ نہیں سبب نہ ان کے لیے  
وہ نہیں سبب نہ ان کے لیے  
وہ نہیں سبب نہ ان کے لیے

۱۰۷  
سین چلی دست الام نہ ہو  
سین چلی دست الام نہ ہو  
سین چلی دست الام نہ ہو  
سین چلی دست الام نہ ہو

۱۰۸  
جس صفت میری پر تیری تاج  
وہ صفت میری پر تیری تاج  
وہ صفت میری پر تیری تاج  
وہ صفت میری پر تیری تاج

۱۰۹  
زخمی تھا کوئی تیغ سے فی الزما تھا کوئی  
بہر تھا کوئی دو تھا کوئی چار تھا کوئی

۱۱۰  
سب کز ناری تہ و بالا لطف آیا  
جب آگ لگا دی تو آجالا نظر آیا

۱۱۱  
پھر سامنے جمع رہے کیا فون عذر کا  
سب اس جب اوڑھ چکین دریا تھا لگا

۱۱۲  
جلی ہی جلی نہ کوئی جلی ہی نہ  
وان آئی ہوئی نہ جلی ہی نہ  
وان آئی ہوئی نہ جلی ہی نہ  
وان آئی ہوئی نہ جلی ہی نہ

۱۱۳  
نور اس کیسے نہ چلاؤ نہ  
کا آگیا ہر اک کا کلاؤ نہ  
کا آگیا ہر اک کا کلاؤ نہ  
کا آگیا ہر اک کا کلاؤ نہ

۱۱۴  
نہ اس کی لڑائی جو لڑی چھوڑ  
انہاں نہ جلی نہ جلی نہ  
انہاں نہ جلی نہ جلی نہ  
انہاں نہ جلی نہ جلی نہ

۱۱۵  
بہشیا رہو صید کو پر تو سے ہو سے  
منہا یہ شہباز اجل کھوے ہو سے

۱۱۶  
کیا جانتے رفاک کو ہو کا تھا کمان کا  
خالی ہی رہا اسپہ بھی پیٹ آفت کمان کا

۱۱۷  
نازاں صفت گیو جو تھے صف شکنی پر  
انکو بھی اٹھا لیگی نیزے کی انی پر

<p>۱۷۷          ہر صفت میں جو اندیشہ پیکر کا          ہر جا پیش تیغ جاگیر کا غل          از غول ملتی تھم شمشیر کا غل          ساخڑی جوہر کے بجی تیر کا غل</p>	<p>۱۷۸          وہ تیر کہ زندہ نہ آئیں چھوڑ کے نکل          نکلے بھی تو تلو تلوکے جگر توڑ کے نکل          جاتے کہ صراست توخ کی گردش          سب بندہ آزاد تھے حلقے میں اہل</p>	<p>۱۷۹          ہر گل کی زبان آگ سی جلتی تھی دہن          خستہ خانہ سے بلبلی نکلتی تھی چین          تاشہ نہ بھولی گیارہ رن جن و ملک          لہر زلی آسی دکن شب نہر فلک کو</p>	<p>۱۸۰          چھوڑ کے دھوپ اور سائے میں          دل چلنے لگا شب ہو تو سائے میں          اب کت کت کو سوار نے لایا          دروازے سے مندر کو توبہ لایا</p>	<p>۱۸۱          چھایا یہ اندھیرا کہ نہ بستی نظرائی          اندھی جو تھی خاک برستی نظرائی          پڑنے لگیں تخمین پڑ پسا پوشتیر          سرآپ کٹانے پہ مہیا ہوئے شیر</p>	<p>۱۸۲          چھوڑ کے دھوپ اور سائے میں          دل چلنے لگا شب ہو تو سائے میں          اب کت کت کو سوار نے لایا          دروازے سے مندر کو توبہ لایا</p>
---	--	--	---	---	---

<p>۹۱          زخمی کی پر جان پنی تو دھوکے پر          تاش کی جو اندر تو دھوکے پر          بان پانی بھی زخمی کی پر          سایا تھا نہ چھ پر کیانی تھا تیر</p>	<p>۹۲          دیکھا کہ میں چوگر تو اور کھنکھلا          اور میں چوگر ہی ایک سیال          جلا دون کر کرنا ہے جو بانی کا اشار          منہ پر تیرا تو دیکھا کہ چوگر</p>	<p>۹۳          لڑا وہ تیرے کوفات ہو اور ان کا          غم سے لڑا نہ صبر تھا آنکھوں میں رنا          کہنا تھا پورا کیا بھگے گوہ کا جانا          ہو جائے حسین قتل اچھا کا جانا</p>
<p>۹۴          جن روتے تھے غرت پر شہر نشہ گلو کی          اک اک تو بھی دھوپ کی رگ رگ لو کی</p>	<p>۹۵          پیرکان کئی پیوست ہیں گردنیں گلوں          خورشید درخشان ہے کہ ڈوہا پر لہوین</p>	<p>۹۶          فوجیں یہ وہ ہیں خوف الہی ہنکوں          اس ظلم کی دون جا کے خیر عفو جگو</p>
<p>۹۷          چلاتی تھی زہر ایہ بصر کی بیکار          سائبین پلے ہوئی جلتی ہواری          خلق کا مرنو تو تم اسو عاشق بابی          بتیا نہیں کہ میں خبر تو تھی</p>	<p>۹۸          جن دیکھنے میں صحت انسا          پوچھا کہ میں کیوں کہ اس میں          یہ کون کر ظلم جو کرتے ہیں          بولا وہ سخت داس پوچھو</p>	<p>۹۹          تیری شمع کی شمع کی شمع کی شمع          دریا میں ہو چکا ہے سیدھے گلے          لڑا وہ دار کی خبر چاہتا تھا</p>
<p>۱۰۰          مرتے ہوئی پانی سے بھی محروم ہو بیٹا          بیچ ہے کہ عجب بکسیر و مظلوم ہو بیٹا</p>	<p>۱۰۱          زہرا کا جگر بند ہے خالق کا ولی ہے          باب اسکا علی تھا یہ حسین ابن علی</p>	<p>۱۰۲          مارا ہے کسی نے مجھے یا لوٹ لیا ہے          کیوں آیا ہے فریادوں کی شکل کیا ہے</p>
<p>۱۰۳          جب سائبین ملو اور ان کا چہرہ          لکھا ہو کہانی تھا فقط چہرہ          آج بڑا جانا تھا اس سے ایک دن          اس نے کی چھ خبر تھی مسکون</p>	<p>۱۰۴          سب کی سب میں ہیں ہم جہاں          پہلے ہی آیا تو تیرے میں گور میں          یہ غسل ہی آیا تو تیرے میں گور میں          تیرا نظاب آپ ہی نہ کیوں ہو میں</p>	<p>۱۰۵          دیکھا کہ آقا قیام کیا ہے          کیا عرض کروں اس کو          کیا ہو وہ صبر دیکھ کر کام کیا ہے          وہاں تیرا لاکھ گور ہو اور میں</p>
<p>۱۰۶          سادات کا منقل جو یکا یک نظر آیا          روتا ہوا جلدی وہ زمین پر آتر آیا</p>	<p>۱۰۷          جہدم یہ سننا تھنہ لہی ہے کئے دلی          صدر نہ ہوا ایسا کہ بنی جانہ جن کی</p>	<p>۱۰۸          ابرہہ تم آٹھ تھے امام ازلی پر          تلوار میں برتی ہیں حسین ابن علی</p>

<p>سب سے بڑا بابر کو تاج و تاج حاکم ہو خواہ وہ اب باغ و شاہ ایک ایک جن کا پیر و سوجان و تاج ہو جائے اشارہ کلاٹ دین کی ہاں</p>	<p>قتل کو تمہیں امان ہو از غم میرے لیے سب سے بڑا خجالت خاک و گداز کی ہو چوڑا لاو سب کا نظر دینی ہو قتل سزا</p>	<p>سب سے بڑا بابر کو تاج و تاج حاکم ہو خواہ وہ اب باغ و شاہ ایک ایک جن کا پیر و سوجان و تاج ہو جائے اشارہ کلاٹ دین کی ہاں</p>
<p>تیرے ہیں وہ یان جن کے ہیں کس سے تیرے بھیلے ہیں رقی مصحف زہر کے تیرے تیرے ہیں وہ یان جن کے ہیں کس سے تیرے بھیلے ہیں رقی مصحف زہر کے تیرے</p>	<p>تیرے ہیں وہ یان جن کے ہیں کس سے تیرے بھیلے ہیں رقی مصحف زہر کے تیرے تیرے ہیں وہ یان جن کے ہیں کس سے تیرے بھیلے ہیں رقی مصحف زہر کے تیرے</p>	<p>تیرے ہیں وہ یان جن کے ہیں کس سے تیرے بھیلے ہیں رقی مصحف زہر کے تیرے تیرے ہیں وہ یان جن کے ہیں کس سے تیرے بھیلے ہیں رقی مصحف زہر کے تیرے</p>
<p>ہو جائے جو حکم پر سر شہر الہی ان زمین بجان ہوں میں دل لکھی خیرت کو جو جانب طبع ہوں میں الہی خیرت کو جو جانب طبع ہوں میں الہی</p>	<p>نوا کر یہ پیدل ہوا وہ حیا بکوان بیا بیست خلت آفانے غریبان میرا کیا چوستے قلم سرور دشمن اور دیکھ چاہا بادشاہ بددہ خیر ماں</p>	<p>نوا کر یہ پیدل ہوا وہ حیا بکوان بیا بیست خلت آفانے غریبان میرا کیا چوستے قلم سرور دشمن اور دیکھ چاہا بادشاہ بددہ خیر ماں</p>
<p>رواق ہو پھر ان قدون کو کعبہ کی کو پھونچا دوں مہلہ المرم قبلہ دین کو رواق ہو پھر ان قدون کو کعبہ کی کو پھونچا دوں مہلہ المرم قبلہ دین کو</p>	<p>کی عرض یہ معنی ہیں شکیبائی کے مولا صدقہ یہ غلام آپ کی تنہائی کے مولا کی عرض یہ معنی ہیں شکیبائی کے مولا صدقہ یہ غلام آپ کی تنہائی کے مولا</p>	<p>مشرعین دکھانا ہو منہ اس کے دھوکہ سب مل کے چلو سبط پیغمبر کی مدد کو مشرعین دکھانا ہو منہ اس کے دھوکہ سب مل کے چلو سبط پیغمبر کی مدد کو</p>
<p>مولا نے شفقت اس پر کیا اللہ عز و جل راجل کو بھائی تھا شہنشاہ کا بیوی بیگمیت ٹھانی ٹھانی چلے جان تو اس آقا کی</p>	<p>مولا نے شفقت اس پر کیا اللہ عز و جل راجل کو بھائی تھا شہنشاہ کا بیوی بیگمیت ٹھانی ٹھانی چلے جان تو اس آقا کی</p>	<p>مولا نے شفقت اس پر کیا اللہ عز و جل راجل کو بھائی تھا شہنشاہ کا بیوی بیگمیت ٹھانی ٹھانی چلے جان تو اس آقا کی</p>
<p>سر گل گئے نام کی صفیں بگیند گھر میں لکڑی ہو ہفتاد و دو تن تین پہر میں سر گل گئے نام کی صفیں بگیند گھر میں لکڑی ہو ہفتاد و دو تن تین پہر میں</p>	<p>جنات پر جب پالی ظفر شاہ ہوانے والد کو کیا تخت نشین شیر خدا نے جنات پر جب پالی ظفر شاہ ہوانے والد کو کیا تخت نشین شیر خدا نے</p>	<p>نہرے میں محسن ملک و جن و بشر کا اسر لکھا ہو پردیس میں زہر اک لپکا نہرے میں محسن ملک و جن و بشر کا اسر لکھا ہو پردیس میں زہر اک لپکا</p>

<p>۱۱۵</p> <p>ہر دم نیند میں جاؤں گے جو کجاں عکاس میں سے کروں گے کجاں جہیز نیند میں کجاں قاسم</p>	<p>۱۱۶</p> <p>بولا وہ لباس میں بنی نظر انسان کس طرح ان میں جگہ کس میں کجاں ملواریں</p>	<p>۱۱۷</p> <p>بولا وہ کہ قربان کجاں بیک بیس جہیز میں جہیز نیند میں کجاں قاسم</p>
<p>اب ہم سے بجا ہے جو کجاں انہایت اسی میں کجاں کے سر تن کو کجاں</p>	<p>ہو جائیں جوان وہ بھی جو ہر کیا دخل جو شامی کوئی جاتا کہ چہ میں</p>	<p>دشمن ہے نزدیک پر ظاہر ہے کے تو ابھی کاٹ کے لے آؤں کجاں</p>
<p>۱۱۸</p> <p>بھلا میں جانیں کجاں مقتل میں پائی کجاں قاسم</p>	<p>۱۱۹</p> <p>خون کجاں کجاں کیون مدد کجاں قاسم</p>	<p>۱۲۰</p> <p>بیک جہیز کجاں لازم کجاں قاسم</p>
<p>سب پر در کجاں پیارو کجاں کجاں</p>	<p>ایمان بھی تیا ہوں پر وبال بھی ہیں دستہ نگاہ میں بھی ملاںک بھی</p>	<p>ہو رشک کے گوہر ہندو کھولے لب پر خون کو کجاں</p>
<p>۱۲۱</p> <p>کجاں کجاں کجاں کجاں کجاں</p>	<p>۱۲۲</p> <p>کجاں کجاں کجاں کجاں کجاں</p>	<p>۱۲۳</p> <p>کجاں کجاں کجاں کجاں کجاں</p>
<p>کیونکر مجھے دوزخ غار میرا بھائی کیدل انسان بھی کجاں</p>	<p>حامی ہوں تراں میں اندوہ میں تلوار لیے کو دڑوں کجاں</p>	<p>مر جاؤں کٹ جاؤں تاسف خنجر سے گلا کٹنے پہ بھی کجاں</p>



<p>۱۳۱ است و بزرگوار است و بزرگوار یک پیکری باس و بزرگوار آورد خون فانی و بزرگوار کوتاہ میں ہونے پر بزرگوار</p>	<p>۱۳۲ فانی کا وہ پاس بزرگوار عناں میں کہ بزرگوار اپنی کے لیے خونین لہا بزرگوار سرسر کا زبان بزرگوار</p>	<p>۱۳۳ رانی ہونے پر بزرگوار آہستہ کوئی نالی بزرگوار حال ہے بزرگوار عکس میں بزرگوار</p>
<p>۱۳۴ ہمد میں نہ یاد نہ مجھان وطن اسم نہ محمد میں نہ خیرہ حسن</p>	<p>۱۳۵ آٹھو میں دم اور نہ میں کوٹھی کوٹھی جب مر گئے تب آگ بھی تشری کی</p>	<p>۱۳۶ جلدی کہیں گردن نہ تشری خواہو عاشق صادق وہی جو اہل فہ</p>
<p>۱۳۷ کیا خست ہو فخر سلیمان ترا نام کیا صفت ہو ایسی سلیمان ترا نام الذکر جن کی کیا کیا ترا نام کیا کہ جو کرتی ہیں بزرگوار</p>	<p>۱۳۸ پانی کی غنچہ بزرگوار پانی کی غنچہ بزرگوار اصغر ہے پانی بزرگوار جاتا ہے وہ تیری پو بزرگوار</p>	<p>۱۳۹ کسی سے غش آ آ ہے شہر بزرگوار پنی ایسے دو گھنٹ کر تسکین ہو بزرگوار پانی ہے آ آ ہے شہر بزرگوار پانی ہے آ آ ہے شہر بزرگوار</p>
<p>۱۴۰ نوحون کا پرند وہیں بھی حشر کج بیا بالا سے ہوا ہاے حسد کی صدا نوحون کا پرند وہیں بھی حشر کج بیا بالا سے ہوا ہاے حسد کی صدا</p>	<p>۱۴۱ پانی ہی کی خاطر یہ چھٹا اہل حم سے مارا بن کاہل نے اسے تیر سے پانی ہی کی خاطر یہ چھٹا اہل حم سے مارا بن کاہل نے اسے تیر سے</p>	<p>۱۴۲ کسی سے غش آ آ ہے شہر بزرگوار پنی ایسے دو گھنٹ کر تسکین ہو بزرگوار پانی ہے آ آ ہے شہر بزرگوار پانی ہے آ آ ہے شہر بزرگوار</p>
<p>۱۴۳ اُسے گی زمین دل مرا تھرا تا ہر زعفر اب جا تو کہ خبر یہ شمر آتا ہے زعفر</p>	<p>۱۴۴ رُو بگاؤہ جو صاحب انصاف بزرگوار ماہم ترا اقبال سے تاقاف بزرگوار رُو بگاؤہ جو صاحب انصاف بزرگوار ماہم ترا اقبال سے تاقاف بزرگوار</p>	<p>۱۴۵ قطرہ نہ ملا جسم سے جانیں نکل آئیں بن پانی یہ چڑھ کر زبانیں نکل آئیں قطرہ نہ ملا جسم سے جانیں نکل آئیں بن پانی یہ چڑھ کر زبانیں نکل آئیں</p>

<p>۱۳۱۱ باید اندر از در شادمانی بوی خوشی و شیرینی بوی خوشی و شیرینی بوی خوشی و شیرینی</p>	<p>۱۳۱۲ بوی خوشی و شیرینی بوی خوشی و شیرینی بوی خوشی و شیرینی بوی خوشی و شیرینی</p>	<p>۱۳۱۳ بوی خوشی و شیرینی بوی خوشی و شیرینی بوی خوشی و شیرینی بوی خوشی و شیرینی</p>
<p>راحت کی نہ چھ فکر نہ آرام کی رکھنا وان جا کے سبیلین تو مس نام کی</p>	<p>دم رک گیا خون شہر ذیشان گل آیا گردن سے ادھر تیر کا پیکان بھل آیا</p>	<p>قسمت میں تو تھا تیغ جفا کا رک پانی رک رک کر گیا حلق میں تلوار کا پانی</p>
<p>۱۳۱۴ آیا تھا غدا ہونے کا پکارا محبوب آقا پیرا خواہ تھا محبوب آقا پیرا خواہ تھا محبوب آقا پیرا خواہ تھا</p>	<p>۱۳۱۵ آیا تھا غدا ہونے کا پکارا محبوب آقا پیرا خواہ تھا محبوب آقا پیرا خواہ تھا محبوب آقا پیرا خواہ تھا</p>	<p>۱۳۱۶ آیا تھا غدا ہونے کا پکارا محبوب آقا پیرا خواہ تھا محبوب آقا پیرا خواہ تھا محبوب آقا پیرا خواہ تھا</p>
<p>حضرت پہ ہویدا ہو کہ غم کھاتا ہو مین خاک اڑاتا ہو اب جاتا ہو</p>	<p>اٹھے تو کیجے پہلے تیر سے سینے پر بنان رکھ دی سنان بن سے</p>	<p>جو تھا مٹا تھا ہاتھ چھڑاتی تھی تو پر دیسے وہ باہر نکل آتی تھی تو</p>
<p>۱۳۱۷ بتیابی پس من کی رہ گئی ناچار قدم چوم کے رخصت ہو گئی</p>	<p>۱۳۱۸ بتیابی پس من کی رہ گئی ناچار قدم چوم کے رخصت ہو گئی</p>	<p>۱۳۱۹ بتیابی پس من کی رہ گئی ناچار قدم چوم کے رخصت ہو گئی</p>
<p>تھراے ہو آپ وفادار سے شمیر دوسر ٹیک کر ہوا سے اتری</p>	<p>کی سخت جفا تاج فرمان خدا پر سس کرنے لگا پاؤں کو قرآن خدا پر</p>	<p>میدان میں جہر دیکھتی ہوں سید زنی کا آواز تو دیکھے کہ مرے دل پہ بنی ہے</p>

۱۳۱۷  
۱۳۱۸  
۱۳۱۹

<p>۱۳۱۱ خوب خبر گزین کشتی معین کیلئے توفیق پرنسپل میں ہونے لگے دونوں اہل علم قابل نے سنا جھک کے تو کہتے تھے یہ روکر مجبور ہے مجبور پر مری خبر</p>	<p>۱۳۱۲ اس کریم خلیفان دین شیعہ جو غل ہوا اہل جنت اس نہر جہاد ہوتے ہوئے جو کئی راہ لے دونوں گھلے رہو اور غلام کی</p>	<p>۱۳۱۳ جانی ہے بہن جانی خدا حافظ دہا اسے تشریف دین جانی خدا حافظ دہا آوارہ وطن جانی خدا حافظ دہا یکپور سکھن جانی خدا حافظ دہا</p>
<p>۱۳۱۴ زانو مجھے قابل کا سینھلے نہیں خوب مری آواز نکلتے نہیں تیا</p>	<p>۱۳۱۵ غلطان ہو خونیں سر پر پو بھی نہیں بسل سی تڑپنے لگی بیٹی بھی بہن بھی</p>	<p>۱۳۱۶ چہلم تک اگر قید سے چھٹ جائی گئی پھر قبر ہاتھ کے یسا نیکی زینب</p>
<p>۱۳۱۷ بابا بچے کہہ کر کہہ کر اوتو پکارو بابا بچے کہہ کر کہہ کر اوتو پکارو میں نے جاکر باقون کو نیلے پوچھا میں نے جاکر باقون کو نیلے پوچھا</p>	<p>۱۳۱۸ بڑے پوچھو شیدیا چکا شیدیا نہایت کے چلانے لگی شیدیا یک نظر آیا مجھے یہ ہادی تقدیر اس خون بھری تصویر کے قربان ہوا</p>	<p>۱۳۱۹ میں نے غلام بڑے کرکے بلایا ہواں پوچھی چلی گئی تو غلام بڑے آگاہ دین جنت سے تری سید ابراہیم دو غلامین قتل کا واقع کیا تیار</p>
<p>۱۳۲۰ اندوہ تھی ہتھیں آسان سکینہ لو جاکو اب اللہ نگہبان سکینہ</p>	<p>۱۳۲۱ احوال مرا ایک نظر دیکھیے بھانڈا سرنگے کھڑی ہوا میں غم کی بجائی</p>	<p>۱۳۲۲ ہر بند کی صورت، نئی رنگ بنایا اگو حال یہ کہنے ہے لگر ڈھنگ بنایا</p>

<p>۴۱          شمشاد زینت دو پیکر حسین          جو بخت نازد و بخت حسین          ز کزیند و زینت لاد حسین          خزار سرفروشن لاد حسین          سیکلا در بخت و دست حسین</p>	<p>۴۲          کسی کی زینت و شکر حسین          آنت کی اس جہاز کا لنگر حسین          روح حبیب تدا حسین          لیل چنگ و گل حسین</p>	<p>۴۳          در تہ تیہ چرخ حسین          شمع حرم خاقان حسین          فخر اعلیٰ و الٰہ حسین          ندیوں قفا و کشتی بخت حسین</p>
<p>۴۴          مسرود شہر کفر کا دروازہ کربلا          اسلام چین کو تروتازہ کر دیا</p>	<p>۴۵          ہے بوسے فخر آنٹی محبت داغ عین          یہ بھول انتخاب ہے زہرا کے بل عین</p>	<p>۴۶          ایسا ستم کسی پہ ہوا ہے نہ ہو گیا          آنکھیں خدا نے بخشی ہیں جسکو وہ رو گیا</p>
<p>۴۷          اینیہ جمال تہ پیکر حسین          فخر خلیل و خضر سکندر حسین          ایمان جسکی بودہ حسن حسین          زہر اصدک جسکی دگر حسین</p>	<p>۴۸          تون خط رحمت دار حسین          نورد و عین سیاقی کو حسین          ایک لطیف دھات ہر اک حسین          جس جس بن گدوہ تو کو حسین</p>	<p>۴۹          ایمان کہ آئینہ کو جلا دی حسین          نہ کھو کو نور دل ضیاء حسین          ترش جو کفر کی تھی بھلا دی حسین          شہید پوراہ است تبار دی حسین</p>
<p>۵۰          خود اپنے نور سے پیدا خدا کر          غیر از دود اس کی آنا کوئی کیا کر</p>	<p>۵۱          سکے یہ جسکے نام کے چاہیں داج دین          خود ہو وہ ملج بخت جسے تخت تاج دین</p>	<p>۵۲          کیونکہ زبنا طہرین اس بساط سے          لغزش نہو قدم کو جو دوڑیں صراط سے</p>
<p>۵۳          فائق مقام خدیوہ حسین          حسین صاحب شہد حسین          بادی حسین کار ہر حسین          حامی حسین عیاف حسین</p>	<p>۵۴          نشان خلد کا گل امر حسین          بیگین قباے الٰہ حسین          شمشیر و شکار حسین          دریا کشتش حسین</p>	<p>۵۵          خلد بین کشتش حسین          عرش عدا و دشمن حسین          مصباح بنم خلد حسین          سیکال جبریل چاہا داند حسین</p>
<p>۵۶          کیا ڈر کہ ہم غلام امام حبیب ہیں          یاں بھی وہی کفیل ہاں بھی کفیل ہیں</p>	<p>۵۷          مرکز فن طائش پاش پاش کو          ڈھانکار داسے خوں ساف کی لاش کو</p>	<p>۵۸          شمس و ستر تار شہ ارجمند ہیں          مجھ ہے آسمان تو ستارے پند ہیں</p>

<p>۱۱۱ گنتی کو تیرا کس کا دشمن نہ کہو اس کا دشمن والکیم من عتقہ کا دشمن کس کا دشمن</p>	<p>۱۱۲ دکھلایا نجات کا دشمن دولت و دین کی بھاری دشمن بخشا اس کا دشمن کر دیا دشمن</p>	<p>۱۱۳ جسدم خباب نوح پر آیت کی دشمن بجلی زبان کی دشمن دیکھو زار جہنم کا دشمن وقت کی دشمن</p>
<p>۱۱۴ روز ازل سے دل سو حق جو دشمن کا دونوں جہانین نظم و نسق جو دشمن کا</p>	<p>۱۱۵ ہو گا فروغِ غم نہ بھی اُن کے نور کا دنیا میں حشر تک ہو اجالا حضور کا</p>	<p>۱۱۶ گھر کا نہ اہلبیت رسالت کا دھیا تھا اُس وقت بھی حسین کو اُٹت کا دھیا تھا</p>
<p>۱۱۷ چمکا دیا ہر ایک تارہ دشمن کا ارد گردی جات و بار دشمن کا کس کو خدا کی راہ میں دار دشمن کا سب کو خدا کی راہ میں دار دشمن کا</p>	<p>۱۱۸ کھا کو دین پر نہ وہ دشمن کا پانی سے خشک نہ ہو دشمن کا راہِ خدا میں نہ ہو دشمن کا سب کو خدا کی راہ میں دار دشمن کا</p>	<p>۱۱۹ یوسف کو بھائیوں کے گمراہ دشمن کا دنیا ہوئی سیاہ پدر کی گمراہ دشمن کا بے غم دل ہو در تھا فراوان دشمن کا سب کو خدا کی راہ میں دار دشمن کا</p>
<p>۱۲۰ پیر ز کتاب کفر کا اک و بق کیا باطل کو باطل آئیے اور حق کو حق کیا</p>	<p>۱۲۱ پیارا کیا نہ اپنے پسر کو نہ بھائی کو پیدا ہو سے تھے خلق میں شکلا کشائی کو</p>	<p>۱۲۲ پرسے کو لوگ آتے تھے نزدیک و دور سے اندھے ہو بچھڑ کر اُن آنکھوں کے نور سے</p>
<p>۱۲۳ کار و غوث غوث دشمن کا غنی و فقیر دشمن کا اکدم میں سب کو دار دشمن کا سب کو خدا کی راہ میں دار دشمن کا</p>	<p>۱۲۴ لکھا کہ جب ابدال یوسف کا شکار ہو گیا ہو دشمن کا غنی و فقیر دشمن کا سب کو خدا کی راہ میں دار دشمن کا</p>	<p>۱۲۵ ہر خدایتے تھے کہ جو دشمن کا وقت کا غم تھا کہ چھوڑ دینی دشمن کا پانے سے ہو دشمن کا خیر کی نہ آہ بھی نہ رہ دشمن کا</p>
<p>۱۲۶ ملع جہانین سبسی فرمانروا کہ ہیں مختار خاک و آتش و آب ہوا کہ ہیں</p>	<p>۱۲۷ لیکن نہ مضطرب پسرفا ظمیر ہو والا ابتدا تھی صبر کی یاں خاتمہ ہو</p>	<p>۱۲۸ مکن یہ کہ باپ کو اس غم میں کل پڑے دیکھے کوئی تو منہ سے کلیجہ نکل پڑے</p>

۱۱۱  
۱۱۲  
۱۱۳  
۱۱۴  
۱۱۵  
۱۱۶  
۱۱۷  
۱۱۸  
۱۱۹  
۱۲۰  
۱۲۱  
۱۲۲  
۱۲۳  
۱۲۴  
۱۲۵  
۱۲۶  
۱۲۷  
۱۲۸





[illegible]

مرتب و منظم

<p>۱۴۴          از غلبه یمنی بر سید برکات          ضربت اٹھا سکے کہ حاجی عیدم          دود و چاکر کی ہونیں بخیر و بری          ایسی ہریق دم کہ غذا ہر لہو و بری</p>	<p>۱۴۵          کچھ سنگدل تو بھر چکا تھا خیال          تیرے جہاں حسن پہ پتو کا تھا خیال          جیت کو نہ کھوئے تیرے تصویر کی          جیت کا عجب ہے حسین</p>	<p>۱۴۶          چٹکل ہو و صفی شہر شہنشاہ کا          تشکیک دیکھتے جیت میں ہو نظر          سوزن زدہ ہو دیدہ بادام لہر          لے نور ز گرس دریا نور خدا کا</p>
<p>جل جالبین دشت کوہ اگر شعلہ بار ہو          مین اور کوئی تیغ ہندوئی والفقار ہو</p>	<p>پر تو سس نہ ڈر نہ فلک کو حجاب تھا          امدن کو لطف شب ماہتاب تھا</p>	<p>گریان لو کہ اشکوں سے گو آج ہو چشم          چشم و چراغ صاحب بحر ان ہو چشم</p>
<p>۱۴۷          اس کو دے نین جو چوچو کریم          کا دیز مین کو گال لڑ نہ نیرین          دھنسی چکل سے جویا بان بن چوچرین          طائر شمشیر اڑو بادل حیرین</p>	<p>۱۴۸          نین جو دشتی حسین کی ضیا کیا ہے          سناہ بجلی نور خدا کیا ہے          داند بوسہ گاہ شاہ انبیا کیا ہے          ہر نیند لطافت حسن صفا کیا ہے</p>	<p>۱۴۹          نصیحت لب سرور دین بجا کیا ہے          سنبھل مین تو اسکا بھلا کیا کیا ہے          خوشبو پہ اسکی عنبر انا کیا ہے          قیام پر وہ غیث رشک تبار کیا ہے</p>
<p>۱۵۰          کانچا جو کوہ قاف تو پر یان اچھل پڑن          دریائے ڈر کے مچھلیاں باہر نکل پڑن</p>	<p>دیکھو نشان سجدہ جبین جنابین          اختر نے گھر کیا ہے دل آفتابین</p>	<p>دل بجایا آنچھماہو اسکی مثال مین          دالستہ جان فاطمہ سے بان بان مین</p>
<p>۱۵۱          جسکی عید سے شہید ہر حسین          گدی پر حزن پا کے سوار ہون کو مین          نور دین کے گرو بھلا تھا وادہ شہر مین          آقا جان سے کہ سلامی ہو</p>	<p>۱۵۲          ابرو اور عینا حسین کے چہرہ شان          بغیر مین جسکے یہ نور خدا شان          شہر کان تیرا اگر مین تو جی مین          زبان جان دل کو شہر شہنشاہ مین</p>	<p>۱۵۳          دیکھو روح حسن شہر شہر بابر          جس بابر حسین قدرت الہ          عارض کے پر تو سے نے کیا حلق جانچ          بجلی چک اپنی ماٹھنی مین</p>
<p>۱۵۴          کانچہ جو ہاٹھ بر چہان برہما کے گھٹن          اناہر کی عصب حق انہن سب گھٹن</p>	<p>اس وجہ سے جو صورت حجاب خم ہے          کہ پرست کہتے ہیں طاق برہم ہے</p>	<p>جلوہ دکھائے مہر نزار اپنی شان کا          ہے اسمین اسمین فرق زمین آسمان کا</p>

مرتب و منظم

مرتب و منظم

<p>۴۵۲ شماره شان دست خداوند کب پاپن دیو بدو جی نما شنگ بازو دہ جی بازو دہ جی نما شنگ بہ جی نما شنگ</p>	<p>۴۵۱ کیا بت باب جو درد زین کیا نظر دین شش گرو آخر سہ پکڑا سکے دانو نیو زبان ہون در دہ پاپو دہ جی</p>	<p>۴۵۰ وصف صفا صفا صفا صفا قرآن کا ہرقی رق بہ شنگ خط سیاہ نسخہ حسن جمال آسمان نور کا اختر</p>
<p>۴۵۳ وہ شہر دست پاک شہر کائنات میں وہ زور است بازو دہ جی نما شنگ</p>	<p>۴۵۴ ہیر سے سو بھی سفید و صفی سواہیچ دریا سے نور کے گہرے بہا ہیرچ</p>	<p>۴۵۵ دانشہ کمر شش خلق کیون خطا کر ایسا ہی نکتہ دان ہو تو اسکی شکار کر</p>
<p>۴۵۶ وہ شہر دست پاک شہر کائنات میں وہ زور است بازو دہ جی نما شنگ</p>	<p>۴۵۷ بہر سو سب کو شہر انشہ جان رہتا ہو چکی ہو بظور داغ بابا پیش غنیمت چاہئے رہا ہو تو نہ چاہئے</p>	<p>۴۵۸ بنی چشم غور سے نیا کر رخ و رخسار حسن آسما زیادہ کب جو غنیمت چاہئے رہا ہو تو نہ چاہئے</p>
<p>۴۵۹ وہ ہاتھ جن کو شاہ نور قرآن رقم کیے یہ بات سار بیان چھریے قلم کیے</p>	<p>۴۶۰ خیر من الف شہر اسی کی صفات یعنی ہزار ماہ سے بہتر یہ رات ہے</p>	<p>۴۶۱ لو شمع کی نہ تھیں گت سب بدہرہ گلزار روضہ میں گل سر شدہرہ</p>
<p>۴۶۲ وہ شہر دست پاک شہر کائنات میں وہ زور است بازو دہ جی نما شنگ</p>	<p>۴۶۳ وہ شہر دست پاک شہر کائنات میں وہ زور است بازو دہ جی نما شنگ</p>	<p>۴۶۴ وصف صفا صفا صفا صفا قرآن کا ہرقی رق بہ شنگ خط سیاہ نسخہ حسن جمال آسمان نور کا اختر</p>
<p>۴۶۵ بھرتی ہون سارہ سوہر گل پہنوتی یہ سر وفا ظہر کی غلامی کا طوق ہے</p>	<p>۴۶۶ تقی تی سب کہ تیغ گردن خناب سہ ساقی تھی گون سدا آب گیا</p>	<p>۴۶۷ حال آدم کسی پہ بھلا کب ثبوت ہے امو دل نہ تنگ ہو یہ مقام سلوک ہے</p>

۴۵۰  
۴۵۱  
۴۵۲  
۴۵۳  
۴۵۴  
۴۵۵  
۴۵۶  
۴۵۷  
۴۵۸  
۴۵۹  
۴۶۰  
۴۶۱  
۴۶۲  
۴۶۳  
۴۶۴  
۴۶۵  
۴۶۶  
۴۶۷

<p>۵۵۰</p> <p>شہید کا شہرت و شہریت شہید کا شہرت و شہریت شہید کا شہرت و شہریت شہید کا شہرت و شہریت</p>	<p>۵۵۱</p> <p>یہ درگاہ شاہ برہم چکر بولیہ ابن سیدین بونہید نصف ہوا برہم و خفا بند کسی بھی بانی کیا ہر بند</p>	<p>۵۵۲</p> <p>شہید کا شہرت و شہریت شہید کا شہرت و شہریت شہید کا شہرت و شہریت شہید کا شہرت و شہریت</p>
<p>و بکا زہ جو زانو قاتل کے نور سے ترہم نہ کیوں تڑپ کے نکل آئیں گور سے</p>	<p>پیا سا ہون میں روز سوارک جام سے یا کچھ مرے سوال میں اٹکا جواب سے</p>	<p>آیا تجھے نہ رحم محمد کے لال پر تلوار میں رد رہی ہن لو میرے حال پر</p>
<p>۵۵۳</p> <p>کشتہ کشی کا شہریت کشتہ کشی کا شہریت کشتہ کشی کا شہریت کشتہ کشی کا شہریت</p>	<p>۵۵۴</p> <p>کیون آغوشی ریزہ آرام جان حضرت حسین فرزند خالق کیا حسین عالم کا پیو اندین حسین</p>	<p>۵۵۵</p> <p>کشتہ کشی کا شہریت کشتہ کشی کا شہریت کشتہ کشی کا شہریت کشتہ کشی کا شہریت</p>
<p>شکل کشا ازل و شہریت پرست سے اٹت کی مغفرت کا نقطہ بند و شہریت</p>	<p>پانی علی کے لال سے پیارا ہوا تجھے ظالم ہمارا قتل گوارا ہوا تجھے</p>	<p>کدین شجر بنی کا یہی نونال ہے ہر سنگ دی صدا کہ یہ ترہم کا لال ہے</p>
<p>۵۵۶</p> <p>کشتہ کشی کا شہریت کشتہ کشی کا شہریت کشتہ کشی کا شہریت کشتہ کشی کا شہریت</p>	<p>۵۵۷</p> <p>ایمان کا پس تو تابہ و جلال دعج امام کوں درہم کا خیال ان کی قتل کیا اس کی کربال یہ لیا بغیر اجازت کربال</p>	<p>۵۵۸</p> <p>کشتہ کشی کا شہریت کشتہ کشی کا شہریت کشتہ کشی کا شہریت کشتہ کشی کا شہریت</p>
<p>حیران عقل و صفت کرو کیا حسین کا تصویر ہے تمام سہرا پا حسین کا</p>	<p>باعث ہو کون سا جو مجھے گھیرتا ہو کیون دل فاطمہ کے چھری پھیرتا ہو</p>	<p>مانگو تو خضر کا مجھے جام آب دین باتوں سے مردم آبی جواب دین</p>

<p>۱۰۱ چاہوں تو سنگ نہ دوں میں نے ہر شے کو بے درون نہیں ہے کہ کو بے درون میں نے ہر شے کو بے درون</p>	<p>۱۰۲ میں نے ہر شے کو بے درون میں نے ہر شے کو بے درون میں نے ہر شے کو بے درون میں نے ہر شے کو بے درون</p>	<p>۱۰۳ میں نے ہر شے کو بے درون میں نے ہر شے کو بے درون میں نے ہر شے کو بے درون میں نے ہر شے کو بے درون</p>
<p>جس چوب کو میں ہاتھ لگاؤں چاہوں تو ذوالفقار بھی اتر جائے</p>	<p>تصدیق لاکلام ہے یاں لاکلام کی بیعت مگر قبول کرو ہر شام کی</p>	<p>بستی پر شمع کئی ہر میری نواں چہر ہمیشہ ارادہ شریکہ آیا میں فوج پر</p>
<p>۱۰۴ کے ساتھ ہیں زمین و آسمان چاہوں تو بوجھوں بھی بے درون میں نے ہر شے کو بے درون میں نے ہر شے کو بے درون</p>	<p>۱۰۵ میں نے ہر شے کو بے درون میں نے ہر شے کو بے درون میں نے ہر شے کو بے درون میں نے ہر شے کو بے درون</p>	<p>۱۰۶ میں نے ہر شے کو بے درون میں نے ہر شے کو بے درون میں نے ہر شے کو بے درون میں نے ہر شے کو بے درون</p>
<p>۱۰۷ فرمانہ دار کہ شور دنیا دوز میں ہم فضل خدایے عرش کے کرسی نشین ہیں ہم</p>	<p>۱۰۸ حق جعفر ہو دین بھٹی ہم کھڑے ایسا نہیں کہ ہاتھ میں قسرت کر ہاتھ دین</p>	<p>۱۰۹ ڈاٹا جسے وہ خاکہ تو سن کر پڑا اٹھا اگر سنبھل کے تو سر تن کی گر پڑا</p>
<p>۱۱۰ میں نے ہر شے کو بے درون میں نے ہر شے کو بے درون میں نے ہر شے کو بے درون میں نے ہر شے کو بے درون</p>	<p>۱۱۱ میں نے ہر شے کو بے درون میں نے ہر شے کو بے درون میں نے ہر شے کو بے درون میں نے ہر شے کو بے درون</p>	<p>۱۱۲ میں نے ہر شے کو بے درون میں نے ہر شے کو بے درون میں نے ہر شے کو بے درون میں نے ہر شے کو بے درون</p>
<p>۱۱۳ طرے کو بے صدف گہرے بہا کر کٹھی میں لیکے خاک کو رشک طلا کر</p>	<p>۱۱۴ مر کر بھی راہ حق کی ہمیں جستجو ہے کٹھائے سرے سر تو بدن قبلہ ردیہ</p>	<p>۱۱۵ چاؤش بھاگ بھاگ کہ رو پوش ہو گئے کر کیت مارے خدیت کا خاصہ شہر ہو گئے</p>

<p>کمالش در این عالم سایه اش در این عالم چون بزمی که در این عالم سایه اش در این عالم چون بزمی که در این عالم</p>	<p>چون بزمی که در این عالم سایه اش در این عالم چون بزمی که در این عالم سایه اش در این عالم چون بزمی که در این عالم</p>	<p>چون بزمی که در این عالم سایه اش در این عالم چون بزمی که در این عالم سایه اش در این عالم چون بزمی که در این عالم</p>
<p>گلو ارغی که قبح پر قسم خدا چلا گویا زبان بکشد بوسه از دها چلا</p>	<p>بیت یہ تھی دلون پر مام لیر کی رو باہ جیسے ڈرتے ہیں آہستہ شیر کی</p>	<p>نازل جفا شعار و پنہ خالق کا قہر تھا لہر سکی تھی غضب کی قیامت کا ہر تھا</p>
<p>صفت کو بندنی ہوئی بزمی اکدم میں بزمی بزمی دینا لے تاک میں بزمی خدا کی رحمت اس</p>	<p>زیر تھا آکا آب جہان سے ہر طرف سے ہوا نہیں کمان کشاں تھے وہ بھی رنگ باغوں کی</p>	<p>شعلہ خستہ نار کی بزمی جو کمان کشاں نہیں کمان کشاں تھے وہ بھی رنگ باغوں کی</p>
<p>پھر خاک سورت پیکے جو نکلی تو برق تھی آہن میں تھی کبھی تو کبھی تن میں تھی</p>	<p>ہر سمت تھیں آسن کی بزمی گوشت و خون و ہونڈی تھیں کمان کشاں</p>	<p>پلٹیں یا تپے کہ نہ تھی پھر ادھر کیا دھالوں خود لعینوں کو اپنی سپر کیا</p>
<p>کرنی تھی تھی تھی تھی کرنی تھی تھی تھی تھی کرنی تھی تھی تھی تھی کرنی تھی تھی تھی تھی</p>	<p>کرنی تھی تھی تھی تھی کرنی تھی تھی تھی تھی کرنی تھی تھی تھی تھی کرنی تھی تھی تھی تھی</p>	<p>کرنی تھی تھی تھی تھی کرنی تھی تھی تھی تھی کرنی تھی تھی تھی تھی کرنی تھی تھی تھی تھی</p>
<p>اس تھی کی نظر میں سپہ کبانی تھی چار آئینہ میں عکس کی صورت در آتی تھی</p>	<p>دل کا پتہ تھی تھی تھی تھی خون میں تھی تھی تھی تھی</p>	<p>ہر جا پڑے تھے تھی تھی تھی تھی تھے صفحہ زمین پر رسالے کئے تھے</p>

۹  
مثنوی مولوی  
کون



<p>۱۰۰</p> <p>و اما اصل صانع جنت و جہنم ما پوچھان چو نظر زمین و آسمان مکد و مدین و مدین و مدین تھیں کسی جگہ کو مدین و مدین</p>	<p>۱۰۱</p> <p>فرمایا دارا درخت گر و درخت چھپا وہ گرز آٹھار سو سو شہ نے سپر و دار و زر کا سجھ کے جنگ گھوڑا و دبا کر اسنے کی فتح شکار</p>	<p>۱۰۲</p> <p>دشمن پر کر کے رگتی ہر برق اجل کین قبضہ کین تھاتھ سنگر کا چیل کین</p>
<p>۱۰۳</p> <p>خافون شام میں جان کوئی کین نکارا وہ جنگ غنیمت و شکر نیزہ فرس پاتھ میں جہنم چین</p>	<p>۱۰۴</p> <p>یوں کہ حسین و عمر کو اس نے نیزہ کو بھی بھال کر سنبھلا و بھال انیاں تباہ کر دیں چھپا چھپا مردم علی کے مال کو بھی بھال</p>	<p>۱۰۵</p> <p>تن کا طلسم کھول کے فرصت از دی غل تھا کہ فتح دلبر مشکاک از دی</p>
<p>۱۰۶</p> <p>سکھ کے قتل کی بلندی اگر سہا کیا کہ زہم آستان چلی باز اب پیل سے تھانویں و آستان دیکھن بندوبست کہ تھانویں</p>	<p>۱۰۷</p> <p>عقد آگ ہو گیا وہ زانیہ گھوڑا بھاکر سیاں کی فتح بھاکر بولالہ ایسی ضرب چھپی تو بھانچہ کھاڈا جو اڑا تو کیا بھانچہ</p>	<p>۱۰۸</p> <p>کتا تھا شہر سے گنٹھے چین خاک ہو کچھ فکر کر کہ دلبر زہرا ہلاک ہو</p>
<p>۱۰۹</p> <p>ماتا جو اسے گرز برابر سے ٹوک کر مولا نے مسکرا دیا گھوڑ پکڑ کر</p>	<p>۱۱۰</p> <p>زہرا پکاری صد تیری بھوک پیاس کے جیہڑے دی صدا کہ سارا اس جو اس کے</p>	

۱۰۰  
۱۰۱  
۱۰۲  
۱۰۳  
۱۰۴  
۱۰۵  
۱۰۶  
۱۰۷  
۱۰۸  
۱۰۹  
۱۱۰

۱۰۰  
۱۰۱  
۱۰۲  
۱۰۳  
۱۰۴  
۱۰۵  
۱۰۶  
۱۰۷  
۱۰۸  
۱۰۹  
۱۱۰

<p>۹۹۱ نظر نشوئے نہ بجایک بجا بجایک بجا بجا بجا بجایک بجا بجا بجا بجایک بجا بجا بجا</p>	<p>۹۹۲ آن دنوں کشتوں کشتوں کشتوں کشتوں کشتوں کشتوں کشتوں کشتوں کشتوں کشتوں کشتوں</p>	<p>۹۹۳ یون چین کی قبائلی شاہ جوت روزانہ زمین اور زمین قدیموں تلکسٹھا خستہ زمین تھا کیا بس پائیں گے زمین</p>
<p>۹۹۴ ترغ کرین قوی تن و کمرش حسین تھا ہوں ساری فوج کو کمرش حسین تھا ہوں ساری فوج کو کمرش حسین تھا ہوں ساری فوج کو کمرش حسین</p>	<p>۹۹۵ تیغ و نین بہن دلیر تو تیر و نین شیرین چار و لطف کے ہو تیر و نین شیرین چار و لطف کے ہو تیر و نین شیرین چار و لطف کے ہو تیر و نین شیرین</p>	<p>۹۹۶ ہو نو نہ بھی زبان دل جان مرتضیٰ تیرا گیا تھا شیرستان مرتضیٰ تیرا گیا تھا شیرستان مرتضیٰ تیرا گیا تھا شیرستان مرتضیٰ</p>
<p>۹۹۷ بلا عمر کو ملے نہ شیش کو بجا آؤ وہ جب تو لے لے لے لے آؤ وہ جب تو لے لے لے لے آؤ وہ جب تو لے لے لے لے</p>	<p>۹۹۸ دو دنوں عین کے ہو بیکے کا اور بیکے ہو بیکے کا اور بیکے ہو بیکے کا اور بیکے ہو بیکے کا</p>	<p>۹۹۹ اس طرح میں جو نہ گئے شیش و لعل پیر کا نہ گئے شیش و لعل پیر کا نہ گئے شیش و لعل پیر کا نہ گئے شیش</p>
<p>۱۰۰۰ شاید پسند ہے تھیں جنیا حسین کا تیروں چھانتے نہیں سینا حسین کا تیروں چھانتے نہیں سینا حسین کا تیروں چھانتے نہیں سینا حسین کا</p>	<p>۱۰۰۱ لشکر کا ابر چھا گیا زمہر کے ماہ پر تیروں کا منہ برستے لگا بے گناہ پر تیروں کا منہ برستے لگا بے گناہ پر تیروں کا منہ برستے لگا بے گناہ پر</p>	<p>۱۰۰۲ بیچین وچ سید لولاک ہو گئی تینوں سے مصطفیٰ کی قبا پاک ہو گئی تینوں سے مصطفیٰ کی قبا پاک ہو گئی تینوں سے مصطفیٰ کی قبا پاک ہو گئی</p>
<p>۱۰۰۳ نقشبند میں قمر انداز دینی کسی کے لیے تیرے آؤ وہ کسی کے لیے تیرے آؤ وہ کسی کے لیے تیرے آؤ وہ</p>	<p>۱۰۰۴ پیکان تلخ لے لے لے لے اکدم میں بجا لے لے لے لے اکدم میں بجا لے لے لے لے اکدم میں بجا لے لے لے لے</p>	<p>۱۰۰۵ نقشبند میں قمر انداز دینی کسی کے لیے تیرے آؤ وہ کسی کے لیے تیرے آؤ وہ کسی کے لیے تیرے آؤ وہ</p>
<p>۱۰۰۶ گوشتوں میں چھتے پھرتے ہیں خچر زخمی حسین کو نہ کیا گھر گھر کے زخمی حسین کو نہ کیا گھر گھر کے زخمی حسین کو نہ کیا گھر گھر کے</p>	<p>۱۰۰۷ زخمی تمام بازو سے پر نور ہو گئے تیروں سے استخوان بدن چور ہو گئے تیروں سے استخوان بدن چور ہو گئے تیروں سے استخوان بدن چور ہو گئے</p>	<p>۱۰۰۸ تینوں کے بند بند جدا تھا جناب کا شیرازہ کھل گیا تھا خدا کی کتاب کا شیرازہ کھل گیا تھا خدا کی کتاب کا شیرازہ کھل گیا تھا خدا کی کتاب کا</p>

<p>۱۰۱ بھائی تھارو یاں کین کس کس نے پیر چھ کے گرداں کس کس نے کونو تھارو سا تھ گلا تیج کس نے کونو تھارو سا تھ گلا تیج کس نے</p>	<p>۱۰۲ آقا قرب شاہ ادھر تھارو یاں قرآن پچھیا رکھایا ہے چکدار بوللا غیش سے چوبک کوڑے کی آتی جو دار</p>	<p>۱۰۳ آپو نو غیش سے چوبک کوڑے کی آتی جو دار معدیہ تھارو یاں کس کس نے زبان کس کس نے چوبک کوڑے کی آتی جو دار</p>
<p>۱۰۴ سب گھر یہ بکس و معوم رہ گئی + دیدار بھی آپ کے محروم رہ گئی +</p>	<p>۱۰۵ اس دم غم و الم لئی گھٹا دل پہ چھاتی شاہد مری بہن سر روئے کو آئی</p>	<p>۱۰۶ عش میں تھکوں نے جو پائین کو نو کون سے پر چھوٹی گریا حسین کو</p>
<p>۱۰۷ رہی ہے کس کس کے پکاروئے لنڈر عین زور وادہ بہن بہن + سہارا ہو اب تھو بہن تھو بہن</p>	<p>۱۰۸ لکھنے لگا تھو کر اس شاہ جوبہن کھارے ہوئے تھو تھو تھو بہن بہن کے لکھنے پانی تھو تھو</p>	<p>۱۰۹ کونو یا زین تھو کر جو بہن جوبہن چلاؤ تھو تھو تھو تھو تھو زبان کس کس نے چوبک کوڑے کی آتی جو دار</p>
<p>۱۱۰ پر ویسے مٹھ نکلا ہوئے رن کو تکی ہے تھاموں اسے بہن کو تکی ہے</p>	<p>۱۱۱ آواز اس کی ہوئی گرد و نیل جاتی ہے ہوئے حسین کستی ہوئی دوڑی آتی ہے</p>	<p>۱۱۲ بھائی کے غم سے دل کو بہن کے نہ لگی پر دانا ٹھا کے دفتر تر ہر اٹکل پڑی</p>
<p>۱۱۳ حفت کیسے تھو تھو تھو تھو رہی زین تھو تھو تھو تھو بہن بہن کے چاہتے تھو تھو</p>	<p>۱۱۴ لکھنے لگا تھو کر اس شاہ جوبہن کھارے ہوئے تھو تھو تھو بہن بہن کے لکھنے پانی تھو تھو</p>	<p>۱۱۵ چلاؤ تھو تھو تھو تھو تھو زبان کس کس نے چوبک کوڑے کی آتی جو دار بہن بہن کے چاہتے تھو تھو</p>
<p>۱۱۶ نانا کو دم بد م شبہ دین یاد کرتے تھو محبوب و الجلال سو فر یاد کرتے تھو</p>	<p>۱۱۷ ہتھانیں سے شام کا لکھڑی کیا کرتے نیزوں سے روکتے بہن تھو تھو</p>	<p>۱۱۸ آکر ہٹاؤ ظالموں کو زوال فقار سے بابا خدا کے واسطے بکھو مزار سے</p>

<p>۹۰۱ فریاد تھی کہ احمد شہنشاہ دیکھیے مولا خجاستے شہر شکار دیکھیے</p> <p>نانا جالا آخری دیدار دیکھیے ایو چاکرون پو خیر خواہ دیکھیے</p>	<p>۱۱۰ خاتون شہر نے یہ صدارتی بھیل بان لگو لو دینے بیٹھی اور بھیل</p> <p>پلو سے دریا بھی کچھ پھرنیال چنگم رنگی یونین کھو کھیل</p>	<p>۱۱۱ کس قدر کتن کون تیرا کیم یارو دریا کسکینہ ہونی تیر</p> <p>پویش فاسب کب کب خالق کیم چلکر حسین پو آب جلد ہو تیر</p>
<p>کیا ہے کہ آپ مرقد انور میں سچا ہم تین دن کے تشنہ دہن فرج ہو</p>	<p>ماتم تمھارو لاشہ یہ بر پاکر دنگی مین پیٹو تھی خاک اڑاؤ تھی ترپا کر تھی</p>	<p>اکبر حسین کی دار الشفا کی خاک خالق تجھے نصیب کرے کر بلا کی خاک</p>
<p>۱۱۲ آئی صدابی کی یہ اُسد م شہر حسین حاضر ہوین نور سے اس سون</p> <p>زہر اڑو پ رہی علی نین حسین مین بھپھہ اور سر باپ حسین</p>	<p>۱۱۳ یاد رکھا کہ خیر خواہ چل گیا پاس گئے تو نکلا دریا مل گیا</p> <p>سارے جہان کے عیش کا نقشہ بگیا خمر قلیدر ہو ابدن اور دم بگیا</p>	<p>۱۱۴ غذاب بارش سے لگاتار چل گیا کہ عجب ہاشم و عیبات ہم چل گیا</p> <p>کبھی تو یاد کرے کہ غیب میں کہ سستی تو اب طوفان ہم چل گیا</p> <p>۱۱۵ کہ ہم چھوڑے فانی مین کچھ فقیر کا کہ سانس جہ قدر کائنات ہم چل گیا</p>
<p>پُر سارا ملک مجھے دے کو آؤ مین جسے انبیا ترے لینے کو آؤ مین</p>	<p>پیدا کئی رگوں سے یہ اُسد صدا ہوئی شکر خد کہ نارسے است رہا ہوئی</p>	

لے سات  
خیر خواہ  
رسول خدائیں  
کہ ہم چھوڑے  
انسان اس  
حضرت کے  
یاد رکھیں  
نور و نور  
سے سب  
ہوتے کاف  
میں سے  
حاجت ۱۲



<p>۱۸ بہارِ بخت و بختِ بخت و بختِ بخت میں غلبہ جو غلبہ بخت و بخت پر دراز کردن عشق و در بخت کے بق و بخت و بخت و بخت</p>	<p>۱۹ یون ملج رسا آئے نظر و بخت طوبی جی بخت و بخت و بخت بخت و بخت و بخت و بخت مضمون حسن جو بخت و بخت</p>	<p>۲۰ اودہ عصیان کا غلبہ بخت اعمال کی بخت و بخت و بخت صورت کوئی بخت و بخت و بخت یک وصلیہ بخت و بخت</p>
<p>دیکھے جو اسے ترقی و دوستی کو دیکھے دست طبع کو وہ ادب کہ ہستی کو دیکھے</p>	<p>ہر بات نئی طرح شہنشاہ کی بخت تصویر کے لب سے بھی صدا واد کی بخت</p>	<p>مقبول ہو کر بزمِ عرا سے شہرِ دین طوائف کسی بستی یہ گھرِ خلد برین</p>
<p>۲۱ میں نے زبان کُندہ بخت و بخت میں نے بخت و بخت و بخت و بخت نورِ تاباں اس بخت و بخت نورِ تاباں اس بخت و بخت</p>	<p>۲۲ میں نے بخت و بخت و بخت و بخت در کارِ بخت و بخت و بخت قادر ہے عطا کرے بخت و بخت یون بالبدہ کو بخت و بخت</p>	<p>۲۳ طالبِ نبین کچھ دولت بخت و بخت موجود ہو سنیہ بخت و بخت حکایت کا مگر حال بخت و بخت عہدِ بخت و بخت و بخت و بخت</p>
<p>حسرت ہو کہ نسیان ہو بخت و بخت دُرِ ریز ہو میری بخت و بخت و بخت</p>	<p>معلوم فصاحت کا طریقہ نہیں بخت دراچھے مولا کا سلیف نہیں بخت</p>	<p>خون ہوتا ہے ہر وقت بخت و بخت خور و نکے لیے لعل گلتا ہوں بخت</p>
<p>۲۴ اس بخت و بخت و بخت و بخت ہر وقت بخت و بخت و بخت نورِ تاباں اس بخت و بخت نورِ تاباں اس بخت و بخت</p>	<p>۲۵ اس بخت و بخت و بخت و بخت ہر وقت بخت و بخت و بخت نورِ تاباں اس بخت و بخت نورِ تاباں اس بخت و بخت</p>	<p>۲۶ بخت و بخت و بخت و بخت ہر وقت بخت و بخت و بخت نورِ تاباں اس بخت و بخت نورِ تاباں اس بخت و بخت</p>
<p>غل ہو کہ یہ لہجہ کی طلافت نہیں دیکھی ہم نے یہ فصاحت یہ بلاغت نہیں دیکھی</p>	<p>ہے عین کرم شہرِ عنایت جو ادھر ہے احباب کو عورت مری منظور نظر ہے</p>	<p>عاجز تھے کہ اعجازِ بیان چاہیے اسکو اللہ و محمد کی زبان چاہیے اسکو</p>



۱۰  
حالت انجان نام خوشی  
مطرب غلابی جو کب سے چاکر  
مرد نے بخشا اور چاکر

۱۱  
مین اور ناسطو رسول عربی  
ہے یہ برکت نام حسین ابن علی

۱۲  
کیا نام غلام حسین ابن علی  
زین العابدین علی کی بی بی  
دینار و کھورو علی بی بی ایمان  
تعبی بی بی ہر بی بی ایمان

۱۳  
جو اس پر مژدہ جاوید ہی ہے  
نقش اسکا ہوس قلب پہ خورشید ہی ہے

۱۴  
کجا چہ عذر اور تو دل چاہیہ  
بکلا یہ اندھ دل کو دھڑکاتیہ  
خجکالیا نام علی قلب پہ شمشیر  
خجکالیا نام علی قلب پہ شمشیر

۱۵  
صد بارہ ہوا تم میں شیعہ جن و شیعہ کے  
کیا دور ہے شکر کی جو کمال میں جگر کے

۱۶  
اندر ہی میں مری غلامی ہو  
جنب کہ پہاں کہ مکتے دل کی ہو  
ان لوگوں پہ چھو کہ جو ہیں اہل محبت  
کس پر چاہیں ہوین کس پر نصیب

۱۷  
صابر رہے اس ظلم پہ یہ کام نہ کیا  
منظوم حسین ان کے سوا نام نہ کیا

۱۸  
اس کر میں نشوونو نہ ہو سکے  
روا حسہ یہ خدین جہ نہ ہو سکے  
مکمل ہو دی غلام کا جو دل نہ ہو سکے  
شعری بھی کو میں عجب دوا نہ ہو سکے

۱۹  
قطرے کے عوض تشہ جگر لیتے ہیں  
دیتے ہیں ادھر اشک و دھرتے ہیں

۲۰  
کوڑہ کہ جو جس عیان نہ ہو سکے  
جنت کی آریں نہ ہو سکے  
لہائی کو جو جی سدا یاد باری  
سرس بزمین بوجہ باری نہ ہو سکے

۲۱  
راغب کسی نعمت پہ دل صلا نہیں ہوتا  
جسے وہ پایہ کھی پایا سنا نہیں ہوتا

۲۲  
فرد میں جس کا طہور اور شہوت  
نیشن جو کب میں شہوت و شہوت  
جا کر کوئی نزدیک تو دوری میں  
مردی کبابین کیا کہ مزاج اسکا نہ ہو

۲۳  
پیا سے نہ ہو گے جو تھیں عشق دل کے  
ای بارہ کوشاقتے گلفام علی ہے

۲۴  
کرتج میں علی دریاوت جو  
جام میں نہیں ہی بی بی بی بی  
میں شہر کے مالک ہیں قلم میں  
جاری کیا خالق نواسے بر

۲۵  
یاں آنکھ لیتے جو کہ سید ازلی ہیں  
یا کی ہیں عذر احسین ابن علی ہیں

۲۶  
جلد میں جہاں میں شہوت  
تے میں میں سب میں شہوت  
لوگوں کا صلوہ ہے ان کو گونجے جالی  
مجلس گھوڑن یہ جلا جالی

۲۷  
مجھے ہیں جو غم گین تو جا کر کراؤ گھنٹا  
رومانوں سے اب موتوں کی بھر کے گھنٹا



<p>۱۲۲ جانکاہ یہ لو جو جنت و دوزخ آج رہ گئے اک درد و دوا میں ہو لایا جس کو پہنچتی کوئی شادی کو صلہ سیاہ پودان زخم غم لبر و زہر</p>	<p>۱۲۳ ہم کو تو دین کی بی بی کھا کر دیکھو سافر ہو باہم تھا وہ صفر ہو چکا تھا وہ قوم وہ اس وقت میں ناگاہ ہو چلا</p>	<p>۱۲۴ پیدا ہوئے غیبی بڑے اکثر پیدا ہوئے غیبی بڑے اکثر پیدا ہوئے غیبی بڑے اکثر پیدا ہوئے غیبی بڑے اکثر</p>
<p>آپس میں آج کو بھی حسرت ہو جاگی مجلس میں چلو اتھ شہد اک</p>	<p>شام شب غربت جو بیابان میں آئی اس وقت سے ماتم کی صدا کا نہیں آئی</p>	<p>پیدا ہو گیا اور غم ہوا اٹکا دنیا میں اسی روز سے ماتم ہوا اٹکا</p>
<p>۱۲۵ کے چاروں طرف غم کے چاروں طرف غم کے چاروں طرف غم کے چاروں طرف غم</p>	<p>۱۲۶ تھا شور کہ قتل کیا گیا تھا شور کہ قتل کیا گیا تھا شور کہ قتل کیا گیا تھا شور کہ قتل کیا گیا</p>	<p>۱۲۷ اور دیکھو زمرے میں اور دیکھو زمرے میں اور دیکھو زمرے میں اور دیکھو زمرے میں</p>
<p>انسان ہو تم ان میں نہ نہ کیوں گے جن رہے ہیں یہ سبط رسول عربی</p>	<p>ہے یہ تم جان یہ عیبی نفسی ہے یہ وہ تراجم وہ مابین فرسوی</p>	<p>کرنے کو سب کو نہ ہو جوتیہ ہو پشیم جب وہی قتل ان آپ بھی روئے پشیم</p>
<p>۱۲۸ اک روئے دیکھو ہر سطر اک روئے دیکھو ہر سطر اک روئے دیکھو ہر سطر اک روئے دیکھو ہر سطر</p>	<p>۱۲۹ اس وقت دل فاطمہ کے اس وقت دل فاطمہ کے اس وقت دل فاطمہ کے اس وقت دل فاطمہ کے</p>	<p>۱۳۰ حق یہ کہ خالی نہیں ہوئی حق یہ کہ خالی نہیں ہوئی حق یہ کہ خالی نہیں ہوئی حق یہ کہ خالی نہیں ہوئی</p>
<p>حیرت ہوئی غا ہر رخ درویش غنی وہ سرخ زیادہ تھا عتیق یمنی سے</p>	<p>کھر چل گیا یہ آگ لگی دارمحن میں فریاد کہ زنی کے بندے ہاتھ رس میں</p>	<p>یہ اٹک کسی آنکھ سے رکتے نہیں دیکھا کس سینے کو اس آگ سے پھلتے نہیں دیکھا</p>

<p>۱۳۱ کھا تھا یہ سپین ہونے پر چھوٹا گردن ہوا تھا خوشی پر ہر ہوا خاقانہ خالص سفید اور صفا جسبکہ ہوا ازج محمد کا دوسرا</p> <p>ہلنے لگے افلاک اڑی خاک زمین مین نرغ ہوا خون گلو سے شہر دین</p>	<p>۱۳۲ دسیان آباد قافلہ میں خلیق ناحق کیا خون درینچو بیرون اتر ہوا دقت چین نظر میں بازی رہا خوشی را جین</p> <p>جبتک کہ فنا یہ فلک پیر نہوگا نیمان کبھی خون شدہ دلگیر نہوگا</p>	<p>۱۳۳ کشتون کبھی یاد انصار پرورد پیشو کبھی بیت ناجا پرورد کھانہ کبھی جہم جہم کے روئے نہم کبھی جہم جہم کے روئے</p> <p>کہ جھک کو پسر کے ترن صد پاش کو کھا دکھا گئے گرد و نکو گئے لاش کو دکھا</p>
<p>۱۳۴ سرخ پتھری کی جو گرد و نشیب سود خرمی نامہ و خباب زریا کمال کیا صبر کج حضرت کیا نہن اڑے گرد و نشیب</p> <p>مرت تک اسی رنگ سے معلوم ہوگی پھر ہو گئی معدوم یہ قدر کج خدا کی</p>	<p>۱۳۵ اب دقت قتل کا نشیب کر غم کھینچو نہ مرقم ہر ایک شہر تینوں کج جب چین جہم جہم سادات کج جن کو نہ چین</p> <p>انبار تھا لاشون کا عجیب کھیت سرد چین فاطمہ خاموش کھڑ تھا</p>	<p>۱۳۶ نہانی وہ تہائی کہ خالق کو کھا اندوہہ اندوہہ کہ بولے کج جہم پیاں کج کہ دیکھے تو جہم کج یون ایسی کہ کو کج جہم کج</p> <p>وہ دھوپ پڑے جہم پھر شام ہو سکوا نکلے کوئی ساکے سے تو سر سام ہو سکوا</p>
<p>۱۳۷ قبیل ہوا شہنشاہ قتل بابا ہوتی پھر عالم کا نین دنیا رہا فلک پیر بے شکوئی کج بیدار ہوئی پھر غم</p> <p>پچھلا ہمیں دل اس کا کبھی درستی یکٹی پیر و دیا بوس اور سبطی</p>	<p>۱۳۸ کھینچے کبھی شہنشاہ قتل معلوم کج چین کج کج کج خدا کج کج کج کج کج کج ارٹ کج کج کج کج کج کج</p> <p>خون تھا کبھی کھنکھن کبھی جھٹ جھٹ لشکر تھا نہ بھائی نہ بھتیجے نہ کپڑ</p>	<p>۱۳۹ غارت وہ کج شہنشاہ قتل کشت وہ سہاروی یاد وہ کج اس کج کج کج کج کج کج اس کج کج کج کج کج کج</p> <p>حق یہ کہ اس صبر و رضا کو ہی سکوا خالق جسے خیر سے دلاور کا جگر سکوا</p>





<p>۱۰۰          ہونے سے پہلے تھوڑا سا          کوئی بھی سب کوئی          پہلے سے کہیں نہ آئے          پہلے سے کہیں نہ آئے</p>	<p>۱۰۱          پہلے سے کہیں نہ آئے          پہلے سے کہیں نہ آئے          پہلے سے کہیں نہ آئے          پہلے سے کہیں نہ آئے</p>	<p>۱۰۲          پہلے سے کہیں نہ آئے          پہلے سے کہیں نہ آئے          پہلے سے کہیں نہ آئے          پہلے سے کہیں نہ آئے</p>
<p>۱۰۳          جنت کی طرف ساتھ لے کر          جاتے ہو تو زینب کو کفن کے          دروازے پر</p>	<p>۱۰۴          دھونڈھون گھین کو کرکے          کس گھین ہو مہمان کہ آنا نہیں</p>	<p>۱۰۵          بالو تو انھیں دی چلی دل بند کا          اب آپ اسے دیتے ہیں فرزند کا</p>
<p>۱۰۶          جنت کی طرف ساتھ لے کر          جاتے ہو تو زینب کو کفن کے          دروازے پر</p>	<p>۱۰۷          امان نہ ملے تو جان کر          ناشاد کر لال بران کر لال</p>	<p>۱۰۸          فرزند کا ہر طرف کرنا          اور فرزند کا ہر طرف کرنا</p>
<p>۱۰۹          صورت یہ نہ دیکھ کر          اب انکو دنیا میں کمان</p>	<p>۱۱۰          بیدم ہو یوں خاک پہ نادر          جس طرح کہ شکل میں</p>	<p>۱۱۱          تصویر کہ چھپ گئی          ہم باز سے کر دیکھتے ہیں</p>
<p>۱۱۲          جنت کی طرف ساتھ لے کر          جاتے ہو تو زینب کو کفن کے          دروازے پر</p>	<p>۱۱۳          جنت کی طرف ساتھ لے کر          جاتے ہو تو زینب کو کفن کے          دروازے پر</p>	<p>۱۱۴          جنت کی طرف ساتھ لے کر          جاتے ہو تو زینب کو کفن کے          دروازے پر</p>
<p>۱۱۵          روز مارو گلو اشکو سے          چہرہ پر ردا ڈال کے</p>	<p>۱۱۶          روئے تو کلیہ سے گھالیچہ          ڈھانکی ہوئی گردن نہ کھا</p>	<p>۱۱۷          دن بھر تو مسافر پر صیبت          جیسے ہوئی منزل تو چہ آرام کی</p>



<p>۱۷۱ مرد و ست غم سے صاف اکبر ہی بنا کر تو اور تیری فریادیں گانہ و ناز نہ بھائی خستہ کرد باور بوسہ چین</p>	<p>۱۷۲ خفتہ کی یاد نہ کرے کس کو کیا کیا ہو اور نہ کس کی یاد نہ جوش خفا حوت زبا پر نہیں چھین چھین ہی ناز ہی</p>	<p>۱۷۳ فرما کہ قدم سے اٹھایا فرما کہ کیا تو تھک گیا بار بار ہی قسمت ہر اک سے اٹھایا پہنچے اویسے کو نیستی سے اٹھایا</p>
<p>مشتاق ہیں مرنے کے اب کدم پہنچینگے بے اکبر نہ دے سے ہم نہ جھینگے</p>	<p>صابر رہو گر غم سے طبع بھی لہو ہو جس میں کی بٹی ہیں یہ تم اُسکی ہو</p>	<p>فرمایا کہ ماتم میں ہر اک خاک بستر ای جان پر کچھ تھیں گھر کی بھی بستر</p>
<p>۱۷۴ ابن کرے باغ و نور میں کلام دشمن سے تلوار سے نیک کلام بیاپن سے کہ یہ چلائی وہ پیغم نہ خفا بلکہ پر کلام</p>	<p>۱۷۵ میت جو چور در ہو کس کا چادر جو چھینے ہونے لگنا بازو میں بندھیں جو کتنا ہو کتنا سویا جو ہے اس جو کتنا ہو کتنا</p>	<p>۱۷۶ خفتہ میں دل سے اب کلام فجائی تو اور ہے بوسہ کلام تک پہ آفتا نہیں کلام تک پہ آفتا نہیں کلام</p>
<p>بہتر ہو کر کمال جو ہم سے کہ جا اُس وقت جو موت کے تو پرہ مار رہا</p>	<p>زندانیں بھی کچھ شکوہ بیدار نہ کیو خالق سے کہی ظلم کی فریاد نہ کیو</p>	<p>کلو گے کڑی دھوپ میں چھان نہ کیو کاٹو گے سفر سوچے ہو یا تو نہ کیو</p>
<p>۱۷۷ اچھو چھو ڈالو کی بارگاہ شاد شہر سے باب میں چھو چھو شاد سنگ کا ہے دھانچوں جو اچھو چھو شاد بازو میں سن بازو میں سن</p>	<p>۱۷۸ خفا غم غم میں گزرا کلام حالت اسے بجا وہ جو کل کا پہنچے ہو زنجیر اور طوق گزرا پہنچے ہو کلام کا قافلہ سارا</p>	<p>۱۷۹ جاننے کہا صفت اور غم کی تک پہ کیا کہ آگ میں غم کی کہ درد و غم کی وہ عدم کا سفر تو قافلہ کی وہ عدم کا سفر</p>
<p>بیمار کو لیکر کدھر اس بن میں رہو دزلت خوش رہتا کیا اس کے گھر</p>	<p>وہ صاحب آزار سیسا زمان ہے بانو وہ مرے بعد نام دو جان ہے</p>	<p>بہنگام درد صاحب آزار ہو ہم افسوس محبت قت میں بیمار ہو ہم</p>

<p>بے صبر و اکرال عبد الصبور جہنم جاوے بنی ردا صبور بچوں چننا پو خطا صبور نہ نہ جہنم جاوے بنی ردا صبور</p>	<p>بے صبر و اکرال عبد الصبور جہنم جاوے بنی ردا صبور بچوں چننا پو خطا صبور نہ نہ جہنم جاوے بنی ردا صبور</p>	<p>بے صبر و اکرال عبد الصبور جہنم جاوے بنی ردا صبور بچوں چننا پو خطا صبور نہ نہ جہنم جاوے بنی ردا صبور</p>
<p>بیماری کے عالم میں یہ عالم نظر آیا جب آنکھ کھلی سانسے ماتم نظر آیا</p>	<p>بیماری کے عالم میں یہ عالم نظر آیا جب آنکھ کھلی سانسے ماتم نظر آیا</p>	<p>بیماری کے عالم میں یہ عالم نظر آیا جب آنکھ کھلی سانسے ماتم نظر آیا</p>
<p>لغزبان ہر اک چرخ شہنشاہ حضرت نے اٹھا کر پوچھنا</p>	<p>لغزبان ہر اک چرخ شہنشاہ حضرت نے اٹھا کر پوچھنا</p>	<p>لغزبان ہر اک چرخ شہنشاہ حضرت نے اٹھا کر پوچھنا</p>
<p>اسطرح کی بھی بے خبری ہو نہ کیو ہر سادیا اٹھ کر نہ بہن کو نہ چچی کو</p>	<p>اسطرح کی بھی بے خبری ہو نہ کیو ہر سادیا اٹھ کر نہ بہن کو نہ چچی کو</p>	<p>اسطرح کی بھی بے خبری ہو نہ کیو ہر سادیا اٹھ کر نہ بہن کو نہ چچی کو</p>
<p>حضرت کہا اس میں نہ تھی عاجز نہ حضرت ہو جب وہی</p>	<p>حضرت کہا اس میں نہ تھی عاجز نہ حضرت ہو جب وہی</p>	<p>حضرت کہا اس میں نہ تھی عاجز نہ حضرت ہو جب وہی</p>
<p>اقتضاد سے بچے اسے جیسا تو نہ ہوتا ہے حضرت پر کینہ</p>	<p>اقتضاد سے بچے اسے جیسا تو نہ ہوتا ہے حضرت پر کینہ</p>	<p>اقتضاد سے بچے اسے جیسا تو نہ ہوتا ہے حضرت پر کینہ</p>
<p>آفت کیچو نہ گر آگ سے برباد کیچو لازم ہے تمہیں صبر کہ صابر کے سپر</p>	<p>آفت کیچو نہ گر آگ سے برباد کیچو لازم ہے تمہیں صبر کہ صابر کے سپر</p>	<p>آفت کیچو نہ گر آگ سے برباد کیچو لازم ہے تمہیں صبر کہ صابر کے سپر</p>

<p>۱۰۰ کشتن کا جانی سوار کی دین صوابی کا تھا خدا کا عقوبت بھی گڑ کے کو ہوا اور اس کی دوستی کی گشت کی گشتی نہیں</p>	<p>۱۰۱ نیکو شہر میں جاکر کین راش ہوا اس کی دین کا دریا خوشی کے لیے کین کا صفی کیا بلین خان ہوا جسے کہتا ہوا بلین</p>	<p>۱۰۲ سب بیسیان ہوا ہونے کو سب بیسیان ہوا ہونے کو سب بیسیان ہوا ہونے کو سب بیسیان ہوا ہونے کو</p>
<p>۱۰۳ کہ یان بھی وان وقت سوار کی نظر آیا اڑتا ہوا شاہین شکاری نظر آیا</p>	<p>۱۰۴ پر کھول دیے قدیموں سرور دین چمڑ کا ٹوکیا خضر نے اشکوں سے دین</p>	<p>۱۰۵ سرکار سبط شہ لولاک کا پردا اونچی ہوا بیت الشرف پاک پردا</p>
<p>۱۰۶ چراغ کی شمع کی شمع کی شمع یونان کے درختوں کی شمع کی شمع چمڑ کا ٹوکیا خضر نے اشکوں سے دین چمڑ کا ٹوکیا خضر نے اشکوں سے دین</p>	<p>۱۰۷ دریا پر دھڑکے آواز کی دھڑکے تھوڑے سے لڑنے کو بھی نظر آئی جاکر پری اون ہوا ہوا ہوا ہوا</p>	<p>۱۰۸ اسے خانہ جادو تر علم کا ان کی ساقوت پر دراز دکھا اسے برسیان کے دراز دکھا اسے برسیان کے دراز دکھا</p>
<p>۱۰۹ پڑا رہا سب دشت سباحت میں خوشیدار لڑتا ہی جہالت سے مہین کی</p>	<p>۱۱۰ بچھڑا وہ سلیکمان جہان الموم پر لوزر ہوا خانہ زین اس کے قدم</p>	<p>۱۱۱ بالا ہوا تیرا حسن حسینان چمڑ کے مشتاق ہیں سب جلد کل پر وہ دل</p>
<p>۱۱۲ اس کا اشارہ چمڑ کے اس کا اشارہ چمڑ کے اس کا اشارہ چمڑ کے اس کا اشارہ چمڑ کے</p>	<p>۱۱۳ نور دوجان میں نور دوجان نور دوجان میں نور دوجان نور دوجان میں نور دوجان نور دوجان میں نور دوجان</p>	<p>۱۱۴ نور دوجان میں نور دوجان نور دوجان میں نور دوجان نور دوجان میں نور دوجان نور دوجان میں نور دوجان</p>
<p>۱۱۵ سہ بارہ سے تیغوں کی فزوں کا تھا ہوا تلوار و نمین دیکھے تو کوئی کاٹ ہوا</p>	<p>۱۱۶ ساتھ اس کے کبھی سایہ کو رہتے نہیں دریا کو بھی اس در سے بہتے نہیں دیکھا</p>	<p>۱۱۷ و کھلا چین قدرت باری کا مرقع مان کھینچ شہ دین کی سواری کا مرقع</p>

۱۰۰  
کشتن کا جانی سوار کی دین  
صوابی کا تھا خدا کا  
عقوبت بھی گڑ کے کو ہوا اور اس کی  
دوستی کی گشت کی گشتی نہیں

۱۰۱  
نیکو شہر میں جاکر کین  
راش ہوا اس کی دین کا دریا  
خوشی کے لیے کین کا صفی کیا بلین  
خان ہوا جسے کہتا ہوا بلین

۱۰۲  
سب بیسیان ہوا ہونے کو  
سب بیسیان ہوا ہونے کو  
سب بیسیان ہوا ہونے کو  
سب بیسیان ہوا ہونے کو

۱۰۳  
کہ یان بھی وان وقت سوار کی نظر آیا  
اڑتا ہوا شاہین شکاری نظر آیا

۱۰۴  
پر کھول دیے قدیموں سرور دین  
چمڑ کا ٹوکیا خضر نے اشکوں سے دین

۱۰۵  
سرکار سبط شہ لولاک کا پردا  
اونچی ہوا بیت الشرف پاک پردا

۱۰۶  
چراغ کی شمع کی شمع کی شمع  
یونان کے درختوں کی شمع کی شمع  
چمڑ کا ٹوکیا خضر نے اشکوں سے دین  
چمڑ کا ٹوکیا خضر نے اشکوں سے دین

۱۰۷  
دریا پر دھڑکے آواز کی دھڑکے  
تھوڑے سے لڑنے کو بھی نظر آئی  
جاکر پری اون ہوا ہوا ہوا ہوا

۱۰۸  
اسے خانہ جادو تر علم کا  
ان کی ساقوت پر دراز دکھا  
اسے برسیان کے دراز دکھا  
اسے برسیان کے دراز دکھا

۱۰۹  
پڑا رہا سب دشت سباحت میں  
خوشیدار لڑتا ہی جہالت سے مہین کی

۱۱۰  
بچھڑا وہ سلیکمان جہان الموم  
پر لوزر ہوا خانہ زین اس کے قدم

۱۱۱  
بالا ہوا تیرا حسن حسینان چمڑ کے  
مشتاق ہیں سب جلد کل پر وہ دل

۱۱۲  
اس کا اشارہ چمڑ کے  
اس کا اشارہ چمڑ کے  
اس کا اشارہ چمڑ کے  
اس کا اشارہ چمڑ کے

۱۱۳  
نور دوجان میں نور دوجان  
نور دوجان میں نور دوجان  
نور دوجان میں نور دوجان  
نور دوجان میں نور دوجان

۱۱۴  
نور دوجان میں نور دوجان  
نور دوجان میں نور دوجان  
نور دوجان میں نور دوجان  
نور دوجان میں نور دوجان

۱۱۵  
سہ بارہ سے تیغوں کی فزوں کا تھا ہوا  
تلوار و نمین دیکھے تو کوئی کاٹ ہوا

۱۱۶  
ساتھ اس کے کبھی سایہ کو رہتے نہیں  
دریا کو بھی اس در سے بہتے نہیں دیکھا

۱۱۷  
و کھلا چین قدرت باری کا مرقع  
مان کھینچ شہ دین کی سواری کا مرقع



<p>سہ ماہی کی طرح بن کر رہا نہ گویا نہ گویا نہ گویا رک رہا نہ گویا نہ گویا نہ گویا نہ گویا نہ گویا</p>	<p>سہ ماہی کی طرح بن کر رہا نہ گویا نہ گویا نہ گویا رک رہا نہ گویا نہ گویا نہ گویا نہ گویا نہ گویا</p>	<p>سہ ماہی کی طرح بن کر رہا نہ گویا نہ گویا نہ گویا رک رہا نہ گویا نہ گویا نہ گویا نہ گویا نہ گویا</p>
<p>ہم وہ ہیں جب کہیت ہیں گر پڑیں یتیموں کو چہا جاتے ہیں دانتوں کے</p>	<p>الٹا ورق ایک اکھیں صفیں بھل کا جب آئی قلم پھر گیا چہرہ نہ اجل کا</p>	<p>روگنا نہ گیا شیر الٹی کے سپر کو تلواروں کو منہ پھر گئے دم پھرین ادا کو</p>
<p>دل سے اچھٹ نکلتا ہے اب نہیں بیا بیا اس کا ہے اب نہیں</p>	<p>دل سے اچھٹ نکلتا ہے اب نہیں بیا بیا اس کا ہے اب نہیں</p>	<p>دل سے اچھٹ نکلتا ہے اب نہیں بیا بیا اس کا ہے اب نہیں</p>
<p>اس غلام کی اکرم میں نہرا دیتا ہوں کو جلوہ حق و باطل کا دکھا دیتا ہوں تم</p>	<p>طواریں یہ گھاٹ کو پہر نظر آئے اڑتے ہو علموں کے پہرے نظر آئے</p>	<p>غصے میں جسے کھا گئی لب چاٹ گئی دم لیکے لہو کی گے گلا گلاٹ کی گئی</p>
<p>اس تخیل کو نہ گویا نہ گویا ان باتوں سے جو نہ گویا نہ گویا</p>	<p>نہ گویا نہ گویا نہ گویا نہ گویا نہ گویا نہ گویا</p>	<p>نہ گویا نہ گویا نہ گویا نہ گویا نہ گویا نہ گویا</p>
<p>یہ بیخ بلاتوش ہے کھا جائے گی ٹکڑے خبر کی خبر نہ رہیں آجائے گی ٹکڑے</p>	<p>فرق آگیا سننے سے عند ذی ٹکڑے ہر تہ کا ہو چھپنے لگا ڈر کر گوشت</p>	<p>دور خ کی طرف بھاگتی تھی روح نکلتے کشر کوئی پتا ہو طمانچہ سے اہل</p>



<p>۱۱۷ کسی شامی نے سیر کو جو شیر کے پاس سے اتر کر کھینچ لیا کیا جانے کو بیان خود پہنچ کر دوہرے ہو اس کا نہ سہرا</p>	<p>۱۱۸ کیا بات کہ کر دیر کر گیا ہر وارے دم کی تھی سبھی کی دعا وہ سب سے کی حق زو حیدر کو وہ سب سے جس میں تھی تو سب سے</p>	<p>۱۱۹ قربان تری شان کے یا سب سے غصہ میں وہ کھلے ہو دو پہر کچھ تر تلو اس کے چلے ہی کچھ تر تلو اس کے چلے ہی</p>
<p>۱۲۰ گرمی سے لوتن کا جلا دیتی تھی شیر کیا دم تھا کہ لوہے کو گلا دیتی تھی شیر</p>	<p>۱۲۱ اسکی صفین قاف گنا قاف ہوئی صفین کی دم بھر میں صفین صاف ہوئی</p>	<p>۱۲۲ پتلی کو طغریاب ہر اک باب میں دیکھا یلکون نے چھپکنا نہ کبھی خواب میں دیکھا</p>
<p>۱۲۳ سوزان قوسیان صفت گجگ وہ شعلہ ترش تھی بکاہ شکر بجینے کی بنا پتے تو تھے یاد جانتے تو تھے یاد</p>	<p>۱۲۴ جو بڑا ہے جو بڑا ہے جو بڑا ہے جو بڑا ہے جو بڑا ہے جو بڑا ہے جو بڑا ہے جو بڑا ہے</p>	<p>۱۲۵ وہ غلط میں خورشید سارو تخت النکاح آئینہ متاب کا بال بگ بگ گل تر سے نکالتی دہلا گر کہ دن وہ کہ سا پچھلے</p>
<p>۱۲۶ کس غول میں شمسیر جہاں سوز نہیں جس کھیت میں تو سن تھانے کالی بھی</p>	<p>۱۲۷ دو باوہ مسافر جو قرین گھاٹ کر ویانی وہ کہ اتر تو گلا کاٹ کے اتر</p>	<p>۱۲۸ بازو کی ضیا نہر کے تنویر سے پوچھو اُس باتھ کے جو ہر اُسی شیر سے پوچھو</p>
<p>۱۲۹ بنیا میں جو بان جو شیر نہیں اوصاف میں سبب اہم دو جا نقذہ کہ در بند کے اسن الون نقذہ کہ در بند کے اسن الون</p>	<p>۱۳۰ تجربہ نہیں فکر لہو کی کیم جرات کی کیم ہے جرات کی کیم اثر کے کیم ہے جرات کی کیم اثر کے کیم ہے جرات کی کیم</p>	<p>۱۳۱ سینہ وہ کہ لڑنے میں اتر کر تجربہ کا کیم ہے جرات کی کیم اثر کے کیم ہے جرات کی کیم اثر کے کیم ہے جرات کی کیم</p>
<p>۱۳۲ چہرہ پہ تمہیں بھی پرے نہیں لکھا لاکھوں میں جوابہ اُس کا کوئی دھڑکا</p>	<p>۱۳۳ یوں کہتا ہے جو ہر کیم شمسیر خدا یا باتھ ہے شمسیر کا یا شیر خدا</p>	<p>۱۳۴ سید میں بہادر میں ولی ابن لی رحمت میں محمد میں شجاعت میں علی</p>

۱۱۷  
لا سب سے  
ذوالفقار



<p>۱۴۱۱ھ وہ صاحب دین کا نظریہ تھا کہ جس کی پستی ہوگی وہ فقروں میں رہے وہ کسی کی پستی ہوگی منہا سب کا صنف ہے وہم کر کے منہا سب کا صنف ہے وہم کر کے</p>	<p>۱۴۱۱ھ نعل خاک الیہ کوئی دیکھتا ہے اس کی پستی کہ ہمارا دوست ہے چار آنہ دوسری دیکھتا ہے سوار کیا دار ہے تو سن</p>	<p>۱۴۱۱ھ اسی تھیں شہر و سر زمین نصرت تو دکھائی دینا بہت جہ میں بار بار دھڑکتا ہے نصرت تو دکھائی دینا بہت</p>
<p>۱۴۱۱ھ سن بڑے ہیں جس سے یہ وہ آشوب جان کبھی ہے اہل بھی کہ عجب کف جان</p>	<p>۱۴۱۱ھ مقتل کی زمین خوان گارگ اور گارگ دو دونوں کو یہ اک ازمین رنگ لگی</p>	<p>۱۴۱۱ھ لڑنے میں اندھیرا ہے گے اور گے خورشید میں تارے ہیں سحر فروغ</p>
<p>۱۴۱۱ھ دل میں عشق کے شمع ہیں افسوس اندیش کی زبان ہوئی دینے کی جہت میں نہا کی ہوئی کرب میں بی بی بچا کی ہوئی</p>	<p>۱۴۱۱ھ فرمان تو اسے مارا اسے تو بچا سب جہت میں نہا کی ہوئی بانجی تھا گیسو نہا کی ہوئی بی بی بچا کی ہوئی</p>	<p>۱۴۱۱ھ اس میں کی جہت میں نہا کی ہوئی دل میں عشق کے شمع ہیں گرد و غبار میں نہا کی ہوئی کرب میں بی بی بچا کی ہوئی</p>
<p>۱۴۱۱ھ اگر دھوے تنہا سر سے تھے زمین کسے بھی تڑپتے نظر آتے تھے زمین</p>	<p>۱۴۱۱ھ چلوں میں کشتی تھی کماندار بھین تلوار سے اک لک شجر تیر بھی قلم تھا</p>	<p>۱۴۱۱ھ دوسن کو نہ چھوڑے یہ سپاہی چلن کچھ ایک طریقہ نہیں ہو شک کے چلن</p>
<p>۱۴۱۱ھ بہت تھکا دیا تھی بہت تھکا دیا نہا کی ہوئی نہا کی ہوئی نہا کی ہوئی نہا کی ہوئی نہا کی ہوئی نہا کی ہوئی</p>	<p>۱۴۱۱ھ نہا کی ہوئی نہا کی ہوئی نہا کی ہوئی نہا کی ہوئی نہا کی ہوئی نہا کی ہوئی نہا کی ہوئی نہا کی ہوئی</p>	<p>۱۴۱۱ھ بہت تھکا دیا تھی بہت تھکا دیا نہا کی ہوئی نہا کی ہوئی نہا کی ہوئی نہا کی ہوئی نہا کی ہوئی نہا کی ہوئی</p>
<p>۱۴۱۱ھ سب فوج کے پرستہ تہائی میں تہائی خبر مانے نہا کی ہوئی نہا کی ہوئی</p>	<p>۱۴۱۱ھ نہا کی ہوئی نہا کی ہوئی نہا کی ہوئی نہا کی ہوئی نہا کی ہوئی نہا کی ہوئی نہا کی ہوئی نہا کی ہوئی</p>	<p>۱۴۱۱ھ اک شہر تھا اس اد پر ہول کی آفت تھی کہ مرد و بھی رزتے تھے زمین</p>

<p>۱۱۱          افسوس ہی جی جی ہزار ہا لوگوں کا ہے          تلو اور دینے پر سے چلے جاؤ پھرتے          اپنے بھائی کی موت نہ دیکھ سکتے          بددعا نہ ہو گا جو پر سے لے لے لے لے</p>	<p>۱۱۲          کو اچانک سے نو دھار لکین سے          ہاتھ اڑنے سے نہ کھوئے گئے          بان تین بان تین دھار سے          افتادہ کہیں کہیں پیر کی تیار</p>	<p>۱۱۳          تیرے بیٹے جان الی الی کی          گوشت زردن ہی ہو جو ہم چھپا          جو دار چینی حال سے سنبھلے          بیٹھی زندہ مچا کر آج پیر</p>
<p>۱۱۴          پر یاد رہے وقت زرد گشت نہ چھینا          بان شرطی سے کہ پس پشت چھینا</p>	<p>۱۱۵          یاد اس میں تن جو رہے بیدار و نکسے          گھوڑوں کے قدم پھرتے تھو کا گھوڑے</p>	<p>۱۱۶          چار ایندھا لک تھا کہ چھاں مری چھینا          دھڑکا ہے کہ کچھ جانے سید کی نہ بن</p>
<p>۱۱۷          تیرے جوئے تھوڑا سا چھینا          سنگین بگڑاں یا تیار کر          کر لوئی زرد کو جی وہ کھا جانے          سچے از سچا سچے جی کہ ہم</p>	<p>۱۱۸          وہ تھیں کیلین وہ سیم و سکار          گویا نہ چاند اور سپہ شہار          نیابو فلک بر کوٹھ جو آسے          طاووس جیست میں تلاطم نہ چکا</p>	<p>۱۱۹          وہ زرد و کا شورہ کتھو چھینا          کتھو تھے دنیا سے بس کچھ چھینا          جزار کا فراسید کا کتھو چھینا          وہ دھو دھو دھو دھو دھو دھو دھو</p>
<p>۱۲۰          بن کے چلی جب تو شجر کٹ گئے بن          تن کے جدھر آگنی شیشہ ہو تن کے</p>	<p>۱۲۱          شہباز کا اڑنا ہے گا در نہیں اڑا          اڑتا ہے پرانا کوئی بے پر نہیں اڑا</p>	<p>۱۲۲          بازار اجل گرم ہے میدان عاگرم          دن گرم زمین گرم ہو گرم ہو گرم</p>
<p>۱۲۳          موت تھا کہ تیرے چلنے کی          موت بچاؤ تو موت کی ہو جاوے          کھڑے پکار دھڑکی تو بچاؤ          گھوڑا نہیں پھرتی ہوئی کل کی ہو جاوے</p>	<p>۱۲۴          وہ ستارہ اندازہ چھلک          سیلاب ہو دھوپ میں گرل جھلک          جبار کے وہ آواز ہوئی فوج میں جھلک          رہتا تھا دم اسکا کہ بہت تھلک</p>	<p>۱۲۵          تھا شور کہ شہر افلاک ہو جائے          حملوں کا نشانہ چل کے تھلک چھلک          ہفت کا نشان چل کے تھلک چھلک          تھا چل کا دھڑکا نہ تھلک</p>
<p>۱۲۶          جو تھل ستم میں وہ نہ پھولے نہ چھلینک          نعل اس کے سر وہی نہ پھرت سر پھلینک</p>	<p>۱۲۷          رہتا تھا ملک کر فلک نہ ہو مری کو          شہنشاہ میں عاقل نے آتا ہو پری کو</p>	<p>۱۲۸          بجلی نہ بجلا دے یہ جلا جل کو نظر تھا          چھلکوں نہ آس گ میں مرنے کا دھڑکا</p>

<p>۱۳۱۱          میں احمد علی کو تنہا کر کے چلا گیا          میں قلیہ ایمان کو اس کے پاس          میں احمد علی کو تنہا کر کے چلا گیا          میں قلیہ ایمان کو اس کے پاس</p>	<p>۱۳۱۲          میں احمد علی کو تنہا کر کے چلا گیا          میں قلیہ ایمان کو اس کے پاس          میں احمد علی کو تنہا کر کے چلا گیا          میں قلیہ ایمان کو اس کے پاس</p>	<p>۱۳۱۳          میں احمد علی کو تنہا کر کے چلا گیا          میں قلیہ ایمان کو اس کے پاس          میں احمد علی کو تنہا کر کے چلا گیا          میں قلیہ ایمان کو اس کے پاس</p>
<p>دریا کی طرف پیاس میں آئے نہیں تھے          قیدی نہیں اور پھر مجھے جاس نہیں تھے</p>	<p>مشہور جہان آپ کے نام کا کرم          بس رو کیے تلو ار کا ب ہو نو نویدم</p>	<p>جھپکی نہ پلکے ان کہ یہ پتلی میں رانی          گلی ہوئی آنکھ اس کی سنان پر نظر آئی</p>
<p>۱۳۱۴          میں احمد علی کو تنہا کر کے چلا گیا          میں قلیہ ایمان کو اس کے پاس          میں احمد علی کو تنہا کر کے چلا گیا          میں قلیہ ایمان کو اس کے پاس</p>	<p>۱۳۱۵          میں احمد علی کو تنہا کر کے چلا گیا          میں قلیہ ایمان کو اس کے پاس          میں احمد علی کو تنہا کر کے چلا گیا          میں قلیہ ایمان کو اس کے پاس</p>	<p>۱۳۱۶          میں احمد علی کو تنہا کر کے چلا گیا          میں قلیہ ایمان کو اس کے پاس          میں احمد علی کو تنہا کر کے چلا گیا          میں قلیہ ایمان کو اس کے پاس</p>
<p>تربت نہ ملی روضہ شاہ مدنی میں          لکھی تھی مری موت غریب لطفی میں</p>	<p>جیتے نہ بچے گئے جو رحمت پہ نظر کی +          دیکھی نہیں جاتی جلال بتیغ دوسری</p>	<p>زور اس قدر حق کا تکان شہ دین میں          پٹکا جسے وہ گواہ گرتے ہی میں میں</p>
<p>۱۳۱۷          میں احمد علی کو تنہا کر کے چلا گیا          میں قلیہ ایمان کو اس کے پاس          میں احمد علی کو تنہا کر کے چلا گیا          میں قلیہ ایمان کو اس کے پاس</p>	<p>۱۳۱۸          میں احمد علی کو تنہا کر کے چلا گیا          میں قلیہ ایمان کو اس کے پاس          میں احمد علی کو تنہا کر کے چلا گیا          میں قلیہ ایمان کو اس کے پاس</p>	<p>۱۳۱۹          میں احمد علی کو تنہا کر کے چلا گیا          میں قلیہ ایمان کو اس کے پاس          میں احمد علی کو تنہا کر کے چلا گیا          میں قلیہ ایمان کو اس کے پاس</p>
<p>کھویا ہو تھیں دین سے دنیا طلبی نے          کاٹو اسے جس خلق کو چوہا ہے نبی نے</p>	<p>رؤ کے مجھے کیا منہ پسر سعدی کا          جد کس کا ہے یہ واسطہ تم دیو جیو کا</p>	<p>نامی جو دلا در تھے جگر ہل گئے          سب خاک میں اقبال و حشر مل گئے</p>

<p>۱۲۱۵          جنتی بون تھار ادا          کیند غل و مگر سر تو دون          حسب اختیار و گوشت و شیر          کسے ہون کرے ہون باری</p>	<p>۱۲۱۶          بجز کر و شکر و انون کو بچار          یہ کیا ہے کہ جلتے ہو کیون خوف بار          کسے دینے میں ختم کیا قیابون تھا ہے          سر و شیر و شیر و شیر و شیر</p>	<p>۱۲۱۷          ہر ایک صلیبی کو کیا کو سنجالو          باغیہ خرابیاس کے بارے کو سنجالو          ہاتھوں سے رنج دلا دیکھو سنجالو          ہر ایک کے سر سے ہونے کو سنجالو</p>
<p>۱۲۱۸          بیکسوں کو اراستم و ببر کرونگا          جو منہ سے کہا بدھ کہا صبر کرونگا</p>	<p>۱۲۱۹          اب خوف از دست بیزار ہیں شیر          لڑنے کو نہیں صافق الاقرار ہیں شیر</p>	<p>۱۲۲۰          نہ سے یہ نطوم نکلنے نہیں          بجسے مرا گھوڑے پر سنبھلے نہیں</p>
<p>۱۲۲۱          کو کھدی بیزار سے سنبھالو          خنجر و تیغ سے اس کی بھالو          سنبھالو سنبھالو سنبھالو          سنبھالو سنبھالو سنبھالو</p>	<p>۱۲۲۲          نیشے بنی بدن کی کیا کیا نیشاں          گنگھ گنگھ فاطمہ فاطمہ فاطمہ          گنگھ گنگھ گنگھ گنگھ گنگھ          گنگھ گنگھ گنگھ گنگھ گنگھ</p>	<p>۱۲۲۳          وہ اپنے سب کین ملاک چین          وہ اپنے سب کین ملاک چین          وہ اپنے سب کین ملاک چین          وہ اپنے سب کین ملاک چین</p>
<p>۱۲۲۴          اشہام کو نہ ہر او پیسے ملین          شادی کا مگر علی اکبر سے ملو گین</p>	<p>۱۲۲۵          قابو ہون رہا ہاتھ نہ ادھر کا نہ ادھر          بزر سے ہوا تن مصحف ناطق کر پکا</p>	<p>۱۲۲۶          یہ ظلم و ستم دوش مجھ کے ملین          کیا منہ سے نکالوں گا اگر عرش زمین</p>
<p>۱۲۲۷          کیا کو تیغ کا رول کو چھالو          ہاتھ کے لیے پانی پانی پانی          ہاتھ کے لیے پانی پانی پانی          ہاتھ کے لیے پانی پانی پانی</p>	<p>۱۲۲۸          بچانی جو سب سے زنا زنا زنا          خون نہ کاٹھا اور طبعی تشنہ دانی          ماوارون کو چپکے سے خلیج کو پانی          ہنڈ کر کے ادھر اور ادھر</p>	<p>۱۲۲۹          کس ہاتھ کو نہ پانی کا کھون          کس ہاتھ کو نہ پانی کا کھون          کس ہاتھ کو نہ پانی کا کھون          کس ہاتھ کو نہ پانی کا کھون</p>
<p>۱۲۳۰          مشتاق شہادت ہو سے لشکر کو مصفا          خود جھک گئی تلوار کو ہرنے پر جھکا</p>	<p>۱۲۳۱          گردن پکی دھم کی تاثیر جبین پر          رشتہ بھی سینہ پر بھی دامن میں پر</p>	<p>۱۲۳۲          کیون پینے والوں کو کون کسی زبان          شہید ترستے گئے پانی کو جہان سے</p>

محلہ  
بہارِ کون جہاں نہ پہنچا  
کون جہاں نہ پہنچا  
کون جہاں نہ پہنچا  
کون جہاں نہ پہنچا

افسوس یہاں تھے سب لشکر  
گلاخانہ محمد کے نواسے کو زمین

محلہ  
مولانا سے دوستی  
جہاں سے دوستی  
جہاں سے دوستی  
جہاں سے دوستی

واجب ہے کہ ماتم ترا بر پا کرین مولا  
اس وقت میں رہو گے سوا کیا کرین مولا

محلہ  
کسی کو بھی نہ پہنچا  
کسی کو بھی نہ پہنچا  
کسی کو بھی نہ پہنچا  
کسی کو بھی نہ پہنچا

غربت کا سفر راہ نئی لوگ نے ہیں  
خاصانِ رو ہو کر افسے گئے ہیں

سلام  
جہاں کو گل نہ ہو کی غنایت ہو جا  
دشتِ پُر خار ہو جا  
دشتِ پُر خار ہو جا  
دشتِ پُر خار ہو جا

جہاں کو گل نہ ہو کی غنایت ہو جا  
دشتِ پُر خار ہو جا  
دشتِ پُر خار ہو جا  
دشتِ پُر خار ہو جا

محلہ  
جہاں کو گل نہ ہو کی غنایت ہو جا  
دشتِ پُر خار ہو جا  
دشتِ پُر خار ہو جا  
دشتِ پُر خار ہو جا

جہاں کو گل نہ ہو کی غنایت ہو جا  
دشتِ پُر خار ہو جا  
دشتِ پُر خار ہو جا  
دشتِ پُر خار ہو جا

محلہ  
جہاں کو گل نہ ہو کی غنایت ہو جا  
دشتِ پُر خار ہو جا  
دشتِ پُر خار ہو جا  
دشتِ پُر خار ہو جا

جہاں کو گل نہ ہو کی غنایت ہو جا  
دشتِ پُر خار ہو جا  
دشتِ پُر خار ہو جا  
دشتِ پُر خار ہو جا

محلہ  
کون جہاں نہ پہنچا  
کون جہاں نہ پہنچا  
کون جہاں نہ پہنچا  
کون جہاں نہ پہنچا

کون جہاں نہ پہنچا  
کون جہاں نہ پہنچا  
کون جہاں نہ پہنچا  
کون جہاں نہ پہنچا

محلہ  
کون جہاں نہ پہنچا  
کون جہاں نہ پہنچا  
کون جہاں نہ پہنچا  
کون جہاں نہ پہنچا

کون جہاں نہ پہنچا  
کون جہاں نہ پہنچا  
کون جہاں نہ پہنچا  
کون جہاں نہ پہنچا

محلہ  
کون جہاں نہ پہنچا  
کون جہاں نہ پہنچا  
کون جہاں نہ پہنچا  
کون جہاں نہ پہنچا

کون جہاں نہ پہنچا  
کون جہاں نہ پہنچا  
کون جہاں نہ پہنچا  
کون جہاں نہ پہنچا

<p>سب سنان سرخ و سرخ لاش غفلت سرخ و سرخ رو کھلائی تھی بکریہ تیل کی ہوتی فاطمہ تھی تھی بکریہ تیل کی ہوتی</p>	<p>سب سنان سرخ و سرخ لاش غفلت سرخ و سرخ رو کھلائی تھی بکریہ تیل کی ہوتی فاطمہ تھی تھی بکریہ تیل کی ہوتی</p>	<p>سب سنان سرخ و سرخ لاش غفلت سرخ و سرخ رو کھلائی تھی بکریہ تیل کی ہوتی فاطمہ تھی تھی بکریہ تیل کی ہوتی</p>
<p>کیا ندیوں کا خدا داد نبی زاوی کی کوئی سے حرم پر گھر کی مری بربادی کی</p>	<p>مر سے دم بند جو پانی کی نہیں مانی میر سے پتے کی زبان تھوٹ گئی تھی</p>	<p>مر سے دم بند جو پانی کی نہیں مانی میر سے پتے کی زبان تھوٹ گئی تھی</p>
<p>کھلائی تھی بکریہ تیل کی ہوتی کھلائی تھی بکریہ تیل کی ہوتی</p>	<p>کھلائی تھی بکریہ تیل کی ہوتی کھلائی تھی بکریہ تیل کی ہوتی</p>	<p>کھلائی تھی بکریہ تیل کی ہوتی کھلائی تھی بکریہ تیل کی ہوتی</p>
<p>کھلائی تھی بکریہ تیل کی ہوتی کھلائی تھی بکریہ تیل کی ہوتی</p>	<p>کھلائی تھی بکریہ تیل کی ہوتی کھلائی تھی بکریہ تیل کی ہوتی</p>	<p>کھلائی تھی بکریہ تیل کی ہوتی کھلائی تھی بکریہ تیل کی ہوتی</p>
<p>کھلائی تھی بکریہ تیل کی ہوتی کھلائی تھی بکریہ تیل کی ہوتی</p>	<p>کھلائی تھی بکریہ تیل کی ہوتی کھلائی تھی بکریہ تیل کی ہوتی</p>	<p>کھلائی تھی بکریہ تیل کی ہوتی کھلائی تھی بکریہ تیل کی ہوتی</p>
<p>کھلائی تھی بکریہ تیل کی ہوتی کھلائی تھی بکریہ تیل کی ہوتی</p>	<p>کھلائی تھی بکریہ تیل کی ہوتی کھلائی تھی بکریہ تیل کی ہوتی</p>	<p>کھلائی تھی بکریہ تیل کی ہوتی کھلائی تھی بکریہ تیل کی ہوتی</p>
<p>ریت جم گئی ہو دشت کی ان گھونپہ فاطمہ پیار سے منہ ملتی تھی چہرہ آگھونپہ</p>	<p>ریت جم گئی ہو دشت کی ان گھونپہ فاطمہ پیار سے منہ ملتی تھی چہرہ آگھونپہ</p>	<p>ریت جم گئی ہو دشت کی ان گھونپہ فاطمہ پیار سے منہ ملتی تھی چہرہ آگھونپہ</p>



<p>۱۰۱ شہر شوق و عشق کا گہوارہ سب کوئی تیرا ہی ہے نہیں کوئی تیرا ہی ہے نہیں کوئی تیرا ہی ہے</p>	<p>۱۰۲ دھڑکتا ہوا دل کاشا کا گہوارہ کاشا کا گہوارہ کاشا کا گہوارہ</p>	<p>۱۰۳ نہیں کوئی تیرا ہی ہے نہیں کوئی تیرا ہی ہے نہیں کوئی تیرا ہی ہے نہیں کوئی تیرا ہی ہے</p>
<p>تھا یقین سب کو کہ حق سونہ ڈرنگ کا نام اب کو یقین میں بہن قتل کر گئے غلام</p>	<p>ڈر ہے اب کیا کہ ہوا قتل سپر پھونکد و آتش بیداد سو گھر زہر کا</p>	<p>بھڑنا محروم کی دیکھ کے کھٹ تھا جگر اس صاحب آزاد کا پھٹ تھا</p>
<p>۱۰۴ بائی خاتون عمر سترہ سال عمر سترہ سال عمر سترہ سال</p>	<p>۱۰۵ بیان آری تعین او خدا تر ہے او خدا تر ہے او خدا تر ہے</p>	<p>۱۰۶ کچھ نہ کہتی تھی جس کے جواہر کی جس کے جواہر کی جس کے جواہر کی</p>
<p>حرم شاہ میں کچھ اور کیا باقی ہے سر پر رانڈوں کے اب ایک ایک زدا</p>	<p>اگر پر کی تو تو تین لگاتی ہے سند احمد مختار جلائی ہے</p>	<p>گوشت اڑوں کے لیے خوں زخمی نذر دہلی سنانوں سے کیا کاٹوں</p>
<p>۱۰۷ نہیں کوئی تیرا ہی ہے نہیں کوئی تیرا ہی ہے نہیں کوئی تیرا ہی ہے نہیں کوئی تیرا ہی ہے</p>	<p>۱۰۸ نہیں کوئی تیرا ہی ہے نہیں کوئی تیرا ہی ہے نہیں کوئی تیرا ہی ہے نہیں کوئی تیرا ہی ہے</p>	<p>۱۰۹ نہیں کوئی تیرا ہی ہے نہیں کوئی تیرا ہی ہے نہیں کوئی تیرا ہی ہے نہیں کوئی تیرا ہی ہے</p>
<p>قتل دارت ہوئے دہشت بہن لگا جندار درو کے یہ جلا میں سزا لگا</p>	<p>خوف کا لہو لگے خاک پر گرتی تھیں تمہارے ہونے کے لیے وہ پھرتی تھیں</p>	<p>عمر کتنا تھا کہ زخم اپنہ نہ کھائے کوئی بان خبر در اکل جانے نہ پائے کوئی</p>

<p>۴۱۴          چرخِ جگر کی جگہ پر جگر کی جگہ          چرخِ جگر کی جگہ پر جگر کی جگہ          چرخِ جگر کی جگہ پر جگر کی جگہ</p>	<p>۴۱۵          چرخِ جگر کی جگہ پر جگر کی جگہ          چرخِ جگر کی جگہ پر جگر کی جگہ          چرخِ جگر کی جگہ پر جگر کی جگہ</p>	<p>۴۱۶          چرخِ جگر کی جگہ پر جگر کی جگہ          چرخِ جگر کی جگہ پر جگر کی جگہ          چرخِ جگر کی جگہ پر جگر کی جگہ</p>
<p>۴۱۷          مثل غور شید ہر اک دار و سوزن کا پتی تھی          اسطرح خاک پہ لاش شدہ دیکھ کر پتی تھی</p>	<p>۴۱۸          مالک و وزیر و حجت ہر وہ مجبور نہیں          گر قیامت ابھی آجانی تو کچھ دوش نہیں</p>	<p>۴۱۹          منہ سے بولوں نہ اگر بھائی پر پیار نہ ہو          آتا ہے خدا صبر تھارا تو نہیں</p>
<p>۴۲۰          رشتہ کی رشتہ کی رشتہ کی رشتہ          رشتہ کی رشتہ کی رشتہ کی رشتہ          رشتہ کی رشتہ کی رشتہ کی رشتہ</p>	<p>۴۲۱          سب طرح کا جین نقد کر آج          سب طرح کا جین نقد کر آج</p>	<p>۴۲۲          غم نہ کھاؤ جو درد الیکے شہنشاہ          غم نہ کھاؤ جو درد الیکے شہنشاہ</p>
<p>۴۲۳          غضب حق کھان بچکے نکل جاوے          آہ گرا ایک کر فنی میں تو جل جاوے</p>	<p>۴۲۴          سخن شکوہ کبھی لب پہ نہیں آنے کا          دھیان یاں اُٹھتے عاصی ہو پختہ نکلا</p>	<p>۴۲۵          ہے ستم ستم کو خالق سے بنایا ہو          نہ راقم کو میسر ہے نہ سبایا ہو</p>
<p>۴۲۶          چھوڑ دو گوشت چادر کو سب پر نہیں          چھوڑ دو گوشت چادر کو سب پر نہیں</p>	<p>۴۲۷          چھوڑ دو گوشت چادر کو سب پر نہیں          چھوڑ دو گوشت چادر کو سب پر نہیں</p>	<p>۴۲۸          جب تک خلق شعلہ کی آتی ہے          جب تک خلق شعلہ کی آتی ہے</p>
<p>۴۲۹          چھین کر زور و زبر پھر نہیں دے دیتے ہو          اک رد باقی ہو سو اس کو دے دیتے ہو</p>	<p>۴۳۰          اس کی بیٹی کی رد پھر نہیں کیا پاؤ گے          آج کے ظالم کی شہر نہیں مہر پاؤ گے</p>	<p>۴۳۱          غم تو یہ ہے جو درد پھر نہیں دے جاتی بھائی          غم تو یہ ہے جو درد پھر نہیں دے جاتی بھائی</p>

<p>۱۰۰          ایک شہزادہ کی شہزادی سے          شہزادہ کی شہزادی سے          شہزادہ کی شہزادی سے          شہزادہ کی شہزادی سے</p>	<p>۱۰۱          ایک شہزادہ کی شہزادی سے          شہزادہ کی شہزادی سے          شہزادہ کی شہزادی سے          شہزادہ کی شہزادی سے</p>	<p>۱۰۲          ایک شہزادہ کی شہزادی سے          شہزادہ کی شہزادی سے          شہزادہ کی شہزادی سے          شہزادہ کی شہزادی سے</p>
<p>بجہ اسلہ صبر کا پابن ہون          طوق منگوا کے پھادو تو روضہ</p>	<p>لو تو یوں بھی نہیں کوئی نگہبان کو          ام کلثوم سر ہائے پر گسائی کو</p>	<p>سجائی زرد ہے اشکوں گریبان          سانس لیتا ہر تواتی ہر صدا ہے پر</p>
<p>۱۰۳          جبکہ معلقہ زنجیریں جھنجھوڑ          ریسے وایا مدد دے دے</p>	<p>۱۰۴          ردو اعدا سے کمانے کی کیا          بیکیا فاطمہ کی بیوی کا دل</p>	<p>۱۰۵          پختہ ہوئی ان شہزادیاں          فتن میں بیجا و عشق میں پالا</p>
<p>شور و غل تھا انھیں خاصان          صبر ہے اسے تسلیم درضا</p>	<p>گردنہ را خنہ خیام نہ والا          دکھ زدی را ندو کو پھر نکالا</p>	<p>کون اسبہ کہ جو آئینہ گامد گاری کو          اسی بستر پر کو قتل اس آزاری کو</p>
<p>۱۰۶          ہوا اعدا سے بوندہ شہزادوں          اور طوطے و شوقیہ</p>	<p>۱۰۷          کون تو دل کے بوندہ شہزادوں          غم نہ جانے کیوں نہ ہو</p>	<p>۱۰۸          کون تو دل کے بوندہ شہزادوں          غم نہ جانے کیوں نہ ہو</p>
<p>تھی سواری جو نہ اُختہ جگر کی          مان گری پڑی تھی اُختہ سپر کی</p>	<p>تھر تھر آتا ہے بدن ضعیف کا عالم          ایسے بیمار کو کیا قید کا صدر کم</p>	<p>آپ مر جاؤ گا ملک اسے بیماری          رحم کر رحم کہ مظلوم ہے آزاری</p>

<p>۱۰۰ کسی نه زاری نه گنجی نه گنجی بسیار بیادنی خاطر که بیادنی کسی نه بدلی نه جلا جلا نه جلا جلا کسی نه بدلی نه جلا جلا نه جلا جلا</p>	<p>۱۰۱ کتمان کار کرده که بختی نه بختی مسی نخلی نه بختی نه بختی تنه من کنش نه بختی نه بختی تنه من کنش نه بختی نه بختی</p>	<p>۱۰۲ کسی نه بختی نه بختی نه بختی کسی نه بختی نه بختی نه بختی کسی نه بختی نه بختی نه بختی کسی نه بختی نه بختی نه بختی</p>
<p>۱۰۳ غم سے بیوٹے ہے یہ رنج زیادہ دوسواری اسے لیجاؤ نہ پیادہ محکو</p>	<p>۱۰۴ بفر شام ہے در پیش خبر ہے کین حاکم شام کا کچھ خون و خیم ہے کین</p>	<p>۱۰۵ ہو گیا زخم کلیجہ میں مرے آپکا درغ کسی فرزند کو دل سے نہ خدا باغ</p>
<p>۱۰۶ باتو کہتی تھی اس کی شہر بیجا برق نہ بچتا اس کی شہر بیجا کنتی تھی اس کی شہر بیجا کنتی تھی اس کی شہر بیجا</p>	<p>۱۰۷ حالت شہین تھی شہنشاہی کھینچتے دان سے اوتھ جیاب بقوم در در اس کی شہر بیجا بقوم در در اس کی شہر بیجا</p>	<p>۱۰۸ دونوں بھائی سے شہر بیجا بیس ہیں آپ کو شہر بیجا نوا حکم سے شہر بیجا نوا حکم سے شہر بیجا</p>
<p>۱۰۹ بیڑیاں بھاری ہیں کایکو تیل لیر چھوڑ دوا دھونکی رسی کہ غش آجیگا</p>	<p>۱۱۰ ناگمان قتل کا میدان نظر آیا اسکو مقتل شاہ شہیدان نظر آیا اسکو</p>	<p>۱۱۱ اسرا ہے نہ چچا اور کسی بھائی کا کوئی پرسان نہیں بابا کی سر بھائی کا</p>
<p>۱۱۲ کتنے غم کا بجا رہا میں کیا بجا کتنے غم کا بجا رہا میں کیا بجا کتنے غم کا بجا رہا میں کیا بجا کتنے غم کا بجا رہا میں کیا بجا</p>	<p>۱۱۳ خاک پر کسی جواش شہر بیجا کسی بیک چھوٹی باجھو شہر بیجا چش وقت کو لگا کاٹنے بیجا چش وقت کو لگا کاٹنے بیجا</p>	<p>۱۱۴ کھلے بیکھلے آئے شہر بیجا اور لگا لگا شہر بیجا جاڑی لاش پناہ بھائی بیجا جاڑی لاش پناہ بھائی بیجا</p>
<p>۱۱۵ بھائی اس پیار پہ اس حم پہ قربان تم دعا مانگو کہ مشکل مری آسان ہوگا</p>	<p>۱۱۶ مار بان اسرا بھر سلام آیا ہے طوق پہنے یہ برسن بستہ غلام آیا ہے</p>	<p>۱۱۷ ہوش آیا تو پکاری کہ میں اری بھیا سر بر نہ یہ میں بھی ہو تمھاری بھیا</p>

<p>۱۰۷          ہوا سے قاطع لالہ          بین جہوں اور کی گردن چرخ          کیا اڑھائے تن بس سر پہن سونہ چرخ          کر لیکے چادر ہی بری ظلم شہار</p>	<p>۱۰۸          قید سے زنجیریں کھینچ کر اڑھائے          پائیں اپنے بچے اب جلدیاد بھائی          بیگ ہوں رزم کمال پکا بھائی          حلقہ مانجائی کو آفت کی بجا بھائی</p>	<p>۱۰۹          کل تلک کلی نہ تھی پر دیسے باہر زینت          بلوہ عام میں ہے آج کھلے سر زینت</p>
<p>۱۱۰          درم آنکھوں پہ ہریان تک تو میں رہی          آج میں صبح سے دم بھر نہیں رہی</p>	<p>۱۱۱          کچھ کر دنگ کہ جانا نہ نورن سے میرا          دم کس طرح نکل جائے بدن سے میرا</p>	<p>۱۱۲          لاش نہ ہو جس کی کھائی ہو          لاش نہ ہو جس کی کھائی ہو</p>
<p>۱۱۳          بلکہ بس دم مرا خیر سے کھلا کھٹا تھا          تیرے روتے کی صدا سنکے جگر پھٹا تھا</p>	<p>۱۱۴          لائی قسمت تجھے لاش پہ تمھارا بابا          مر گئے تھوڑے کے حکوم سے پیارا بابا</p>	<p>۱۱۵          دھن لاشوں کو سنگاروں کے ہوتے دیکھا          ہاے اس جلتی زمین پر تھیں تے دیکھا</p>
<p>۱۱۶          سکن یہ پٹی تھی کوئی کوئی روتی تھی          لاش ہر دور سے سکینہ نہ جدا ہوتی تھی</p>	<p>۱۱۷          اسکو بلوایے در میرا تارا جس نے          میں بتاؤنگی طمانچہ مجھے مارا جس نے</p>	<p>۱۱۸          صدقے جاؤں ہم شہر لیں تو دیکھو          میل باز دیہہ میں رسی کے یہ باز دیکھو</p>

<p>۴۵</p> <p>سب بھانے نکلے شہر کے دروازے پر کشتی تھی چھوڑ دو مجا بوجھل جاویم اپنی لاش کو چھوڑ دو مجا بوجھل جاویم وہیں ہو جاوے گردن بھی تیری کھنکھ</p>	<p>۴۶</p> <p>کتنی کشتی رہی دور دریاں دریاں بہرے رہے کس سیرت نہ آئے تیری ہاتھ نکھاسا کپڑے سلی باری اور بھی غم سے کانوں کو بھونکا</p>	<p>۴۷</p> <p>سلام کہیں میرا جلیبا نکھاسا کپڑے سلی باری شامیانہ نکھاسا کپڑے سلی باری سب کھنکھ عطر گل آخسار سرد و دھوپ میرا کیا کیا بھی زلف بھونکا اس قدر عورت تھی رو بہ قبل سرد و دھوپ اسے سلامی لال تھے سلیان کو کھنکھ آگ ہو بھی تھی سو آستان حرات تھی باہر آتا تو جل جانا سندھ و دھوپ اڑتے تھے دزد و شتر کیوں گریگ گم نگار تیری جل جانا نکھاسا کپڑے سلی باری کھنکھ عطر گل آخسار سرد و دھوپ تسے تھے پیرے نقش تک بر آؤں وان تو اب بندر کے سر پہ لگا تھا چتر بان کھنکھ عطر گل آخسار سرد و دھوپ</p>
<p>۴۸</p> <p>سب کو تم جانے دو ہمراہ مجھ کو لاش کے پائنتی اٹھ مجھے رشتہ درد</p>	<p>۴۹</p> <p>رو کے چلائی کہ کیا آپ پر سوچیں دیکھو بابا یہ سکینہ پتھر ہو تو ہین</p>	
<p>۵۰</p> <p>سب بوجھانے ہیں رہتے کیا کرتی ایک بین قید رہا تک جانی تو نہ پیرا بچانے سے حاصل نہیں کیا بین کوئی دم کی ہوں انما رو کی بوجھانے</p>	<p>۵۱</p> <p>جس طرح کو فہ کو غسل ہے چاروں اب دعا ہے نہ فقط پیش خدا کریم کہ ہوں شہر کوئی بین جابک ہے</p>	
<p>۵۲</p> <p>یان بھی مر جاؤ گی وان کا بھی جادو شام میں باپ کو لاشیکو لمانا پانچو</p>	<p>۵۳</p> <p>نظر بطف شہنشاہ اہم کافی ہے دست العز کو بس ایک یہ غم کافی ہے</p>	



۱۰ سلیمان کا لوگوں کی تعظیم  
 ۱۱ چاروں لوگوں کی تعظیم  
 ۱۲ شاہ زمانے کے عرس پر  
 ۱۳ مکرملہ سر پر علم اٹھکر باددھوپ  
 ۱۴ شاہ زمانے کے عرس پر  
 ۱۵ شاہ زمانے کے عرس پر  
 ۱۶ شاہ زمانے کے عرس پر  
 ۱۷ شاہ زمانے کے عرس پر  
 ۱۸ شاہ زمانے کے عرس پر  
 ۱۹ شاہ زمانے کے عرس پر  
 ۲۰ شاہ زمانے کے عرس پر

۱۱ بنو ہاشم کی تعظیم  
 ۱۲ بنو ہاشم کی تعظیم  
 ۱۳ بنو ہاشم کی تعظیم  
 ۱۴ بنو ہاشم کی تعظیم  
 ۱۵ بنو ہاشم کی تعظیم  
 ۱۶ بنو ہاشم کی تعظیم  
 ۱۷ بنو ہاشم کی تعظیم  
 ۱۸ بنو ہاشم کی تعظیم  
 ۱۹ بنو ہاشم کی تعظیم  
 ۲۰ بنو ہاشم کی تعظیم

۲۱ بنو ہاشم کی تعظیم  
 ۲۲ بنو ہاشم کی تعظیم  
 ۲۳ بنو ہاشم کی تعظیم  
 ۲۴ بنو ہاشم کی تعظیم  
 ۲۵ بنو ہاشم کی تعظیم  
 ۲۶ بنو ہاشم کی تعظیم  
 ۲۷ بنو ہاشم کی تعظیم  
 ۲۸ بنو ہاشم کی تعظیم  
 ۲۹ بنو ہاشم کی تعظیم  
 ۳۰ بنو ہاشم کی تعظیم

<p>کون کرتا ہی تم کوئی جفا کرتا ہے سر جھکا لئے ہو وہ شکر خدا کرتا ہے</p>	<p>ایک دم بج اسیری کو آست سر پر دستار نہیں بانوں میں نعلین</p>	<p>گلا لٹو کہ تھا ہار کا حکم خوشی نہیں کہ شکل جو نام عفت ایسا کہ اندوختی نام چھوٹی جاتی ہو جب ہاتھوں کی کلام پرسی کہ خطاب نہ کسی سے کلام</p>
<p>نہ حکومت نہ ریاست میرا ہوگا جب میرا تیرا سب و بطحا میں عمل ہوگا</p>	<p>کتنی عجباتی ہرمان پر نہیں چپ رہی بیدم با پدر کا پدر کہتی ہے</p>	<p>نورین بجی ہیں کو میں شکر کہید سگھڑ چنگیا جاز ہو کون کہید سکا دین خوشی ہوگی یہ کہتا ہوید چشمن کا دین کو لٹا دے کہ ہوید بان خزانہ کو لٹا دے کہ ہوید</p>
<p>نہ تو کھاتی ہوں نہ پیتی ہوں سوئی نہیں اک مہینہ کچھ گزرا کہ روئی ہوں نہیں</p>	<p>سر بازار نہ کوٹھون کے تلے سے نکلیں اُسرا میرے چھر کون کے تلے سے نکلیں</p>	<p>سکے یہ بات محل میں وہ گلاب خود نہ ہوتا تھا گلاب نہ کو تو دایا خود نہ ہوتا تھا گلاب نہ کو تو دایا دیکھا روئی یہ بات زبان پوچھا دیکھا روئی یہ بات زبان پوچھا</p>

<p>۱۰۰ ایسا ہی کہ قاصد کی توجہ سے انہی راتوں کی طرح خوشی بہی کہ وہ دہاڑا میں غلج کے بیچ کی بیوی جی</p>	<p>۱۰۱ لوگ کو میں مجھ سے توجہ سے صبح ہوئی تو توجہ سے خون ابلا ہر فلک کی توجہ سے لکھیا کو نسا دنیا کو توجہ سے</p>	<p>۱۰۲ انہوں نے لڑا گھڑا تو توجہ سے بغ صوفی کی توجہ سے سیر در کو سوار کی توجہ سے دل بھر آتا ہر توجہ سے</p>
<p>دل رنہ جا جا ہر آشک آنکھوں میں انہوں میں بھی ہی طور نظر آتے ہیں</p>	<p>شہر ویران تھا ہر دل پہ جو غم تھا قلن کلی میں بھی سنتی ہوں اسی عالم تھا</p>	<p>سارا دن غم میں اسطرح گزر جاتا کہ یک بیک جیسے کسی کا کوئی مرجاتا کہ</p>
<p>۱۰۳ کو نسا حاضرت دنیا میں جو کیا غم کو نسا باغ کو توجہ سے کیا نو غم</p>	<p>۱۰۴ یاد آتی جان میں توجہ سے بان مگر اٹھتے تھے خلق کو توجہ سے کیا غصہ تھا وہ دن در قیامت وہ توجہ سے کیا غصہ تھا وہ دن جب بری کینہیں</p>	<p>۱۰۵ خوشنماں کو توجہ سے خود بخود توجہ سے دل کا زوی پہ توجہ سے بانی سا نظر آتا ہے مختلف سالیاں</p>
<p>کین اس صابر دشت کر کو مارا ہو قبر احمد کے مجاور کو نہ مارا ہو</p>	<p>چین سے لوگ گھر و زمین نہ ذرا سو تھے آسمان ہلتا تھا جوت علی رو تھے</p>	<p>آج کل شام سے کچھ نیند آچٹ جاتی رات بھر کا زمین روئے کی صدا آتی</p>
<p>۱۰۶ کچھ نیند آتی تو توجہ سے خاک کو توجہ سے کچھ نیند آتی تو توجہ سے کچھ نیند آتی تو توجہ سے</p>	<p>۱۰۷ قل کو زمین توجہ سے بی صورت تھی کہ نسطر توجہ سے خود بخود توجہ سے خود بخود توجہ سے</p>	<p>۱۰۸ نقش و صاف توجہ سے توجہ سے سنتی توجہ سے کسی توجہ سے</p>
<p>شک پڑا ہو جو فصل نہ خبر پاؤگی پیشی سر کو ترے گھر سے نکل جاؤگی</p>	<p>ماتم خویش رسول مدنی کا غل تھا قوم جنات میں بھی سینہ زنی کا غل تھا</p>	<p>بیرہی کا پتی ہوں خوف مار تو شکو چرخ سر ٹوٹ کر گرتے ہیں تار شکو</p>

<p>۱۰۰ خواب بنات کو دیکھا ہوتا ہے سینہ پر ہنسی سے بھرا ہوتا ہے ہنس بھی سارے دل سے بدین ہنس حسن بزم کا بھی گریبان تھا بزم</p>	<p>۱۰۱ کیوں دن کو بن کر اک نام نہ نہ دہی چمکے سے ثابت ہو جائے خوش کوئی نہ کہے سوا اظہار سیر کر بھی تو اگر گیا ہو گا بھی</p>	<p>۱۰۲ خوش کا بھائی تھا تیار تیار کسب بھی نہ تھا اور کسب نہ جی چاہا کہ کسب نہ تھا جی چاہا کہ کسب نہ تھا</p>
<p>۱۰۳ حضرت فاطمہؑ باریدہ تریشی تھیں دلہ اک ہاتھ تھا اک ہاتھ سریشی دلیہ اک ہاتھ تھا اک ہاتھ سریشی</p>	<p>۱۰۴ اتم سبط رسولؐ مدنی کرتی ہو مین تو ہوں جین مین تو بد گنتی کرتی ہو</p>	<p>۱۰۵ یاں تو شور دت و قرا و دہل ہوتا تھا وا حسینا کا اُدھر راز و نہن غل ہوتا تھا</p>
<p>۱۰۶ جک بھی بالونہ اور جین بزم سب کسب جین بزم بزم رو و زانی جین بزم بزم بہلک بزم بزم بزم</p>	<p>۱۰۷ ہند خاوش ہوئی اچھ گنگا کو کھج جاگمان فوج سے کی ہوئی بزم اور تاشا ہون کا ہو گیا بزم غل تاشا ہون کا ہو گیا بزم</p>	<p>۱۰۸ اب سوراخ فوج کا کسب قین کر کسب اور کسب کسب کر کسب اور کسب کسب کر کسب اور کسب</p>
<p>۱۰۹ حق سے فریاد کو اب ہاتھ اٹھاتی ہوں یا علیؑ عرش کے پاسے کو ہلاتی ہوں</p>	<p>۱۱۰ دہل فتح کی آواز سے دل بستے ہو بھڑکتی خلق کی کز سے کھو دھلتے ہو</p>	<p>۱۱۱ تھی تزلزل مین زمین ہا پو نسور ہوار دور تک جھاؤن نظر آتی تھی تلواری</p>
<p>۱۱۲ دوڑی مین کسے کھو لوہن مذہب عشقی مین کسے کھو لوہن مذہب</p>	<p>۱۱۳ صان رتو کے جادو کار کھو لے دکان کو کھو لے دکان</p>	<p>۱۱۴ خوش کا بھائی تھا تیار تیار کسب بھی نہ تھا اور کسب نہ</p>
<p>۱۱۵ اسد شہر سے فسر زند کو انداؤ مین محمدؐ کے جگر بند کو انداؤ</p>	<p>۱۱۶ ڈھیر کھو لوئے کسب کسب فاطمہؑ بیٹی تھیں دشمن مین ہنسے تھیں</p>	<p>۱۱۷ فاطمہؑ روتی ہن اور شیر خدار تھیں سر بہہ شہ لولاک جدار و قوہ تھیں</p>

<p>۱۷۷۷          علی باجوں وہ نور و نور کی          غل تیرا کہ مل جا تھا ہر فلک          نیر باز و نور و نور اور وہ شہنشاہ          سرسبز بن ہوا خون شہنشاہ ملک</p>	<p>۱۷۷۸          راہ کو رکھ چکے جب سا سوچو وہ          آیت سب سے کہ کوستا کر فتنہ          کہے کہ تیرے ہر کھڑے ہوا ہوتی ہر          کیا جا کر وہ نہ ہوا ہوتی ہر</p>	<p>۱۷۷۹          چھید کر فاطمہ زہرا کا جگر آؤ تھے          وہی نیر سے تیرے شہر میں در آؤ تھے          سب ازہر پوش نظر آؤ تھے ہر          بازو میں شمشیر لکھنؤ تھے ہر</p>
<p>۱۷۸۰          گرد پیش آتا تھا کوئی تو ہوا جو تھے          ہاں بڑھ جاؤ یہ ہر بار صدا دی تھے          شہر میں آلیے سادہ اور نکاح          ہاتھ میں شہنشاہ کی شہنشاہ</p>	<p>۱۷۸۱          استدر سبط پیغمبر کا جگر چھایا تھا          گئے خیمے میں تو زینب زہرا بیچا تھا          ہیکے آپس میں بیان کرتے تھے          کیا چلے سید اکبر چہار بجے</p>	<p>۱۷۸۲          خوب قتل میں روی فاطمہ کے پیارے          قوم سادات کو مارا انھیں تلواروں سے          تو کراہتھیں شہنشاہ کی ہر          تو کراہتھیں شہنشاہ کی ہر</p>
<p>۱۷۸۳          خیمہ کی دیوڑھی پہ زینب کھڑی تھی          ہر والی مرے ہاتھ کی صدف تھی          عجب شہنشاہ دین شہنشاہ          جلیج لشکر انجمن دشان ہوا</p>	<p>۱۷۸۴          ساتھ نیر سے کے کلیجہ بھی غل آیا تھا          کیا بہادر تھا کہ تیوری پہ نہ مل آیا تھا          خیمہ بھی بوجھل کر شام میں          ہاں ازاد نہ ہوا ہوا جاں</p>	<p>۱۷۸۵          لوٹ کر مال سے خیمہ میں          کہتے تھے اور دین ہوا کو دیکھ کر          مارے تلواروں کے میدان غلال کیا          لاشہ شہنشاہ کا سر کاٹ کے پامال کیا</p>



<p>کون سا نظر آتی تھی کون سا نظر آتی تھی کون سا نظر آتی تھی کون سا نظر آتی تھی</p>	<p>حال ان کا کیا ہو گیا حال ان کا کیا ہو گیا حال ان کا کیا ہو گیا حال ان کا کیا ہو گیا</p>	<p>ان سے ہوتی تھی ان سے ہوتی تھی ان سے ہوتی تھی ان سے ہوتی تھی</p>
<p>کامل پاک سے لگ کر کامل پاک سے لگ کر کامل پاک سے لگ کر کامل پاک سے لگ کر</p>	<p>سال اٹھارواں یہ راس سال اٹھارواں یہ راس سال اٹھارواں یہ راس سال اٹھارواں یہ راس</p>	<p>اونٹ پر کتنی تھی اونٹ پر کتنی تھی اونٹ پر کتنی تھی اونٹ پر کتنی تھی</p>
<p>مگر یہ آؤ وہ مگر یہ آؤ وہ مگر یہ آؤ وہ مگر یہ آؤ وہ</p>	<p>کون کس سے کون کس سے کون کس سے کون کس سے</p>	<p>ابن سنان ابن سنان ابن سنان ابن سنان</p>
<p>کے لئے تم سے کے لئے تم سے کے لئے تم سے کے لئے تم سے</p>	<p>بازو سے سبط رسول بازو سے سبط رسول بازو سے سبط رسول بازو سے سبط رسول</p>	<p>سن میں یہ کم تھے سن میں یہ کم تھے سن میں یہ کم تھے سن میں یہ کم تھے</p>
<p>نظر آتا تو نظر آتا تو نظر آتا تو نظر آتا تو</p>	<p>کس کے کس کے کس کے کس کے</p>	<p>رو کے کتنی تھی رو کے کتنی تھی رو کے کتنی تھی رو کے کتنی تھی</p>



<p>۵۴۴ ہندو کے غوسے دیکھا تو کیا کرو ہاتھ بھی باندھے تین بار بار حق بجانب آٹھا دے کہیں حق میں دیکھ لیاں سو جی نہیں دیکھو</p>	<p>۵۴۵ حرف جا کر دنیویں روئے الم لہو پی راہ و کلام غم دیم میں نے کی رو داد از حق بہتر نہ تھا تو رب کے پیروں پر</p>	<p>۵۴۶ دودھ آزا عورتی چھوٹا ہاتھ پھیلائی جوان باس بال کچے ہو کر زلفوں سے سنوار میں دیکھ دلا دے آنکھوں کو</p>
<p>۵۴۷ ہر قدم ہائے کف پاستہ لوہا خار چھپے ہیں پونہ سے نہیں کھینا</p>	<p>۵۴۸ بھو لکر منہ سے نہ ہو ہے ترخو حاکم شام غضب ہو گا جو آنسو</p>	<p>۵۴۹ کیسے چپ ہو گئے ہلستے ہو رہے امان قربان کمان ات کو تو ہو</p>
<p>۵۴۸ کی جوانی کا سنگار سب کچھ جہ جہ جہ جہ نہ تو پیل ہیں سنگار ہیں بیاہ سورنی ایا بھی شہر کرنا ہو بیاہ</p>	<p>۵۴۹ کیا قیاس ہے کیا پیر کی کلام ذبح ہو باب ہے سر پر کلام کبھی تک کر جو چاہا تھا وہ بے شام نہ چھو چھا تو ہے کلام</p>	<p>۵۵۰ دیکھ کر روئے تھوڑا مگنی کا نوین آگاہ صدر دیکھا جلا ہوا لوسٹین سارے عالم کا شہنشاہ ہو</p>
<p>۵۵۱ بیریاں پلے ہے رفتار کا مقدمہ طوق کا بوجھ کمان گردن بخور کمان</p>	<p>۵۵۲ واہ رے ضبط کہ کچھ منہ سے نہ فریاد سنگے سر چاک گریبان چاڑھا</p>	<p>۵۵۳ طوق یہ تنگ ہے گردن کدم کمان بیریاں پلے ہے یہ لنگر کدم رکتا</p>
<p>۵۵۴ دل بھر آتا ہو چھوڑ دیکھا جانا دیکھتا ہے تین قدم سے کھلا جانا کوئی چھوڑی انی ہے اسے کھلا جانا نہ چھوڑی کوئی تلوار کھلا جانا</p>	<p>۵۵۵ چندون بون بون بون ہندو بون بون بون لوہا بون بون بون سور کھلا جانا</p>	<p>۵۵۶ خانہ لہو نوین بون بون دین بون بون بون بان بون بون بون دوست بون بون بون</p>
<p>کوئی بیدار اگر سنت بھی کہ جانا بس قچلتا نہیں منہ دیکھ کے رہ جانا</p>	<p>طوق کیوہ سے سینے میں نجوم کبھی کھٹتا ہے کبھی خاک پر گر پڑتا</p>	<p>کبھی اشتر طرف مڑ کر سپر کو دیکھا کبھی پڑی تو جی باپ کے سر کو دیکھا</p>



<p>۱۰۰ کونکے کتا سہا سہا کی ریشم حق کا نصیب فلان کا بیٹا کتاب کوئی کون کا بیٹا نشتہ کتب کوئی کون کا بیٹا</p>	<p>۱۰۱ کبھی بڑھتے تھے کبھی چمکے ہو جاتے عالمی تشریف آوران سے بسبب کتاب کوئی کون کا بیٹا</p>	<p>۱۰۲ ارجے جو گئے ہر گون وہ سب پائے دیکے سر راہ خدا میں یہ لقب پائے</p>
<p>۱۰۳ رہی نہ ہر او علی پر یہ تم کرتا تھا ب شیریں پنہن منس نے چھڑی تھکا</p>	<p>۱۰۴ کتاب کوئی کون کا بیٹا کتاب کوئی کون کا بیٹا</p>	<p>۱۰۵ دیکھے اور تم کیا ہیں دکھلائے اب تو دربار میں سرنگے لیو جائے</p>
<p>۱۰۶ جہہ جہر گئے فدا وہ لب طہرین اوشی لعل بد نشان پیمبرین یہ</p>	<p>۱۰۷ ہاں خبر دار قدم جلد اٹھائیں قیدی حکم حاکم ہے کہ دربار میں آئیں قیدی</p>	<p>۱۰۸ خاک کوئی کون کا بیٹا خاک کوئی کون کا بیٹا</p>
<p>۱۰۹ جیسے جی خالق اکبر کی عبادت لگی بعد رنے کو بھی قرآن کی تلاوت لگی</p>	<p>۱۱۰ بند کر لگا وہ ہنکو کو جو بیٹا ہوگا پردہ چشم ستمگار کا پردہ ہوگا</p>	<p>۱۱۱ لوگ جلاؤ کہ وہاں پورھی جلاؤ عورتیں کونسی قیدی ہیں بلاؤ جلاؤ</p>

۱۰۰







<p>عربی میں سے بہت سی باتیں میں سے بہت سی باتیں میں سے بہت سی باتیں</p>	<p>عربی میں سے بہت سی باتیں میں سے بہت سی باتیں میں سے بہت سی باتیں</p>	<p>عربی میں سے بہت سی باتیں میں سے بہت سی باتیں میں سے بہت سی باتیں</p>
<p>وہ کہ جس سے میں ہوں گا لوہے پہاڑی شہرِ اعظم نے طمانچے تھیں ماری میں سے بہت سی باتیں</p>	<p>اسے روزوں کے صحت نکھالی صد ہو جاؤں یہ کیا شکل بنائی میں سے بہت سی باتیں</p>	<p>کرد عاقبت سے کہ یہ مر بھی سان ہو کر ملا جانے کا اب ہندو سامان ہو میں سے بہت سی باتیں</p>
<p>عربی میں سے بہت سی باتیں میں سے بہت سی باتیں</p>	<p>عربی میں سے بہت سی باتیں میں سے بہت سی باتیں</p>	<p>عربی میں سے بہت سی باتیں میں سے بہت سی باتیں</p>
<p>کیا طلب کرتی ہو کیا چاہیے لیا لاؤ جو کچھ اس لوٹتی سے فرماؤ لیا لاؤ میں سے بہت سی باتیں</p>	<p>مان پھوٹی روتی تھیں کیونکر اٹھیں آؤ کرتے میں چھا کر تھیں لجاؤ نہیں میں سے بہت سی باتیں</p>	<p>عربی میں سے بہت سی باتیں میں سے بہت سی باتیں</p>
<p>عربی میں سے بہت سی باتیں میں سے بہت سی باتیں</p>	<p>عربی میں سے بہت سی باتیں میں سے بہت سی باتیں</p>	<p>عربی میں سے بہت سی باتیں میں سے بہت سی باتیں</p>
<p>یہ زمین تھی نہیں تو زیور و زرد، جگو تر و قربان مر باپ کا مرے جگو میں سے بہت سی باتیں</p>	<p>نہ بہن پاؤ گی تم اور نہ تمہیں پائیں گے اب قیامت میں گار تگو لگا لیں گے ہم میں سے بہت سی باتیں</p>	<p>عربی میں سے بہت سی باتیں میں سے بہت سی باتیں</p>





<p>سب شہیدان از قید و شکنجه بجزیرہ اہلبیت پیوستہ</p>	<p>سب غمخواران و سب غمخواران سلاطین و سلاطین</p>	<p>کمال مصطفیٰ پیوستہ روبینان گذر تاجا و پیران</p>
<p>بارق بزم شہر کجی تمین دورے بارقہ قمر پھینے تھے خردی من شام</p>	<p>کشتہ پر سر دیا سکہ سلیم و سر چو برنگ تیرے دوزخین ایسا جی</p>	<p>جز آب اشک جی کچ پانی ملا نہ تھا عبر اسکو کہتے ہیں کہ زبا نر گلا نہ تھا</p>
<p>یونکہ شہر پر سب کجی وہ داغ دین و نہ خیم و نہ ملک</p>	<p>یونکہ شہر پر سب کجی یونکہ شہر پر سب کجی</p>	<p>یونکہ شہر پر سب کجی یونکہ شہر پر سب کجی</p>
<p>اسی طرح کجی اسے رو کا و کھلی نہ الشہر سے قید بند کہ باز دھکے نہ</p>	<p>کھٹ کھٹ کو تھے دم پر اسیر کی شیا کیا نیت کامکان تھا کہ ہونو نہ جان</p>	<p>کستی تھی شام بیاں شب ظلمات جو دنکو وان گیا وہ نہ تھی اگر رات</p>
<p>ابو جعفر و جعفر و جعفر بنی ہاشم و بنی ہاشم</p>	<p>ابو جعفر و جعفر و جعفر بنی ہاشم و بنی ہاشم</p>	<p>ابو جعفر و جعفر و جعفر بنی ہاشم و بنی ہاشم</p>
<p>فریاد اعلیٰ شہر کوئی نوہ گر نہو شکرا میں سرودہ اور کسی کو خبر نہو</p>	<p>خبر میں گیا گذر زہری بران کوئی نہ تھا وا حسرتا کہ سلسلہ عذابان کوئی نہ تھا</p>	<p>لاے تھے جانکو آؤ عہ اسکو ادھر سے اسکی خبر اسے تھی نہ اسکی خبر اسے</p>

مرثیہ نمبر ۱۰۱

<p>۱۲۱          شکرستان ازین بستان          جگر من کی گزشتی          تنی بر قید تیر          کجا و کجا</p>	<p>۱۲۲          دروین چارنی تھیں کہ ادراک نہیں          نالے دلوں کے تھو کہ نفس در قفس نہیں</p>	<p>۱۲۳          غل تھایہ لونہ لوکین کہ آقا سے چھٹکا          بیکے چکار تھو کہ بابا سے چھٹکا</p>
<p>۱۲۴          جگر من کی گزشتی          تنی بر قید تیر          کجا و کجا</p>	<p>۱۲۵          جگر من کی گزشتی          تنی بر قید تیر          کجا و کجا</p>	<p>۱۲۶          جگر من کی گزشتی          تنی بر قید تیر          کجا و کجا</p>
<p>۱۲۷          جگر من کی گزشتی          تنی بر قید تیر          کجا و کجا</p>	<p>۱۲۸          جگر من کی گزشتی          تنی بر قید تیر          کجا و کجا</p>	<p>۱۲۹          جگر من کی گزشتی          تنی بر قید تیر          کجا و کجا</p>
<p>۱۳۰          جگر من کی گزشتی          تنی بر قید تیر          کجا و کجا</p>	<p>۱۳۱          جگر من کی گزشتی          تنی بر قید تیر          کجا و کجا</p>	<p>۱۳۲          جگر من کی گزشتی          تنی بر قید تیر          کجا و کجا</p>
<p>۱۳۳          جگر من کی گزشتی          تنی بر قید تیر          کجا و کجا</p>	<p>۱۳۴          جگر من کی گزشتی          تنی بر قید تیر          کجا و کجا</p>	<p>۱۳۵          جگر من کی گزشتی          تنی بر قید تیر          کجا و کجا</p>
<p>۱۳۶          جگر من کی گزشتی          تنی بر قید تیر          کجا و کجا</p>	<p>۱۳۷          جگر من کی گزشتی          تنی بر قید تیر          کجا و کجا</p>	<p>۱۳۸          جگر من کی گزشتی          تنی بر قید تیر          کجا و کجا</p>
<p>۱۳۹          جگر من کی گزشتی          تنی بر قید تیر          کجا و کجا</p>	<p>۱۴۰          جگر من کی گزشتی          تنی بر قید تیر          کجا و کجا</p>	<p>۱۴۱          جگر من کی گزشتی          تنی بر قید تیر          کجا و کجا</p>
<p>۱۴۲          جگر من کی گزشتی          تنی بر قید تیر          کجا و کجا</p>	<p>۱۴۳          جگر من کی گزشتی          تنی بر قید تیر          کجا و کجا</p>	<p>۱۴۴          جگر من کی گزشتی          تنی بر قید تیر          کجا و کجا</p>
<p>۱۴۵          جگر من کی گزشتی          تنی بر قید تیر          کجا و کجا</p>	<p>۱۴۶          جگر من کی گزشتی          تنی بر قید تیر          کجا و کجا</p>	<p>۱۴۷          جگر من کی گزشتی          تنی بر قید تیر          کجا و کجا</p>
<p>۱۴۸          جگر من کی گزشتی          تنی بر قید تیر          کجا و کجا</p>	<p>۱۴۹          جگر من کی گزشتی          تنی بر قید تیر          کجا و کجا</p>	<p>۱۵۰          جگر من کی گزشتی          تنی بر قید تیر          کجا و کجا</p>

نہایت غریب و نیاز



<p>۱۷۷          زار و زور توئی تیری ہو توں میں          جیسے قفس میں لیل دلان ہو توں میں          کن توں میں جاوے ہوا توں میں          جیسا کہ ہوا توں میں</p>	<p>۱۷۸          نزدیک قید خانہ میں جیسا کہ ہوا توں میں          راست میں تیری ہو توں میں          سونے میں جان توں میں جیسا کہ ہوا توں میں          سونے میں جان توں میں</p>	<p>۱۷۹          سایہ میں کر کے لی تن پاش پاش          شمع جاندو شمع پاش پاش          شمع جاندو شمع پاش پاش          شمع جاندو شمع پاش پاش</p>
<p>۱۸۰          عورت پر کوئی ہے کہ جان اپنی کھوئی          شب بھر توں میں کے برادر کو روئی          شب بھر توں میں کے برادر کو روئی          شب بھر توں میں کے برادر کو روئی</p>	<p>۱۸۱          عورت پر کوئی ہے کہ جان اپنی کھوئی          شب بھر توں میں کے برادر کو روئی          شب بھر توں میں کے برادر کو روئی          شب بھر توں میں کے برادر کو روئی</p>	<p>۱۸۲          عورت پر کوئی ہے کہ جان اپنی کھوئی          شب بھر توں میں کے برادر کو روئی          شب بھر توں میں کے برادر کو روئی          شب بھر توں میں کے برادر کو روئی</p>
<p>۱۸۳          عورت پر کوئی ہے کہ جان اپنی کھوئی          شب بھر توں میں کے برادر کو روئی          شب بھر توں میں کے برادر کو روئی          شب بھر توں میں کے برادر کو روئی</p>	<p>۱۸۴          عورت پر کوئی ہے کہ جان اپنی کھوئی          شب بھر توں میں کے برادر کو روئی          شب بھر توں میں کے برادر کو روئی          شب بھر توں میں کے برادر کو روئی</p>	<p>۱۸۵          عورت پر کوئی ہے کہ جان اپنی کھوئی          شب بھر توں میں کے برادر کو روئی          شب بھر توں میں کے برادر کو روئی          شب بھر توں میں کے برادر کو روئی</p>

<p>۱۱۱ چنگے ایک ہونے پر چنگے ایک ہونے پر چنگے ایک ہونے پر چنگے ایک ہونے پر چنگے ایک ہونے پر</p>	<p>۱۱۲ جسم شہید ہوا جسم شہید ہوا جسم شہید ہوا جسم شہید ہوا جسم شہید ہوا</p>	<p>۱۱۳ جبرائیل علیہ السلام جبرائیل علیہ السلام جبرائیل علیہ السلام جبرائیل علیہ السلام جبرائیل علیہ السلام</p>
<p>۱۱۴ کستی مٹی ڈنڈھتی ہونے پر کستی مٹی ڈنڈھتی ہونے پر کستی مٹی ڈنڈھتی ہونے پر کستی مٹی ڈنڈھتی ہونے پر کستی مٹی ڈنڈھتی ہونے پر</p>	<p>۱۱۵ فرزند ہستی کا دیا کوئی نہیں فرزند ہستی کا دیا کوئی نہیں فرزند ہستی کا دیا کوئی نہیں فرزند ہستی کا دیا کوئی نہیں فرزند ہستی کا دیا کوئی نہیں</p>	<p>۱۱۶ پہچان تو سر جھٹ مٹا دینا پہچان تو سر جھٹ مٹا دینا پہچان تو سر جھٹ مٹا دینا پہچان تو سر جھٹ مٹا دینا پہچان تو سر جھٹ مٹا دینا</p>
<p>۱۱۷ چشمین تھریا کرنا چشمین تھریا کرنا چشمین تھریا کرنا چشمین تھریا کرنا چشمین تھریا کرنا</p>	<p>۱۱۸ چشمین تھریا کرنا چشمین تھریا کرنا چشمین تھریا کرنا چشمین تھریا کرنا چشمین تھریا کرنا</p>	<p>۱۱۹ چشمین تھریا کرنا چشمین تھریا کرنا چشمین تھریا کرنا چشمین تھریا کرنا چشمین تھریا کرنا</p>
<p>۱۲۰ پیا سا ہوا شہید بی شور و شین پیا سا ہوا شہید بی شور و شین پیا سا ہوا شہید بی شور و شین پیا سا ہوا شہید بی شور و شین پیا سا ہوا شہید بی شور و شین</p>	<p>۱۲۱ وہ بھی علی علیہ السلام وہ بھی علی علیہ السلام وہ بھی علی علیہ السلام وہ بھی علی علیہ السلام وہ بھی علی علیہ السلام</p>	<p>۱۲۲ پر دانہ بین وہ شمع جمال امام پر پر دانہ بین وہ شمع جمال امام پر پر دانہ بین وہ شمع جمال امام پر پر دانہ بین وہ شمع جمال امام پر پر دانہ بین وہ شمع جمال امام پر</p>
<p>۱۲۳ بی بی شہزادہ شہید بی بی شہزادہ شہید بی بی شہزادہ شہید بی بی شہزادہ شہید بی بی شہزادہ شہید</p>	<p>۱۲۴ کیسی ہو شہید کیسی ہو شہید کیسی ہو شہید کیسی ہو شہید کیسی ہو شہید</p>	<p>۱۲۵ اور اسے اور با بین اور اسے اور با بین اور اسے اور با بین اور اسے اور با بین اور اسے اور با بین</p>
<p>۱۲۶ کیون مضرب صدا بگائے ہم ہون کیون مضرب صدا بگائے ہم ہون کیون مضرب صدا بگائے ہم ہون کیون مضرب صدا بگائے ہم ہون کیون مضرب صدا بگائے ہم ہون</p>	<p>۱۲۷ صد سے پھٹ کر یہ فلک شعلہ ہو کر صد سے پھٹ کر یہ فلک شعلہ ہو کر صد سے پھٹ کر یہ فلک شعلہ ہو کر صد سے پھٹ کر یہ فلک شعلہ ہو کر صد سے پھٹ کر یہ فلک شعلہ ہو کر</p>	<p>۱۲۸ طاقت خدا کی بخشی ہر اک لیر کو طاقت خدا کی بخشی ہر اک لیر کو طاقت خدا کی بخشی ہر اک لیر کو طاقت خدا کی بخشی ہر اک لیر کو طاقت خدا کی بخشی ہر اک لیر کو</p>

۱۱۱  
۱۱۲  
۱۱۳  
۱۱۴  
۱۱۵  
۱۱۶  
۱۱۷  
۱۱۸  
۱۱۹  
۱۲۰  
۱۲۱  
۱۲۲  
۱۲۳  
۱۲۴  
۱۲۵  
۱۲۶  
۱۲۷  
۱۲۸



۱۰  
قافہ الف غزل  
۱۰

<p>۱۰ میں پناہ چاہا اور غافل کوہ گلان سے سانسے چکڑا غبارِ شمس ناموخت غنیمت سرایخ کا مونی جہاں کائنات</p>	<p>۱۰ کیا اقسام حضرت شریف اک معجزہ ہے رب دجانب کوہِ جبر کا کچھ زبیر میں شریف سے کون فلک پہا</p>	<p>۱۰ خداونہ وہ جاہ بین ذہ عالم دنیا کو مال و دنیا تو ہے بیجا کیا شک نہ نیراز کو وہ سورج میں کج رات دن کج زکرم</p>
<p>ہو ملک کی ہوس کہیں اسکے امام تہا وہ شہر چین کے کون کو شام کو</p>	<p>پہاں، دین جب کسے باصفا نکلا فلک یہ جہر گر کا نیتا ہوا</p>	<p>حاجت روا میں کھ میں صغیر و کبیر غبار میں بیتیم کے وارث ہر</p>
<p>۱۰ میں شاہ دین نام غلام و بون پیشین میں باریاں و دروہ سندین بیکر کا نام جو کجا و خوش مراوہ کو کجین فارہ ہر کام</p>	<p>۱۰ کجا باریاں ہو فیض درخت والد مکتور کر اسیر کی جو یا اور حسین کوئی بندہ آزاد میں جہاں بیون کجا کجا</p>	<p>۱۰ کیا جہر کو جس حکم مصطفیٰ خلق حسن عطا علی علم دور کو جب آئی کا نہیں فریاد کی دیکھ کر زچہ چار دیوے قیدی ہوا</p>
<p>۱۰ اکبر جہاں میں نام ہے اس آفتاب کا ہر شکل ہے جناب رسالت اک کا</p>	<p>۱۰ زنان کمان کمان حرم پاک نام دین میں سیکہ و نین بشارت نام</p>	<p>۱۰ عالم میں فیض و لبر شاہ بجھت ہو یہ سلسلہ سخی کا آئین کبریت ہو</p>
<p>۱۰ میں شریفین میں کج و کج میں کج و کج و کج و کج میں کج و کج و کج و کج میں کج و کج و کج و کج</p>	<p>۱۰ میں کج و کج و کج و کج میں کج و کج و کج و کج میں کج و کج و کج و کج میں کج و کج و کج و کج</p>	<p>۱۰ وقت میں متلازمین قیدی کج میں کج و کج و کج و کج میں کج و کج و کج و کج میں کج و کج و کج و کج</p>
<p>۱۰ وہ نون تو ہیو چین جناب سوال شکوت ہو مضر لفظی کی و عسر</p>	<p>۱۰ ہے خاک رمال جناب میر کا نرت پہ مٹنے کی ہر تکیہ فقیر کا</p>	<p>۱۰ اس نام پاک سے برکت ہو جہاں عقد وہ کھول دیتے ہیں سب آن بانی</p>



<p>۴۷۱          دیکھو یہی ہے جو کہ دی بھلائی          کو ہوا ہے ہوا شادمانی          بے جلی ہن جانب زندان برہنہ          بے جلی ہن آواز نہ پڑے کوئی ذرا</p>	<p>۴۷۲          دیکھو فاسد ہوئی اچھی جان          زینے دان بنی بر سر کی ایک          چھائی پہاڑ مار کے بولی وہ افکار          اب بجان بے جلی ہن کر جانا</p>	<p>۴۷۳          دیکھو یہی ہے جو کہ دی بھلائی          کو ہوا ہے ہوا شادمانی          بے جلی ہن جانب زندان برہنہ          بے جلی ہن آواز نہ پڑے کوئی ذرا</p>
<p>خدا مہتمام میں کوشش کریں          فراش جلد میں قاتلین کھڑی کریں</p>	<p>ایک موت بہت شاہ ولایت پر ہم کر          لہذا زمین مری غربت پر ہم کر</p>	<p>اٹھا جائے کو تو ادھر نہ کر رہے          آنکھ پڑا پئے وہاں گوشہ پر رہے</p>
<p>۴۷۴          دیکھو یہی ہے جو کہ دی بھلائی          کو ہوا ہے ہوا شادمانی          بے جلی ہن جانب زندان برہنہ          بے جلی ہن آواز نہ پڑے کوئی ذرا</p>	<p>۴۷۵          دیکھو یہی ہے جو کہ دی بھلائی          کو ہوا ہے ہوا شادمانی          بے جلی ہن جانب زندان برہنہ          بے جلی ہن آواز نہ پڑے کوئی ذرا</p>	<p>۴۷۶          دیکھو یہی ہے جو کہ دی بھلائی          کو ہوا ہے ہوا شادمانی          بے جلی ہن جانب زندان برہنہ          بے جلی ہن آواز نہ پڑے کوئی ذرا</p>
<p>کیون چن یاں تو دھوم ہو رہی تھی          اور سنگے سر ہوں قید میں نہیں آئی</p>	<p>احسان کراؤ زمین فلک کی ستائی          جو پردہ پوش خلق تھا میں اس کی حاکم</p>	<p>نامے حرم کے سب سے علیحدہ رکھا گئے          رکھا قدم جو در میں تو دل تھر تھر گئے</p>
<p>۴۷۷          دیکھو یہی ہے جو کہ دی بھلائی          کو ہوا ہے ہوا شادمانی          بے جلی ہن جانب زندان برہنہ          بے جلی ہن آواز نہ پڑے کوئی ذرا</p>	<p>۴۷۸          دیکھو یہی ہے جو کہ دی بھلائی          کو ہوا ہے ہوا شادمانی          بے جلی ہن جانب زندان برہنہ          بے جلی ہن آواز نہ پڑے کوئی ذرا</p>	<p>۴۷۹          دیکھو یہی ہے جو کہ دی بھلائی          کو ہوا ہے ہوا شادمانی          بے جلی ہن جانب زندان برہنہ          بے جلی ہن آواز نہ پڑے کوئی ذرا</p>
<p>کہتی تھی شک لکھو نہیں یوں مڑے تھے          جیسے کسی عزیز کے پرے کو جاؤ تھے</p>	<p>پھرتی ہوں مصطر بکس چھپتی تھی          یا با تھاری بیٹی کی سر پر ردائیں</p>	<p>رونی قیدیوں کی صدائیں بلند تھیں          کھلتا نہیں کہ کوئے جو کہ میں بلند تھیں</p>

<p>۴۴۴          ایک ہندو گیتی اس کے تپ          کر کے آگ و کھل ابل گیا          جب کہ آگ میں تپ کر گیا          وہ چاندین بن گیا اور نہ پھینک گیا</p>	<p>۴۴۵          ایک ہندو گیتی اس کے تپ          کر کے آگ و کھل ابل گیا          جب کہ آگ میں تپ کر گیا          وہ چاندین بن گیا اور نہ پھینک گیا</p>	<p>۴۴۶          ایک ہندو گیتی اس کے تپ          کر کے آگ و کھل ابل گیا          جب کہ آگ میں تپ کر گیا          وہ چاندین بن گیا اور نہ پھینک گیا</p>
<p>۴۴۷          اس تپ میں دواؤں کا گزرتا ہے          کیوں اسی پر دام ہلا کر گزرتا ہے</p>	<p>۴۴۸          جڑ بیکسی دوست نہ دشمن کی نہیں          بالین پر غیر حلقہ آہن کوئی نہیں</p>	<p>۴۴۹          تپ میں بھی اس کے شوق پر فوق          زنجیر پاؤں نہیں ہے تو گر دھنیں طوق</p>
<p>۴۵۰          ایک ہندو گیتی اس کے تپ          کر کے آگ و کھل ابل گیا          جب کہ آگ میں تپ کر گیا          وہ چاندین بن گیا اور نہ پھینک گیا</p>	<p>۴۵۱          ایک ہندو گیتی اس کے تپ          کر کے آگ و کھل ابل گیا          جب کہ آگ میں تپ کر گیا          وہ چاندین بن گیا اور نہ پھینک گیا</p>	<p>۴۵۲          ایک ہندو گیتی اس کے تپ          کر کے آگ و کھل ابل گیا          جب کہ آگ میں تپ کر گیا          وہ چاندین بن گیا اور نہ پھینک گیا</p>
<p>۴۵۳          شرما کے ہندو تو نہ جانب نگاہ کی          زانو پر سر جھکا لیا اور دل سے آہ کی</p>	<p>۴۵۴          میں جانتی تھی اور تھیں کہ امیر ہیں          لو اب گھلا کہ حضرت یہ بھٹ امیر ہیں</p>	<p>۴۵۵          اگر ک کو سانس چلتی ہو اس شہید کی          پر دیسے آ رہی ہو صد آہ آہ کی</p>
<p>۴۵۶          ایک ہندو گیتی اس کے تپ          کر کے آگ و کھل ابل گیا          جب کہ آگ میں تپ کر گیا          وہ چاندین بن گیا اور نہ پھینک گیا</p>	<p>۴۵۷          ایک ہندو گیتی اس کے تپ          کر کے آگ و کھل ابل گیا          جب کہ آگ میں تپ کر گیا          وہ چاندین بن گیا اور نہ پھینک گیا</p>	<p>۴۵۸          ایک ہندو گیتی اس کے تپ          کر کے آگ و کھل ابل گیا          جب کہ آگ میں تپ کر گیا          وہ چاندین بن گیا اور نہ پھینک گیا</p>
<p>۴۵۹          پابند ہوں رضا کے خدای مجید کا          بیڑی کا کچھ گلا نہ طوق کا</p>	<p>۴۶۰          پاس کو لوگو کیا اسے تکتے ہو دور          ہیہات ہتکڑی میں ہیں بچے بھور</p>	<p>۴۶۱          لکیر زیر سر نہ ردا جسم پاک پر          گردن کوں کیو نہوے لیٹا ہو خاک پر</p>



<p>۹۹ دکھانہ دل اس کی چوٹی پہ نہاں ہے سب کو پہچان نہ بے خبری سے کہیں پہچان نہ سادات ہو ورنہ پہچان نہ</p>	<p>۹۹ بہشت کو پہچان نہ بہشت کو پہچان نہ بہشت کو پہچان نہ بہشت کو پہچان نہ</p>	<p>۹۹ کہیں پہچان نہ کہیں پہچان نہ کہیں پہچان نہ کہیں پہچان نہ</p>
<p>۹۹ چھائی ہو کچھ دلون اور اسی ہمارے روشن ہو زمین پہ ہر نہ آسانے لکھن پہنچنے کی بات نہ بی بی جاس بخت پہنچنے کی بات نہ علیٰ ذرا ادھی ہو پھر جان پہچان نہ</p>	<p>۹۹ بہشت کو پہچان نہ بہشت کو پہچان نہ بہشت کو پہچان نہ بہشت کو پہچان نہ</p>	<p>۹۹ تو پہچان نہ تو پہچان نہ تو پہچان نہ تو پہچان نہ</p>
<p>۹۹ یان شرم سے ہی کی تو اسی ہمارے چہر پہ بال کھر سے تھے باو پہچان نہ یاد و کور و غنہ نظر آئی جو پہچان نہ منہ پہنے زانو و نہین جو پہچان نہ آئی قریب تھے مین نہ پہچان نہ</p>	<p>۹۹ بہشت کو پہچان نہ بہشت کو پہچان نہ بہشت کو پہچان نہ بہشت کو پہچان نہ</p>	<p>۹۹ تو پہچان نہ تو پہچان نہ تو پہچان نہ تو پہچان نہ</p>
<p>۹۹ صد تھے ہند کے جو دل در ذاک گہری ہٹا کہ بیٹھ گئی وہ بھی خاک تجہ تم کے پہچان نہ ہم کہ ہمیں نہ تھی کہے سوزان نہ</p>	<p>۹۹ بہشت کو پہچان نہ بہشت کو پہچان نہ بہشت کو پہچان نہ بہشت کو پہچان نہ</p>	<p>۹۹ تو پہچان نہ تو پہچان نہ تو پہچان نہ تو پہچان نہ</p>



<p>مصلحت کی خاطر اس کو لا کر اس کا غلام بنایا تو نہایت سہاواں بن گیا جس کو اس نے اپنے دل سے پیارا کر لیا</p>	<p>بولی کہ تم کو کیا ہو کہ بولتے ہو کہ میں بہت غریب ہوں تو بولے کہ میں بہت غریب ہوں</p>	<p>میرزا کا دل بہت پیارا تھا اس کو اس نے اپنے دل سے پیارا کر لیا</p>
<p>ہر دو کھین غول رہ گیا وہ بندہ گھر ہو کہ قید خانہ ہو سب بھلا گیا مگر وہ کبھی نہ بھلا گیا</p>	<p>پھر وہی ہوا کہ وہ بہت غریب ہوا تو بولے کہ میں بہت غریب ہوں</p>	<p>میرزا کا دل بہت پیارا تھا اس کو اس نے اپنے دل سے پیارا کر لیا</p>
<p>مقدور ہر طرح کا ہی ذات آتہ کو چاہے تو کوہ گردن اکدم میں کا تو نہایت سہاواں بن گیا جس کو اس نے اپنے دل سے پیارا کر لیا</p>	<p>بولی کہ تم کو کیا ہو کہ بولتے ہو کہ میں بہت غریب ہوں تو بولے کہ میں بہت غریب ہوں</p>	<p>میرزا کا دل بہت پیارا تھا اس کو اس نے اپنے دل سے پیارا کر لیا</p>
<p>میرزا کا دل بہت پیارا تھا اس کو اس نے اپنے دل سے پیارا کر لیا</p>	<p>بولی کہ تم کو کیا ہو کہ بولتے ہو کہ میں بہت غریب ہوں تو بولے کہ میں بہت غریب ہوں</p>	<p>میرزا کا دل بہت پیارا تھا اس کو اس نے اپنے دل سے پیارا کر لیا</p>



کینے جلے بولے بولے بولے  
 آمان کو چھو چھو چھو چھو  
 آتا تو چاری پٹ کر انو بھلے  
 اسی عجیب دیاں ہوں ہوں ہوں

بڑھ کر دے دے دے دے دے  
 ہزار قافلہ میں ہوں ہوں ہوں  
 نزدیک جا کر اس خبر کی بیک بیک  
 ہر طرف ہر طرف ہر طرف

یہ کنگے گرد بیک بیک بیک  
 قد تو چھوٹے ہی اور کچھ کچھ  
 اور یہی شانہ ادا ہے ہونے سے  
 اچھلے کھلے کو گزرتی آقا پھر

شب کو تو عقد صبح کو سید زنی  
 بی بی دھن بی بی بی بی بی

گو ہے غبار آئینہ روی پاک  
 بیڑتی ہی چھوٹ جھوٹ جھوٹ

اس قید کی خبر نہیں شاید امام کو  
 چھوڑا کمان حسین علیہ السلام کو

پوچھا یہ ہند کہ ہوا تھا عجب  
 رو کر کہا کہ آدمی کی بیوی  
 بڑا پختہ مانی تھی بڑا پختہ  
 مردن بدھ تھی بڑا پختہ

بھگتی بھگتی بھگتی بھگتی  
 مگر تھکا تھکا بولے بولے  
 تھکا تھکا کہ غریب تھکا تھکا  
 جرد ہی ہوا تھکا تھکا

پوچھی بھگتی بھگتی بھگتی  
 زینب دیکھو چھوٹے بھگتی  
 رقت کو غلط کر دے بولے بولے  
 زینب فاطمہ بولے بولے

سندل کو بے خاک سمانا  
 نو دس سکن سن یہ آفت گزرتی

لاکھ آپ کو چھاپا میں یک بانی  
 زینب ہی میں صاحبو میں ہی

نسبت اس کو دی کہ وہ ہر کچھ  
 جس شانے میں ہوں ہی زینب شائستہ

روئے ہیں میں میں میں میں  
 آنکھوں کو چھوٹے کی جواہ  
 کمانی زمین جنت زینب کی جواہ  
 گھر کو ہند سننے اور پوچھ

بولی کوئی کہ کوئی زینب جواہ  
 مرنے لگا کہ زینب خانوں روزگار  
 شوکت ہوئے اور کسی کی نہ وقار  
 آؤ بلایا میں کے پھر و گردگار

وہ بندہ ہو کہ زینب جواہ  
 میں کو اور کچھ میں میں میں  
 نام خدا وہ صاحب جنت میں میں  
 گردون نشین ہوں میں میں میں

زینب جھکا سر کو جو چھوٹے  
 ابر سیرین برق تجلی چمک گئی

دست مرہ پہ نذر کو سناک گھر کو  
 قدموں پر مصطفیٰ کی نوایں گھر کو

اُسکی تو نوٹوں کے برابر نہیں ہوں  
 اُسکی تو نوٹوں کے برابر نہیں ہوں

[illegible]

<p>۱۱۸ او ہندوؤں کی کجی کو کچھ نہ پانی دیا نہ نہ پانی کا کچھ نورسین قحط کے کیا شے کا کچھ باجاؤ پر کچھ قحط اور دیکھو</p>	<p>۱۱۹ بولی ملائین لیکے تیب انداس سے کچھ کچھ روڈو تیب پیو پیو کچھ کچھ کچھ سب کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۱۲۰ اوجا سے الم سے کچھ کچھ فرا یا اسلام کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>
<p>۱۲۱ مرکوبی میں دے نہ پایا شہید نے دوڑا کھڑی لاش پہ نون جڑنے</p>	<p>۱۲۲ تھک گئی ردا میں بھی لومال و زر بھی مہندے بھی لوچنے ہوئے اپنے گھر بھی</p>	<p>۱۲۳ اک لے تازہ رانہ دیکھو کو آدین زندہ ان میں ہم سکھینے کو آدین</p>
<p>۱۲۴ کچھ</p>	<p>۱۲۵ کچھ</p>	<p>۱۲۶ کچھ</p>
<p>۱۲۷ چھوڑا جبر لاش شہر مشرقین کو دس دن بھی صفت بچھا کر دیکھو</p>	<p>۱۲۸ حاکم کے حکم سے وہ دھوا ہوا منگو اور ایک دم کے لیے قید خانہ</p>	<p>۱۲۹ لوپی کو سر سے پاس سر سے گر پڑی سر پر پردے ہاں پر رکھے گر پڑی</p>
<p>۱۲۹ کچھ</p>	<p>۱۳۰ کچھ</p>	<p>۱۳۱ کچھ</p>
<p>۱۳۲ زندہ ان میں ہم جو دوسرا پلکے ہیں بن باپک سمجھ کے نگہ بان گھر کئے ہیں</p>	<p>۱۳۳ ترابی جگر کو زنجیر دیکھو تھام کے سجھاؤ اٹھ کھڑی ہو کر زنجیر تھام کے</p>	<p>۱۳۴ مرد پر عدم کثرت کو کچھ کچھ بس اب ہمارے ساتھ ہی ادی کچھ کچھ</p>

<p>اسلام پیشین بین کہ جو ان دین ہی سنگار پہنچے گئے عالم جبین خلیائی در پہ جا کر یہ پیشا چین کے سبک ہو جائیں</p>	<p>۱۶۱ روک سکا رہی تان سجا اورد کے برائے دی صد کہ در سجا اورد جا اورد علی کے لال کی مجال اورد خارجی فقط اوردی نادان اورد</p>	<p>۱۶۲ پختہ پختہ پختہ پختہ اوردی کہ سبک ہو جائیں تا بوقت نہایت یہ کماست سبک ہو جائیں کہ سبک ہو جائیں</p>
<p>را تو نکور روئے پٹنے والی گزری جس سے خلل تھا نین بین تیری وہ</p>	<p>۱۶۳ واری ادم ساتھ ہیں در لونہ راہین سوینا تھیں تی و علی کی پناہین</p>	<p>دور ہے مجھے کہ زلیست کا نقشہ برل سہمی ہوئی ہر تن کی مین م کل بخاڑ</p>
<p>۱۶۴ پیشین بین کہ جو ان دین ہی سنگار پہنچے گئے عالم جبین خلیائی در پہ جا کر یہ پیشا چین کے سبک ہو جائیں</p>	<p>۱۶۵ پیشین بین کہ جو ان دین ہی سنگار پہنچے گئے عالم جبین خلیائی در پہ جا کر یہ پیشا چین کے سبک ہو جائیں</p>	<p>۱۶۶ پیشین بین کہ جو ان دین ہی سنگار پہنچے گئے عالم جبین خلیائی در پہ جا کر یہ پیشا چین کے سبک ہو جائیں</p>
<p>روشن ہو قلب تھو گین روئے نور تیری دعا بھی اہل عزا کو ضرور ہے</p>	<p>۱۶۷ جنت میں چین اب سحر و شام چھاتی پہ پو باب کی آرام کہ جو</p>	<p>۱۶۸ سہمی جہان باب کی شید گزری کسو پکاری ہو سکیتہ تو مر گئی</p>

## خاتمة الطبع من جانب کلا پر از ان مطبع

الحمد لله العالی العظیم و صلواته علی رسولہ الکریم و علی آلہ و اصحابہ و اولی العز و التکریم  
آمد آخر زبیر پر دہ تقدیر پیر + جس روز سے کہ چار جلدین مرثیہ جناب ستطاب منوان باب جناب میر میر علی صاحب  
المخلص ایس اسکے التذکرہ فوتہ الفرادیس کی مطبع فیض منیع سلطان المطالع مقبول المصار المدعو بدوہ اخذ  
مطبوع ہو کر شائع ہوتی ہیں اس روز کی تمامی اہل زمانہ خصوصاً عاشقان جناب سید الشہداء علیہ السلام اور ذکر ان



خامس آل عبا علیہ التحیۃ والثناء کو یہ اشتیاق تھا کہ اگر کلیات فصیح الفصحا طبع البغا افسر الذکرین ملک الشعراء بلبل  
ہند و تان عرش آشیان ملائک کتاب جناب میرزا ابصاحب المخلص مکتوب کتاب اللہ شراہ و جعل الحیثہ منشاہ  
کا زیر طبع آئے دامن اسید ہم لوگوں کا گل مراد سے بالامال ہو جائی فی الحقیقت کلام بلاغت نظام آن مرحوم کا ایک قلم نغم  
ہے کہ سلیح عقل و حواس عاجز از عبود ہو یا سید از ناپیدا کنار ہو کہ سلیح وہم و قیاس کا بوسین معترف مجر و قصور سے طرز  
نور جلہ بجا ہو کلام بداعت الہیام غلام خانہ زاد سے فصاحت کا اپنا انتقام ہی یادش بخیر جوابی کا کلام ہو نظم رنگین کج ماہر  
شوخی طبیعت بات بات پر ظاہر کیوں نہ ہو برادر عینی جناب میر تقی میر مخفوس تربیت پائی ہی پر دی انکی سراسر انھیں حصہ  
میں آئی ہو بلکہ کلک قدرت نے جو کچھ پیش رو فن تصویریں بہم نقش اول نکو انکو نقش ثانی کر دیا آخر بابا سے  
مالک مطبع و مباحی جمیلہ منشی سید رفیع حسین خلف سید بندہ حسن صاحب ہزار کوشش و عرق پیزی و صرف زر کیش  
مطبع میں اور جلد دن کے موافق کلیات کلامہ روح کا ذخیرہ فراہم کیا گیا ہے تو یہ کہ کتاب حسنت اسی مطبع کا کام ہی  
نظر غور سے دیکھو تو احیاء اموات اسی کا نام ہے صحت بھی مہیا کن بہت عمدہ طور سے کی گئی مگر بعض جگہ اختلاف بقول  
سے مجبوری ہوئی مختصر باریخ جلد اول مرتبہ منشی مطبع منشی نوکشتور واقع کا پوین بسیر پرستی معنی القاب جناب  
منشی پراگ نرائن صاحب رائے بہا در ملک مطبع دم اقبالہ باہتمام کامل منشی بھگوان دیال صاحب  
عاقل ایجنٹ ماہ ماہ ۱۹۱۳ء میں جلیہ طبع سے آراستہ و پیراستہ ہو کر مقبول امام اور حامل حاصل عام ہوئی

تاریخ طبع از مورخ کامل منشی بھگوان دیال صاحب عاقل ایجنٹ مطبع ہدایا

لکھے اسمین نوٹس نے وہ مرتبہ ہیں	کہ ہر ایک بحر محیط الم ہے
اگر منکر تاریخ بھری ہے عاقل	تو لکھ دو کہ دریا سے مولیٰ مجھ ہے

ایضاً ۱۳ ۳۰ ۱۳

از نسخہ سحر بیان ہمایہ سبحان مولانا محمد حامد علی صاحب مفسر علامہ تصحیح	بیان کر بلا واللہ بنوشت
جناب میر موسیٰ اندرین جلد	رہے طو مار غما آہ - بنوشت
پے تاریخ طبخش کلک حامد	

ای زہی تذکرہ آل نبی است

<p>کتب فقہ فارسی</p>	<p>کلیات مرآتی - در با عیات و سلام از میر قزلباش متخلص بہ مولش کامل مین جلد مین -</p>
<p>تراوالمعاد - با ترجمہ فارسی و غیرہ از ملا محمد رسا کہ فقہ سندھیا امامہ علامہ مجلسی -</p>	<p>جلد اول - کاغذ سفید و خطائی -</p>
<p>ترجمہ شرایع اسلام - موسوم بہ جامع رضوی از مولانا محمد رفعتی -</p>	<p>جلد دوم - کاغذ سفید -</p>
<p>جامع عجمانی بہت بابی - من رسالہ ترجمہ الصلوٰۃ از شیخ ہادی والدین نامی -</p>	<p>جلد سوم - کاغذ سفید -</p>
<p>بشاو الاسلام فی احکام الصیام - از مفتی محمد عباس صاحب -</p>	<p>مرقع غم - جلد سوم مصنفہ محمد رضا خان بہادر متخلص بہ رضا - کاغذ سفید -</p>
<p>کتب فقہ عربی</p>	<p>مجموعہ مرآتی - در با عیات و سلام از مرزا دلگیر صاحب چھ جلد و ن مین کامل ہو -</p>
<p>محقق نافع - مولفہ شیخ ابوالقاسم -</p>	<p>جلد اول - کاغذ سفید -</p>
<p>ہدایہ الہدایہ لذلک الشیخ محمد بن الحسن -</p>	<p>جلد دوم - کاغذ سفید و خطائی -</p>
<p>مجمع المسائل - بہ تفسیر و تصحیح حاجی اخوند مرزا قاسم علی صاحب کہ یلانی مؤلف نہر المصائب -</p>	<p>جلد سوم - کاغذ سفید و خطائی -</p>
<p>کتب اصول الفقہ عربی</p>	<p>جلد چہارم - کاغذ سفید و خطائی -</p>
<p>معالم الاصول - از حسن بن زین الدین عامل -</p>	<p>جلد پنجم - کاغذ خطائی -</p>
<p>النافع یوم المحشر فی شرح باب الحادی عشر -</p>	<p>جلد ششم - کاغذ خطائی -</p>
<p>کتب تواریخ انبیاء و اولیاء و غیرہ فارسی</p>	<p>مرتبہ ہائے اولی - بلگرامی مصنفہ فیہ علی کلیات مرآتی - در با عیات و سلام از سید حسین نر متخلص بہ عشق کامل دو جلد مین -</p>
<p>حیات القلوب - جلد اول - یہ ایک کتاب ناور روزگار کہ دوائے کتب خانہ اہل علم کے</p>	<p>جلد اول - سنی بہ محکمانہ غم کاغذ سفید -</p>
<p>نیکامیہ انا و شوارقہ حالات و قصص انبیاء بر دلایات محمد نہ سبب انبیا عشریہ تصنیف ملا ربانی</p>	<p>جلد دوم - سنی بہ برہان غم کاغذ خطائی و سفید مجموعہ میلاد و مصطوی - شامل تین رسالہ -</p>

